جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

مترجم مع مختصر شرح

جلد دوم

از تالیف

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی

رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل احمد صاحب مدظلہم

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۴ء علمی گرافکس
ضخامت : ۷۲۵ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارے کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتب کو شائع کرنے کا موقع عطا فرمایا اور تبلیغ واشاعت کا یہ کام الحمدللہ مسلسل جاری ہے۔

اس ادارے کو اب تک تفسیر، فقہ، سیرت نبوی ﷺ، تصوف، تاریخ جیسے موضوعات پر کتب شائع کرنے کے علاوہ حدیث کی کئی بڑی مستند ومشہور کتب شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ جن میں اب تک اس کتاب سے قبل، درج ذیل کتب شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔

۱۔ تفہیم البخاری ترجمہ وشرح صحیح بخاری شریف، ۳ جلد کامل۔

۲۔ تجرید بخاری شریف عربی مع اردو ترجمہ۔

۳۔ تقریر بخاری اردو۔

۴۔ ریاض الصالحین عربی مع اردو ترجمہ۔

۵۔ مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف، ۵ جلد۔

۶۔ تنظیم الاشتات اردو شرح مشکوٰۃ، ۲ حصے کامل۔

۷۔ معارف الحدیث ترجمہ وشرح، ۷ حصے کامل۔

زیر نظر کتاب جامع ترمذی مع ترجمہ وحواشی پیش خدمت ہے۔ پہلے بھی اس کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ فی زمانہ ترجمہ قدیم ہونے کی وجہ سے اس کی زبان سمجھ میں آنا مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی مستند صاحب علم اس کا اردو ترجمہ دور حاضر کے لئے آسان زبان میں کردے اور جا بجا مشکل مقامات پر تشریحی نوٹ کا بھی اضافہ کر کے اس کی افادیت عام آدمی تک بخوبی پہنچا سکے۔ اس مقصد کے لئے کافی انتظار وجستجو کے بعد کئی صاحب علم حضرات کے مشورے سے جناب مولانا فضل احمد صاحب (تعارف علیحدہ تحریر ہے) سے درخواست کی گئی۔ کافی پس وپیش اور ادارے کی طرف سے مسلسل

اصرار کے بعد احقر کی فرمائش پر انہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھالیا اور تقریباً ۲ سال کے عرصہ میں یہ کام مکمل ہو سکا ہے۔ اس نسخہ میں ایک تبدیلی یہ بھی کردی ہے کہ پوری کتاب میں باب نمبر اور حدیث نمبر ڈال دیئے ہیں تاکہ حوالہ دینا اور اسے تلاش کرنا آسان ہوجائے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں کافی اضافہ ہوگیا ہے جو پہلے سے طبع شدہ نسخوں میں نہیں ہے۔

حدیث کے کام کی اہمیت اور احتیاط کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجمہ وحواشی کا مسودہ دارالعلوم کراچی کے استاد حدیث جناب محمود اشرف صاحب کو دکھایا گیا۔ انہوں نے اس کے مختلف مقامات دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار کیا اور ایک مضمون تحریر فرمایا جو سند کے طور پر کتاب کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں کتاب میں شامل کرنے کے لئے ''امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ'' کے مستند و مفصل حالات کی تلاش تھی جو ہمیں جامع ترمذی کی مشہور اردو شرح درسِ ترمذی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے تحریر کیے ہوئے مل گئے، وہ بھی بصد شکر یہ یہاں شامل کئے جارہے ہیں۔

تصحیح کے لئے بھی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بہتر سے بہتر ہوسکے اور انشاء اللہ توقع یہی ہے کہ اس میں قارئین کو شکایت نہ ہوگی۔ لیکن پھر بھی کوئی غلطی یا خامی محسوس ہو تو ادارے کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ فوری دور کیا جائے گا۔

احقر کے والد ماجد محمد رضی عثمانی صاحب مرحوم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ صحاح ستہ کی کتب کو جدید ترجمہ وحواشی کے ساتھ شائع کیا جائے اور یہ کام انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شروع کرادیا تھا۔ اس کا بنیادی خاکہ اور اس کام کا طریقہ بھی انہوں نے ہی بتایا تھا۔ اسی کے مطابق یہ کام اب بحسن وخوبی تیار ہوکر ہاتھوں میں ہے۔ اس وقت ان کی شدید کمی محسوس ہورہی ہے۔ آپ سب حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ والد صاحب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرماکر درجات عالیہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

آخر میں یہ بھی دعا فرمائیں کہ ہماری اس کوشش کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی زندگی کے تمام کاموں میں اخلاص عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

ناکارہ خلیل اشرف عثمانی

فہرست عنوانات ترمذی شریف جلد دوم

ابواب و مضامین	صفحہ

ابواب و مضامین	صفحہ

ابواب الامثال

ابواب فضائل قرآن

هَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا اِلٰى فَقْرٍ مُنْسٍ اَوْغِنًى مُطْغٍ اَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ اَوْهَرَمٍ مُفْنِدٍ اَوْمَوْتٍ مُجْهِزٍ اَوِالدَّجَّالِ فَشَرٌّغَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ۔

سے پہلے۔(۳) ایسے مرض سے پہلے جو اعضاء کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔(۴) بڑھاپے سے پہلے جس میں انسان عقل کھو دیتا ہے۔(۵) جلد آنے والی موت سے پہلے۔(۶) دجال کے آنے سے پہلے جو ان چیزوں میں جو اب تک غائب ہیں سب سے برا ہے۔(۷) قیامت سے پہلے اس لئے کہ قیامت بہت سخت اور کڑوی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اعرج کی ابوہریرہؓ سے روایت کے طور پر پہچانتے ہیں۔ صرف محرز بن ہارون کی سند سے جانتے ہیں۔ معمر یہی حدیث ایک ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کی ہے۔

باب ۱۲۵۴۔مَاجَاءَ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب ۱۲۵۴۔ موت کو یاد کرنا۔

(۲۱۲۵) حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسٰی عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

۲۱۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو مٹا دینے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۵۵۔

باب ۱۲۵۵۔ بلاعنوان۔

(۲۱۲۶) حدثنا هناد نا يحيى بن معين نا هشام بن اَبِيْ يُوْسُفَ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُحَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔

۲۱۲۶۔ عبداللہ بن بحیر، حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لئے آسان ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے اس میں نجات نہیں پائی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۵۶۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهٗ

(۲۱۲۷) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة عن قتادة قال سمعت اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ۔

باب ۱۲۵۶۔ جو اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں۔

۲۱۲۷۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتے ہیں اور جو شخص اس کی خواہش نہ رکھتا ہو اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۷۔ مَاجَآءَ فِيْ اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۲۸) حدثنا ابوالاشعث احمد بن مقدام نا محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نا هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاصَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَابَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَاشِئْتُمْ۔

باب ۱۲۵۷۔ آنحضرت ﷺ کا امت کو خوف دلانا۔

۲۱۲۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وانذر...... الآیۃ" ❶ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد اور اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ❷ ہاں میرے مال سے جو تم چاہو طلب کرلو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۵۸۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْبُكَآءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

(۲۱۲۹) حدثنا هناد نا عبدالله بن المبارك عن عبدالرحمٰن بن عبدالله المسعودی عن محمد بن عبدالرحمٰن عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ

باب ۱۲۵۸۔ خوف خدا سے رونے کی فضیلت۔

۲۱۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک دودھ پستان میں واپس نہ چلا جائے۔ ❸ نیز اللہ کی راہ میں جہاد کا

❶ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور (اے محمد ﷺ) آپ اپنے اقربا کو ڈرایئے۔
❷ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے عزیز و اقارب کو نام لے لے کر پکارا اور فرمایا: میں آخرت میں بغیر ایمان و اعمال کے تم لوگوں کے کسی کام نہیں آؤں گا۔ لہٰذا تم بغیر ایمان و عمل میرے سہارے پر مت رہنا۔ بلکہ آخرت کے لئے اعمال صالح کا ذخیرہ ساتھ لے کر جانا جو تمہارے کام آسکے۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے وعید شدید ہے جو اولیاء اور بزرگ زادے ہونے کو آخرت کی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)
❸ یہ شرط محال ہے یعنی جس طرح دودھ پستان میں نہیں جاسکتا اسی طرح ایسا شخص بھی جہنم میں نہیں داخل ہوسکتا۔ یہ حدیث ایسے شخص کی فضیلت اور باری تعالیٰ کے اس پر بے انتہا رحم و کرم پر دلالت کرتی ہے نیز یہ کہ اس کے خوف سے رونا اللہ رب العزت کے نزدیک انتہائی پسندیدہ فعل ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔

غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدنی ہیں ان سے سفیان ثوری اور شعبہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور یہ ثقہ ہیں۔

باب ۱۲۵۹۔ مَاجَآءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔

باب ۱۲۵۹۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان: کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم کر دو۔

(۲۱۳۰) حدثنا احمد بن منیع اخبرنا ابواحمد الزبیری نا اسرائیل عن ابراهیم بن مهاجر عن مجاهد عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَاتَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ مَافِيْهَا مَوْضَعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

۲۱۳۰۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہوں جو تم لوگ نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ سن سکتے ہو۔ (وہ یہ کہ) آسمان چرچراتا ہے اور اسے چرچرانا بھی چاہئے۔ اس لئے کہ اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی فرشتہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشانی رکھ کر سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم اور رونا زیادہ کر دو، عورتوں سے بستروں پر لذتیں حاصل کرنا چھوڑ دو اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لئے میدانوں کی طرف نکل جاؤ۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

اس باب میں عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایک اور سند سے بھی حضرت ابوذرؓ کی یہی تمنا منقول ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔

(۲۱۳۱) حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا عبدالوهاب الثقفی عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۲۱۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو تم لوگوں کی ہنسی کم ہو جائے اور رونے کی کثرت پیدا ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۶۰۔ مَاجَآءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

باب ۱۲۶۰۔ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کرے۔

(۲۱۳۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن

۲۱۳۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ

محمد بن اسحاق ثنی محمد بن ابراهیم عن عیسٰی بن طلحة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَایَرٰی بِهَابَاْسًا یَهْوِیْ اللّٰهُ بِهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ۔

ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۳۳) حدثنا بندارنا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا بَهْزُبْنُ حَكِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَیَكْذِبُ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ۔

۲۱۳۳۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی جھوٹی بات کرتا ہے جسے سن کر لوگ ہنستے ہیں۔ اس کے لئے بربادی ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بہز "حسن" ہے۔

باب ۱۲۶۱۔

باب ۱۲۶۱۔ بلا عنوان۔

(۲۱۳٤) حدثنا سلیمان بن عبدالجبار البغدادی ناعمر بن حفص بن غیاث ثنی ابی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِیْمَالَا یَعْنِیْهِ اَوْبَخِلَ بِمَا لَایَنْقُصُهٗ۔

۲۱۳۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کی وفات ہوئی تو ایک شخص نے اسے جنت کی بشارت دی۔
چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا کسی ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا ہو جسے خرچ کرنے سے اس کا کوئی نقصان نہیں تھا۔

(۲۱۳۵) حدثنا احمد بن نصر النسابوری وغیر واحد قالوانا ابومسهر عن اسمٰعیل بن عبدالله بن سماعة عن الاوزاعی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔

۲۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ دے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوسلمہ کی روایت سے جانتے ہیں وہ اسے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ مالک سے وہ زہری سے اور وہ علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بہترین مسلمان ہونے کے لئے کسی شخص کا لایعنی باتوں کو ترک کر دینا ہی کافی ہے۔ زہری کے کئی ساتھی بھی علی بن حسین سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۶۲۔ مَا جَاءَ فِیْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

باب ۱۲۶۲۔ کم گوئی کی فضیلت۔

(۲۱۳٦) حدثنا هناد ناعبدة عن محمد بن عمرو ثنی ابی عن جدی قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ

۲۱۳۶۔ حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہے جس

الْمُزَنِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور وہ ایسے مرتبے پر پہنچتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس دن تک کے لئے رضا مندی لکھ دیتے ہیں جس دن وہ ان سے ملاقات کرے گا۔ جب کہ کوئی ایسا بھی ہے کہ ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس بات کا وبال کتنا زیادہ ہوگا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔ ●

اس باب میں ام حبیبہ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ مذکورہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی محمد بن عمرو سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے اس طرح سند بیان کرتے ہیں **"عن محمد بن عمرو عن ابیه عن جده بلال بن الحارث."** جب کہ مالک اس سند میں "دادا" کا لفظ بیان نہیں کرتے۔

باب ۱۲۶۳۔مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

باب ۱۲۶۳۔اللہ کے نزدیک دنیا کی ذلت۔

(۲۱۳۷)حدثنا قتيبة نا عبد الحميد بن سليمان عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ۔

۲۱۳۷۔حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی مچھر کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہیں ہوتا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

(۲۱۳۸۔حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك عن مجالد عن قيس بن اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا۔

۲۱۳۸۔حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے مردہ بچے کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ کس طرح اس کے مالکوں نے اسے بے قیمت سمجھ کر کیسے پھینک دیا ہے؟ جانتے ہو کیوں؟ اس لئے کہ یہ ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہو گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! یہی وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔

اس سے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں منقول کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۳۹)حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علی بن ثابت نا عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان قال

۲۱۳۹۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔ ہاں البتہ ذکر الٰہی اور اس کی معاون چیزیں

● یہ حدیث فضول اور لایعنی باتوں سے بچاتے اور پرہیز کرنے پر دلالت کرتی ہے مزید یہ کہ اگر کوئی شخص کوئی بات کرے تو ہمیشہ رضائے الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے کیونکہ زبان انسان کے دل کی ترجمان ہوتی ہے اور دوزخ میں جانے کے اسباب میں سے اہم ترین سبب ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

سَمِعْتُ عطاء بن قرة قال سمعت عبدالله بن ضمرة قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُاللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ۔

اور عالم یا متعلم اللہ کے نزدیک محبوب ہیں۔ ❶

(۲۱۴۰) حدثنا محمد بن بشار نا یحیٰی بن سعید ثنا اسمعیل بن ابی خالد اخبرنی قیس بن حازم قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاالدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَاتَرْجِعُ۔

۲۱۴۰۔ حضرت مستورِدؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: دنیا کی آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت ہے کہ کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر نکال لے۔ چنانچہ دیکھ لے کہ اس کی انگلی کو کتنا پانی لگا ہے۔ ❷

باب ۱۲۶۴۔ مَاجَآءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

باب ۱۲۶۴۔ دنیا مؤمن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(۲۱۴۱) حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

۲۱۴۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ ❸

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

باب ۱۲۶۵۔ مَاجَآءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

باب ۱۲۶۵۔ دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے۔

(۲۱۴۲) حدثنا محمد بن اسمعیل ابونعیم ناعبادة بن مسلم نا یونس بن خباب عن سعید الطائی ابی البختری اَنَّهٗ قَالَ ثَنِىْ اَبُوْكَبْشَةَ الْاَنْمَارِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۱۴۲۔ حضرت ابوکبشہ انماری رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا۔ پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں

---

❶ یعنی یہ چند چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا میں سے پسند کرتے ہیں جب کہ اس کے علاوہ ملعون ہے۔ ان احادیث میں دنیا کی حقارت اور اس کی ذلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی اللہ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن یہ لوگوں کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور لوگ اس میں اس قدر منہمک اور حاصل کرنے کے لئے اتنی تگ ودو کرتے ہیں کہ آخرت کی زندگی اور اس کی دائمی نعمتوں کو بھول کر اسی کے ہو جاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مؤمن کو زہد کا راستہ اختیار کرتے ہوئے دنیا و مافیہا کو کوئی اہمیت نہیں دینی چاہئے جو کہ اللہ رب العزت کے نزدیک ملعون ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت اتنی ہی ہے کہ جتنا پانی اس انگلی کو لگ جائے چنانچہ دنیا کو انگلی کے ساتھ لگنے والے پانی اور آخرت کو باقی بچ جانے والے سمندر سے تشبیہ دی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❸ یعنی مؤمن کے لئے دنیا میں پابندیاں ہیں اور اسے واجبات وفرائض وغیرہ کا پابند کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے گویا کہ وہ جیل میں ہے جب کہ کافر اس کے مقابلے میں آزاد ہے اور دنیا اس کے لئے جنت کی طرح ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

وسلم يقول ثلاث أقسم عليهن وأحدثكم حديثا فاحفظوه قال ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر عليها إلا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة إلا فتح الله عليه باب فقر أو كلمة أو كلمة نحو هذا وأحدثكم حديثا فاحفظوه فقال إنما الدنيا لأربعة نفر عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي ربه فيه ويصل به رحمه ويعلم لله فيه حقا فهذا بأفضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية يقول لو أن لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته فأجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما يخبط في ماله بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهو بأخبث المنازل وعبد لم يرزقه مالا ولا علما فهو يقول لو أن لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء۔

کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھا دیں۔ تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد رکھو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے: (۱) ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہو، ❶ صلہ رحمی کرتا اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو یہ سب سے افضل ہے۔ (۲) وہ شخص جسے علم تو عطا کیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صدق دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا۔ (مذکورہ بالا نیک شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لئے برابر اجر و ثواب ہے۔ (۳) ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدتر ہے۔ ۴۔ ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا (مذکورہ نمبر ۳) یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسئول ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ١٢٦٦ . ما جاء في هم الدنيا وحبها

باب ۱۲۶۶۔ دنیا کی محبت اور اس کے متعلق غمگین ہونا۔

(٢١٤٣) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن ابن مهدي نا سفين عن بشير ابي اسمعيل عن سيار عن طارق بن شهاب عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزلت به فاقة فأنزلها بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فأنزلها بالله فيوشك الله له برزق عاجل أو آجل۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۱۴۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو فاقے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اپنی حالت لوگوں سے بیان کرنی شروع کر دی اور چاہا کہ لوگ اس کی حاجت پوری کر دیں تو ایسے شخص کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اپنی آزمائش پر صبر کیا اور اللہ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا کریں گے۔

❶ یعنی اس دولت کو حاصل کرنے میں جائز طریقے اختیار کرتا ہے اور اسی طرح اسے خرچ کرنے میں بھی دین کے احکام کا لحاظ رکھتا ہے۔ نیز اپنے رشتہ داروں وغیرہ پر بھی اسے خرچ کرنے کے ساتھ اس میں سے زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات وغیرہ بھی ادا کرتا ہے۔

(٢١٤٤) حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق ناسفيان عن منصور الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْبِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ۔

۲۱۴۴۔ حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ معاویہ، ابوہاشم بن عتبہ کے مرض میں ان کی عیادت کے لئے گئے تو عرض کیا: ماموں کیا وجہ ہے کہ آپ رو رہے ہیں؟ کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی حرص اس کا سبب ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں پورا نہ کرسکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مال میں سے تمہیں صرف ایک خادم اور جہاد کے لئے سواری کافی ہے جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے۔ (اس وجہ سے رو رہا ہوں)

زائدہ اور عبیدہ بن حمید بھی یہ حدیث منصور سے وہ ابووائل سے اور وہ سمرہ بن سہم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

(٢١٤٥) حدثنا محمود بن غيلان ناوكيع ناسفيان عن الاعمش عن شمربن عطية عن المغيرة بن سعد بن الاخرم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا۔

۲۱۴۵۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جائیداد وغیرہ نہ بناؤ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا سے رغبت ہو جائے گی۔ ●

باب ١٢٦٧۔ مَاجَاءَ فِيْ طُوْلِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

باب ۱۲۶۷۔ مومن کے لئے عمر طویل۔

(٢١٤٦) حدثنا ابو كريب نازيد بن حباب عن معاوية بن صالح عن عمرو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ۔

۲۱۴۶۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(٢١٤٧) حدثنا ابو جعفص عمرو بن علي ناخالد بن الحارث ناشعبة عن علي بن زيد عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ۔

۲۱۴۷۔ حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بہترین شخص کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔ پھر پوچھا گیا: بدترین شخص کون ہے؟ فرمایا: جو طویل العمر ہونے کے ساتھ ساتھ بدعمل بھی ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

● یہاں جائداد سے مراد کھیت، باغات، گاؤں اور جائداد غیر منقولہ ہے اس لئے کہ اس کی وجہ سے انسان زندگی سے محبت کرنے لگتا ہے۔ (مترجم)

باب ۱۲۶۸۔ مَاجَاءَ فِيْ أَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى سَبْعِيْنَ۔

باب ۱۲۶۸۔ اس امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ اور ستر برس کے درمیان ہوگی۔

(۲۱۴۸) حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا محمد بن ربيعة عن كامل ابي العلاء عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ أُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً إِلَى سَبْعِيْنَ۔

۲۱۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگوں کی عمر عموماً ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوگی۔ ❶

یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ ہی سے منقول ہے۔

باب ۱۲۶۹۔ مَاجَاءَ فِيْ تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

باب ۱۲۶۹۔ اوقات کا چھوٹا ہونا اور کم امیدی۔

(۲۱۴۹) حدثنا عباس بن محمد الدوري نا خالد بن مخلد نا عبد الله بن عمر عن سعد بن سعيد الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔

۲۱۴۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ چھوٹا نہ ہو جائے۔ یعنی سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی (گھنٹے) کے برابر اور گھنٹہ آگ کی چنگاری کے برابر نہ ہو جائے۔ ❷

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

باب ۱۲۷۰۔ مَاجَاءَ فِيْ قَصْرِ الْأَمَلِ

باب ۱۲۷۰۔ قصر امل کے بیان میں۔

(۲۱۵۰) حدثنا محمد بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا

۲۱۵۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا: دنیا میں کسی مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کیا کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہو جائے تو شام کا بھروسہ نہ کرو اور اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ ہو گے یا مر جاؤ گے۔

---

❶ یہ پیشین گوئی اکثریت کے اعتبار سے ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

❷ اوقات کے چھوٹا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت میں برکت باقی نہ رہے گی۔ چنانچہ مشاہدہ گواہ ہے کہ جو کام اسلاف ایک دن میں کر لیتے تھے وہ آج کے لوگوں سے ہفتوں میں نہیں ہو پاتا۔ ہفتہ گزر جاتا ہے اور لگتا ہے کہ کل ہی کی بات ہے، یہی وقت کی بے برکتی ہے اور یہی تقارب زمان کا مفہوم ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

نُحَدِّثُ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ مَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

احمد بن عبدہ بھی حماد بن زید سے وہ لیث سے وہ مجاہد سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر اسے اعمش بھی مجاہد سے ابن عمرؓ کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(۲۱۵۱) حدثنا سوید نا عبداللّٰہ عن حماد بن سلمة عن عبیداللّٰہ بن ابی بکر بن انس عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ هٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔

۲۱۵۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے دور اشارہ کر کے فرمایا: کہ اتنی لمبی اس کی امیدیں ہیں۔

اس باب میں ابوسعید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۵۲) حدثنا ھناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن اَبِيْ سَفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهٰى فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۱۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم لوگ اپنے مکان کے لئے گارا بنا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ گھر پرانا ہوگیا ہے اس لئے ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں موت کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن محمد ہے انہیں ابواحمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۲۷۱۔ مَا جَاءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب ۱۲۷۱۔ اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے۔

(۲۱۵۳) حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن سوار نا اللیث بن سعد عن معاویة بن صالح عن عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّ فِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ۔

۲۱۵۳۔ حضرت کعب بن عیاضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کی آزمائش کے لئے اسے کسی چیز میں مبتلا کیا جاتا ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔ ●

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف معاویہ بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۷۲۔ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا۔

باب ۱۲۷۲۔ اگر کسی شخص کے پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوئی ہوں تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی۔

(۲۱۵۴) حدثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا یعقوب بن

۲۱۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر

● کیونکہ اس سے ہر قسم کی نیکی یا برائی کی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح بن كيسان عن ابن شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِا بْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَّلَايَمْلَأُ فَاهُ اِلَّاالتُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

ابن آدم کی ملکیت میں سونے کی ایک وادی بھی ہو تو اسے دوسری کی چاہت ہوگی۔ اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ ❶ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ ضرور قبول کرتے ہیں۔

باب ۱۲۷۳۔ مَاجَآءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب ۱۲۷۳۔ بوڑھے کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے۔

(۲۱۵۵) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

۲۱۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بوڑھے کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے طول عمر اور کثرت مال۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

(۲۱۵۶) حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ۔

۲۱۵۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔ ایک عمر لمبی ہونے کی اور دوسری مال کی حرص۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۴۔ مَاجَآءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

باب ۱۲۷۴۔ زہد کی تفسیر۔

(۲۱۵۷) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن انا محمدبن المبارك ناعمروبن واقد نايونس بن حَلْبَسَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقُ مِمَّا فِيْ يَدِاللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا

۲۱۵۷۔ حضرت ابوذرؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا میں زہد کرنے کے یہ معنی نہیں کہ کوئی شخص اپنے اوپر حلال چیزوں کو حرام کرلے یا مال کو ضائع کرے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم ان چیزوں پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہیں زیادہ وثوق اور اعتماد کرو بہ نسبت اپنے ہاتھ کی چیز پر بھروسہ کرنے کے۔ اور تمہیں کسی مصیبت پر ملنے والے اجر وثواب کی اتنی زیادہ رغبت ہو جائے کہ تم یہ خواہش کرنے لگو کہ اسی میں گرفتار رہو اور اجر ملتا رہے۔

---

❶ یعنی انسان کی حرص اور لالچ کی کوئی حد نہیں چنانچہ صرف موت ہی اس کی یہ حرص ختم کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زہد وقناعت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی افکار اور آخرت میں حساب وکتاب کی شدت سے محفوظ رکھتے ہیں چنانچہ وہ دنیا اور آخرت اور برزخ ہر جگہ راحت کے ساتھ رہتا ہے۔ (مترجم)

اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْمَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں۔

(۲۱۵۸) حدثنا عبد بن حميد نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا حريث بن السائب قال سمعت الحسن يقول حمران بن ابان عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

۲۱۵۸۔ حضرت عثمان بن عفان آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لئے گھر، تن ڈھانپنے کے لئے مناسب کپڑا اور روٹی اور پانی کے برتن۔ ❶

یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی، نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ جلف الخبز بغیر سالن کی روٹی کو کہتے ہیں۔

(۲۱۵۹) حدثنا محمود بن غیلان نا وهب بن جرير نا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ۔

۲۱۵۹۔ حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ "الھکم التکاثر" پڑھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے حالانکہ تمہارا مال صرف وہی ہے جو تم نے صدقہ یا خیرات میں دے کر (خدمت خداوندی میں) روانہ کردیا یا کھایا اور فنا کردیا یا پہن کر پرانا کردیا۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۶۰) حدثنا بندار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار نا شداد بن عبدالله قال سمعت ابا امامة يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

۲۱۶۰۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن میں خرچ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ تمہارے لئے بدتر ہوگا۔ جب کہ حاجت کے بقدر اپنے اوپر خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ نیز صدقات وخیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو اور جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ❸

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

(۲۱۶۱) حدثنا علي بن سعيد الكندي نا ابن

۲۱۶۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم

---

❶ اس حدیث میں ان حاجتوں کی تفصیل ہے جن کے لئے اسے مال وغیرہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (مترجم)
❷ یعنی جو کچھ تم استعمال کرلو گے وہی تو تمہارا ہی ہوگا لیکن جو چھوڑ جاؤ گے وہ وارثوں کا ہوگا اور خرچ وہ کریں گے جب کہ حساب تمہیں دینا پڑے گا۔ (مترجم)
❸ اس میں حاجت سے زائد مال کو خرچ کرنے کی تفصیل ہے کہ اسے دین میں خرچ کرو اور اپنے بھائیوں کو مستفیض ہونے دو۔ (مترجم)

المبارك وعن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن عبدالله بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ ابى تميم الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

لوگ اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح اس توکل کا حق ہے تو تم لوگوں کو اس طرح رزق عطا کیا جائے جس طرح پرندوں کو عطا کیا جاتا ہے کہ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

(٢١٦٢) حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد ناحماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُ هُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

۲۱۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں دو بھائی تھے ایک محنت مزدوری کرتا رہتا جب کہ دوسرا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ایک مرتبہ مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی آپ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہوسکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔ ❷

(٢١٦٣) حدثنا عمرو بن مالك ومحمود بن خداش البغدادى قالا نا مروان بن معاوية ناعبدالرحمٰن بن ابى شميله الْاَنْصَارِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔

۲۱۶۳۔ عبیداللہ بن محصن خطمیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کے لئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لئے دنیا سمیٹ دی گئی۔

باب ١٢٧٥۔ مَاجَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب ۱۲۷۵۔ گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا۔

(٢١٦٤) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيدالله بن زحرعن على بن يزيد عن الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

۲۱۶۴۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دوستوں میں سب سے قابل رشک وہ شخص ہے جو کم مال والا، نماز میں زیادہ حصہ رکھنے والا اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا نیز یہ کہ جو خلوت میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرے، لوگوں میں چھپا ہے

❶ اس حدیث میں اس شبہ کو ختم کیا گیا ہے کہ یہ نہ سوچو کہ اگر خرچ کر دو گے تو کل کیا کرو گے لہٰذا اگر پاس ہوگا تو کل کام ہی آئے گا۔ چنانچہ فرمایا اگر توکل کرو گے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ (مترجم)
❷ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے بھائیوں پر خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ (مترجم)
❸ اس حدیث میں جمع مال کی حد متعین کر دی گئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

أغبط أوليائي عندي لمؤمن خفيف الحاذ ذو حظ من الصلوة أحسن عبادة ربه وأطاعه في السر وكان غامضا في الناس لا يشار إليه بالأصابع وكان رزقه كفافا فصبر على ذلك ثم نقر بيديه فقال عجلت منيته قلت بواكيه قل تراثه وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرض علي ربي ليجعل لي بطحاء مكة ذهبا قلت لا يا رب ولكن أشبع يوما وأجوع يوما أو قال ثلاثا أو نحو هذا فإذا جعت تضرعت إليك وذكرتك فإذا شبعت شكرتك وحمدتك

ہو اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اس پر صبر کرتا ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چٹکیاں بجائیں اور فرمایا اس کی موت جلدی آ گئی اور اس پر رونے والیاں کم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی میراث بھی کم ہو۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب نے میرے لئے وادی بطحا کو سونا بنانے کی پیشکش کی میں نے عرض کیا نہیں اے میرے رب بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں یا فرمایا تین دن تک یا اسی طرح کچھ فرمایا۔ اس لئے کہ جب میں بھوکا ہوں تو تجھ سے التجا کروں اور عجز وانکساری بیان کرتے ہوئے تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر اور تعریف وتحمید کروں۔

اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ شام سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہیں جب کہ علی بن یزید ضعیف ہیں ان کی کنیت عبدالملک ہے۔

(٢١٦٥) حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبدالله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن ابي ايوب عن شرحبيل بن شريك عن ابي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۶۵۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے بقدر رزق عطا کیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت دی تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ ❶

(٢١٦٦) حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبدالله بن يزيد المقرئ نا حيوة بن شريح اخبرني ابو هانئ الخولاني ان ابا علي عمرو بن مالك الجنبي اخبره عن فضالة بن عبيد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طوبى لمن هدي للاسلام وكان عيشه كفافا وقنع

یہ حدیث صحیح ہے اور ابوہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

۲۱۶۶۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جسے اسلام کی ہدایت ملنے کے ساتھ ساتھ اس کی حاجت کے بقدر رزق عطا کیا گیا اور اس نے قناعت کا دامن نہ چھوڑا۔

❶ اس کامیابی سے مراد آخرت کی کامیابی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۷۶ مَا جَاءَ فِی فَضْلِ الْفَقْرِ

(۲۱۶۷) حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی البصری نا روح بن اسلم نا شداد ابو طلحة الراسبی عَنْ اَبِی الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنِّی لَاُحِبُّکَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّی لَاُحِبُّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِی فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِی مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَہَاہُ

باب ۱۲۷۶۔ فقر کی فضیلت۔

۲۱۶۷۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس ؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں ہوں۔ فرمایا: سوچ لو کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی جملہ دہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر خود کو فقر کے لئے مستعد کر لو کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کی طرف فقر اس سیلاب سے بھی تیز رفتاری سے آتا ہے جو اپنے بہاؤ کی طرف (تیزی سے) بہتا ہے۔

نضر بن علی بن اپنے والد سے اور وہ شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوواتزع راسبی: جابر بن عمرو بصری ہیں۔

باب ۱۲۷۷ مَاجَاءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِہِمْ

(۲۱۶۸) حدثنا محمد بن موسٰی البصری نا زیاد بن عبداللّٰہ عن الاعمش عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِہِمْ بِخَمْسِ مِائَۃِ عَامٍ

باب ۱۲۷۷۔ فقراء مہاجرین، اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۲۱۶۸۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء مہاجرین جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۶۹) حدثنا عبدالاعلیٰ بن واصل الکوفی نا ثابت بن محمد العابد الکوفی نا الحارث بن نعمان اللیثی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِہِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَاعَائِشَۃُ لَاتَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

۲۱۶۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور انہی میں موت دے اور پھر انہی میں سے دوبارہ زندہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیوں یارسول اللہ؟ فرمایا: اس لئے کہ یہ اغنیاء سے چالیس سال پیشتر جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہؓ کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لوٹانا اگر چہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ دو۔ اے عائشہؓ مسکینوں سے محبت کرو اور انہیں قریب کرو اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنی قربت سے نوازیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۱۷۰) حدثنا محمد بن غیلان نا قبیصة نا

۲۱۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء جنت

سفیان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام نصف يوم

...میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے دن کا آدھا حصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۱) حدثنا العباس بن محمد الدوری نا عبدالله بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن عمرو بن جابر الحضرمیّ عن جابر بن عبدالله انّ رسول الله صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم قال يدخل فقراء المسلمين الجنّة قبل اغنيائهم باربعين خريفا

۲۱۷۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے فقراء جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۷۲) حدثنا ابو کریب نا المحاربی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم يدخل فقراء المسلمين الجنّة قبل الاغنياء بنصف يوم وهو خمس مائة عام

۲۱۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال ہیں۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۸۔ ما جاء فی معیشة النبیّ صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم واهله

باب ۱۲۷۸۔ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کا رہن سہن۔

(۲۱۷۳) حدثنا احمد بن منیع نا عباد بن عباد المهلبی عن مجالد عن الشّعبیّ عن مسروق قال دخلتُ على عائشة فدعت لی بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابکی الّا بکیت قال قلت لم قالت اذکر الحال التی فارق علیها رسول الله صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم الدّنیا والله ما شبع من خبز ولحم مرّتین فی یوم۔

۲۱۷۳۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: میں اگر کوئی کھانا سیر ہو کر کھاتی ہوں تو مجھے رونا آ جاتا ہے اور پھر میں روتی ہوں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا مجھے آنحضرت ﷺ کی دنیا سے رخصت یاد آ جاتی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کبھی ایک دن میں بھی روٹی اور گوشت سے دو مرتبہ سیر نہ ہوئے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

❶ بعض روایات میں پانچ سو برس اور بعض میں چالیس برس کا ذکر ہے چنانچہ فقیروں کی دو قسمیں ہیں ایک قانع اور دوسرا حریص قانع بہذا پہلی قسم پانچ سو سال اور دوسری قسم چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲۱۷۴) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داو دانا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت عبدالرحمٰن بن يزيد يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ۔

۲۱۷۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۵) حدثنا ابو کريب محمد بن العلاء نا المحاربی عن يزيد بن کيسان عن اَبِیْ حازم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

۲۱۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کبھی آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۶) حدثنا العباس بن محمد الدوری نا يحيی بن ابی بکير نا حريز بن عثمان عن سليم بن عامر قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ مَاكَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

۲۱۷۶۔ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے گھر سے کبھی جو کی روٹی حاجت سے زائد نہ نکلتی تھی۔ (یعنی بقدر حاجت ہی ہوتی)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۷۷) حدثنا عبداللّٰه بن معاوية الجمحی نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاَهْلُهٗ لَايَجِدُوْنَ عَشَاءً وَّكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ۔

۲۱۷۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کئی کئی راتیں خالی پیٹ سو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ رات کو کچھ کھانے کے لئے نہیں ہوتا تھا۔ پھر ان حضرات کی اکثر خوراک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۷۸) حدثنا ابو عمار نا وکيع عن الاعمش عن عمارة بن القعقاع عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

۲۱۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت کردے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۷۹) حدثنا قتیبة نا جعفر بن سلیمان عَنْ ثابتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

۲۱۷۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی کل کے لئے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے اور جعفر بن سلیمان کے علاوہ بھی مرسلاً منقول ہے۔

(۲۱۸۰) حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن ناابومعمر عبداللّٰہ بن عمرو نا عبدالوارث عن سعیدبن ابی عروبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا اَكَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

۲۱۸۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی خوان پر کھانا نہیں کھایا۔ ❶ اسی طرح کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ رحلت کر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۱) حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن نا عبیداللّٰہ بن عبدالمجید الحنفی نا عبدالرحمٰن وھوابن عبداللّٰہ بن دینارنا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهٗ۔

۲۱۸۱۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی میدہ کھایا؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں میدہ دیکھا تک نہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا عہد نبوی ﷺ میں آپ لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا تو پھر جو کے آٹے کو کس طرح چھانتے تھے؟ فرمایا: ہم لوگ پھونک مارلیا کرتے تھے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا باقی میں پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے مالک بن انس نے بھی ابوحازم سے نقل کیا ہے۔

باب ۱۲۷۹۔ مَاجَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب نمبر ۱۲۷۹ صحابہؓ کا رہن سہن۔

(۲۱۸۲) حدثنا عمربن اسمٰعیل بن مجالد بن سعیدنا ابی عن بیان عن قیس قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

۲۱۸۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے جہاد میں کفار کو قتل کیا اور خون بہایا۔ اسی طرح جہاد میں پہلا تیر پھینکنے

❶ خوان چھوٹے میز کو کہتے ہیں جو کھانے ہی کے لئے مخصوص ہوتا ہے وہ میز سے چھوٹا ہے جب کہ زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے جس پر کھانا رکھ کر زمین پر بیٹھ کر آسانی سے کھا سکتے ہیں۔ (مترجم)

ابی وقاص یقول انی لاول رجل اھراق دما فی سبیل اللہ وانی لاول رجل رمی بسھم فی سبیل اللہ ولقد رایتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانأکل الاورق الشجر والحبلۃ حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ والبعیر واصبحت بنو اسد یعزروننی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی۔

والا بھی میں ہی ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو ہم لوگ درختوں کے پتوں اور حبلہ ● کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بکریوں یا اونٹوں کی طرح مینگنیاں کرنے لگے۔ چنانچہ قبیلہ بنو اسد کے لوگ مجھے دین میں طعن کرنے لگے (میں سوچنے لگا کہ) اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو میں خسارے میں رہ گیا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۳) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا اسمعیل بن ابی خالد نا قیس قال سمعت سعد بن مالک یقول انی لاول رجل من العرب رمی بسھم فی سبیل اللہ ولقد رایتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومالنا طعام الا الحبلۃ وھذا السمر حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ ثم اصبحت بنو اسد تعزروننی فی الدین لقد خبت اذا وضل عملی۔

۲۱۸۳۔ حضرت سعد بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوا کرتے تھے اس دوران ہم حبلہ اور اس سمر ● کو کھانے کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے یہاں تک کہ بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے۔ اس پر قبیلہ بنو اسد نے مجھے دین کی وجہ سے ملامت کرنی شروع کر دی تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر ایسا ہے تو میں تو برباد ہو گیا اور میری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ ●

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

(۲۱۸٤) حدثنا قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی ھریرۃ وعلیہ ثوبان ممشقان من کتان فتمخط فی احدھما ثم قال بخ بخ یتمخط ابوھریرۃ فی الکتان لقد رایتنی وانی لاخر فیما بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحجرۃ عائشۃ من الجوع مغشیا علی فیجیئ الجائی فیضع رجلہ علی عنقی یری ان بی

۲۱۸٤۔ حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہؓ کے پاس تھے ان کے پاس دو سرخ رنگ کے کپڑے تھے انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ ابو ہریرہ آج اس کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ میں منبر رسول ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تو گزرنے والے یہ سمجھتے ہوئے میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے۔ حالانکہ میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔

● حبلہ ببول کے درخت کے پھل کو کہتے ہیں یہ لوبیا کی طرح ہوتا ہے۔ (مترجم)

● سمر یعنی ببول کا درخت (مترجم)۔

● سعد بن مالک (ابو وقاص) قبیلہ بنو اسد کے امام تھے لوگوں نے انہیں نماز سکھانی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں۔ چنانچہ سعدؓ سوچنے لگے اگر واقعی میری نماز صحیح نہیں تو میں اتنی مدت تک جو عمل کرتا رہا وہ تو بیکار ہو گیا اور میں گھاٹے میں رہ گیا لیکن ان لوگوں کا یہ الزام صحیح نہیں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْجُنُوْنَ وَمَابِيْ جُنُوْنٌ وَمَاهُوَ اِلَّا الْجُوْعُ۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۵) حدثنا العباس بن محمد نا عبداللّٰہ بن یزید المقری نا حیوۃ بن شریح ثنی ابوھانئ الخولانی اُن اباعلی عمر بن مالک الجنبی اَخْبَرَهٗ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْمَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فُضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۸۵۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب نماز پڑھایا کرتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض حضرات بھوک سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو کر گر جاتے تو دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ جان لو کہ اس فقر و فاقے پر اللہ تعالیٰ تمہیں کس قدر انعام و اکرام سے نوازیں گے تو تم لوگ اس سے بھی زیادہ فقر و فاقے کو پسند کرنے لگو۔ فضالہ کہتے ہیں میں اس دن آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۸۶) حدثنا محمد بن اسمعیل نا اٰدم بن ابی ایاس نا شیبان ابومعاویۃ نا عبدالملک بن عمر عن ابی سلمة بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَايَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَا اَبَابَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ اَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ

۲۱۸۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خلاف عادت (وقت میں) گھر سے نکلے۔ اس وقت آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے بھی کوئی نہیں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتنے میں ابوبکرؓ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: شرف ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ چہرہ انور ﷺ دیکھوں اور سلام عرض کروں اتنے میں عمرؓ بھی آ گئے آپ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا کیسے آنا ہوا عمرؓ؟ عرض کیا: یارسول اللہ! بھوک لے آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔ چنانچہ تینوں حضرات ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل دیئے ان کے پاس کھجوروں کے درخت اور بکریاں بکثرت تھیں۔ ان کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہیں نہ پا کر ان کی بیوی سے پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں وہ ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ پھر مشک رکھی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے

يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ وَمَآءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِخْتَرْلِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْهٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَّلَاخَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَاتَاْلُوْهُ خَبَالًا وَّمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

اور کہنے لگے یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ پھر وہ انہیں اپنے باغ میں لے گئے اور چٹائی بچھا کر ان حضرات کو بٹھایا اور خود کھجور کے ایک درخت سے ایک گچھا توڑ کر لائے اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کچیاں چن کر کیوں نہیں لے آئے عرض کیا: میں چاہتا تھا کہ آپ حضرات اپنی پسند سے کھائیں۔ چنانچہ ان حضرات نے کھایا اور پانی پیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ٹھنڈی چھاؤں، کچیاں اور ٹھنڈا پانی ایسی نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کے متعلق تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پھر ابوہیثم ان حضرات کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی دودھ دینے والا جانور ذبح نہیں کرنا چنانچہ انہوں نے ایک اونٹ کا بچہ یا بکری کا بچہ ذبح کیا اور پکا کر پیش کیا۔ تو ان حضرات نے کھایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی خادم نہیں؟ عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا (تھوڑے ہی دنوں میں) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ تو ابوہیثم بھی حسب ارشاد حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا آپ جو چاہیں دے دیں۔ فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے صحیح مشورہ دینا ضروری ہے اور پھر فرمایا کہ اسے لے جاؤ اس لئے کہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور سنو! اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا ابوہیثم اسے لے کر گھر آئے۔ آنحضرت ﷺ کی نصیحت اپنی بیوی کو بتائی۔ انہوں نے عرض کیا: تم آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل اس صورت میں کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کر دو۔ ابوہیثم کہنے لگے تو پھر یہ اسی وقت سے آزاد ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر نبی یا خلیفہ کے ساتھ دو قسم کے رفقاء رکھتے ہیں ایک وہ جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے خراب کرتے ہیں۔ لہٰذا جسے برے رفقاء سے نجات دے دی گئی وہ نجات پا گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے صالح بن عبداللہ بھی ابوعوانہ سے وہ عبدالملک بن عمیر سے اور وہ ابوسلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے جب کہ یہ حدیث ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔ نیز شیبان ثقہ اور ذوعلم ہیں۔

(۲۱۸۷)حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا سیار عن سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوْعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ۔

۲۱۸۷۔ حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنی بھوک کی شدت بیان کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر باندھ رکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۱۸۸)حدثنا قتیبة نا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَایَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

۲۱۸۸۔ سماک بن حربؒ کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا: تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی ادنیٰ قسم کی کھجور بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعوانہ اور کئی راوی اسے سماک بن حرب سے اس کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی یہ حدیث سماک سے وہ نعمان بن بشیرؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۸۰۔ مَاجَآءَ اَنَّ الْغِنَاغِنَی النَّفْسِ۔

باب ۱۲۸۰۔ غنا درحقیقت دل سے ہوتا ہے۔

(۲۱۸۹)حدثنا احمد بن بدیل بن قریش الیمامی الكوفی نا ابوبكر بن عیاش عن ابی حصین عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنَا عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَاغِنَی النَّفْسِ

۲۱۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا سامان اور اسباب کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ یہ تو دل سے ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۱۔ مَاجَآءَ فِیْ اَخْذِ الْمَالِ

باب ۱۲۸۱۔ مال لینے کے متعلق۔

(۲۱۹۰) حدثنا قتیبة نا اللیث عن سَعِیْدِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَیْسٍ وَ كَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا

۲۱۹۰۔ ابوولید کہتے ہیں کہ میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا میٹھا ہے۔ جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لئے اس میں برکت دے دی۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ

الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَآءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ

مال میں داخل ہونا چاہتے ہیں (یعنی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں) ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن صرف اور صرف دوزخ کی آگ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابو ولید کا نام عبید سطاء ہے۔

باب ۱۲۸۲۔

باب ۱۲۹۲۔ بلاعنوان۔

(۲۱۹۱) حدثنا بشر بن هلال الصواف نا عبدالوارث بن سعيد عن يونس عن الحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

۲۱۹۱۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے دینار اور درہم کے غلام کو ملعون قرار دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی ابو ہریرہؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے جو اس سے طویل ہے۔

باب ۱۲۸۳۔

باب ۱۲۸۳۔ بلاعنوان۔

(۲۱۹۲) حدثنا سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك عن زكريا بن ابى زائدة عن محمد بن عبدالرحمن بن سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ

۲۱۹۲۔ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں تو بھی وہ اتنا فساد برپا نہ کریں جتنا مال و جاہ کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۲۸٤۔

باب ۱۲۸۴۔ بلاعنوان۔

(۲۱۹۳) حدثنا موسٰى بن عبدالرحمن الكندى نازيد بن حباب حدثنى المسعودى ناعمرو بن مرة عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاتَّخَذْنَا لَكَ وِطَآءً فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَامَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

۲۱۹۳۔حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ (اپنے) بوریے پر سے سو کر اٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر اس کا نقش بن گیا۔صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ کے لئے ایک بچھونا بنا دیں فرمایا: مجھے دنیا سے کیا کام؟ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ١٢٨٥۔

(٢١٩٤) حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر وابو داود قالا نا زهير بن محمد ثنی موسیٰ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۸۵۔ بلاعنوان۔

۲۱۹۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ دوستی کرتے وقت دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ ❶

باب ١٢٨٦۔

(٢١٩٥) حدثنا سويد نا عبدالله نا سفيان بن عيينة عن عبدالله بن ابی بكر قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۶۔ بلاعنوان۔

۲۱۹۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک وہیں رہ جاتی ہے۔ واپس آنے والی چیزیں اس کا اہل اور مال ہے جب کہ اس کے ساتھ رہ جانے والی چیز اس کا عمل ہے۔

باب ١٢٨٧۔ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

(١٢٩٦) حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا اسمٰعيل بن عياش ثنی ابو سلمة الحمصی و حبيب بن صالح عن يحيى بْنِ جَابِرِ الطَّائِیِّ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ

باب ۱۲۸۷۔ زیادہ کھانے کی ممانعت۔

۲۱۹۶۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی پیٹ سے بدتر کوئی تھیلی نہیں بھرتا چنانچہ ابن آدم کے لئے کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ اگر اس سے زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کے تین حصے کر لے ایک کھانے کے لئے دوسرا پانی کے لئے اور تیسرا سانس لینے کے لئے۔

حسن بن عرفہ بھی اسماعیل بن عیاش سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٨٨۔ مَاجَآءَ فِی الرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ

(٢١٩٧) حدثنا ابو كريب نا معوية بن هشام عن

باب ۱۲۸۸۔ ریاکاری اور شہرت کا متعلق۔

۲۱۹۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ دوستی کرو تو کسی دیندار سے کرو کیونکہ صحبت کا اثر لازماً ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرَائِىْ يُرَائِى اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ

لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے (نیک) اعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو دکھا اور سنا دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔

اس باب جندبؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(۲۱۹۸) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابى الوليد ابوعثمان المدائنى ان عقبة بن مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَسْاَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَّا حَدَّثْتَنِىْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهٗ وَعَلِمْتَهٗ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهٗ وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ وَمَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَهُوَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تعالیٰ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِىَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْا بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ

۲۱۹۸۔ حضرت شفیا اصبحی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا: ابوہریرہؓ۔ میں بھی ان کے قریب ہوتا ہوتا ان کے سامنے جا بیٹھا۔ وہ لوگوں سے احادیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا: ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ چنانچہ جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولت مند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی؟ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں اسے دن رات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ

الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَمَا ذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَّادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ فِيْمَا ذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے (یعنی شہرت اور ریاکاری کی وجہ سے ایسے کیا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں بے انتہا مال نہیں دیا تاکہ تم کسی کے محتاج نہ ہو۔ عرض کرے گا: جی ہاں! اے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تو پھر تم نے اس کا کیا کیا؟ عرض کرے گا میں اس سے صلہ رحمی کرتا اور صدقہ خیرات دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ کہتے ہو فرشتے بھی اسی طرح کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم چاہتے تھے کہ لوگ مجھے سخی کہیں چنانچہ وہ تو دنیا میں کہہ دیا گیا۔ پھر شہید پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تم کس لئے قتل کئے گئے؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ آپ نے جہاد کا حکم دیا تو میں نے جہاد کیا اور اس دوران قتل کر دیا گیا اللہ تعالیٰ اور فرشتے کہیں گے نہیں بلکہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں کتنا بہادر ہے اور وہ تو دنیا میں کہہ دیا گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابوہریرہؓ یہ وہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ سب سے پہلے سلگائی جائے گی۔

ولید ابو عثمان مدائنی، عقبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ شفیا وہی ہیں جنہوں نے معاویہؓ کو یہ حدیث سنائی۔ ابو عثمان، معاویہؓ کے جلاد علاء بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اور یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: کہ اگر ان تینوں کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا تو دوسروں کا کیا حال ہوگا؟ پھر معاویہ اتنا روئے کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے اور یہ شخص اپنے ساتھ شر لے کر آیا ہے۔ لیکن پھر معاویہؓ ہوش میں آئے اور اپنا منہ پونچھ کر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ سچے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ من کان یرید...... الآیۃ. (ترجمہ: جو شخص محض دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ (چنانچہ) جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ ناکارہ اور جو کر رہے ہیں وہ بے فائدہ ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۸۹۔

باب ۱۲۸۹۔ بلا عنوان۔

(۲۱۹۹) حدثنا ابو کریب نا المحاربی عن عمار

۲۱۹۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے

بن سیف الضبی عن ابی معان البصری عن ابن سیرین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَدْخُلُهٗ قَالَ الْقُرَّاءُ وْنَ الْمُرَاءُ وْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔

ایک گڑھے سے اللہ کی پناہ مانگو جس سے جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا: ریا کار قاری۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۲۹۰۔

باب ۱۲۹۰۔ بلاعنوان۔

۲۲۰۰حدثنا محمد بن المثنی نا ابوداؤد نا ابوسنان الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ یَعْمَلُ الْعَمَلَ فَیُسِرُّهٗ فَاِذَا اُطُّلِعَ عَلَیْهِ اَعْجَبَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ

۲۲۰۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنے کسی نیک عمل کو چھپاتا ہے۔ لیکن جب وہ ظاہر ہوجاتا ہے تو بھی وہ اس کے ظاہر ہوجانے کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دو اجر ہیں ایک چھپانے کا اور دوسرا ظاہر ہوجانے کا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش بھی حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ابوصالح سے یہ حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں بعض علماء اس حدیث کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ جب اس کی نیکی لوگوں پر ظاہر ہوجاتی ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے آخرت میں بہتر معاملے کی امید ہوتی ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی زمین پر گواہ ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے اس سے مطلع ہونے کو اس لئے پسند کرے کہ وہ اس کی تعظیم وتکریم کریں گے تو یہ ریاکاری ہے جب کہ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں لوگوں کے اس کی بھلائی سے مطلع ہونے پر خوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بھی اس نیک کام میں اس کی اتباع کریں گے اور اسے بھی اجر ملے گا۔ تو یہ ایک مناسب بات ہے۔

باب ۱۲۹۱۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب ۱۲۹۱۔ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جسے وہ محبوب رکھے گا۔

(۲۲۰۱)حدثنا ابوهشام الرفاعی ناحفص بن غیاث عن اشعث عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اکْتَسَبَ

۲۲۰۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ پسند کرے گا اور اسے اپنے کئے ہوئے عمل کا ہی اجر ملے گا۔

اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، صفوان بن عسالؓ، ابوہریرہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن بصری کی روایت سے حسن غریب ہے۔

(۲۲۰۲)حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر

۲۲۰۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت

عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا کَبِیْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو پوچھا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ! فرمایا: تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے اس کی تیاری میں لمبی لمبی نمازیں اور بہت زیادہ روزے تو نہیں رکھے ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد اس بات سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۰۳) حدثنا محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم نا سفیان عن عاصم عن زر بن حُبَیْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ جَهْوَرِیُّ الصَّوْتِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

۲۲۰۳۔ حضرت صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں کہ ایک بلند آواز والا دیہاتی آیا اور عرض کیا: اے محمد! اگر کوئی آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہو لیکن عمل میں ان کے برابر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی بھی اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ زر سے وہ صفوان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۹۲۔ فی حسن الظن باللّٰہ تعالیٰ

باب ۱۲۹۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے حسن ظن رکھنا۔

(۲۲۰۴) حدثنا ابو کریب نا وکیع من جعفر بن برقان عن یزید بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ

۲۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنایا: کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۳۔ مَا جَآءَ فِی الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب ۱۲۹۳۔ نیکی اور بدی کے متعلق۔

۲۲۰۵۔ حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن الکندی الکوفی نا زید بن الحباب نا معویة بن صالح نبی عبدالرحمٰن جبیر بن نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

۲۲۰۵۔ حضرت نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے نیکی اور بدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: نیکی عمدہ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم لوگوں کا اس سے مطلع ہونا پسند نہ

النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ

کرو۔

بندار بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے اور وہ عبدالرحمٰن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں سوال کرنے والے وہ خود ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹٤۔ مَاجَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

باب ۱۲۹۴۔ اللہ کے لئے محبت کرنا۔

(۲۲۰٦) حدثنا احمد بن منيع نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان نا حبيب بن ابى مرزوق عن عطاء بن ابى رباح عن اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِّنْ نُّوْرٍ يَّغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ

۲۲۰۶۔ حضرت معاذؓ آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میری (جلیل الشان) ذات کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے ایسے منبر ہوں گے کہ پیغمبر اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

اس باب میں ابودرداءؓ، ابن مسعودؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابومالک اشعریؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابومسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

(۲۲۰۷) حدثنا الانصارى نا معن نا مالك عن خبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

۲۲۰۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس روز اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے سائے میں جگہ دیں گے۔ ۱۔ عادل حاکم ۲۔ وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ ۳۔ وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔ ۴۔ ایسے دو شخص جو آپس میں اللہ کیلئے محبت کرتے ہیں اسی پر جمع اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔ ۵۔ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ ۶۔ وہ شخص جسے حسین وجمیل اور حسب نسب والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۷۔ ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مالک بن انسؓ سے بھی کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں شک ہے کہ ابوہریرہؓ راوی

ہیں یا ابوسعید۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ بھی اسے خبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنیٰ بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ خبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً تک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں تیسرا شخص وہ ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۵ ـ مَاجَاءَ فِیْ اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب ۱۲۹۵۔ اگر کسی سے محبت کی جائے تو اسے بتا دیا جائے۔

(۲۲۰۸) حدثنا بندار نا یحیی بن سعید القطان نا ثور بن یزید عن حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ اِیَّاہُ

۲۲۰۸۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی کسی بھائی کو پسند کرے اور اس سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ اسے بتا دے۔

اس میں ابوذرؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۲۰۹) حدثنا ھناد و قتیبۃ قالا نا حاتم بن اسمعیل عن عمران بن مسلم القصیر عن سعید بن سُلَیْمَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَۃَ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْاَلْہُ عَنْ اِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ

۲۲۰۹۔ حضرت یزید بن نعامہ ضبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے کوئی کسی سے بھائی چارگی قائم کرے تو اس سے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے پوچھ لے۔ اس لئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ یزید کا آنحضرت ﷺ سے سماع ہے یا نہیں۔ ابن عمرؓ سے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۲۹۶ ـ کَرَاھِیَۃِ الْمِدْحَۃِ وَالْمَدَّاحِیْنَ

باب ۱۲۹۶۔ مدح اور مدح کرنے والوں کے متعلق۔

(۲۲۱۰) حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰی عَلٰی اَمِیْرٍ مِّنَ الْاُمَرَآءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْاَسْوَدِ یَحْثُوْ فِیْ وَجْھِہِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ

۲۲۱۰۔ ابومعمر کہتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور امراء میں سے ایک امیر کی تعریف کرنے لگا۔ تو مقداد بن اسود نے اس کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ زائدہ بھی یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ ابومعمر کا نام عبداللہ بن سنجرہ ہے اور مقداد بن اسود: مقداد بن عمرو کندی ہیں ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ یہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں انہیں متبنیٰ کیا تھا۔

(۲۲۱۱) حدثنا محمد بن عثمان الکوفی نا عبیداللہ بن موسی عن سالم الخیاط عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِیْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۲۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدح کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالنے کا حکم دیا۔

بَابُ ۱۲۹۷ ـ مَاجَآءَ فِیْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب ۱۲۹۷۔ مومن کی صحبت

(۲۲۱۲) حدثنا سوید بن نصر نا عبداللہ المبارک عن حیوۃ بن شریح نا سالم بن غیلان ان الولید بن قیس التجیبی اخبرہ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدٍ الخدری قال سالم او عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۲۱۲۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صرف مومن ہی کی صحبت اختیار کرو اور متقی آدمی ہی کو کھانا کھلاؤ۔

بَابُ ۱۲۹۸ ـ فِی الصَّبْرِ عَلَی الْبَلَآءِ

باب ۱۲۹۸۔ مصیبت پر صبر کرنا۔

(۲۲۱۳) حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِیَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضٰی وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے سے خیر کا معاملہ کرتے ہیں تو اس کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتے ہیں۔ اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو قیامت تک مؤخر کر دیتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا مصیبت پر دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتے ہیں انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں لہذا جو راضی ہو جائے اس کے لئے رضا اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔

(۲۲۱۴) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبۃ عن الاعمش قال سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَارَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۴۔ حضرت ابووائلؓ حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے درد سے شدید کسی کا درد نہیں دیکھا۔

(۲۲۱۵)حدثنا قتيبة نا شريك عن عاصم عن مُصْعِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ أُبْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ دِيْنِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

۲۲۱۵۔حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلاء کئے جاتے ہیں؟ فرمایا: انبیاء پھر ان کے مثل اور پھر ان کے مثل (یعنی اطاعت الٰہی اور اتباع سنت میں) پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہوتا ہے تو امتحان میں سخت ہوتا ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا ہے تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہو جاتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۱۶)حدثنا محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع عن محمد بن عمرو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

۲۲۱۶۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن مرد وعورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے کبھی اس کی ذات میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں۔ یہاں تک کہ وہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی بہن سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۹۹۔ ماجاء في ذهاب البصر

باب ۱۲۹۹۔ بینائی زائل ہو جانے کے متعلق۔

(۲۲۱۷) حدثنا عبدالله بن معاوية الجمحي نا عبدالعزيز بن مسلم نا أَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِيْ إِلَّا الْجَنَّةَ

۲۲۱۷۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر میں نے اپنے کسی بندے سے دنیا میں اس کی آنکھیں سلب کر لیں تو اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

(۲۲۱۸)حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق نا سفين عن الاعمش عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

۲۲۱۸۔حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً یہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھی تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ دینے پر بھی راضی نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(۲۲۱۹) حدثنا محمد بن حمید الرازی ویوسف بن موسٰی القطان البغدادی قالا نا عبدالرحمٰن بن مغراء ابوزھیر عن الاعمش عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ

۲۲۱۹۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب آزمائش والوں کو ان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا تو اہل عافیت تمنا کریں گے کہ کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کتری جاتیں تاکہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اعمش سے بھی نقل کرتے ہیں وہ طلحہ بن مصرف سے اور وہ مسروق سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۲۲۲۰) حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰہ بن المبارک نا یحیی بن عبیداللّٰہ قال سمعت ابی یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ

۲۲۲۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو موت کے بعد نادم نہ ہو۔ عرض کیا گیا: کس چیز پر ندامت کرے گا؟ فرمایا: نیک شخص اس پر کہ میں نے نیکیاں زیادہ کیوں نہیں کیں اور اگر بد ہوگا تو خود کو اس برائی سے نہ نکالنے پر ندامت کرے گا۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ، یحییٰ بن عبیداللہ کو ضعیف کہتے ہیں۔

(۲۲۲۱) حدثنا سوید نا ابن المبارک نا یحیی ابن عبیداللّٰہ قال سمعت اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِکَ مِنْھُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْھُمْ حَیْرَانًا

۲۲۲۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لئے) دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ❶ اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جب کہ ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرأت رکھتے ہو۔ میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کروں گا کہ ان کا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(۲۲۲۲) حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا

۲۲۲۲۔حضرت ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

❶ دنبوں کی کھال سے مراد خود کھال کا لباس بھی ہو سکتا ہے اور ایسے موٹے جھوٹے کپڑے جو ریاکارانہ درویشی جتانے کے لئے لوگ پہن لیتے ہیں تاکہ لوگ ان کے معتقد ہو جائیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

محمد بن عبادنا حاتم بن اسمعیل نا حمزة بن ابی محمد عن عبداللّٰه بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ فَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُوْنَ

نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کیے ہیں جن کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوے سے بھی زیادہ کڑوے ہیں میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ایسے فتنے میں مبتلاء کروں گا کہ ان میں سے عقل مند شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ کیا وہ لوگ میرے سامنے گھمنڈ کرتے ہیں یا میرے سامنے اتنی جرأت رکھتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۰۔ مَاجَآءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب ۱۳۰۰۔ زبان کی حفاظت کرنا۔

(۲۲۲۳) حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا ابن المبارك ح وثنا سويد بن نصرنا عبداللّٰه بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ

۲۲۲۳۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر روتے رہو۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۲٤) حدثنا محمد بن موسٰى البصرى ناحماد بن زيد عن ابى الصهباء عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا

۲۲۲۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء اس کی زبان سے التجاء کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈر ہم بھی تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوجائے تو ہم سب سیدھے ہوجائیں اور تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔

ہناد بھی ابواسامہ سے اور وہ حماد بن زید سے اسی حدیث کی طرح غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مذکورہ حدیث کو ہم صرف حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۲۵) حدثنا محمد بن عبدالاعلى الصنعانى نا عمر بن على المقدمى عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ

۲۲۲۵۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

● اتاح لہ کذا۔ او قدر لہ وانزلہ ۱۲ مجمع۔

رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

(۲۲۲۶) حدثنا ابوسعيد الاشج ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

۲۲۲۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرم گاہ کے شر سے محفوظ کر دیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے احادیث نقل کرتے ہیں وہ ابوحازم زاہد مدنی ہیں ان کا نام سلمہ بن دینار ہے جب کہ ابوہریرہؓ سے نقل کرنے والے ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے اور وہ عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

(۲۲۴۷) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن عبدالرحمٰن بن مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا

۲۲۲۷۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو کہ میرا رب اللہ ہے اور اس پر قائم رہو۔ ❶ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

(۲۲۲۸) حدثنا ابوعبدالله محمد بن ابی ثلج البغدادی صاحب احمد بن حنبل ثنا علی بن حفص نا ابراهیم بن عبدالله بن حاطب عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ

۲۲۲۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے سب سے دور ہوتا ہے۔

ابوبکر بن ابی نضر بھی ابونضر سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۲۹) حدثنا محمد بن بشار و غير واحد قالوا نا محمد بن يزيد بن خنيس المكي قال

۲۲۲۹۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ فرمایا: انسان اپنی تمام باتوں کا مسئول ہے۔ وہاں البتہ امر

❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا زبان سے اقرار کرنا اور اسی پر استقامت کے ساتھ کاربند رہنا۔ اس میں پوری دینداری شامل ہے۔ (مترجم)

سمعت سعید بن حسان المخزومی قال حدثنی ام صالح عن صفیة بنتِ شَیْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ

بالمعروف ونهی عن المنكر اور ذکر الٰہی اس سے مستثنٰی ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۱۔

۲۲۳۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا جعفر بن عون ناابو العمیس عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَاالدَّرْدَاءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ مَاشَاْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ اِلَیْهِ طَعَامٌ فَقَالَ كُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰی تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِیَقُوْمَ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَقُوْمَ قَالَ لَهٗ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّیَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّ لِرَبِّكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّ لِضَیْفِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ

باب۔ بلا عنوان۔

۲۲۳۰۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان کو ابو درداء کا بھائی بنایا تو ایک مرتبہ سلمان ابو درداء سے ملنے کے لئے آئے اور ام درداء کو میلی کچیلی حالت میں دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ پھر ابو درداء آ گئے اور سلمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور کہنے لگے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا: میں ہرگز اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ شریک نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابو درداء نے کھانا شروع کر دیا۔ رات ہوئی تو ابو درداء نماز شب ادا کرنے کے لئے جانے لگے لیکن سلمان نے انہیں منع کر دیا اور کہا کہ سو جاؤ۔ چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ جانے لگے تو اس مرتبہ بھی سلمان نے انہیں سلا دیا۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے انہیں کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمان نے فرمایا: تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ لہذا ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ اس کے بعد وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے۔ یہ عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

باب ۱۳۰۲۔

(۲۲۳۱) حدثنا سوید بن ابی نصر نا عبداللہ بن الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

باب ۱۳۰۲۔ بلا عنوان۔

۲۲۳۱۔ حضرت عبدالوہاب بن ورد مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھئے جس میں

اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَائِشَةَ اَنْ اكْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِىْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِىْ عَلَىَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

نصیحتیں ہوں۔ لیکن زیادہ نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے معاویہؓ کو لکھا سلام علیک اما بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کر دیں گے اور جو شخص لوگوں کی رضا مندی کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کر دیں گے۔ ● والسلام علیک۔

محمد بن یحییٰ بھی محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ کو اسی کے ہم معنی حدیث تحریر کی لیکن وہ اسے مرفوع نہیں کرتے۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے متعلق ابواب

بَاب ۱۳۰۳۔ مَاجَاءَ فِىْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب ۱۳۰۳۔ حساب وقصاص کے متعلق

(۲۲۳۲) حدثنا هناد نا معاوية عن الاعمش عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقِىَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۲۲۳۲۔ حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بات نہ کریں اور اس دوران بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس طرف بھی اس کے کئے ہوئے اعمال ہی ہوں گے۔ پھر جب سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخ نظر آئے گی۔ لہٰذا اگر کسی میں اتنی بھی استطاعت ہو کہ وہ خود کو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر دوزخ کی آگ سے بچا سکے تو اسے چاہئے کہ ایسا ہی کرے۔

(۲۲۳۳) حدثنا حميد بن مسعدة نا حصين بن نمير ابو محصن نا حسين بن قيس الرحبي نا عطاء بن ابى رباح عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ

۲۲۳۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے گا۔ ۱۔ اس نے عمر کس چیز میں صرف کی۔ ۲۔ جوانی کہاں خرچ کی۔ ۳۔ مال کہاں سے کمایا۔ ۴۔ مال کہاں خرچ کیا۔ ۵۔ جو کچھ سیکھا اس

● یعنی جو شخص اللہ کی رضا کا متلاشی ہوگا اور لوگوں کی پرواہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔ اور اسی طرح اپنی رضا بھی عنایت کریں گے جب کہ اگر وہ لوگوں کی رضا مندی سے اسے ترک کرے گا۔ اور خدا کی رضا و عدم رضا کی پرواہ نہیں کرے گا تو اللہ بھی لوگوں کو اسے ایذا و تکلیف پہنچانے کے لئے مسلط کر دیں گے اور اپنی مدد سے محروم کر دیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَ فِيمَا اَنْفَقَهُ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ۔

پر کتنا عمل کیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسین بن قیس کی سند سے پہچانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور اس باب میں ابو برزہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(٢٢٣٤) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن نا الاسود بن عامر نا ابوبكر بن عياش عن الاعمش عَنْ سعيد بن عبدالله بن جُرَيْج عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَالَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا اَبْلَاهُ

۲۲۳۴۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے نہیں ہٹ سکیں گے تا آنکہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا، اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا، مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں مبتلا رکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سعید بن عبداللہ، ابو برزہ اسلمی کے مولی ہیں ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

(٢٢٣٥) حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

۲۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا: ایسا شخص جس کے پاس مال و متاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ لے کر آئے گا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال غصب کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہٰذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا۔ چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لاد دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٢٣٦) حدثنا هناد و نصر بن عبدالرحمن

۲۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الکوفی قالا نا المحاربی عن ابی خالد یزید بن عبدالرحمن عن زید بن ابی انیسۃ عن سعید المقبری عن أبی هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا کَانَتْ لِأَخِیْہِ عِنْدَہٗ مَظْلِمَۃٌ فِیْ عِرْضٍ أَوْمَالٍ فَجَاءَہٗ فَاسْتَحَلَّہٗ قَبْلَ أَنْ یُّؤْخَذَ وَلَیْسَ ثَمَّ دِیْنَارٌ وَّلَادِرْھَمٌ فَإِنْ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَإِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوْا عَلَیْہِ مِنْ سَیِّئَاتِھِمْ

ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب و کتاب سے پہلے اس کے پاس آ کر اپنے ظلم کو معاف کرا لے۔ کیونکہ اس دن تو نہ درہم ہوگا اور نہ دینار۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس بھی اسے سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۳۷) حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد بن العلاء بن عبدالرحمن عَنْ أَبِیْہِ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلٰی أَھْلِھَا حَتّٰی تُقَادَ الشَّاۃُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ

۲۲۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل حقوق کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔

اس باب میں ابو ذرؓ اور عبداللہ بن انیسؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۴۔

باب ۱۳۰۴۔ بلا عنوان۔

(۲۲۳۸) حدثنا سوید بن نصرنا ابن المبارک نا عبدالرحمن بن یزید بن جابرثنی سلیم بْنُ عَامِرٍنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ أُدْنِیَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی تَکُوْنَ قِیْدَ مِیْلٍ أَوِاثْنَیْنِ قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِیْ أَیُّ الْمِیْلَیْنِ عَنٰی أَمَسَافَۃَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُکْحَلُ بِہِ الْعَیْنُ قَالَ فَتَصْھَرُ ھُمُ الشَّمْسُ فَیَکُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِھِمْ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّأْخُذُہٗ إِلٰی عَقِبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّأْخُذُہٗ إِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّأْخُذُہٗ إِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُہٗ إِلْجَامًا فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدَیْہِ إِلٰی فِیْہِ أَیْ یُلْجِمُہٗ إِلْجَامًا

۲۲۳۸۔ حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ پتہ نہیں آپ ﷺ نے کون سے میل مراد لئے۔ زمین کی مسافت والے یا سرمے کی سلائی۔ پھر فرمایا: کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کر دے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: گویا کہ اسے لگام ڈال دی گئی ہو۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوزکریا بھی حماد بن زید سے وہ ایوب سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حماد کہتے ہیں۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے۔ " یوم یقوم الناس لرب العالمین " یعنی جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پسینہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد بھی عیسیٰ سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۵۔ حشر کے میدان کے متعلق۔

باب ۴۰ ۱۳۔ مَاجَاءَ فِیْ شَانِ الْحَشْرِ

(۲۲۳۹) حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری نا سفیٰن عن المغیرة بن النعمان عن سعید بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ إِبْرَاهِيْمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ أَصْحَابِيْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

۲۲۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے پیر و بدن اور بغیر ختنہ کے اکٹھے کئے جائیں گے جس طرح کہ انہیں پیدا کیا گیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کما بدانا......الآیۃ " (یعنی جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم ضرور پورا کریں گے) پھر مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔● پھر میرے صحابہ میں سے بعض کو دائیں اور بعض کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا اے رب یہ میرے اصحاب ہیں۔● کہا جائے گا۔ کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی چیزیں نکالی تھیں۔● جس دن سے آپ نے انہیں چھوڑا یہ اسی دن سے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ میں عبد صالح کی طرح عرض کروں گا کہ اے رب اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر معاف کردیں تو بھی آپ بہت زبردست اور حکمت والے ہیں۔

محمد بن بشار اور محمد بن مثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۴۰) حدثنا احمد بن منیع نا یزید بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى

۲۲۴۰۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میدان حشر میں تم لوگوں کو پیدل اور سواری پر جمع کیا جائے گا اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

● اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام ہی کے کپڑے اتار کر آگ میں پھینکا گیا تھا۔ (مترجم) ● اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات کی شرط ایمان اور عمل صالح ہیں نہ کہ کسی ولی یا پیر وغیرہ کی صحبت کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو صحابہ رسول ﷺ اس کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے۔ (مترجم) ● یہاں بدعت پر عمل پیرا ہونے اور اسے پیدا کرنے کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ (مترجم)

وَ نُحُوْرِكُمْ

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۳۰۶۔ مَاجَآءَ فِي الْعَرْضِ

(۲۲۴۱) حدثنا ابو كريب نا وكيع عن علي بن علي عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرَضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَ اَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

باب ۱۳۰۶۔ آخرت میں لوگوں کا پیش کیا جانا۔

۲۲۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے پہلی دو مرتبہ تو گفت و شنید اور عفو و درگزر ہوگی جب کہ تیسری مرتبہ نامۂ اعمال ہاتھوں میں دیے جائیں گے۔ چنانچہ کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔

یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے کہ حسن کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کی سند متصل نہیں۔ بعض اسے علی بن علی رفاعی سے وہ حسن سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۷۔ مِنْهُ

(۲۲۴۲) حدثنا سويد بن نصرنا ابن المبارك عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔

باب ۱۳۰۷۔ اسی کے متعلق۔

۲۲۴۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کتاب سختی سے کیا گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ تو فرمایا: وہ تو اعمال کا سامنے کرنا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۸۔ مِنْهُ

(۲۲۴۳) حدثنا سويد نا ابن المبارك نا اسمعيل بن مسلم عن الْحَسَنِ و قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ

باب ۱۳۰۸۔ اسی کے متعلق۔

۲۲۴۳۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو بھیڑیے کے بچے کی طرح حقارت کے ساتھ لایا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں دولت۔ غلام ولونڈیاں اور بہت سے انعام واکرام سے نوازا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا، مزید بڑھایا اور جتنا تھا اس

وَثَمْرَتَهُ وَتَرَكْتَهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَرِنِيْ مَاقَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ اَكْثَرَمَا كَانَ فَارْجِعْنِي اٰتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ اِلَى النَّارِ

سے زیادہ کر کے دنیا میں چھوڑ دیا۔ آپ مجھے واپس بھیج دیجئے تا کہ میں پورے کا پورا لے کر حاضر ہوسکوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے صدقہ وخیرات وغیرہ میں کیا دیا؟ وہ دوبارہ اسی طرح عرض کرے گا۔ چنانچہ جو شخص کسی نیک کام میں خرچ نہیں کرے گا اس کا یہی حال ہوگا اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی راوی حسن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

(۲۲۴۴) حدثنا عبداللّٰه بن محمد الزهری البصری نامالك بن سعيد ابومحمد الكوفی التيمی نا الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَّكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّ وَلَدًا وَّ سَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِيْ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ

۲۲۴۴۔ حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے کہ کیا میں نے تجھے آنکھ، کان، مال، اولاد وغیرہ نہیں دی تھی اور کیا تیرے لئے چوپایوں اور کھیتوں کو مسخر نہیں کر دیا تھا۔ پھر تجھے تیری قوم کا سردار بننے کے لئے چھوڑ دیا تا کہ تو ان سے چوتھائی (مال وصول) کیا کرے۔ کیا تیرے گمان میں بھی تھا کہ ایک دن تجھے مجھ سے ملنا ہے اور وہ آج کا دن ہے۔ وہ عرض کرے گا نہیں اے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تو مجھے بھول گیا تھا۔

باب ۱۳۰۹۔ منہ

باب ۱۳۰۹۔ اسی سے متعلق۔

(۲۲۴۵) حدثنا سويد بن نصرنا عبداللّٰه نا سعيد بن ابی ايوب نا يحيی بن ابی سليمان عن سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا اَمَرَهَا

۲۲۴۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "يومئذ تحدث اخبارها" (یعنی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا خبریں ہوں گی؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ ہر غلام و باندی کے متعلق گواہی دے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اعمال کئے ہیں چنانچہ وہ کہے گی کہ اس نے فلاں دن مجھ پر یہ عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس چیز کا حکم دیا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۱۰۔ ماجاء فی الصور

باب ۱۳۱۰۔ صور کے متعلق۔

(۲۲۴۶) حدثنا سوید نا عبداللہ بن المبارک نا سلیمان التیمی عن اسلم العجلی عن بشر بن شغاف عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما الصور قال قرن ینفخ فیہ

۲۲۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں۔ کہ ایک دیہاتی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ صور کیا ہے؟ فرمایا یہ ایک سینگ ہے جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راوی اسے سلیمان تیمی سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔

(۲۲۴۷) حدثنا سوید نا عبداللہ نا خالد ابو العلاء عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متی یؤمر بالنفخ فینفخ فکان ذلک ثقل علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا

۲۲۴۷۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جب کہ اسرافیل نے صور میں منہ لگایا ہوا ہے اور ان کے کان اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہؓ کے دلوں پر گراں ثابت ہوئی چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس طرح کہو۔ "حسبنا اللہ..... الحدیث" یعنی ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور بہترین وکیل ہے ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عطیہ سے بحوالہ ابو سعید مرفوعاً اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۳۱۱۔ ماجاء فی شان الصراط

باب ۱۳۱۱۔ پل صراط کے متعلق۔

(۲۲۴۸) حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبدالرحمٰن بن اسحق عن النعمان بن سعید عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعار المؤمنین علی الصراط رب سلم سلم

۲۲۴۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کا پل صراط پر یہ شعار ہوگا "رب سلم سلم" اے رب سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۴۹) حدثنا عبداللہ بن الصباح الھاشمی نا بدل المحبر نا حرب بن میمون الانصاری ابو الخطاب نا النضر بن انس بن مالک قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیامۃ فقال انا فاعل قلت یارسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ماتطلبنی علی

۲۲۴۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی تو فرمایا: میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: پہلے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملے تو؟ فرمایا: پھر میزان کے پاس دیکھنا۔ میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو؟ فرمایا: پھر حوض کوثر پر دیکھ لینا میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں

الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ

جاؤں گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۱۲۔ مَاجَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

(۲۲۵۰) حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك نا ابوحيان التيمي عن ابي زرعة بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَلَايَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَاتَرَوْنَ مَاقَدْبَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَمَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَاتَرٰى

باب ۱۳۱۲۔ شفاعت کے متعلق۔

۲۲۵۰۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دستی کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا چونکہ آپ ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا۔ پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں۔ تم لوگ جانتے ہو کیوں؟ اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں اس طرح اکٹھا کریں گے کہ انہیں ایک شخص اپنی آواز سنا سکے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ سکے گا۔ سورج اس دن لوگوں سے قریب ہوگا لوگ اس قدر غم وکرب میں مبتلا ہوں گے کہ اس کے متحمل نہیں ہوسکیں گے چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا تم لوگ کسی شفاعت کرنے والے کو نہیں تلاش کرتے؟ اس پر کچھ لوگ کہیں گے کہ آدمؑ کو تلاش کیا جائے۔ چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ آپ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، آپؑ میں اپنی روح پھونکی اور پھر فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپؑ کو سجدہ کیا۔ لہذا آج آپؑ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے، کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے؟ کیا آپ ہماری مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے؟ آدمؑ فرمائیں گے کہ اللہ رب العزت آج شدید غصے میں ہیں ایسا غصہ کہ نہ آج سے پہلے کبھی آیا اور نہ ہی آج کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئیں گے۔ اللہ نے مجھے اس درخت سے منع کیا تھا لیکن میں نے ان کی نافرمانی کی لہذا میں شفاعت نہیں کرسکتا۔ (نفسی، نفسی، نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ ہاں نوحؑ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ حضرت نوحؑ کے پاس

مَافَدْبَلَغَنَا. فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَ خَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِي الْحَدِيْثِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ

آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اے نوح آپ زمین والوں کی طرف بھیجے گئے پہلے رسول ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندے کے خطاب سے نوازا ہے۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری حالت اور مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے؟ حضرت نوح فرمائیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ اتنے غصے میں ہیں کہ آج سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں آئے اور نہ ہی آج کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک دعا قبول کرنے کے لئے کہا تھا کہ تم ایک دعا مانگ لو میں اسے قبول کروں گا۔ میں نے اپنی قوم کے لئے ہلاکت کی دعا مانگ کر اس موقع کو ضائع کر دیا۔ (نفسی .) تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ۔ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ وہ لوگ ابراہیم کے پاس آ کر کہیں گے کہ یا ابراہیم! آپ زمین والوں کے لئے اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں ہماری شفاعت کیجئے وہ بھی اسی طرح جواب دیں گے کہ آج میرا رب شدید غصے میں ہے...... الخ جب کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ ● میں تم لوگوں کی شفاعت نہیں کر سکتا (نفسی .....) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسالت اور ہم کلام ہونے کے شرف سے نوازا۔ آج آپ ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف و کرب میں مبتلا ہیں موسیٰ علیہ السلام بھی وہی جواب دیں گے کہ میرا رب آج شدید غصے میں ہے... الخ میں نے ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا لہٰذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔ (نفسی . . .) تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام تک پہنچایا تھا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں پھر

● ابوحیان نے اپنی حدیث میں ان تین جھوٹوں کا تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہیں ۱۔ جب کفار نے انہیں بلایا تو فرمایا کہ میں بیمار ہوں ۲۔ جب کفار نے پوچھا کہ کیا ان بتوں کو آپ نے توڑا ہے تو فرمایا: یہ اس بڑے کا کام ہے ۳۔ جب ایک جابر بادشاہ سے گزر ہوا تو اپنی بیوی سارہ کو بہن کہا۔ (مترجم)

مُحَمَّدُ! صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَأَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَخِرُّسَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ يَارَبِّ أُمَّتِيْ يَارَبِّ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى

آپ نے گود میں ہونے کے باوجود لوگوں سے بات کی۔ ہماری مصیبت کا اندازہ کیجئے اور ہماری شفاعت کیجئے وہ بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح وہی جواب دیں گے اور کہیں گے (نفسی ....) تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ وہ لوگ حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے محمد (ﷺ) آپ اللہ کے آخری رسول ہیں آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے آپ اللہ رب العزت سے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ ہم بڑی مصیبت میں مبتلاء ہیں۔ چنانچہ میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میری زبان اور دل سے اپنی حمد وثناء اور تعظیم کے وہ الفاظ جاری کریں گے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے رب میں اپنی امت کی نجات اور فلاح کا طلب گار ہوں.... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد (ﷺ) آپ کی امت میں سے جن لوگوں پر حساب وکتاب نہیں انہیں جنت کے دائیں جانب کے دروازے سے داخل کر دیجئے اور وہ لوگ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہونے کے مجاز ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصری کے درمیان کا فاصلہ۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، انسؓ، عقبہ بن عامر اور ابوسعید بھی احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۴۔ منه

باب ۱۳۱۴۔ اسی کے متعلق۔

(۲۲۵۱) حدثنا العباس العنبری نا عبدالرزاق عن معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ

۲۲۵۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں اہل کبائر کی شفاعت کروں گا۔ ❶

❶ شفاعت کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ حساب وکتاب شروع کرنے کے لئے آپ ﷺ کی شفاعت جسے شفاعت عظمیٰ کہا جاتا ہے جس سے دوسرے انبیاء انکار کر دیں گے یہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ ۲۔ جنت میں داخل ہونے کے لئے۔ ۳۔ جن پر دوزخ واجب ہو گئی ہو گی ان کی شفاعت۔ ۴۔ گناہوں کی سزا بھگتنے والے دوزخیوں کی وہاں سے نکالے جانے کے لئے شفاعت، اس شفاعت میں ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین بھی شریک ہوں گے۔ ۵۔ درجات کی بلندی کے لئے شفاعت۔ ۶۔ آنحضرت ﷺ کی اپنے چچا ابوطالب کے لئے شفاعت جس کی وجہ سے ان پر عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ مذکورہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۲۵۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد الطيالسي عن محمد بن ثابت البناني عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شفاعتي لاهل الكبائر من امتي قال محمد بن علي فقال لي جابر يا محمد من لم يكن من اهل الكبائر فماله وللشفاعة

۲۲۵۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں سے اہل کبائر کی شفاعت کروں گا محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابرؓ نے فرمایا اے محمد! جو لوگ اہل کبائر کے زمرے میں نہیں آتے ان سے شفاعت کا کیا تعلق۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(۲۲۵۳) حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن زياد الالهاني قال سمعت ابا امامة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وعدني ربي ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا لا حساب عليهم ولا عذاب مع كل الف سبعون الفا وثلث حثيات من حثيات ربي

۲۲۵۳۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب و عذاب جنت میں داخل کریں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار۔ یہ میرے رب کے تین لپ کے برابر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۲۵۴) حدثنا ابو كريب نا اسمعيل بن ابراهيم عن خالد الحذاء عن عبدالله بن شقيق قال كنت مع رهط بايلياء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة بشفاعة رجل من امتي اكثر من بني تميم قيل يا رسول الله سواك قال سواي فلما قام قلت من هذا قالوا هذا ابن ابي الجذعاء

۲۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں ایلیاء کے مقام پر ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول بیان کیا میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کے لوگوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کے علاوہ؟ فرمایا: ہاں۔ پھر جب حدیث بیان کرنے والے کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابن ابی الجذعاء ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے ان کی صرف یہی حدیث ہے۔

(۲۲۵۵) حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن زكريا بن ابي زائدة عن عطية عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من امتي من يشفع للفئام من الناس ومنهم من يشفع

۲۲۵۵۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کوئی کئی جماعتوں کی شفاعت کرے گا کوئی ایک قبیلے کی کوئی چھوٹی جماعت کی (دس سے چالیس تک) اور کوئی صرف ایک آدمی کی شفاعت کرے گا پھر وہ سب جنت میں داخل ہوں گے۔

بِالْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۵۶) حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن أبي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

۲۲۵۶۔ حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے کوئی آیا اور مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں داخل کر دی جائے یا میں شفاعت کا حق لے لوں میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور وہ صرف اس کے لئے ہوگی جو اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

یہ حدیث ابوالملیح سے بھی بحوالہ ایک صحابی مرفوعاً منقول ہے اس میں عوف بن مالک کا ذکر نہیں۔

باب ۱۳۱۵) مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ

باب ۱۳۱۵۔ حوض کوثر کے متعلق۔

(۲۲۵۷) حدثنا محمد بن يحيى نا بشر بن شعيب بن ابي حمزة ثني ابي عن الزُّهْرِي أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ

۲۲۵۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کے برابر صراحیاں ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۲۵۸) حدثنا احمد بن محمد بن نيزك البغدادي نا محمد بن بكار الدمشقي نا سعيد بن بشير عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً

۲۲۵۸۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر اپنے حوض سے زیادہ پینے والوں (کی تعداد) پر فخر کریں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ پینے والے ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک بھی اسے حسن سے اور وہ آنحضرت سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس میں سمرہ کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۶۔ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

باب ۱۳۱۶۔ حوض کوثر کے برتن۔

(۲۲۵۹) حدثنا محمد بن اسمعيل نا يحيى بن صالح نا محمد بن مهاجر عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ

۲۲۵۹۔ ابو سلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا۔ چنانچہ میں خچر پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو عرض کیا: اے امیر

عَلَی الْبَرِیْدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَیَّ مَرْکَبِی الْبَرِیْدُ فَقَالَ یَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُّ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِیْ عَنْكَ حَدِیْثٌ تُحَدِّثُهٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِیْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاءُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّیْ نَکَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِیَ السُّدَدُ نَکَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ اَنِّیْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِیْ حَتّٰی یَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِیَ الَّذِیْ یَلِیْ جَسَدِیْ حَتّٰی یَتَّسِخَ

المؤمنین مجھ پر خچر کی سواری شاق گزری ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا۔ لیکن میں نے اس لئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ثوبانؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ خود آپ سے سنوں ابوسلام نے بیان کیا کہ ثوبانؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا کہ: میرا حوض عدن سے عمان تک (کی مسافت میں) ہے۔ ● اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جس نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سرگرد سے اٹے ہوئے اور کپڑے میلے کچیلے ہوں گے، جو لوگ ناز پروردہ عورتوں سے شادی نہیں کرتے اور جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ● عمر بن عبدالعزیز نے یہ سن کر فرمایا: لیکن میں نے تو ایسی عورت سے نکاح کیا ہے۔ میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، چنانچہ میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوتا۔ جب تک وہ چکٹ نہ جائے اور اسی طرح اپنے بدن پر لگے ہوئے کپڑے بھی میلے ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور معدان بن ابی طلحہ سے بھی ثوبان کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

(۲۲۶۰) حدثنا محمد بن بشار نا ابوعبدالصمد العمی عبد العزیز بن عبدالصمد نا ابوعمران الجونی عن عبداللّٰه بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاٰنِیَتُهٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَکَوَاکِبِهَا فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِیَةٍ مِنْ اٰنِیَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ

۲۲۶۰۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حوض کے برتن کس طرح کے ہوں گے۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور ستارے بھی ایسی اندھیری رات کے کہ جس میں بادل بالکل نہ ہوں پھر وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ہے۔ جس نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا اسے پھر پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی

● حوض کی چوڑائی کے بارے میں مختلف احادیث آئی ہیں جن کا مقصود صرف یہی ہے کہ سننے والے کے ذہن میں اس کی وسعت آجائے نہ کہ اس سے مراد مقدار کا تعین ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ● یعنی اگر وہ لوگ کسی کے ہاں جاتے ہیں تو انہیں داخل ہونے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دنیا میں انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ رہتے ہیں۔ (مترجم)

حجر ماغلبه عرضه مثل طوله ما بين عمان الى ايلة ماءها اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل

چوڑائی بھی لمبائی ہی کی طرح ہوگی یعنی عمان سے ایلہ تک۔ نیز اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حذیفہ بن یمانؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو برزہ اسلمیؓ، ابن عمرؓ، حارث بن وہبؓ اور مستورد بن شداد سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

باب ۱۳۱۷۔

باب ۱۳۱۷۔ بلا عنوان۔

(۲۲۶۱) حدثنا ابو حصين عبدالله بن احمد بن يونس نا عبثر بن القاسم عن حصين وهو ابن عبدالرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما اسري بالنبي صلى الله عليه وسلم جعل يمر بالنبي والنبيين ومعهم القوم والنبي والنبيين ومعهم الرهط والنبي والنبيين وليس معهم احد حتى مر بسواد عظيم فقلت من هذا قيل موسى وقومه ولكن ارفع راسك فانظر قال فاذا هو سواد عظيم قد سد الافق من ذا الجانب فقيل هؤلاء امتك وسوى هؤلاء من امتك سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب فدخل ولم يسالوه ولم يفسر لهم فقالوا نحن هم وقال قائلون هم ابناء الذين ولدوا على الفطرة والاسلام فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال انا منهم يا رسول الله قال نعم ثم جاءه اخر فقال انا منهم فقال سبقك بها عكاشة

۲۲۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا ایسے نبی یا نبیوں پر گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی پھر کسی نبی یا نبیوں پر سے گزرے تو ان کے ساتھ ایک رہط تھا۔ ❶ پھر ایسے نبی یا انبیاء پر سے گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے مجمع کے پاس سے گزرے تو پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم۔ آپ سر کو بلند کیجئے اور دیکھئے۔ فرمایا: اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ایک جم غفیر ہے جس نے آسمان کے دونوں جانب کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس کے علاوہ ستر ہزار آدمی اور ہیں جو بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ گھر چلے گئے۔ نہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ اور نہ ہی آپ ﷺ نے بتایا۔ چنانچہ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید وہ ہم لوگ ہوں۔ جب کہ بعض کا خیال تھا کہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: وہ، وہ لوگ ہیں جو نہ داغتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں ❷ اور نہ ہی بد فالی لیتے ہیں ❸ بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں بھی انہی میں سے ہوں؟ فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۶۲) حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع البصري

۲۲۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: کہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی

❶ رہط ایک جماعت کو کہتے ہیں کہ جس کی تعداد دس سے کم ہو بعض چالیس تک کی تعداد کو بھی رہط ہی کے زمرے میں داخل کرتے ہیں۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد وہ منتر اور جھاڑ پھونک ہے جس میں شرک کا احتمال ہوتا ہے۔ ❸ یعنی اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں کسی اور چیز پر اعتماد نہیں کرتے (مترجم)

نا زیاد بن الربیع نا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِيْ صَلٰوتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ

جس پر عہد نبوی ﷺ میں عمل پیرا تھے۔ راوی نے عرض کیا: نماز ویسی ہی نہیں؟ فرمایا: کیا تم لوگوں نے نماز میں بھی ایسی چیز نہیں پیدا کر دی● جسے تم جانتے ہو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

(۲۲٦۳) حدثنا محمد بن یحیی الازدی البصری ناعبدالصمد بن عبدالوارث نا هشام بن سعید الکوفی نی زَيْدُ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَ نَسِيَ جَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ

۲۲٦۳۔ حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے خیال خام میں مبتلا ہو کر غرور کیا پھر خدائے بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ پھر وہ شخص بھی کتنا بدتر ہے جس نے تکبر کیا اور کسی کے ساتھ زیادتی کی پھر جبار کو بھول گیا اسی طرح وہ شخص بھی جو کھیل کود میں مشغول ہو کر قبروں اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو بھول گیا۔ نیز وہ بندہ بھی جس نے حد سے تجاوز کیا اور سرکشی کی اور اپنی ابتدائے خلقت اور انتہاء کو بھول گیا۔ اسی طرح وہ بندہ جس نے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر وہ بندہ بھی کتنا برا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے اور وہ بندہ جسے لالچ کھینچے پھرتی ہے اور وہ بندہ جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ بندہ جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح ہے۔

(۲۲٦٤) حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفیٰن الثوری نا ابوالجارود الاعمی واسمه زیاد بن المنذر الهمدانی عن عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى عُرًى كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

۲۲٦٤۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کے میوے کھلائیں گے۔ اور جو مؤمن کسی پیاسے مؤمن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خالص سربمہر شراب پلائیں گے۔ اور اگر کوئی مؤمن کسی ضرورت مند مؤمن کو کپڑے پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کا سبز جوڑا پہنائیں گے۔

● یعنی اس میں بھی سستی اور کاہلی برتتے ہو۔ (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے اور عطیہ سے بھی منقول ہے وہ اسے ابو سعید سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

(۲۲۶۵) حدثنا ابوبکر بن ابی النضر نا ابو النضر نا ابو عقیل الثقفی نا ابو فروۃ یزید بن سنان التیمی نی بکیر بن فیروز قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ

۲۲۶۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو ڈرا وہ پوری رات چلا اور جو پوری رات چلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ ❶ جان لو کہ اللہ کا سامان (تجارت) بہت مہنگا ہے۔ یہ بھی جان لو کہ وہ سامان جنت ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابو النضر کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۶۶) حدثنا ابو بکر بن ابی النضر نا ابو النضر نی ابو عقیل عبداللہ بن عقیل نا عبداللہ بن یزید نی ربیعۃ بن یزید و عطیۃ بن قیس عن عطیۃ السعدی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس بہ حذرا لما بہ باس

۲۲۶۶۔ حضرت عطیہ سعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک متقیوں کے درجے پر نہیں پہنچ سکے گا جب تک کسی مباح چیز کو اس چیز سے بچنے کے لئے نہ چھوڑ دے جو مشتبہات میں سے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۲۶۷) حدثنا عباس العنبری نا ابو داؤد نا عمران القطان عن قتادۃ عن یزید بن عبداللہ الشخیر عن حنظلۃ الاسیدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تکونون کما تکونون عندی لاظلتکم الملائکۃ باجنحتھا

۲۲۶۷۔ حضرت حنظلہ اسیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کے دل اسی طرح رہیں جس طرح میرے پاس ہوتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے تم پر سایہ کریں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۲۲۶۸) حدثنا یوسف بن سلمان ابو عمر البصری نا حاتم بن اسمعیل عن محمد بن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان

۲۲۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ابتداء میں ایک حرص اور چستی ہوتی ہے اور ہر حرص و چستی کی ایک کمزوری ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر وہ متوسط چال چلے گا اور حق سے نزدیک ہوتا جائے گا تو اس کے متعلق اچھی امید رکھو۔ ❷ لیکن اگر اس کی طرف

❶ یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور نیک اعمال کے لئے سعی کی اور اس طرح چلتا رہا وہ نجات پا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی ہر چیز کی ابتداء میں ایک حرص اور چستی ہوتی ہے اور اسے ذوق و شوق ہوتا ہے چنانچہ اگر وہ افراط و تفریط سے بچا رہے گا تو امید ہے کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر اس کی شہرت ایسی ہوئی کہ اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں اور لوگ اس کے بارے میں کہنے لگیں یہ بڑا عابد ہے، بڑا عبادت گزار ہے تو اس کا فتنے سے بچنا مشکل ہے۔ الا یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ

اشارے کئے جائیں تو اسے کسی گنتی میں نہ لاؤ۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے مالک بن انس بھی آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کو اتنا شر ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ الا یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

(۲۲۶۹) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن أبيه عن أبي يعلى عن الربيع بن خثيم عن عبد الله بن مسعود قال خطّ لنا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم خطاً مربعاً وخطّ في وسط الخطّ خطاً وخطّ خارجاً من الخطّ وحول الّذي في الوسط خطوطاً فقال هذا ابن آدم وهذا أجله محيط به وهذا الّذي في الوسط الإنسان وهذه الخطوط عروضه إن نجا منه ينهشه هذا والخطّ الخارج الأمل

۲۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کرتے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ ارد گرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے ارد گرد کھینچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں۔ اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور یہ بڑی لکیر اس کی امید ہے یعنی جو مربع سے باہر ہے۔ ❶

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۰) حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يهرم ابن آدم ويشبّ منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر

۲۲۷۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہونے لگتی ہیں۔ مال اور طویل زندگی کی حرص۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۱) حدثنا أبو هريرة محمد بن فراس البصري نا أبو قتيبة سلم بن قتيبة نا أبو العوام وهو عمران القطان عن قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ

۲۲۷۱۔ حضرت عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کی تخلیق اس صورت میں کی گئی کہ اس کے دونوں جانب ننانوے موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

(۲۲۷۲) حدثنا هناد نا قبيصة عن سفيان عن

۲۲۷۲۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر

❶ اس کی توضیح یہ ہے: امید۔ موت۔ انسان۔ یہ تمام لکیریں آفات و مصائب ہیں۔

عبدالله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن أبي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ذهب ثلثا الليل قام فقال يأيها الناس اذكروا الله اذكروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه قال أبي فقلت يارسول الله إني أكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتي قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فإن زدت فهو خير لك قلت فالنصف قال ما شئت وإن زدت فهو خير قلت فالثلثين قال ماشئت فإن زدت فهو خير قلت اجعل لك صلوتي كلها قال إذا تكفى همك ويغفر ذنبك

جاتی تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ صور (پھونکنے) کا وقت آ گیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا۔ پھر موت بھی اپنی سختیوں کے ساتھ آ پہنچی ہے۔ ابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ ﷺ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں۔ لہٰذا اس کے لئے کتنا وقت مقرر کر دوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کر لوں؟ فرمایا: جتنا چاہو کر لو۔ لیکن اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ ﷺ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس سے تمہاری تمام فکریں دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(٢٢٧٣) حدثنا يحيى بن موسى نا محمد بن عبيد عن ابان بن اسحق عن الصباح بن محمد عن مرة الهمداني عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استحيوا من الله حق الحياء قلنا يا نبي الله إنا لنستحيي والحمد لله قال ليس ذاك ولكن الإستحياء من الله حق الحياء أن تحفظ الرأس وما وعى وتحفظ البطن وما حوى وتتذكر الموت والبلى ومن أراد الآخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى يعني من الله حق الحياء

۲۲۷۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اتنی حیا کرو جتنا اس کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کا شکر ہے کہ ہم اتنی حیا کرتے ہیں۔ ❶ فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرو۔ ❷ پھر پیٹ اور اس نے جو کچھ اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے اس کی حفاظت کرو۔ ❸ اور پھر موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو یاد کیا کرو۔ اور جو آخرت کی کامیابی چاہے گا وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے گا چنانچہ جس نے یہ سب کیا اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کر دیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(٢٢٧٤) حدثنا سفين بن وكيع نا عيسى بن يونس

۲۲۷۴۔ حضرت شداد بن اوسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

❶ یعنی ہم محرمات اور کبائر سے بچتے ہیں۔ (مترجم) ❷ "جو کچھ اس میں ہے" سے مراد آنکھ، کان اور زبان وغیرہ ہیں اور ان کی حفاظت یہ ہے کہ انہیں ناجائز باتوں سے دور رکھے۔ (مترجم) ❸ یعنی حرام اور شبہات کی چیزوں سے پرہیز کرو اور زہد اختیار کرو اور جو کچھ اس میں ہے سے مراد شرم گاہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ ہیں کہ انہیں محرمات سے بچائے۔ (مترجم)

عن ابی بکر بن ابی مریم حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن ناعمرو بن عوف نا ابن المبارک عن ابی بکر بن ابی مریم عن ضمرۃ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے جب کہ بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ کی رحمت پر غرور کرے۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے۔ اور "من دان نفسه" کے معنی یہ ہیں کہ آخرت کے حساب سے پہلے دنیا میں اپنا محاسبہ کرے۔ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اپنے نفس کا قیامت کے دن کے حساب سے پہلے محاسبہ کرو اور آخرت کی پیشی کے لئے پہلے سے تیاری کرو۔ جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے گا قیامت کے دن اس کا حساب ہلکا ہوگا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے کہ بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اور وہ بھی اس طرح جیسے اپنے شریک کے ساتھ حساب کرتا ہے۔ پھر اپنے کھانے پینے کو دیکھے کہ وہ حرام سے ہے یا حلال سے یا شبہات سے۔

(۲۲۷۵) حدثنا محمد بن احمد وهو ابن مدوية نا القاسم الحكم العرني نا عبيداللہ بن الوليد الوصافي عن عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَ تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ

۲۲۷۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ اپنے مصلی میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کر دینے والی موت کو بکثرت یاد کرو تو میں تم لوگوں کو اس حالت میں کبھی نہ دیکھوں جس میں میں تمہیں دیکھ رہا تھا۔ لہٰذا موت کو بکثرت یاد کیا کرو کوئی قبر ایسی نہیں جو روزانہ اس طرح نہ پکارتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ پھر جب اس میں کوئی مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے مرحباً واھلاً کہہ کر خوش آمدید کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر جو لوگ چلتے ہیں تو مجھے ان سب میں محبوب تھا۔ اب تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب تو میرا حسن سلوک دیکھے گا۔ پھر وہ اس کے حد نگاہ تک وسیع ہو جائے گی اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی فاجر یا کافر دفن ہوتا ہے تو اسے قبر خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ "لامرحباً ولااهلاً" کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم سب سے زیادہ مبغوض شخص تھے۔ آج جب تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے تو تم میری بدسلوکی بھی دیکھو گے۔ پھر وہ اسے اس زور سے

❶ یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اسی پر مصر رہے۔ (مترجم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے دکھائیں (یعنی شکنجہ بنا کر) پھر فرمایا کہ اس کے بعد اس پر ستر اژدہے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک زمین پر ایک مرتبہ پھونک مار دے تو اس پر کبھی کوئی چیز نہ اگے۔ پھر وہ اسے کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کتاب کے لئے اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۲۷۶) حدثنا عبد بن حميد نا عبد الوارث عن معمر عن الزهري عن عبيدالله بن عبدالله بن ابي ثور قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

۲۲۷۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر نقش ہو گیا تھا۔ ❶ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۷) حدثنا سويد نا عبدالله عن معمر ويونس عن الزهري ان عروة ابن الزبير اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ

۲۲۷۷۔ حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف جنہوں نے جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شرکت کی ہے انہوں نے اس کو بتلایا کہ آنحضرت ﷺ نے ابو عبیدہ بن جراحؓ کو بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر لوٹے جب انصار نے ان کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہیں دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابو عبیدہ کی آمد کی خبر تم لوگوں تک پہنچ گئی ہے! عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر خوشخبری سن لو اور اس چیز کی امید رکھو جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔ لیکن اللہ کی قسم میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم لوگوں کے لئے بھی پہلے لوگوں کی طرح کشادہ کر دی جائے اور تم اس سے اسی طرح طمع و حرص

❶ مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بدن مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔ (مترجم)

اَنَّ اَبَاعُبَیْدَةَ قَدِمَ بِشَیْءٍ فَالُوَاجِلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَ اَمِّلُوْا مَایَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَاَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَاتَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

کرنے لگو جس طرح وہ لوگ کرتے تھے پھر وہ تم لوگوں کو بھی ہلاک کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

(۲۲۷۸) حدثنا سوید نا عبداللّٰہ عن یونس عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر و ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ یَا حَکِیْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَهُ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَهُ فِیْهِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی فَقَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَااَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَدْعُوْ حَکِیْمًا اِلَی الْعَطَاءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّقْبَلَهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِیُعْطِیَهُ فَاَبٰی اَنْ یَّقْبَلَ مِنْهُ شَیْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اُشْهِدُکُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی حَکِیْمٍ اَنِّیْ اَعْرِضُ عَلَیْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَیْءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّاْخُذَهُ فَلَمْ یَرْزَاْ حَکِیْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَیْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تُوُفِّیَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۷۸۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے دے دیا میں نے تین مرتبہ مانگا اور آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ دیا پھر فرمایا: اے حکیم یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا میٹھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اسے سخاوت نفس سے لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جو اسے اپنے نفس کو ذلیل کر کے حاصل کرتا ہے اس کے لئے برکت نہیں ڈالی جاتی ایسے شخص کی مثال اس کی سی ہے جو کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔ اور جان لو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حکیمؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ ﷺ کے بعد بھی کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ حکیم کو کچھ دینے کے لئے بلاتے تو وہ انکار کر دیتے پھر عمرؓ نے بھی بلوایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے مسلمانو گواہ رہنا کہ میں حکیم کو مال فئی میں سے اس کا حق پیش کرتا ہوں تو یہ انکار کر دیتے ہیں۔ پھر حضرت حکیمؓ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

(۲۲۷۹) حدثنا قتیبۃ نا ابوصفوان عن یونس عن الزھری عن حمید بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اُبْتُلِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِیْنَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۷۹۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تنگدستی اور تکلیف کی آزمائش میں ڈالے گئے جس پر ہم نے صبر کیا۔ پھر ہمیں وسعت اور خوشی دے کر آزمایا گیا تو ہم صبر نہ کر سکے۔

(۲۲۸۰) حدثنا ھناد نا وکیع عن الربیع ابن صبیح

۲۲۸۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عن یزید بن ابان وھو الرقاشی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَّمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَفَرَّقَ عَلَیْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ

جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی ڈال دیتے ہیں اور اسے اس کے لئے جمع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے لیکن جس شخص کا مقصود ہی دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اس کے مقدر کر دیتے ہیں اور اسے اس کے لئے پریشان کر دیتے ہیں چنانچہ اسے دنیا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنی اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ ●

(۲۲۸۱) حدثنا علی بن خشرم نا عیسٰی بن یونس عن عمران بن زائدة بن نشیط عن ابیه عن ابی خالد الوَالِبِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَّاَسُدَّ فَقْرَكَ وَ اِلَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَیْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ

۲۲۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ میں تمہارے دل کو بے نیازی سے بھر دوں گا اور محتاجی کو دور کر دوں گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے اور اس کے باوجود میں تمہارا فقر دور نہیں کروں گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

باب ۱۳۱۸۔

(۲۲۸۲) حدثنا هناد اخبرنا ابو معاویة عن داود بن ابی هند عن عزرة عن حمید ابن عبدالرحمٰن الحمیری عن سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ عَلٰی بَابِیْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعِیْهِ فَاِنَّهٗ یُذَکِّرُ فِی الدُّنْیَا قَالَتْ وَکَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِیْفَةٍ عَلَمُهَا حَرِیْرٌ کُنَّا نَلْبَسُهَا

باب ۱۳۱۸۔

۲۲۸۲۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے اپنے دروازے پر ڈال دیا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پرانی روئی دار چادر تھی اس پر ریشم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۸۳) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ یَضْطَجِعُ عَلَیْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ

۲۲۸۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس تکیے پر لیٹا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

● یعنی ملتا وہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے۔ نہ طلب دنیا سے کچھ بڑھتا ہے اور نہ ہی طلب آخرت سے کچھ کم ہوتا ہے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ طالب دنیا کو ذلت کے ساتھ اور طالب آخرت کو عزت کے ساتھ ملتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۸٤) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن ابی اسحق عن ابی میسرة عن عائشة انهم ذبحوا شاةً فقال النبي صلى الله عليه وسلم مابقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها

۲۲۸۴۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس میں سے کیا باقی ہے۔ عرض کیا۔ صرف دستی باقی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر دستی کے علاوہ پورا گوشت باقی ہے۔ ❶

یہ حدیث صحیح ہے اور میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(۲۲۸۵) حدثنا هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ان كنا ال محمد نمكث شهرا ما نستوقد بنار ان هو الا الماء والتمر

۲۲۸۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم آل محمد (ﷺ) ایک ایک مہینہ گھر میں چولہا نہیں جلا سکتے تھے۔ اس دوران ہماری خوراک پانی اور کھجور ہوتا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۸٦) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا شطر من شعير فاكلنا منه ما شاء الله ثم قلت للجارية كيليه فكالته فلم يلبث ان فني قالت فلو كنا تركناه لا كلنا منه اكثر من ذلك

۲۲۸٦۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے۔ چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت کھاتے رہے جتنی اللہ کی چاہت تھی۔ میں نے اپنی جاریہ سے کہا کہ اسے تولو۔ اس نے تولا تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔ فرماتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور تولتے نہیں تو اس سے زیادہ دن تک کھاتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۸۷) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمن انا روح بن اسلم ابو حاتم البصري نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد

۲۲۸۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ کوئی نہیں ڈرایا گیا۔ پھر مجھے اتنی ایذاء پہنچائی گئی کہ کسی اور کو نہیں پہنچائی گئی۔ ❷ نیز مجھ پر تیس دن رات ایسے

---

❶ وہ بکری ذبح کر کے خدا کی راہ میں دے دی گئی تھی صرف دستی کا گوشت باقی رہ گیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں دے دی ہے وہی باقی ہے اور جو ہم نے اپنے لئے رکھ لی ہے وہ فانی ہے۔ (مترجم) ❷ یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس طرح سب سے زیادہ اذیت دی گئی جب کہ آپ ﷺ کی عمر اکثر انبیاء سے کم تھی چنانچہ ممکن ہے کہ اس سے مراد اپنے زمانے کی بہ نسبت ہو۔ ظاہر ہے کہ اس زمانے میں یقیناً آپ ﷺ سے زیادہ تکلیف کسی کو نہیں پہنچائی گئی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپ ﷺ کے متبعین کی تعداد دوسرے انبیاء کے متبعین کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی اور ان سب نے خاص تکلیفیں واذیتیں برداشت کیں گویا کہ وہ تمام اذیتیں بعینہٖ آنحضرت ﷺ ہی کو پہنچیں۔ اس لئے کہ مشفق۔ ہم اپنی رعایا کی تکلیف کو اپنی ذاتی تکلیف سے زیادہ تصور کرتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِي وَ لِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ

گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے پاس کسی جاندار کے کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ ہاں البتہ بلالؓ کے پاس تھوڑا سا کھانا تھا جو وہ بغل میں دبائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سے مراد وہ دن ہیں جب آنحضرت ﷺ اہل مکہ سے بیزار ہو کر نکلے تھے اس وقت آپؐ کے ساتھ بلالؓ تھے۔ اور انہوں نے اپنی بغل میں تھوڑا سا کھانا دبایا ہوا تھا۔

(۲۲۸۸) حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق ثني يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظي قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسْطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكَرَةٍ لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ افْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى أَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّي أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ بِالْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

۲۲۸۸۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سخت سردی کے دنوں میں آنحضرت ﷺ کے گھر سے نکلا چنانچہ میں نے ایک بدبودار چمڑا لیا اور اسے درمیان سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اپنی کمر کھجور کی ٹہنی سے باندھ لی۔ اس وقت مجھے بہت سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اگر آنحضرت ﷺ کے گھر میں کچھ ہوتا تو میں کھا لیتا۔ چنانچہ میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا کہ ایک یہودی کو دیکھا جو اپنے باغ میں تھا میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اسے جھانکا تو وہ اپنی چرخی سے پانی دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: کیا ہے دیہاتی؟ ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی کھینچو گے؟ میں نے کہا: ہاں دروازہ کھولو۔ میں اندر گیا تو اس نے مجھے ڈول دیا۔ میں نے پانی نکالنا شروع کیا۔ وہ مجھے ہر ڈول نکالنے پر ایک کھجور دے دیتا۔ یہاں تک کہ میری مٹھی بھر گئی تو میں نے کہا بس! پھر میں نے کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا اور مسجد آیا تو آنحضرت ﷺ کو وہیں پایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۲۸۹) حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عباس الجريري قال سمعت ابا عثمان النهدي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ

۲۲۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں ❶ کو بھوک لگی تو رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایک کھجور دی۔

❶ یعنی اصحاب صفہ کو۔ (مترجم)

جُوعٌ فَاعْطَا هُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۹۰) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن وهب بن كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ تَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۹۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بھیجا۔ اس وقت ہمارے قافلے کی تعداد تین سو تھی۔ سب نے اپنا اپنا توشہ خود اٹھایا ہوا تھا۔ یعنی کم تھا۔ پھر وہ ختم ہونے لگا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں ایک دن کے لئے ایک ہی کھجور آتی۔ ان سے کہا گیا کہ ایک کھجور سے ایک آدمی کا کیا بنتا ہوگا فرمایا: جب وہ ایک ملنا بھی بند ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر ہوئی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی کو پھینک دیا ہے یعنی وہ کنارے لگی ہوئی ہے چنانچہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک خوب سیر ہو کر کھایا۔ ❶

(۲۲۹۱) حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق ثنى يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظى قال ثنى مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْطَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَّوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

۲۲۹۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیرؓ داخل ہوئے ان کے بدن پر صرف ایک چادر تھی جس پر پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ مصعب کل کس ناز و نعم میں تھے اور آج ان کا کیا حال ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کل اگر تم لوگوں کو اتنی آسودگی میسر ہو جائے کہ صبح ایک جوڑا ہو اور شام کو ایک جوڑا۔ پھر انواع و اقسام کے کھانے کی پلیٹیں تمہارے آگے یکے بعد دیگرے لائی جاتی ہوں، نیز تم لوگ اپنے گھروں میں کعبہ کے غلاف کی طرح پردے ڈالنے لگو تو تم لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا: یارسول اللہ! اس دن ہم آج کے مقابلے میں بہت اچھے ہوں گے کیونکہ محنت و مشقت کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے عبادت کے لئے فارغ ہوں گے۔ فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ آج اس سے بہتر ہو۔

❶ اس کے متعلق مسئلے کی تفصیل جلد اول، ابواب الطہارۃ، باب فی ماء البحر انه طهور میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یزید بن زیاد مدنی ہیں۔ان سے مالک اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی سے زہری ان سے وکیع اور ان سے مروان بن معاویہ نقل کرتے ہیں۔ جب کہ یزید بن ابی زیاد کوفی سے شعبہ، ابن عیینہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۲) حدثنا هناد نا يونس بن بكر نثنى عمر بن ذرنا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّبِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّعُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّاَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ اِلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَآءَ نِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَاهٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَارَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِيْ اَنْ اُدِيْرَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَايُغْنِيْنِيْ وَلَمْ يَكُ بُدٌّمِّنْ طَاعَةِاللّٰهِ وَطَاعَةِ

۲۲۹۲۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے کیونکہ ان کا کوئی گھربار نہیں تھا۔اس پروردگار کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ایک دن میں راہ گزر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکرؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے صرف اس لئے ایک آیت کی تفسیر پوچھی کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا پھر عمرؓ گزرے تو ان سے بھی اسی طرح سوال کیا وہ بھی چلے گئے اور مجھے ساتھ نہیں لے گئے۔پھر ابو قاسم ﷺ کا گزر ہوا۔تو آپ ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو۔آپ ﷺ مجھے لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔پھر میں نے اجازت چاہی تو مجھے بھی داخل ہونے کی اجازت دی۔آپ ﷺ کو دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں نے ہدیے میں بھیجا ہے۔پھر آپ ﷺ مجھ سے مخاطب ہوئے اور حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلاؤ کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے مہمان ہیں اور ان کا کوئی گھربار نہیں۔ چنانچہ اگر آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ وغیرہ آتا تو اسے انہی کے پاس بھیج دیا کرتے اور اگر ہدیہ آتا تو انہیں بھی اپنے ساتھ شریک کرتے۔● مجھے یہ چیز ناگوار گزری کہ آپ ﷺ ایک پیالہ دودھ کے لئے مجھے انہیں بلانے کا حکم دے رہے ہیں۔ان کے لئے اس ایک پیالہ دودھ کی بھلا کیا حیثیت ہے؟ پھر مجھے حکم دیں گے کہ اس پیالے کو لے کر باری باری سب کو پلاؤ۔لہٰذا میرے لئے تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔ جب کہ مجھے امید تھی کہ میں اس سے بقدر کفایت پی سکوں گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی۔لیکن چونکہ اطاعت ضروری تھی لہٰذا

● اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل علم کے سامنے اہل و مال حقیر ہیں۔اور مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی حوائج کی خبر گیری کریں تاکہ انہیں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔واللہ اعلم (مترجم)۔

رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ

چاروناچار انہیں بلا کر لایا۔ پھر جب وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے ہاں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے مجھے پیالہ دیا اور فرمایا کہ انہیں پلاؤ۔ میں نے باری باری سب کو پلایا۔ ہر شخص سیر ہونے کے بعد مجھے پیالہ لوٹاتا اور میں اگلے شخص کو دے دیتا۔ یہاں تک کہ سب پی کر سیر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اپنے ہاتھ پر رکھنے کے بعد سر اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا: ابو ہریرہؓ پیو۔ میں نے پیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا پیو۔ یہاں تک کہ میں پیتا رہا اور آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ پیو۔ آخر میں نے عرض کیا: اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ اب اسے پینے کی گنجائش نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد بسم اللہ پڑھی اور خود بھی پیا۔●

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۹۲) حدثنا محمد بن حمید الرازی نا عبدالعزیز بن عبداللّٰہ القرشی ثنی یحیی البکاء عن ابن عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۲۲۹۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ڈکار لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ڈکار کو ہم سے دور رکھو۔● کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والا قیامت کے دن زیادہ دیر تک بھوکا رہے گا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں ابوجحیفہ سے بھی روایت ہے۔

(۲۲۹٤) حدثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ يَابُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ

۲۲۹٤۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹے اگر تم ہمیں آنحضرت ﷺ کے عہد میں دیکھتے اور کبھی بارش ہو جاتی تو تم کہتے ہمارے جسم کی بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہؓ کے کپڑے چونکہ اونی ہوتے تھے۔ اس لئے جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑ کی سی بو آنے لگتی۔

(۲۲۹۵) حدثنا عباس الدوری نا عبداللّٰہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم

۲۲۹۵۔ حضرت معاذ بن انس جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قدرت ہونے کے باوجود تواضع کی وجہ سے عمدہ لباس

● چونکہ آنحضرت ﷺ خود پلانے والے تھے اس لئے سب سے آخر میں پیا جیسا کہ ایک اور حدیث میں بھی منقول ہے پھر یہ حدیث ایک ہی برتن سے کئی اشخاص کے پینے کی سنیت پر بھی دلالت کرتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ● ڈکار کو روکنے سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانے کی ممانعت ہی مراد ہے۔ چنانچہ ہمیشہ خوب پیٹ بھر کر کھانا اور فقراء و مساکین کو بھول جانا مکروہ۔ (مترجم)

عبدالرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ بن انس الجھنی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من ترک اللباس تواضعا للّٰہ وھو یقدر علیہ دعاہ اللّٰہ یوم القیامۃ علی رء وس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسھا

پہننا ترک کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام خلائق کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ اہل ایمان کے لباسوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔

(۲۲۹۶) حدثنا محمد بن حمید الرازی نا زافر بن سلیمان عن اسرائیل عن شبیب بن بشیر عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللّٰہ الا البناء فلا خیر فیہ

۲۲۹۶۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفقہ پورے کا پورا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے ہاں البتہ جو عمارت وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں خیر نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔محمد بن حبیب بھی شبیب بن بشیر سے یہی نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۷) حدثنا علی بن حجر نا شریک عن ابی اسحاق عن حارثۃ بن مضرب قال اتینا خبابا نعودہ وقد اکتوی سبع کیات فقال لقد تطاول مرضی ولولا انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا تمنوا الموت لتمنیتہ وقال یوجر الرجل فی نفقتہ الا التراب اوقال فی التراب

۲۲۹۷۔حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم خباب کی عیادت کے لئے گئے۔انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔چنانچہ فرمایا: کہ میرا مرض بہت طویل ہوگیا ہے اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو یقیناً میں اس کی آرزو کرتا۔نیز فرمایا: ہر آدمی کو نفقے پر اجر دیا جاتا ہے الا یہ کہ وہ مٹی پر خرچ کرے۔(اس پر کوئی اجر نہیں)

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۹۸) حدثنا الجارود نا الفضل بن موسیٰ عن سفین الثوری عن ابی حمزۃ عن ابراھیم قال کل بناء وبال علیک قلت ارایت ما لا بد منہ قال لا اجر ولا وزر

۲۲۹۸۔حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ ہر تعمیر تمہارے لئے وبال کا باعث ہے۔پوچھا گیا: جس کے بغیر گزارہ نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: نہ گناہ اور نہ ہی ثواب۔

(۲۲۹۹) حدثنا محمود نا ابواحمد الزبیری نا خالد بن طھمان ابوالعلاء نبی حصین قال جاء سائل فسال ابن عباس فقال ابن عباس للسائل اتشھد ان لا الہ الا اللّٰہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول اللّٰہ قال نعم قال وتصوم رمضان قال نعم قال سالت وللسائل حق انہ لحق علینا ان نصلک فاعطاہ ثوبا ثم قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

۲۲۹۹۔حضرت حصینؒ کہتے ہیں کہ ایک سائل نے ابن عباسؓ سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اللہ کی عبودیت کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔پھر پوچھا اس کی بھی گواہی دیتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا: ہاں۔پھر پوچھا: رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔پھر فرمایا: کہ تم نے مجھ سے کچھ مانگا ہے لہذا مجھ پر فرض ہے کہ میں تمہیں کچھ نہ کچھ دوں۔پھر اسے ایک کپڑا دیا اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد سنایا کہ: اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو

يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ

کپڑے پہنائے گا تو وہ اس وقت تک اللہ کی امان میں رہے گا جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک چیتھڑا بھی رہے گا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۳۰۰) حدثنا محمد بن بشارنا عبد الوهاب الثقفي ومحمد بن جعفروابن ابي عدي ويحيى بن سعيد عن عوف بن ابي جميلة عن زرارة بن اوفى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

۲۳۰۰۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں ❶ کہ جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے لوگوں کے ساتھ تھا۔ جب میری نظر آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی تو بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو گیا یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو: سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، نیز رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۱) حدثنا الحسين بن الحسن المروزي بمكه نا ابن ابي عدي نا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

۲۳۰۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں۔ ❷ ہم نے مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ خرچ کرنے والے اور قلت مال کے باوجود حسن مواساۃ کرنے والے کبھی نہیں دیکھے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں محنت و مزدوری سے بچائے رکھا اور ہمیں اپنے عیش و آرام میں بھی شریک کیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہونے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے کا پورا اجر یہی لوگ لے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم ان لوگوں کے لئے دعا کرتے اور ان کے لئے ثنائے خیر کرتے رہو گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

❶ عبداللہ بن سلامؓ جلیل القدر صحابی ہیں جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی تفصیل پڑھی ہوئی تھی لہٰذا وہ منتظر تھے چنانچہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔ (مترجم) ❷ اس قوم سے مراد انصار ہیں۔ (مترجم)

(۲۳۰۲) حدثنا اسحٰق بن موسى الانصارى نامحمد بن معن المدينى الغفارى ثنى ابى عن سعيد المَقبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّآئِمِ الصَّابِرِ

۲۳۰۲۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھا کر شکر ادا کرنے والا ثواب میں صبر کرنے والے روزے دار کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۳۰۳) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسٰى بن عقبة عن عبدالله بن عمرو الْاَوْدِيّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يُحْرَمُ عَلَى النَّارِ وَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ

۲۳۰۳۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جس پر دوزخ کی آگ حرام اور وہ آگ پر حرام ہے؟ وہ ایسا شخص ہے جو اقرباء کے لئے سہولت اور آسانی مہیا کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰٤) حدثنا هناد نا وكيع عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَآئِشَةُ اَىُّ شَىْءٍ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِىْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى

۲۳۰۴۔حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب آنحضرت ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو کیا کرتے؟ فرمایا: گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز پڑھنے لگتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۵) حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك عن عمران بن زيد التغلبى عن زَيْدِالْعَمِّىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهٗ لَايَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَايَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهٗ وَلَمْ يُرَمُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَىْ جَلِيْسٍ لَّهٗ

۲۳۰۵۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کسی سے مصافحہ کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک سامنے والا خود نہ کھینچتا۔ پھر اس وقت تک اس سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود ایسا نہ کرتا۔ نیز کبھی مجلس کے دوران آنحضرت ﷺ کو پیر پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں پایا گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰٦) حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ

۲۳۰۶۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی قوموں میں سے ایک شخص ایک جوڑا پہن کر اتراتا ہوا گھر سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اسے پکڑ لے لہٰذا وہ قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا رہے گا۔ راوی کو شک ہے۔ کہ "یتجلجل" فرمایا، یا "یتلجلج"۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۷) حدثنا سويدنا عبدالله عن محمد بن عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ

۲۳۰۷۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن متکبر لوگ چونٹیوں کی طرح اٹھائے جائیں گے۔ ❶ جن کی شکلیں انسانوں کی سی ہوں گی۔ ذلت ان لوگوں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔ پھر وہ لوگ جہنم کے ایک قید خانے کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ جس کا نام بولس ہے۔ ❷ وہ آگوں کی آگ ❸ انہیں ابالے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو سڑا ہوا بدبودار کیچڑ ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۳۰۸) حدثنا سلمة بن شبيب نا عبدالله بن ابراهيم الغفارى المدينى ثنى ابى عن ابى بكر بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

۲۳۰۸۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھیں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔ ضعیف پر نرمی کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور مملوک پر احسان کرنا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰۹) حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ليث عن شهر بن حوشب عن عبدالرحمٰن بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِيْ الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ

۲۳۰۹۔ حضرت ابوذرؓ، آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو الا یہ کہ میں کسی کو ہدایت دے دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو تاکہ میں تمہیں دوں، تم سب فقیر ہو الا یہ کہ میں کسی کو غنی کر دوں لہٰذا تم لوگ مجھ سے رزق مانگا کرو تاکہ میں تمہیں عطا کروں اسی طرح تم سب گناہگار

---

❶ بعض حضرات کہتے ہیں کہ چونٹیوں کی طرح اٹھائے جانے سے مراد ذلت وحقارت ہے۔ جب کہ بعض حضرات اسے حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی صورتیں مردوں کی سی اور جثہ چونٹیوں ہی کی طرح ہوگا۔ (مترجم) ❷ یہ قید خانہ متکبرین ہی کے لئے مخصوص ہوگا۔ (مترجم) ❸ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عظیم ترین آگ ہوگی جس سے دوزخ کی دوسری آگ بھی پناہ مانگے گی۔ (مترجم)

وَارْزُقُكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَّا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَّاجِدٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

ہوا یہ کہ جسے میں محفوظ رکھوں۔ چنانچہ جو شخص جانتا ہے کہ مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور اگر تمہارے اگلے، پچھلے زندہ، مردہ، خشک اور تازہ سب کے سب تقوی کی اعلیٰ ترین قدروں پر پہنچ جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ تمام کے تمام شقی اور بدبخت ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت و بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ نیز اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن، انس، زندہ، مردہ تر یا خشک سب کے سب ایک زمین پر جمع ہو جائیں اور پھر مجھ سے اپنی اپنی منتہائے آرزو کے متعلق سوال کریں پھر میں ہر سائل کو عطا کر دوں تو بھی میری بادشاہت و سلطنت میں بالکل کمی نہیں آئے گی الا یہ کہ تم میں سے کوئی سمندر پر سے گزرے تو اس میں سوئی کو ڈبو کر نکال لے یعنی اتنی کمی آئے گی جتنا اس سوئی کے ساتھ پانی لگ جائے گا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا ہے اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے) واجد (جو کبھی فقیر نہیں ہو سکتا) ہوں اور ماجد (جس کی شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں) ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میری عطاء اور عذاب دونوں کلام ہیں اس لئے کہ اگر میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے بعض اسے شہر بن حوشب سے وہ معدیکرب سے وہ ابوذرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٢٣١٠) حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي نا ابي نا الاعمش عن عبدالله عن سعد مولى طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَّطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا

۲۳۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سات سے بھی زیادہ مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کا کفل نامی ایک شخص کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ وہ اس سے جماع کر سکے۔ چنانچہ جب وہ شخص اس سے یہ فعل کرنے لگا تو وہ رونے اور کانپنے لگی۔ اس نے کہا: تم کیوں روتی ہو کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ میں نے آج تک یہ برائی نہیں کی اور آج ایسی ضرورت آ پڑی ہے کہ مجھے یہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اس نے کہا: جو کام تم

مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ اِمْرَأَتِهٖ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهٖ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفْلَ

نے کبھی نہیں کیا آج کر رہی ہو۔ جاؤ وہ دینار تمہارے ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات مر گیا تو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے شیبان اور کئی راوی اعمش سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض انہی سے مرفوعاً بھی نقل کرتے ہیں۔ ابو بکر بن عیاش بھی حدیث اعمش سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ "عن عبداللّٰہ بن عبداللّٰہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر" اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی: کوفی ہیں۔ ان کی دادی حضرت علی کی سریہ ہیں۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی، حجاج بن ارطاۃ اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۱۱) حدثنا هناد. نا ابومعاوية عن الاعمش عن عمارة بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَاْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ

۲۳۱۱۔ حارث بن سوید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور دوسری آنحضرت ﷺ سے نقل کی چنانچہ انہوں نے فرمایا: کہ مؤمن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کی جڑ میں ہے اور وہ پہاڑ اس پر گرنے پڑے۔ جب کہ فاجر اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ اس کی ناک پر ایک مکھی بیٹھی تھی اس نے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی۔ (یہ انہی کا قول تھا) جب کہ دوسری حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ تم میں سے کسی کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو ایک جنگل میں جا رہا تھا جس میں نباتات کا نام ونشان نہ تھا جس کی وجہ سے وہاں ہلاکت کا ڈر تھا۔ اس کے ساتھ اس کی اونٹنی تھی جس پر اس نے اپنا کھانا پینا اور ضرورت کی چیزیں باندھ رکھی تھیں وہ گم ہو گئی۔ چنانچہ وہ اسے ڈھونڈنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ پھر اس نے سوچا چلو میں واپس اسی جگہ چلوں جہاں سے چلا تھا تاکہ وہیں مروں۔ وہاں پہنچتا ہے تو اسے نیند آ جاتی ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو اس کی اونٹنی اس کے سر پر کھڑی ہوتی ہے اور اس کا تمام سامان اس پر موجود ہوتا ہے۔ ❶

❶ چنانچہ موت کو اتنے قریب دیکھ لینے کے بعد دوبارہ زندگی مل جانے پر اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ، نعمان بن بشیرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(۲۳۱۲) حدثنا احمد بن منیع نا زید بن حباب نا علی بن مسعدۃ الباھلی نا قتادۃ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ

۲۳۱۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام ابن آدم خطا کار ہیں اور ان میں سب سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں کہ علی بن مسعدہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۱۹۔

(۲۳۱۳) حدثنا سوید نا عبداللّٰہ بن المبارک عن معمر عن الزھری عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

باب ۱۳۱۹۔

۲۳۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کا اکرام کرنا چاہیے نیز یہ کہ بات کرے تو خیر کی کرے ورنہ چپ رہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں انسؓ، عائشہؓ اور ابوشریح کعبی سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

(۲۳۱۴) حدثنا قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن یزید بن عمرو عن ابی عبدالرحمٰن الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا

۲۳۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۲۰۔

(۲۳۱۵) حدثنا ابراھیم بن سعید الجوھری نا ابواسامۃ ثنی برید بن عبد اللّٰہ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

باب ۱۳۲۰۔

۲۳۱۵۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث ابوموسیٰؓ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

(۲۳۱۶) حدثنا احمد بن منیع نا محمد بن الحسن بن ابی زید الھمدانی عن ثور بن یزید عن

۲۳۱۶۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی گناہ سے عار دلائے گا

خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ قال احمد قالوا من ذنب قد تاب منہ

تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا کہ جب تک اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ ان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہؓ سے ملاقات کی۔

باب ۱۳۲۱۔

(۲۳۱۷) حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید الھمدانی نا حفص بن غیاث ح وثنا سلمۃ بن شبیب نا امیۃ بن القاسم قال نا حفص بن غیاث عن برد بن سنان عن مکحول عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک

باب ۱۳۲۱۔

۲۳۱۷۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر کے تمہیں اس میں مبتلا کر دیں۔

یہ حدیث غریب ہے مکحول نے واثلہ بن اسقعؓ، انس بن مالک اور ابو ہند داری سے احادیث سنی ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ ان تین شخصوں کے علاوہ ان کا کسی صحابی سے سماع نہیں۔ مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے وہ غلام تھے پھر انہیں آزاد کیا گیا مکحول ازدی بصری نے عبداللہ بن عمر سے احادیث سنی ہیں ان سے عمارہ بن زاذان نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر، اسماعیل بن عیاش سے وہ تمیم سے اور وہ عطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ لوگوں کے مسئلہ پوچھنے پر جواب میں مکحول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے علم نہیں۔

باب ۱۳۲۲۔

(۲۳۱۸) حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا

باب ۱۳۲۲۔

۲۳۱۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اتنے زیادہ مال کی پیش کش کر کے کہا جائے کہ فلاں شخص کا ذکر کرو تو بھی میں ایسا نہیں کروں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۱۹) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید و عبدالرحمٰن قالا نا سفین عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفۃ وکان من اصحاب عبداللہ بن مسعود عن عائشۃ قالت حکیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فقال ما یسرنی انی حکیت رجلا وان لی کذا

۲۳۱۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا تو فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کا تذکرہ کروں اگرچہ مجھے اس پر مال کی پیش کش بھی کی جائے۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صفیہ ایک ایسی عورت ہے جو پستہ قد ہے (حضرت عائشہؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسی باتوں

وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَآءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ

میں ایسی بات ملائی ہے کہ اگر سمندر کے پانی کے ساتھ ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر ہو جائے۔

باب ۱۳۲۳۔

(۲۳۲۰) حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی نا ابن ابی عدیّ عن شعبة عن سليمان الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ

باب ۱۳۲۳۔

۲۳۲۰۔ یحییٰ بن وثاب ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان لوگوں سے ملے جلے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ صحابی ابن عمرؓ ہیں۔

(۲۳۲۱) حدثنا ابو يحيى محمد بن عبدالرحيم البغدادی نا معلی بن منصور نا عبداللّٰه بن جعفر المخرمیّ هو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد الاخنسیّ عن سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ

۲۳۲۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آپس کے بغض و عداوت سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

(۲۳۲۲) حدثنا هنادنا ابومعاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

۲۳۲۲۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے، نماز اور صدقے سے افضل ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں محبت اور میل جول اس لئے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: آپس کی پھوٹ مونڈ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔)

(۲۳۲۳) حدثنا سفيٰن بن وكيع نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حرب بن شداد عن يحيى بن ابی كثير عن يعيش بن الوليد ان مولى الزبير حَدَّثَهٗ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ

۲۳۲۳۔ حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں پہلی امتوں والا مرض گھس آیا ہے اور وہ حسد اور بغض ہے جو تباہی کی طرف لے جاتا ہے (مونڈ دیتا ہے) میرا یہ مطلب نہیں کہ

الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

باتوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ۔ اور اس وقت مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو گے کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم لوگوں میں محبت کو دوام بخشے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔

باب ۱۳۲۴۔

(۲۳۲۴) حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن عيينة بن عبدالرحمن عن ابيه عن ابي بكرة قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۴۔ حضرت ابوبکرۃ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ کوئی گناہ دنیا اور آخرت دونوں میں ان سے زیادہ عذاب کے لائق نہیں۔

(۲۳۲۵) حدثنا سويد نا عبدالله عن المثنى بن الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا

۲۳۲۵۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دیں گے اور جس میں نہیں ہوں گی اسے صابر اور شاکر نہیں لکھیں گے۔ ایک یہ کہ دین کے معاملات میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اس پر فضیلت دی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر اور صابر لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دینی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں کی طرف دیکھے اور جو کچھ اسے نہیں ملا اس پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر لوگوں میں نہیں لکھتے۔

موسیٰ بن حزام بھی علی بن اسحاق سے وہ عبداللہ سے وہ مثنیٰ بن صباح سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اسی کی طرح مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ لیکن سوید نے اپنی روایت میں عمرو بن شعیب کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۳۲۶) حدثنا ابو کریب نا ابو معاویۃ و وکیع عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ

۲۳۲۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دنیاوی معاملات میں اپنے سے کم تر لوگوں کی طرف دیکھا کرو اپنے سے برتر لوگوں کی طرف نہیں اس لئے کہ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جو تمہارے پاس ہیں۔

باب ۱۳۲۵۔

(۲۳۲۷) حدثنا بشر بن هلال البصری نا جعفر بن سلیمان عن الجریری ح و ثنا هارون بن عبدالله البزاز نا سیار نا جعفر بن سلیمان عن سعید الجریری وَالْمَعْنٰی وَاحِدٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیْدِیِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ یَبْكِیْ فَقَالَ مَالَكَ یَا حَنْظَلَةُ فَقَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ یَا اَبَا بَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَةَ وَنَسِیْنَا كَثِیْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذٰلِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَكَ یَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰی كَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَةَ وَنَسِیْنَا كَثِیْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِیْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰی فُرُشِكُمْ وَفِیْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲۵۔

۲۳۲۷۔ حضرت ابو عثمان، رسول اللہ ﷺ کے کاتب حنظلہ اسیدیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے تو رو رہے تھے۔ ابو بکرؓ نے پوچھا: حنظلہ کیا ہوا؟ عرض کیا: ابو بکر، حنظلہ منافق ہو گیا! اس لئے کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ ہمیں جنت دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہم اس طرح ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ لیکن جب ہم آپ ﷺ کی مجلس سے لوٹتے، بیویوں اور سامان دنیا میں مشغول ہوتے ہیں تو ان نصائح میں سے اکثر کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میرا بھی یہی حال ہے چلو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے حنظلہ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ عرض کیا: میں منافق ہو گیا یا رسول اللہ! کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم اپنے گھر بار اور بیویوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ان نصیحتوں کا اکثر حصہ بھول جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس حال پر باقی رہو جس پر میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہاری مجالس، تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں تم لوگوں سے مصافحے کرنے لگیں۔ لیکن حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی۔

(۲۳۲۸) حدثنا سوید نا عبدالرحمٰن عن شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

۲۳۲۸۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۲۹) حدثنا احمد بن محمد بن موسٰی نا عبداللّٰہ بن المبارک نا لیث بن سعد وابن سعدوابن لھیعۃ عن قیس بن الحجاج قال و ثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن نا ابو الولید نا اللیث بن سعد ثنی قیس بن الحجاج المعنٰی واحد عن حنش الصُّنْعَانِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَاغُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَواجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَّمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَ جَفَّتِ الصُّحُفُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۲۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا اور تم اسے اپنے آگے پاؤ گے۔● اگر مانگو تو ہمیشہ اسی سے اور اگر مدد طلب کرو تو بھی صرف اسی سے۔ اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا کہ اللہ تعالٰی نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو بھی اس سے زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ اللہ رب العزت نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔●

(۲۳۳۰) حدثنا ابو حفص عمرو بن علی ثنی یحیی بن سعید القطان نا المغیرۃ بن ابی قرۃ السدوسی قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ

۲۳۳۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: باندھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔●

عمرو بن علی اور یحیٰی کے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث انس کی روایت سے صرف اسی سند سے معروف ہے۔ پھر عمرو بن امیہ ضمری سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۳۳۱) حدثنا ابوموسٰی الانصاری نا عبداللّٰہ بن ادریس نا شعبۃ عن برید بن اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرِ السَّعْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی

۲۳۳۱۔ حضرت ابوحور سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی کون سی حدیث یاد کی ہے؟ فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول یاد کر رکھا ہے کہ ایسی چیز جو تمہیں شک میں مبتلاء کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرلو، جو شک میں نہ ڈالے اس لئے کہ سچائی اطمینان قلب ہے جب کہ کذب اضطراب کا نام

● یعنی تم ذکر الٰہی میں مشغول رہو اللہ تعالٰی تمہیں گناہوں سے بچائیں گے اور نیک کاموں کی توفیق بخشیں گے۔ (مترجم) ● یہ تقدیر کے لکھے جانے سے کنایہ ہے۔ (مترجم) ● اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے مسبب الاسباب یعنی اللہ رب العزت پر بھروسہ کیا جائے۔ (مترجم)

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِیْ کُنْتُمْ عَلٰی حَالِکُمْ ذٰلِکَ لَزَارَتْکُمُ الْمَلَائِکَةُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰہُ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ کَیْ یُذْنِبُوْا فَیَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِمَّ خَلْقُ الْخَلْقِ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَا ؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّمِلَاطُهَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُهَا یَنْعَمُ لَا یَبْأَسُ وَ یَخْلُدُ لَا یَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَیَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَیُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ

حال میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری زیارت کے لئے تمہارے گھروں تک آئیں اور اگر تم لوگ گناہ کرنا چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو پیدا کر دیں تا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ انہیں معاف کرے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ فرمایا: پانی سے۔ میں نے پوچھا: جنت کس طرح سے بنی ہے؟ فرمایا اس طرح کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا مشک، کنکریاں موتی اور یاقوت کی اور مٹی زعفران ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ کبھی تکلیف محسوس نہیں کرے گا۔ ہمیشہ اس میں رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے عادل حاکم، روزے دار جب روزہ افطار کرنے لگے اور مظلوم کی بددعا۔ چنانچہ جب مظلوم بددعا کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ اگرچہ تھوڑی دیر بعد ہی کروں۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں اور میرے نزدیک یہ غیر متصل ہے۔ ابو ہریرہؓ سے یہی حدیث دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

باب ۱۲۲۸۔ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب ۱۲۲۸۔ جنت کے کمرے۔

(۲۳۳۹) حدثنا علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن النعمان بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا یُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَ بُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَیْهِ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ هِیَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی لِلّٰہِ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ

۲۳۳۹۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جن کا اندرونی منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا وہ کس کے لئے ہوں گے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھی باتیں کریں گے، لوگوں کو کھانا کھلائیں گے، ہمیشہ روزے رکھیں گے اور رات کو جب لوگ سو جاتے ہیں تو اللہ کے لئے نماز پڑھیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین عبدالرحمٰن بن اسحاق کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ کوفی ہیں جب کہ عبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدنی ہیں اور وہ اثبت ہیں۔

(۲۳۴۰) حدثنا محمد بن بشار نا عبد العزیز بن عبدالصمد العمی عن ابی عمران الجونی عن اَبِیْ

۲۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی

بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

ہوں گی جب کہ دوسرے دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ پھر اہل جنت اور رویت باری تعالیٰ میں ایک اس کی کبریائی کی چادر کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی جو کہ جنت عدن میں اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ جنت میں ایک ایسا خیمہ بھی ہوگا جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا ہوا ہوگا اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی پھر ایک کونے والے دوسرے کونے والے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ مؤمن ان حوروں کے ساتھ جماع کرے گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب۔ اور ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ جب کہ ابوبکر بن موسیٰ کا نام معلوم نہیں۔

باب ۱۳۲۹۔ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

(۲۳۴۱) حدثنا عباس العنبری نا یزید بن هارون ناشریك عن محمد بن جحادة عَنْ عطاء عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

باب ۱۳۲۹۔ جنت کے درجات۔

۲۳۴۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۳۴۲) حدثنا قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا عبدالعزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلٰوةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ اِنْ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْمَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا فَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

۲۳۴۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، حج کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت کریں خواہ وہ ہجرت کرے یا جہاں پیدا ہوا ہو وہیں رہے۔ معاذ نے عرض کیا: کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: لوگوں کو عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ اور جنت الفردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ اور درمیان میں ہے اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے۔ جنت کی نہریں بھی اسی سے نکلتی ہیں۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔

یہ حدیث ہشام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاذ بن جبل سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ عطاء کی معاذ بن جبل سے ملاقات نہیں ہوئی وہ ان سے کافی مدت پہلے انتقال کر گئے تھے ان کا انتقال خلافت عمرؓ میں ہوا۔

(۲۳٤۳) حدثنا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

۲۳۴۳۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ ● فردوس اعلیٰ ترین جنت ہے۔ جنت کی چاروں نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگا کرو۔

احمد بن منیع بھی یزید بن ہارون سے وہ ہمام سے اور وہ زید بن اسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۳٤٤) حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِىْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ

۲۳۴۴۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک میں عالم کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں تب بھی وہ وسیع ہوگا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۳۰۔ مَاجَاءَ فِىْ صِفَةِ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۰۔ اہل جنت کی عورتیں۔

(۲۳٤۵) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن نافروة بن ابى المغراء نا عبيدة بن حميد عن عطاء بن السائب عن عمرو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهٗ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهٗ لَاُرِيْتَهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ

۲۳۴۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑے میں سے بھی نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "کانھن...... الایۃ" (یعنی گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں) اور یاقوت ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو گے اور پتھر کو صاف کرو گے تو وہ دھاگا تمہیں اس کے اندر دکھائی دے گا۔

ہناد بھی عبیدہ سے وہ عطاء سے وہ عمرو سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

● یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حافظ کو کہا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ چڑھتا جا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنت کے درجے سو سے بھی زیادہ ہوں گے اس میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ مذکورہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں جب کہ ان کے درمیان اور بھی چھوٹے درجات ہیں جن کی تعداد کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

پھر ہناد ہی ابوالاحوص سے وہ عمرو بن میمون سے اور وہ ابن مسعودؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ غیر مرفوع اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ جریر اور کئی راوی بھی اسے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع ہی نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۴۶) حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ یوم القیمۃ علی مثل ضوء القمر لیلۃ البدر والزمرۃ الثانیۃ علی مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منھم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقھا من ورائھا

۲۳۴۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جب کہ دوسرے گروہ کے چہروں کی چمک آسمان کے سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی سی ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی۔ اور اس کی پنڈلی کا گودا ان جوڑوں میں سے بھی نظر آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۴۷) حدثنا العباس بن محمد نا عبیداللہ بن موسٰی نا شیبان عن فراس عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والثانیۃ علی لون احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منھم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یبدو مخ ساقھا من ورائھا

۲۳۴۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی سی ہوں گی جب کہ دوسرے گروہ کی آسمان کے بہترین ستارے کی سی (یعنی ان کی چمک ان کے مشابہ ہوگی) ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہونے کے باوجود اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا ان میں سے نظر آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۱۔ ماجاء فی صفۃ جماع اھل الجنۃ

باب ۱۳۳۱۔ اہل جنت کے جماع کے متعلق۔

(۲۳۴۸) حدثنا محمود بن غیلان ومحمد بن بشار قالا نا ابوداود الطیالسی عن عمران القطان عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ

۲۳۴۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی قوت دی جائے گی۔ پوچھا گیا: کیا وہ اتنے کا تحمل کر سکے گا؟ فرمایا: اسے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے اور اس باب میں زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ ہم اسے قتادہ کی انسؓ کی روایت سے صرف عمران بن قطان کی ہی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۳۲۔ ماجاء فی صفۃ اھل الجنۃ

باب ۱۳۳۲۔ اہل جنت کی صفت۔

(۲۳۴۹) حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارک نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرة تلج الجنة صورتھم علی صورة القمر لیلة البدر لایبصقون ولا یمتخطون ولایتغوطون اٰنیتھم فیھا من الذھب وامشاطھم من الذھب والفضة ومجامرھم من الالوة ورشحھم المسک ولکل واحد منھم زوجتان یری مخ سوقھما من وراء اللحم من الحسن لااختلاف بینھم ولا تباغض قلوبھم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرة وعشیا

۲۳۴۹۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے وہ لوگ: تھوکیں گے، نہ ناک سنکیں گے اور نہ ہی انہیں حاجت کا تقاضا ہوگا۔ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے چاندی کی جب کہ ان کی انگیٹھیاں اگر کی لکڑی سے سلگائی جائیں گے۔ان کا پسینہ مشک ہوگا۔اور پھر ہر شخص کے لئے دو بیویاں ہوں گی جو اتنی حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا تک گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔ان کے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں بغض۔نیز ان کے دل ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے جو صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۵۰) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللہ بن المبارک نا ابن لھیعة عن یزید بن ابی حبیب عن داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنة بدا لتزخرفت لہ مابین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اھل الجنة اطلع فبدا اساورہ لطمس ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم

۲۳۵۰۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن سے بھی کم مقدار دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو آسمان وزمین کے کناروں تک ہر چیز روشن ہو جائے۔اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص دنیا میں جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی سے ماند پڑ جاتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی سند سے ہی جانتے ہیں۔یحییٰ بن ایوب یہی حدیث یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہوئے "عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کہتے ہیں۔

باب ۱۳۳۳۔ ماجاء فی صفة ثیاب اھل الجنة

باب ۱۳۳۳۔اہل جنت کے کپڑوں کے متعلق۔

(۲۳۵۱) حدثنا محمد بن بشار وابو ھشام الرفاعی قالا نا معاذ بن ھشام عن ابیہ عن عامر الاحول عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنة جرد مرد کحلی لایفنی شبابھم ولاتبلی ثیابھم

۲۳۵۱۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی صفت یہ ہے کہ نہ ان کے جسم پر بال ہوں گے نہ ان کے زیر ناف بال ہوں گے نہ بغلوں میں، اور نہ ہی ان کی داڑھی مونچھیں ہوں گی اور سرگیں آنکھوں والے ہوں گے۔● ہمیشہ جوان رہیں گے یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

● کحلی سے مراد وہ شخص ہے جس کی پلکیں لمبی ہوں اور نہایت سیاہ۔بغیر سرمہ لگائے ہوئے ایسا معلوم ہو کہ سرمہ لگایا ہوا ہے۔داڑھی مونچھیں نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ابھی ابھی جوانی میں قدم رکھے کہ اس کی داڑھی بھی نہ اگی ہو۔واللہ اعلم۔●

(۲۳۵۲) حدثنا ابو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابي السمح عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله و فرش مرفوعة قال ارتفاعها كما بين السماء والارض مسيرة خمس مائة عام

۲۳۵۲۔ حضرت ابوسعیدؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وفرش مرفوعۃ" ❶ کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ان کے فرشوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی آسمان وزمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچ سو برس کی مسافت۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ فرش سے مراد جنت کے درجات ہیں۔

باب ۱۳۳۴ ۔ما جاء في صفة ثمار الجنة

باب ۱۳۳۴۔ جنت کے پھلوں کے متعلق۔

(۲۳۵۳) حدثنا ابو كريب نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن يحيى بن عباد بن عبدالله بن الزبير عن ابيه عن اسماء بنت ابي بكر قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر سدرة المنتهى قال يسير الراكب في ظل الفنن منها مائة سنة او يستظل بظلها مائة راكب شك يحيى فيها فراش الذهب كان ثمرها القلال

۲۳۵۳۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال تک چل سکے گا یا فرمایا: کہ اس کے سائے میں ہوکر سو سوار چل سکیں گے۔ یہ یحییٰ کا شک ہے۔ اس کے پتے سونے کے اور پھل مٹکوں کے برابر ہوں گے۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۳۵ ۔ ما جاء في صفة طير الجنة

باب ۱۳۳۵۔ جنت کے پرندوں کے متعلق۔

(۲۳۵۴) حدثنا عبد بن حميد نا عبدالله بن مسلمة عن محمد بن عبدالله بن مسلم عن ابيه عن انس بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الكوثر قال ذاك نهر اعطانيه الله يعني في الجنة اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناقها كاعناق الجزر قال عمر ان هذه لناعمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلتها انعم منها

۲۳۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں عطا کی ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یہ تو بڑی نعمت میں ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت میں ہوں گے۔

❶ اس آیت کی تفسیر میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اس سے مراد بچھونے ہیں۔ مفسرین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ فرش سے مراد عورتیں ہیں جب کہ مرفوعہ سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں سے حسن و جمال میں بہت آگے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ بعض علماء کہتے ہیں کہ طوبیٰ بھی اسی درخت کا نام ہے۔ اس کی صفات متعدد احادیث میں مختلف انداز سے منقول ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

باب ۱۳۳۶۔ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ خَیْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۶۔ جنت کے گھوڑوں کے متعلق۔

(۲۳۵۵) حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا عاصم بن علی نا المسعودی عن علقمة بن مرثد عن سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ خَیْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِیْهَا عَلٰی فَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِیْرُ بِكَ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ یَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اَنْ یُّدْ خِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ یَكُنْ لَكَ فِیْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ

۲۳۵۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے فرمایا: اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم جب چاہو گے ایسے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ گے جو سرخ یاقوت کا ہوگا وہ تمہیں لے کر جنت میں جہاں چاہو گے اڑتا پھرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے پوچھا کہ کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ لیکن آنحضرت ﷺ نے اسے پہلے کی طرح جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تمہیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی جو تم چاہو گے اور تمہاری آنکھیں اس سے متلذذ ہوں گی۔

سوید بھی عبداللہ بن مبارک سے وہ سفیان سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبدالرحمٰن بن باسط سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ مسعودی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲۳۵۶) حدثنا محمد بن اسمٰعیل بن سمرة الاحمسی نا ابو معاویة بن واصل بن السائب عَنْ اَبِیْ سَوْرَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّةِ خَیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِیْتَ بِفَرَسٍ مِنْ یَا قُوْتَةٍ لَهٗ جَنَا حَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَیْثُ شِئْتَ

۲۳۵۶۔ حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں بھی ہوں گے؟ فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہو گئے تو ایسا گھوڑا دیا جائے گا جو یاقوت کا ہوگا اور اس کے دو پر ہوں گے۔ تم اس پر سواری کرو گے اور جہاں چاہو گے گھومتے پھرو گے۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابو ایوب کے بھتیجے ہیں۔ انہیں یحییٰ بن معین ضعیف قرار دیتے ہیں۔ جب کہ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ یہ ایسی احادیث نقل کرتے ہیں کہ ان کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

باب ۱۳۳۷۔ مَاجَاءَ فِیْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۷۔ جنتیوں کی عمر کے متعلق۔

(۲۳۵۷) حدثنا ابو هریرة محمد بن فراس البصری نا ابو داؤد نا عمران ابو العوام عن قتادة عن شهر بن حوشب عَنْ عَبْدِالرحمٰن بن غنم عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۲۳۵۷۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اہل جنت اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے بدن بال نہیں ہوں گے نہ ہی ان کی داڑھی یا مونچھیں ہوں گی ان کی آنکھیں

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس برس تک ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض قتادہ کے ساتھی اسے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۳۸۔ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۸۔ اہل جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

(۲۳۵۸) حدثنا حسين بن يزيد الطحان الكوفي نا محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة عن محارب بن دثار عن ابن بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

۲۳۵۸۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی اس امت کی اور چالیس باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے علقمہ بن مرثد بھی سلیمان بن بریدہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ بعض اس طرح روایت کرتے ہیں کہ "عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ پھر ابوسفیان کی محارب بن دثار سے منقول حدیث حسن ہے۔ ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے جب کہ ابو سنان شیبانی: سعید بن سنان بصری ہیں۔ نیز ابو سنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور یہ قسملی ہیں۔

(۲۳۵۹) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود انبأنا سعيد عن ابي اسحاق قال سمعت عمر بن ميمون يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ

۲۳۵۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس آدمی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے کہ فرمایا: کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے چوتھائی لوگ تم ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا تہائی ہونے پر بھی راضی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا کیا اس پر بھی راضی ہو کہ آدھے جنتی تم لوگ ہو؟ اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکیں گے اور تم لوگ تعداد میں مشرکین کی بہ نسبت اس طرح ہو جیسے کالے بیل کی کھال پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی کھال پر ایک کالا بال۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصینؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۳۹۔ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۹۔ جنت کے دروازوں کے متعلق۔

(۲۳۶۰) حدثنا الفضل بن الصباح البغدادي نا معن بن عيسى القزاز عن خالد بن اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

۲۳۶۰۔ سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس دروازے سے میری امت جنت میں داخل ہوگی

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ

اس کی چوڑائی اتنی ہوگی کہ ایک تیز رفتار سوار اس میں تین روز تک چلتا رہے۔ لیکن اس کے باوجود داخل ہوتے وقت دباؤ اتنا بڑھے گا کہ قریب ہوگا کہ ان کے بازو اتر جائیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: میں اسے نہیں جانتا۔ خالد بن ابوبکر، سالم بن عبداللہ کے حوالے سے بہت سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۔ مَاجَاءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

باب ۱۴۰۔ جنت کے بازار کے متعلق۔

(۲۳۶۱) حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ھشام بن عمار نا عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نا الاوزاعی نا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَاقَالَ كَذٰلِكَ لَاتَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ

۲۳۶۱۔ حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میری ابوہریرہؓ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کر دے۔ میں نے عرض کیا: کیا وہاں بازار بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ مجھے آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اہل جنت جب اپنے اعمال کے مطابق جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ہر جمعے کے دن انہیں بلایا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے رب کی زیارت کر سکیں۔ چنانچہ عرش الٰہی ان کے سامنے ظاہر ہوگا اور یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہوگا۔ پھر ان کے لئے نور، موتی، زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ درجے کا جنتی۔ (اگرچہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا۔) ❶ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ کوئی ان سے اعلیٰ منبروں پر بھی ہے۔ (تاکہ وہ غمگین نہ ہوں) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اللہ رب العزت کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں۔ کیا تم لوگوں کو سورج یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت یا تردد ہوتا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھنے میں بھی زحمت وتردد میں مبتلا نہیں ہوگے۔ بلکہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو نہ کر سکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی سے کہیں گے۔ اے فلاں بن فلاں تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن اس اس طرح کہا تھا۔ اور اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائیں گے۔ وہ عرض کرے گا۔ اے اللہ کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت میں سے کوئی خسیس نہیں ہوگا ان کے درجات ضرور متفاوت ہوں گے۔ (مترجم)

أَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهِ مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ اِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْتَقِيْ اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَايَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلُ عَلَيْهِ مَاهُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَايَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَتَلْقَانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا

فرمائیں گے کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تم اس منزل پر پہنچے ہو۔ اس دوران ان لوگوں کو ایک بدلی ڈھانپ لے گی اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گی کہ انہوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اٹھو اور میری کرامتوں (انعامات) کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں اور جو چاہو لے لو۔ پھر ہم لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے۔ فرشتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہوگا۔ اور اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔ چنانچہ ہمیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی۔ جس کی ہم خواہش کریں گے۔ وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ پھر وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں ان سے اعلیٰ مرتبے والا جنتی اپنے سے کم درجے والے سے ملاقات کرے گا۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی کم درجے والا نہیں ہوگا تو اسے اس کا لباس پسند آئے گا۔ ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوگی کہ اس کے بدن پر اس سے بھی بہتر لباس ظاہر ہو جائے گا۔ یہ اس لئے ہوگا کہ وہاں کسی کا غمگین ہونا جنت کی شان کے خلاف ہے۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ ہاں جب ہماری اپنی بیویوں سے ملاقات ہوگی تو وہ کہیں گی۔ مرحباً واھلاً۔ تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے ہو۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب جبار کی مجلس میں بیٹھ کر آرہے ہیں۔ لہٰذا اسی حسن و جمال کے مستحق ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۳٦۲) حدثنا احمد بن منیع وھنادٌ قال انا ابومعاویۃ ثنا عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان ابي سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا

۲۳٦۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی ہاں اس میں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی جو جسے پسند کرے گا اسی کی طرح ہو جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳٤۱ ۔ مَاجَآءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى

باب ۱۳۴۱۔ رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق۔

(۲۳۶۳) حدثنا هناد نا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِّي قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

۲۳۶۳۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا جو کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور اسے اسی طرح دیکھ سکو گے جیسے یہ چاند دیکھ رہے ہو۔ یعنی اسے دیکھنے میں بالکل زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ لہٰذا اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب سے پہلے کی نمازیں ضرور پڑھا کرو۔ ❶ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "فسبح بحمد ....." الخ یعنی تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ❷ سورج طلوع ہونے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳٦٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدى نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانى عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ

۲۳٦٤۔ حضرت صہیبؓ، ارشاد باری تعالیٰ "للذين احسنوا الحسنى وزيادة" ❸ کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمہیں اللہ سے ایک اور چیز ملنے والی ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ (یعنی اب ہمیں کس چیز کی حاجت باقی رہتی ہے) وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ پھر پردہ ہٹایا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم انہیں اس کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ سلیمان بن مغیرہ اسے ثابت بنانی سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

(۲۳٦٥) حدثنا عبد بن حميد اخبرنى شبابة بن سوار عن اسرائيل عن ثوير قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ

۲۳٦٥۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں نعمتوں خدمت گاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ ان میں سے سب سے زیادہ اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے چہرے کی

❶ اس سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ خصوصی طور پر انہیں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان اوقات میں سستی غالب ہوتی ہے لہٰذا جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (مترجم) ❷ تسبیح سے مراد نماز ہے۔ (مترجم) ❸ یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے جنت ہے یعنی حسنیٰ اور اس پر مزید یہ کہ انہیں باری تعالیٰ کا دیدار کرایا جائے گا۔ (مترجم)

وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

طرف دیکھے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وجوہ۔۔۔ الآیہ" اس روز بہت سے چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل ہی سے منقول ہے وہ ثویر سے اور وہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں عبدالملک بن ابجر بھی ثویر سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عبیداللہ اشجعی سفیان سے وہ ثویر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی قول نقل کرتے ہیں مرفوع نہیں کرتے۔ ابوکریب محمد بن علاء عبیداللہ اشجعی سے وہ سفیان سے وہ ثویر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمر سے اسی کی مانند غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا جَابِرُ ابْنُ نُوْحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ

۲۳۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو چودھویں کا چاند یا سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تم لوگ عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھ سکو گے جس طرح چودھویں کا چاند دیکھ سکتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی راوی اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بھی اعمش سے وہ ابوسعید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں پھر یہی ابوسعید سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۲۔ مَا جَاءَ فِيْ رِضَى اللّٰهِ

باب ۱۳۴۲۔ رضائے الٰہی کے متعلق۔

(۲۳۶۷) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا

۲۳۶۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں سے کہیں گے کہ اے جنتیو! وہ جواب دیں گے لبیک وسعدیک یارب! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا تم لوگ راضی ہو؟ وہ لوگ کہیں گے کیا وجہ ہے کہ ہم راضی نہ ہوں جب کہ آپ نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا کروں گا۔ وہ پوچھیں گے کہ وہ کون سی چیز ہے جو اس سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں اپنی رضا عطا کرتا ہوں کہ اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۳۔ مَا جَاءَ فِيْ تَرَائِي اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۴۳۔ اہل جنت بالا خانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ

کریں گے۔

(۲۳۶۸) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللہ نا فلیح بن سلیمان عن هلال بن علی عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ان اهل الجنة لیتراءون فی الغرفة کما یتراءون الکوکب الشرقی او الکوکب الغربی الغارب فی الافق او الطالع فی تفاضل الدرجات فقالوا یا رسول اللہ اولئک النبیون قال بلی والذی نفسی بیده واقوام امنوا باللہ ورسوله وصدقوا المرسلین

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۶۸۔حضرت ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو کمروں (بالا خانوں میں اس طرح دیکھیں گے جیسے شرقی یا غربی ستارہ غروب یا طلوع کے وقت افق پر دیکھتے ہیں اور یہ سب تفاضل درجات میں ہوگا۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ انبیاء ہوں گے؟ فرمایا: ہاں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔وہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں گے اور پیغمبروں کی تصدیق کریں گے۔

باب ۱۳۴۴۔ ما جاء فی خلود اهل الجنة واهل النار

(۲۳۶۹) حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال یجمع اللہ الناس یوم القیامة فی صعید واحد ثم یطلع علیهم رب العالمین فیقول الا یتبع کل انسان ما کانوا یعبدون فیمثل لصاحب الصلیب صلیبه ولصاحب التصاویر تصاویره ولصاحب النار ناره فیتبعون ما کانوا یعبدون و یبقی المسلمون فیطلع علیهم رب العالمین فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک ونعوذ باللہ منک اللہ ربنا وهذا مکاننا حتی نری ربنا وهو یامرهم و یثبتهم ثم یتواری ثم یطلع فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وهذا مکاننا حتی نری ربنا وهو یامرهم ویثبتهم قالوا وهل نراه یارسول اللہ قال وهل تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر قالوا لا یارسول اللہ قال فانکم لاتضارون فی رؤیته تلک الساعة ثم یتواری ثم یطلع فیعرفهم نفسه ثم یقول

باب ۱۳۴۴۔جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

۲۳۶۹۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کریں گے پھر ان کی طرف دیکھ کر فرمائیں گے کہ ہر شخص اپنے معبود کے ساتھ کیوں نہیں آتا۔چنانچہ صلیب والے کے آگے صلیب کی، تصویر والے کے لئے اس کی تصویریں اور آگ والے کے لئے اس کی آگ کی صورت بن کر آئے گی تو وہ تمام لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔پھر مسلمان باقی رہ جائیں گے تو ان کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم لوگ ان کی اتباع میں کیوں نہیں گئے؟ وہ عرض کریں گے اے رب ہم تجھ ہی سے پناہ کے طلب گار ہیں۔ہمارا رب تو اللہ ہے لہٰذا ہماری جگہ یہی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔پھر اللہ انہیں حکم دیں گے انہیں ثابت قدم کریں گے اور دوبارہ چھپ جائیں گے اس کے بعد پھر ظاہر ہوں گے اور پوچھیں گے کہ تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے وہ پھر وہی جواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ دوبارہ انہیں حکم دیں گے اور ثابت قدم کریں گے۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم لوگ چودھویں کا چاند دیکھتے ہوئے شک میں مبتلا ہوتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح عنقریب تم لوگ اپنے رب۔(یقین کامل) کے

اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَيَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقٰى اَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيْهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهٗ فِيْهَا وَاُزْوِیَ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِیْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ

ساتھ دیکھو گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ چھپیں گے اور پھر ظاہر ہو کر انہیں اپنے متعلق بتائیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں لہٰذا میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ سب مسلمان کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس پر سے ایک گروہ عمدہ گھوڑوں اور ایک عمدہ اونٹوں کی طرح گزر جائے گا۔ وہ لوگ اس موقع پر یہ کہیں گے کہ "سلم سلم" یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ۔ پھر دوزخی باقی رہ جائیں گے چنانچہ ایک فوج اس میں ڈالی جائے گی اور پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کچھ اور ہے؟ پھر ایک اور فوج ڈال کر پوچھا جائے گا تو بھی اس کا یہی جواب ہوگا۔ یہاں تک کہ سب کے ڈالے جانے پر بھی یہی جواب دے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دیں گے جس سے وہ سمٹ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ: بس وہ کہے گی بس بس۔ پھر جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا اور دونوں کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو؟ وہ سب کہیں گے جی ہاں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ یہیں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٣٧٠) حدثنا سفيان بن وكيع نا ابى عن فضيل بن مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ۔

۲۳۷۰۔ حضرت ابوسعیدؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن موت کو چت کبری بھیڑ کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ذبح کیا جائے گا وہ سب اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مر جاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مر جاتے۔

یہ حدیث حسن ہے اور آپ ﷺ سے بہت سی احادیث منقول ہیں جن میں دیدار الٰہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے۔ جہاں تک قدم کا تعلق ہے یا اسی طرح کی اور چیزوں کا تو سفیان ثوری، مالک، ابن عیینہ، وکیع، ابن مبارک اور کئی علماء کا مسلک یہ ہے کہ ہم ان حدیثوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت کے متعلق نہیں جانتے محدثین نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ ہم ان سب چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح یہ مذکور ہیں ان کی تفسیر نہیں کی جاتی نہ ہی وہم کیا جاتا ہے اور اسی طرح ان کی کیفیت بھی نہیں پوچھی جاتی مذکورہ حدیث میں "فیعرفھم نفسہ" کا مطلب یہ ہے کہ ان پر اپنی تجلی ظاہر کرے گا۔

باب ۱۳۴۷۔ مَاجَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب ۱۳۴۷۔ جنت شدائد سے پر ہی جب کہ دوزخ خواہشات سے پر ہے۔

(۲۳۷۱) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن انا عمرو بن عاصم انا حماد بن سلمة عن حميد وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۲۳۷۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جنت تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ گھیری ● گئی ہے جب کہ دوزخ کا احاطہ شہوات نے کیا ہوا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۳۷۲) حدثنا ابو کریب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرَئِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَآءَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ

۲۳۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائی تو جبرائیل کو جنت اور اس میں موجود چیزیں دیکھنے کے لئے بھیجا۔ وہ گئے اور دیکھ کر واپس لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے متعلق سنے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تکلیفوں سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیل کو دیکھنے کے لئے بھیجا۔ وہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اب دوزخ اور اس میں موجود عذاب کو دیکھو۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے پر چڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ واپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم اس کا حال سننے کے بعد کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیل کو بھیجا۔ اس مرتبہ وہ لوٹے اور عرض کیا اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی شخص نجات نہ پا سکے گا اور داخل

● یعنی جسے جنت میں داخل ہونا ہوگا اسے عبادت وغیرہ کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی کیونکہ جنت ان سے گھری ہوئی ہے جب کہ دوزخ اس کے برعکس شہوات نفسانی کی اتباع پر مقدر کی جاتی ہے۔ (مترجم)

خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہو جائے گا۔

باب ۱۳۴۸۔ مَاجَاءَ فِی احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ۱۳۴۸۔ جنت اور دوزخ کے مابین تکرار کے متعلق۔

۲۲۷۳۔ حدثنا ابو کریب نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ یَدْخُلُنِیَ الضُّعَفَاءُ وَ الْمَسَاكِیْنُ وَقَالَتِ النَّارُ یَدْخُلُنِی الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیَ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیَ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ

۲۲۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی دوزخ سے تکرار ہوئی تو جنت نے کہا: مجھ میں ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے۔ دوزخ نے کہا: مجھ میں ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو جس سے انتقام لینا چاہتا ہوں تمہارے ذریعے لیتا ہوں۔ پھر جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۹۔ مَاجَاءَ مَا لِاَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب ۱۳۴۹۔ ادنیٰ درجے کے جنتی کے لئے انعامات۔

(۲۲۷۴) حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارک نا رشدین بن سعد نی عمرو بن الحارث عن دراج عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّ تُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ كَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلَاثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَّكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانَ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

۲۲۷۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتی، یاقوت اور زمرد سے اتنا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا جتنا کہ صنعاء اور جابیہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ہر شخص کی عمر تیس سال کر دی جائے گی۔ خواہ موت کے وقت وہ اس سے زیادہ کا ہو یا کم کا۔ یہی حال دوزخیوں کا بھی ہوگا۔ پھر اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ ان کے سروں پر ایسے تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ سے ادنیٰ موتی بھی مشرق و مغرب روشن کردے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۷۵) حدثنا ابوبکر محمد بن بشار نا معاذ بن هشام نی ابی عن عامر الاحول عن ابی

۲۲۷۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو صرف ایک گھڑے

الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي

میں حمل، پیدائش، اور اس کی عمر اس جنتی کی خواہش کے مطابق ہو جائے گی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جنت میں صرف جماع ہوگا اولاد نہیں۔ طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاری، اسحاق بن ابراہیم کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک گھڑی میں وہ جس طرح چاہے گا ہو جائے گا۔ لیکن وہ آرزو نہیں کرے گا۔ پھر ابورزین عقیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے بکر بن قیس بھی انہی کو کہتے ہیں۔

باب ۱۳۵۰۔ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ حُورِ الْعِينِ۔

باب ۱۳۵۰۔ حوروں کی گفتگو کے متعلق۔

(۲۳۷۶) حدثنا هناد واحمد بن منيع قالا نا ابو معاوية نا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ

۲۳۷۶۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جنت میں حوریں جمع ہوتی ہیں اور ایسی آواز بلند کرتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی اور وہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم ناز ونعم میں رہنے والی ہیں کبھی کسی چیز کی محتاج نہیں ہوتیں۔ ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ان سے ناراض نہیں ہوتیں۔ مبارکباد ہے اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۵۱۔ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۵۱۔ جنت کی نہروں کے متعلق۔

(۲۳۷۷) حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا الجريرى عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ

۲۳۷۷۔ حضرت معاویہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے سمندر ہیں پھر ان میں سے نہریں نکل رہی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ، بہز کے والد ہیں۔

(۲۳۷۸) حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابى اسحق عن بريد بن أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۳۷۸۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگی جنت اس کے لئے دعا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ

کرنے لگتی ہے کہ اے اللہ اسے جنت میں داخل کردے۔ اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ دوزخ اس کے لئے دعا کرتی ہے کہ اے اللہ اسے دوزخ سے بچا۔

یونس نے بھی ابو اسحاق سے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔ وہ انس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابو اسحاق سے برید بن ابی مریم کے حوالے سے حضرت انسؓ ہی کا قول منقول ہے۔

(۲۳۷۹) حدثنا ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عن زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ اُرَاہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَغْبِطُھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ وَّرَجُلٌ یَؤُمُّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ

۲۳۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ کیا) ان پر پہلے اور بعد والے سب رشک کر رہے ہوں گے۔ ۱۔ مؤذن جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ ۲۔ ایسا امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں۔ ۳۔ ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔ انہیں ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

(۲۳۸۰) حدثنا ابو کریب نا یحیی ادم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن منصور عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یَّرْفَعُہٗ قَالَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتْلُوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْھَا قَالَ اُرَاہُ مِنْ شِمَالِہٖ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَانْھَزَمَ اَصْحَابُہٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

۲۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ ۱۔ وہ شخص جو رات کو کھڑا ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ ۲۔ ایسا شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے چھپا کر صدقہ و خیرات کرتا ہے (میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ) اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ ۳۔ وہ شخص جس نے اپنے لشکر● کے ساتھیوں کے شکست کھانے کے بعد دشمن کا اکیلے مقابلہ کیا۔

یہ حدیث غریب اور اس سند سے غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ منصور سے وہ ربعی بن خراش سے وہ زید بن ظبیان سے وہ ابوذر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

(۲۳۸۱) حدثنا ابو سعید الاشج نا عقبۃ بن خالد نا عبید اللہ بن عمر عن حبیب بن عبدالرحمٰن عن جدہ حفص بن عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ یَحْسِرُ عَنْ کَنْزٍ مِّنَ الذَّھَبِ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا

۲۳۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب دریائے فرات ایک سونے کے خزانے کو منکشف کرے گا۔ تم میں سے جو اس وقت موجود ہو۔ وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

● سریہ ایک چھوٹے لشکر کو کہتے ہیں جس کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار سو تک ہوتی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوسعید اشج، عقبہ بن خالد سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ ابوزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں کہ عنقریب دریائے فرات ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۸۲) حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور ابن المعتمر قال سمعت ربعي بن حراش يحدث عن زيد بن ظبيان رَفَعَهُ الى اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمْ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْماً فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ قَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَ الْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ

۲۳۸۲۔ حضرت ابوذرؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ تین شخصوں سے اللہ رب العزت محبت اور تین سے بغض رکھتے ہیں۔ جن سے محبت کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ کوئی شخص کسی قوم سے خدا کے لئے کچھ مانگتا ہے نہ کہ اس قرابت داری کے لئے جو اس شخص اور اس قوم کے درمیان ہوتی ہے لیکن وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے۔ پھر انہی میں سے کوئی شخص الگ جا کر اسے اس طریقے سے دیتا ہے کہ اللہ اور اس سائل کے علاوہ کوئی شخص نہیں جانتا۔ وہ دینے والا شخص اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔ ۲۔ دوسرا وہ شخص جو کسی جماعت کے ساتھ رات کو چلتا ہے یہاں تک کہ انہیں نیند کے مقابلے کی تمام چیزوں میں نیند پیاری ہو جاتی ہے اور وہ لوگ سر رکھ کر سو جاتے ہیں لیکن وہ شخص کھڑا ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ اور اس کے قرآن کی آیات کی تلاوت کرنے لگتا ہے۔ ۳۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں ہوتا ہے اور اس لشکر کو دشمن کے مقابلے میں شکست ہو جاتی ہے لیکن وہ شخص سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ یا تو قتل ہو جائے یا پھر فتح کر کے لوٹے۔ (یہ تھے وہ تین جن سے اللہ محبت کرتے ہیں۔ اب ان تین کا تذکرہ آتا ہے) جن سے اللہ بغض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں۔ بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم غنی۔

محمود بن غیلان، نضر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شیبان بھی منصور سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ ابوبکر بن عیاش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہنم کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے نقل کردہ احادیث کے ابواب

باب ۱۳۵۲۔ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّارِ

باب ۱۳۵۲۔ جہنم کے متعلق۔

(۲۳۸۳) حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن العلاء بن خالد الکاھلی عَنْ شقیق عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَّھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَھَا

۲۳۸۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اس دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لائیں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ثوری کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ سے مرفوع نہیں کرتے۔ عبدالرحمٰن بن حمید، عبدالملک اور ابو عامر عقدی سے وہ سفیان سے اور وہ علاء سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ بھی مرفوع نہیں۔

(۲۳۸٤) حدثنا عبداللّٰہ بن معاویۃ الجمحی نا عبدالعزیز بن مسلم عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ

۲۳۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گی وہ کہے گی: مجھے تین شخصوں کو نگلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۔ سرکش ظالم ۲۔ مشرک ۳۔ مصور۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۵۳۔ مَاجَآءَ فِیْ صِفَۃِ قَعْرِ جَھَنَّمَ

باب ۱۳۵۳۔ جہنم کی گہرائی کے متعلق۔

(۲۳۸۵) حد ثنا عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی عن فضیل بن عیاض عن ھشام بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَۃُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا ھٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَۃَ الْعَظِیْمَۃَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِیْرِ جَھَنَّمَ فَتَھْوِیْ فِیْھَا سَبْعِیْنَ عَامًا مَا تُفْضِیْ اِلٰی قَرَارِھَا قَالَ وَکَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّھَا شَدِیْدٌ وَّاِنَّ قَعْرَھَا بَعِیْدٌ وَّاِنَّ مَقَامِعَھَا حَدِیْدٌ

۲۳۸۵۔ حضرت حسن کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے ہمارے اس بصری کے منبر پر آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارے سے ایک بڑا پتھر پھینکا جائے اور وہ ستر برس تک نیچے گرتا رہے تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ پھر عتبہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ جہنم کو بکثرت یاد کیا کرو۔ اس لئے کہ اس کی گرمی بہت شدید، اس کی گہرائی انتہائی بعید اور اس کے کوڑے حدید (لوہے) کے ہیں۔

ہمیں علم نہیں کہ حسن نے عتبہ بن غزوانؓ سے کوئی حدیث سنی ہو کیونکہ وہ بصرہ، حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں آئے تھے اور حسن، حضرت عمرؓ کی خلافت ختم ہونے سے صرف دو سال پہلے پیدا ہوئے۔

(۲۳۸۶) حدثنا عبد بن حمید نا حسن بن موسی عن ابی لهیعة عن دراج عن اَبِی الْهَیْثَم عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْهِ الْكَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَهْوِیْ فِیْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا

۲۳۸۶۔ حضرت ابو سعیدؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام صعود ہے۔ کافر اس پر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اتنی ہی مدت میں گرتا رہے گا۔ اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

باب ۱۳۵٤۔ مَاجَاءَ فِیْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۵۴۔ دوزخیوں کی جسامت۔

(۲۳۸۷) حدثنا علی بن حجر نا محمد بن عمار ثنی جدی محمد بن عمار و صالح مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ وَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبْذَةِ یَعْنِیْ بِهٖ كَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَالرَّبْذَةِ وَالْبَیْضَاءُ جَبَلٌ

۲۳۸۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کی طرح، اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن تک کی مسافت ہوگی۔ "مثل الربذہ" یعنی مدینہ اور ربذہ کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے جب کہ بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوکریب اسے مصعب بن مقدام سے وہ فضیل سے وہ ابوحازم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے مولی ہیں۔

(۲۳۸۸) حدثنا هناد نا علی بن مسهر عن الفضل بن یزید عَنْ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ اَوِالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّاهُ النَّاسُ

۲۳۸۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک زمین پر گھسیٹے گا لوگ اسے روندتے پھریں گے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ فضل بن یزید کوفی سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور ابومخارق غیر مشہور ہیں۔

(۲۳۸۹) حدثنا العباس بن محمد الدوری نا عبیداللہ بن موسی نا شیبان عن الاعمش

۲۳۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہے۔ اس کی داڑھ احد کے برابر اور اس کے

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلے جتنی ہے۔ ❶

یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ١٢٥٥۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۵۵۔ دوزخیوں کے مشروبات۔

(٢٣٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ

۲۳۹۰۔ حضرت ابوسعید اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کالمھل" ❷ کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہوگی اور جب دوزخی (اسے پینے کے لئے) منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔

اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(٢٣٩١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ

۲۳۹۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا گرم پانی (حمیم) ❸ ان کے سروں پر ڈالا جائے گا اور وہ ان کے جوف تک نفوذ کر جائے گا۔ اس سے ان کے گردے، کلیجہ اور آنتیں وغیرہ کٹ جائیں گی یہاں تک کہ وہ سب چیزیں ان کے قدموں میں سے نکل جائیں گی۔ قرآن کریم میں مذکورہ "صہر" ❹ سے بھی یہی مراد ہے اور پھر وہ دوبارہ ویسے ہی ہو جائے گا جیسے پہلے تھا۔

ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمن بن حجیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(٢٣٩٢) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۳۹۲۔ حضرت ابوامامہؓ قرآن کریم کی آیت "ویسقی من ماء صدید یتجرعه" الآیة کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اسے اس کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو

---

❶ جسم اور اعضاء کی مقدار میں روایات کا اختلاف اعمال کے اختلاف پر محمول ہے چنانچہ جس قدر فساد و شر زیادہ ہوگا اس کا جسم بھی اسی قدر بڑا ہوگا گنہگار مومنوں کا بھی یہی حال ہوگا چنانچہ حارث بن قیس سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے کسی شخص کا جسم اتنا بڑا ہو جائے گا کہ جہنم کا ایک کونہ بھر جائے گا۔" (مترجم) ❷ اس آیت سے مراد یہ آیت ہے۔ "وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه" (مترجم) ❸ حمیم اس پانی کو کہتے ہیں جس کی حرارت انتہا تک پہنچ گئی ہو۔ (مترجم) ❹ یہاں اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ "یصب من فوق رؤوسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود" (مترجم)

وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا

وہ اس سے کراہت کرے گا۔ جب اور قریب کیا جائے گا تو اس کا منہ اس سے بھن جائے گا۔ اور اس کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی اور جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر دبر سے نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وسقوماء ...... الآیۃ یعنی انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔ پھر فرمایا: "وان یستغیثوا"...... الآیۃ یعنی اگر وہ لوگ فریاد کریں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ کی مانند پانی دیا جائے گا جو ان کے چہروں کو بھون دے گا کتنی بری ہے یہ پینے کی چیز اور یہ کتنی بری رہنے کی جگہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری بھی عبیداللہ بن بسرؓ نے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور یہ اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسرؓ سے اس کے علاوہ بھی کئی احادیث نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن بسرؓ کے ایک بھائی اور ایک بہن کا بھی آنحضرت ﷺ سے سماع ہے۔ عبیداللہ بن بسر جن سے صفوان بن عمرو نے مذکورہ بالا حدیث نقل کی ہے شاید وہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

(۲۳۹۳) حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰه نا رشدین بن سعد نی عمرو بن الحارث عن دراج عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا

۲۳۹۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے "کالمہل" کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے۔ جب وہ دوزخی کے قریب کی جائے گی تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سرادق نار (دوزخ کی) چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند سے منقول ہے کہ اگر غساق ● کی ایک بالٹی بھی دنیا میں ڈال دی جائے تو پورے اہل دنیا سڑ جائیں۔

اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

(۲۳۹٤) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود نا شعبة عن الاعمش عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ

۲۳۹۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "اتقوا اللّٰه حق تقاته"..... الآیۃ (ترجمہ) اللہ سے ا[illegible]

● غساق دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والی پیپ اور خون کا نام ہے۔ (مترجم)

عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِالدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر مرو) اور پھر فرمایا: اگر زقوم ❶ کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی معیشت بگڑ جائے۔ تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی غذا ہی یہ ہوگی۔

باب ۱۳۵۶۔ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

(۲۲۹۵) حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن عاصم بن یوسف نا قطبة بن عبدالعزیز عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذَاغُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا اُدْنِيَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَآئِهِمْ وَبَيْنَ

باب ۱۳۵۶۔ دوزخیوں کے کھانے۔

۲۲۹۵۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کو بھوک میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دوسرا عذاب اور بھوک برابر ہو جائیں گے۔ تو وہ لوگ فریاد کریں گے۔ چنانچہ انہیں ضریع ❷ کھانے کے لئے دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو ختم کرے گا۔ وہ دوبارہ کھانے کے لئے کچھ مانگیں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹکنے والا ہوگا۔ وہ لوگ یاد کریں گے کہ دنیا میں اٹکے ہوئے نوالے پر پانی پیا کرتے تھے اور پانی مانگیں گے تو انہیں کھولتا ہوا پانی لوہے کے کالیب میں دیا جائے گا۔ وہ جب ان کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو وہ انہیں بھون دے گا اور جب پیٹ میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ کر رکھ دے گا وہ کہیں گے کہ جہنم کے داروغہ کو بلاؤ۔ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں لے کر نہیں آتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں فرشتے کہیں گے: تو پھر پکارو اور کافروں کی پکار صرف گمراہی میں ہے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے: مالک کو پکارو اور عرض کریں گے کہ اے مالک آپ کے رب کو چاہئے کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ وہ انہیں جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ تو ہو چکا۔ اعمش کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ایک ہزار سال کی مدت ہوگی۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ

---

❶ زقوم ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ کی گہرائی میں ہے یہ سخت کڑوا ہے دوزخی اسے نہیں کھائیں گے تو زبردستی کھلایا جائے گا۔ (مترجم) ❷ ضریع ایک خشک کانٹے دار نباتات کا نام ہے جو بہت کڑوا ہوتا ہے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ جہنم میں ایک ایسی چیز ہے جو ایلوے سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوتی ہے۔ (مترجم)

اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ عِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ

اپنے رب کو بلاؤ اس لئے کہ اس سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر عرض کریں گے اے رب ہم پر بدبختی غالب آ گئی ہے ہم لوگ گمراہ تھے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس عذاب سے نکال دیجئے اگر اب بھی ہم وہی کچھ کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے کہ دھتکارے ہوتم پر مجھ سے بات مت کرو۔ پھر وہ لوگ ہر خیر سے مایوس ہو جائیں گے اور گدھے کی طرح ڈینگیں مارنے لگیں گے۔ اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ راوی اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے نیز یہ اس سند سے بھی منقول ہے۔ عن الاعمش عن شمر بن عطیه عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء. پھر اسے انہی کا قول روایت کیا گیا۔ قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

(۲۳۹۶) حدثنا سويد نصرانا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابی شجاع عن ابی السمح عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

۲۳۹۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے "وهم فيها كالحون" (ترجمہ: وہ اس میں بدشکل اور ترش رو ہو رہے ہیں) کی تفسیر میں فرمایا: اس کی حقیقت یہ ہے کہ ان کا اوپر کا ہونٹ آگ میں بھن کر اتنا سکڑ جائے گا کہ سر کے بیچ میں پہنچ جائے گا۔ جب کہ نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کے ساتھ لگنے لگے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمر بن عبدالعتواری ہے۔ یہ یتیم تھے ان کی پرورش ابوسعید نے کی۔

(۲۳۹۷) حدثنا سويد بن نصرانا عبدالله انا سعيد بن يزيد عن ابی اسمح عن عيسٰی بن هلال الصَّدَفِيْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ

۲۳۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک اس کے برابر رصاص کا گولہ۔ اور آپ ﷺ نے سر کی طرف اشارہ کیا۔ آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو سال کی مسافت ہے تو وہ رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا لیکن اگر اسے زنجیر کے ایک سرے سے چھوڑ دیا جائے تو چالیس برس تک دن رات چلنے کے بعد اس کی گہرائی یا اس کی اصل تک پہنچے گا۔ ●

● یہ آیت کی تفسیر ہے۔ "في سلسلة ذرعها سبعون ذراعاً فاسلكوه" الآیۃ اور گہرائی سے مراد جہنم کی گہرائی ہے اس لئے کہ زنجیر کی گہرائی نہیں ہوتی اور اگر زنجیر ہی مراد ہو تو اس کی لمبائی مراد ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵۷۔ مَاجَاءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ

باب ۱۳۵۷۔ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے۔

(۲۳۹۸) حدثنا سويد بن نصر انا عبدالله بن المبارك انامعمر عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ بَنُوْادَمَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً ا مِّنْ حَرِّجَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءً ا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

۲۳۹۸۔ حضرت ابو ہریرۃؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آگ جسے لوگ سلگاتے ہیں جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! جلانے کے لئے تو یہی آگ کافی تھی۔ فرمایا: وہ آگ اس سے انہتر (۶۹) درجے زیادہ گرم ہے اور ہر درجہ اس کی گرمی کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں ان سے وہب نے روایت کی ہے۔

باب ۱۳۵۸۔ مِنْهُ

باب ۱۳۵۸۔ اسی کے متعلق۔

(۲۳۹۹) حدثنا عباس بن محمد الدوری انا عبيدالله بن موسى انا شيبان عن فراس عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً ا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِّنْهَا حَرُّهَا

۲۳۹۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے ہر حصہ اتنا ہی گرم ہے جتنی تمہاری یہ آگ۔

یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

(۲۴۰۰) حدثنا عباس بن محمد الدوری البغدادی نا یحیی بن بکیرنا شریك عن عاصم عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ

۲۴۰۰۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک سلگایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ کالی ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ سیاہ وتاریک ہے۔

سوید بن نصر، عبداللہ سے وہ شریک سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح یا کسی اور شخص سے اور وہ ابو ہریرۃؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ موقوف ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ بھی کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔ وہ شریک سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۵۹۔ مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

باب ۱۳۵۹۔ دوزخ کے لئے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکالے جانے کا تذکرہ۔

(۲٤۰۱) حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندى الكوفى نا المفضل بن صالح عن الاعمش عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِى الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِى الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِى الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ

۲۴۰۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھا گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دے دی ایک مرتبہ سردیوں میں دوسری مرتبہ گرمی میں۔ چنانچہ سردی میں اس کا سانس سخت سردی کی شکل میں اور گرمی میں سخت لو کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

(۲٤۰۲) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود نا شعبة وهشام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَ قَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً

۲۴۰۲۔ حضرت انسؓ سے مرفوعاً (ہشام کی روایت) میں منقول ہے۔ کہ جنت سے نکلے گا۔ جب کہ شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حکم ہوگا کہ دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال دو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔ پھر ہر اس شخص کو بھی نکال دو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو۔ اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ نیز اس شخص کو بھی نکال دو جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں جوار کے دانے ● کے برابر بھی ایمان ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(۲٤۰۳) حدثنا محمد بن رافع نا ابوداؤد عن مبارك بن فضالة عن عبدالله بن ابى بكر بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِىْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِىْ مِنْ مَقَامٍ

۲۴۰۳۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا مجھ سے کسی مقام پر ڈرا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲٤۰٤) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن

۲۴۰۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

● بضم الذال وفتح الراء وہو بالفارسیۃ ارزن ۱۲۔

عن ابراهيم عن عبيدة السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا وہ گھسٹتا ہوا وہاں سے نکلے گا اور کہے گا کہ اے رب! لوگوں نے تو جنت کے سب گھر لے لئے ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو جا اور جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے جنت کے تمام گھر لے لئے ہیں۔ چنانچہ لوٹے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار! لوگوں نے سب گھر لے لئے ہیں پھر کہا جائے گا کہ کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم دوزخ میں تھے وہ کہے گا: جی ہاں۔ اس سے کہا جائے گا کہ پھر اپنی تمنا بیان کر۔ وہ تمنا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ بھی دیا جائے گا جس چیز کی تو نے تمنا کی ہے اور ساتھ ہی دس گنا دنیا بھی۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ آپ مالک ہوتے ہوئے میرا تمسخر کر رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ کچلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔

(۲۴۰۵) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن المعرور ابن سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاَخْبِئُوْا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَااَرَاهَاهٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۰۵۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کو جانتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر چھوٹے گناہوں کے متعلق پوچھو۔ اس سے کہا جائے گا تم نے فلاں دن اس اس طرح کیا تھا۔ فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا۔ تیرے تمام گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس رہے ہیں یہاں تک کہ کچلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔

(۲۴۰۶) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِيْ

۲۴۰۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلے کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر رحمت الٰہی ان کا تدارک کرے گی

النَّارِ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِیْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِکُهُمُ الرَّحْمَةُ فَیُخْرَجُوْنَ وَیُطْرَحُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَیَرُشُّ عَلَیْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَآءَ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْغُثَآءُ فِیْ حِمَالَةِ السَّیْلِ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر جنت کے لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ اس طرح اگنے لگیں گے جیسے کوئی دانہ بہنے والے پانی کے کنارے اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے منقول ہے۔

(۲٤۰۷) حدثنا سلمة بن شبیب نا عبد الرزاق نا معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْیَقْرَأْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

۲۴۰۷۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے "ان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتے) ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲٤۰۸) حدثنا سوید بن نصر انا ابن المبارک انا رشدین بن سعد قال ثنی ابن انعم عن ابی عثمان اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِیَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اِشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیَنْطَلِقَانِ فَیُلْقِیْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَیَجْعَلُهَا عَلَیْهِ بَرْدًا وَّسَلٰمًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَهٗ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَكَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُكَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْهَا بَعْدَمَا اَخْرَجْتَنِیْ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ

۲۴۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زور زور سے چیخنے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ انہیں نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو ان سے کہیں گے تم لوگ کیوں اتنا چیخ رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: تاکہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور ایک دوزخ میں چلا جائے گا جب کہ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دیں گے اور دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم کیوں نہیں گئے؟ وہ عرض کرے گا: میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے ساتھ تمہاری امید کے مطابق معاملہ ہوگا اور دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ❷

---

❶ اس آیت سے دوزخ کے نکلنے پر اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر کسی نے ایک ذرے کے برابر بھی نیکی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے ضرور جزا دیں گے اور جزاء جنت ہی میں دی جائے گی کیونکہ دوزخ تو دارالعذاب ہے لہٰذا اسے لازمی طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اس نیک عمل کو دوگنا چوگنا کر دیا جائے گا۔ (مترجم) ❷ یعنی پہلے والا حکم کی تعمیل کی وجہ سے اور دوسرا اپنی نیک امید کی وجہ سے۔ (مترجم)

تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَكَ رَجَاءٌ لَكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ یہ رشدین بن سعد سے منقول ہے اور وہ ضعیف ہیں وہ ابن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ بھی ضعیف ہیں۔

(۲۴۰۹) حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفر وعبدالوهاب قالوانا عوف عن ابی رجاءالعطاردی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

۲۴۰۹۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکلے گی۔ ان کا نام جہنمی ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے۔ انہیں ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

(۲۴۱۰) حدثنا سويد بن نصرانا ابن المبارك عن يحيى ابن عبيدالله عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِنَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا

۲۴۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دوزخ کے برابر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے اور جنت کے برابر کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی کہ اس کا طلبگار سو جائے۔ ❶

اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبیداللہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ شعبہ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۰۔ مَاجَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

باب ۱۳۶۰۔ دوزخ میں عورتوں کی اکثریت ہوگی۔

(۲۴۱۱) حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا ايوب عن ابی رجاء العطاردی قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

۲۴۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں دیکھا تو جنتیوں کی اکثریت فقراء کی تھی اور جب دوزخ میں دیکھا تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔

(۲۴۱۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفرو عبدالوهاب قالوا نا عوف عن ابی رجاء الْعَطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ

۲۴۱۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں جب کہ جنت میں فقراء کی اکثریت تھی۔ ❶

---

❶ یعنی جنت اور دوزخ جیسی چیزوں کے ہوتے ہوئے سونا اور غافل رہنا قابل تعجب ہے۔ (مترجم) ❶ یہاں یہ جان لینا بھی ضروری (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے عوف بھی ابو رجاء سے اور وہ عمران بن حصین سے اور ایوب، ابو رجاء سے بحوالہ ابن عباس یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں سندیں صحیح ہیں ممکن ہے کہ ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو۔ عوف کے علاوہ اور راوی بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۱۔

(۲۴۱۳) حدثنا محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ

۲۴۱۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں خفیف ترین عذاب یہ ہوگا کہ ایک شخص کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔●

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرۃؓ، عباس بن عبد المطلب اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۴۱۴) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو نعيم نا سفيان عن معبد بن خالد قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ

۲۴۱۴۔ حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل جنت میں ہر وہ ضعیف ہوگا جسے لوگ حقیر جانتے ہیں وہ اگر کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردیں اور کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل دوزخ میں ہر تند خو، بدمزاج، بخیل اور متکبر شخص ہوگا۔●

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ہے کہ جس طرح دوزخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی اسی طرح جنت میں بھی ان کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگی کیونکہ ہر جنتی کے لئے ایک سے زیادہ عورتیں ہوں گی اس کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ عورتوں کی مردوں کے مقابلے میں دنیا میں بھی کثرت ہو کیونکہ آخری زمانے میں ان کی نسبت کافی زیادہ ہوجائے گی یہاں تک کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی سرپرست ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

● اس شخص سے مراد ابو طالب ہیں کیونکہ بخاری نے اپنی روایت میں صراحت کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے کہ دوزخ میں انہیں سب سے کم عذاب ہوگا۔ (مترجم) ● آپ ﷺ کا یہ فرمانا اکثریت کے اعتبار سے ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان صفات کے نتائج بیان کرنا مقصود ہو۔

اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ایمان کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۶۳۔ مَاجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب ۱۳۶۳۔ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لاالٰہ الا اللہ کہیں۔

(۲۴۱۵) حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّابِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ

۲۴۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لوگ "لاالٰہ الا اللہ" کہیں۔ اور اگر وہ لوگ اس کے قائل ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ کر لیں الا یہ کہ وہ ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں۔ ❶ نیز ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ❷

اس باب میں جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۴۱۶) حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری اخبرنی عبید اللّٰه بن عبداللّٰه بن عتبة بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَهٗ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّابِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ

۲۴۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے؟ جب کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا جب تک یہ "لاالٰہ الا اللہ" نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے الا یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو ان کی چیزوں کو حلال کر دے پھر ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک ایسی رسی بھی ❸ بطور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیں گے جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اس کی عدم ادائیگی پر جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ جنگ کے لئے

---

❶ یعنی اگر یہ لوگ ایسے جرموں کا ارتکاب کریں جن سے ان کی جان و مال حلال ہو جاتی ہے۔ مثلاً کوئی قتل کرتا ہے یا کسی کا مال غصب کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ (مترجم) ❷ ان کا حساب اللہ پر ہے۔ یعنی اگر کوئی اس کا اقرار کرلے تو مجھے اس تفصیل کو جاننے کی ضرورت نہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ لہٰذا یہ اللہ کا کام ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) حصنف سے مراد وہ شخص ہے جسے لوگ حقیر جانتے ہوں اور وہ رقیق القلب اور شیریں زبان ہو۔ واللہ اعلم (مترجم) ❸ رسی سے مراد اونٹ باندھنے والی رسی ہے۔ (مترجم)

مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

کھول دیا اور میں جان گیا کہ یہی حق ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ بھی اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن قطان بھی یہ حدیث معمر سے وہ زہری سے وہ انس بن مالک سے اور وہ ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں خطا ہے اس لئے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

باب ۱۲۶۴۔ مَاجَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

باب ۱۲۶۴۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب تک یہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہیں اور نماز نہ پڑھیں۔

(۲۴۱۷) حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقانی نا ابن المبارك نا حُمَيْد الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَآئُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

۲۴۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک یہ لوگ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (رسول اللہ ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نیز ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں، ہماری ذبح کی ہوئی چیزیں کھائیں اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھیں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے مال اور جانیں ہم پر حرام ہو جائیں گی الا یہ کہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس کی وجہ سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں پھر ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان پر بھی وہی حقوق واجب الادا ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔

اس باب میں معاذ بن جبل اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی حمید سے اور انہوں نے انسؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

باب ۱۲۶۵۔ مَاجَآءَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

باب ۱۲۶۵۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(۲۴۱۸) حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان بن عيينة عن سعيد بن الخمس التميمی عن حبيب بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ

۲۴۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز پڑھنا۔ ۳۔ زکوۃ دینا۔ ۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ ۵۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے منقول ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سعیر بن خمس ثقہ ہیں۔ ابوکریب بھی وکیع سے وہ حنظلہ بن سفیان سے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بابٌ ۱۳۶۶۔ مَاوَصَفَ جِبْرَئِيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانَ وَالْإِسْلَامَ

(۲۴۱۹) حدثنا ابوعمار الحسين بن الحريث الخزاعي نا وكيع عن كهمس بن الحسن عن عبدالله بن بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ يَاأَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَاءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ

باب ۱۳۶۶۔ حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت ﷺ سے ایمان واسلام کی کیا صفات بیان کیں۔

۲۴۱۹۔ حضرت یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ معبد جہنی پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے تقدیر کے متعلق گفتگو کی کہتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری مدینہ کی طرف نکلے تا کہ کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس نئے مسئلے کی تحقیق کریں۔ چنانچہ ہماری عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات ہوگئی وہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور علم بھی سیکھتے ہیں ❶ لیکن اس کے باوجود تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک پہلے سے تقدیر کا اندازہ نہیں کیا گیا۔ ❷ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جب ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں اس ذات کی قسم جس کی عبداللہ کھاتا رہتا ہے اگر یہ لوگ احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دیں تو ان سے اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تقدیر خیر وشر پر ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بالکل سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کے آثار دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے (یعنی بالکل ساتھ لگ کر بیٹھ گیا) پھر کہا: اے محمد ﷺ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور تقدیر خیر وشر پر ایمان لاؤ۔ اس نے پوچھا:

---

❶ اس سے مراد ان علوم کی گہرائی تک چھان بین کرنا ہے۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد فرقہ قدریہ ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تخلیق سے پہلے تقدیر نہیں لکھی۔ اور اسے اشیاء کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب وہ وقوع پذیر ہوتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا علم واقعات کے رونما پذیر ہونے تک محیط ہے یہ عقائد کفریہ ہیں کیونکہ اس قول سے اللہ تعالیٰ کی تجہیل لازم آتی ہے۔

وَشَرِّہٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَہٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْہُ یَسْأَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَمَتَی السَّاعَۃُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا اَمَارَتُہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِیَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ ہَلْ تَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ ذَاکَ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ اَمْرَ دِیْنِکُمْ

اسلام کیا ہے؟ فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو (یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ) اس لئے کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ہر بات پوچھنے کے بعد کہتا آپ ﷺ نے سچ کہا جس پر ہمیں حیرانگی ہوئی کہ پوچھتا بھی خود ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ ● آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر کہنے لگا کہ اس کی کوئی نشانی بتایئے۔ فرمایا: باندی اپنی مالکن کو جنے گی ● اور تم دیکھو گے کہ ننگے پیر، برہنہ تن اور محتاج چرواہے لمبی لمبی عمارتیں بنانے لگیں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میری آنحضرت ﷺ سے تین دن بعد ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ عمر جانتے ہو وہ پوچھنے والا کون تھا؟ وہ جبرائیلؑ تھے جو تمہیں دینی امور سکھانے کے لئے آئے تھے۔

احمد بن محمد بن ابن مبارک سے وہ کہمس بن حسن سے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن مثنی بھی معاذ بن ہشام سے اور وہ کہمس سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں طلحہ بن عبیداللہؓ، انس بن مالکؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ پھر یہ ابن عمرؓ سے بھی آنحضرت ﷺ کے حوالے سے منقول ہے جب کہ صحیح یہی ہے کہ ابن عمر اپنے والد عمرؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۷۔ مَاجَآءَ فِیْ اِضَافَۃِ الْفَرَائِضِ اِلَی الْاِیْمَانِ

باب ۱۳۶۷۔ فرائض ایمان میں داخل ہیں۔

(۲۴۲۰) حدثنا قتیبۃ نا عباد بن عباد المھلبی عن اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا ہٰذَا الْحَیُّ مِنْ رَّبِیْعَۃَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِیْ

۲۴۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبدقیس کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے راستے میں قبیلہ ربیعہ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم لوگ آپ کی خدمت میں صرف حرام ہی کے مہینوں میں حاضر

● حضرت جبرائیلؑ کے اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کے متعلق سوال کرنے سے باز رہیں۔ (مترجم) ● بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ اولاد کے بکثرت باندیوں سے پیدا ہونے سے کنایہ ہے۔ یعنی جب باندی سے اولاد ہوگی تو وہی اولاد اس کی مالک ہوگی۔ جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حکام کنیز زادے ہوں گی چنانچہ ان کی ماں ان کی رعایا میں ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ پھر بعض حضرات اس سے کثرت بیع ام ولد مراد ہے۔ یہاں تک کہ وہ بکتے بکتے اپنی اولاد کی ملکیت میں آجائے گی اور انہیں علم بھی نہیں ہوگا کہ یہ ان کی ماں ہے اور اس کی تعظیم وتکریم نہیں کریں گے۔ کچھ علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ اس سے مراد اولاد کا اپنی ماں سے باندیوں کی طرح خدمت کرانا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ وَرَاءِنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

ہو سکتے ہیں ❶ ہمیشہ نہیں آ سکتے لہٰذا ہمیں ایسی چیز کا حکم دیجئے کہ ہم بھی اس پر عمل کریں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں ۔ا۔ اللہ پر ایمان لاؤ پھر آپ ﷺ نے اس کی تفسیر کی کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ۔۲۔ نماز قائم کرو ۔۳۔ زکوٰۃ ادا کرو ۔۴۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔

قتیبہ بھی حماد بن زید سے وہ ابوجمرہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ اسے ابوجمرہ سے نقل کرتے ہوئے اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: "اتدرون ما الایمان؟ شهادة ان لآاله الاالله وانی رسول الله" فذكر الحديث. یعنی کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ (ایمان یہ ہے کہ) گواہی دو......الخ۔ قتیبہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان چار بزرگوں جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی۔ مزید کہتے ہیں کہ ہم اس بات پر راضی تھے کہ عباد سے روزانہ صرف دو ہی حدیثیں سن کر لوٹیں۔ یہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

باب ۱۳۶۸۔ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب ۱۳۶۸۔ ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا۔

(۲۴۲۱) حدثنا احمد بن منيع البغدادى انا اسمعيل بن علية نا خالد الحذاء عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ

۲۴۲۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی رو سے کامل ترین مؤمن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا حامل اور اپنے اہل سے نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں ابوقلابہ کے حضرت عائشہؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابوقلابہ، حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن زید سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمرو، سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ابوایوب سختیانی نے ابوقلابہ کا ذکر کیا تو قسم کھا کر کہا کہ وہ فقہاء ذوی الالباب میں سے ہیں۔

(۲۴۲۲) حدثنا ابو عبدالله هريم بن مسعر الازدى الترمذى نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا

۲۴۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور آخر میں عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتو! صدقہ دیا کرو اس لئے کہ اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہوگی۔ ایک عورت نے عرض کیا: ایسا کیوں ہوگا یا رسول اللہ؟ فرمایا: اس کی وجہ تم لوگوں کا بکثرت

❶ اشہر الحرام سے مراد ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے مہینے ہیں۔ ان مہینوں میں حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ عرب ان دنوں میں جنگ نہیں کرتے تھے۔ (مترجم)

مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِيْ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَارَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِي الْاَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَّمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضُ فَتَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلٰثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ

لعنت بھیجنا اور شوہروں کی ناشکری کرتا ہے۔ پھر فرمایا: میں نے کسی ناقص عقل و دین کو عقلمند اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ غالب ہونے والی چیز نہیں دیکھی ایک عورت نے پوچھا کہ اس کے عقل و دین کا نقصان کیا ہے؟ فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے کہ جب کوئی حائضہ ہو جاتی ہے تو عموماً تین چار دن تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔

اس باب میں ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۲۳) حدثنا ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن سهيل بن ابى صالح عن عبدالله بن دينار عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۲۴۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ ادنیٰ ترین راستے میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور اعلیٰ ترین "لا الٰہ الا اللہ" کہنا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سہیل بن ابی صالح بھی عبداللہ بن دینار سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عمارہ بن غزیہ، یہ حدیث ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ یہ حدیث قتیبہ بھی بکر بن نصر سے وہ عمارہ بن غزیہ سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۹۔ مَاجَآءَ الْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب ۱۳۶۹۔ حیاء ایمان سے ہے۔

(۲۴۲۴) حدثنا ابن ابى عمر و احمد بن منيع المعنى واحد قالا نا سفين بن عيينة عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۴۲۴۔ حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان میں داخل ہے۔

احمد بن منیع اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے سنا......الحدیث۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۷۰۔ مَاجَآءَ فِيْ حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ

باب ۱۳۷۰۔ نماز کی عظمت کے متعلق۔

(٢٤٢٥) حدثنا ابن ابی عمر نا عبدالله بن معاذ
الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن
ابی وائل عن معاذ بن جبل قال كنت مع النبي صلى
الله عليه وسلم في سفر فاصبحت يوما قريبا منه
ونحن نسير فقلت يارسول الله اخبرني بعمل
يدخلني الجنة ويباعدني عن النار قال لقد سألتني
عن عظيم وانه ليسير على من يسره الله عليه تعبد
الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الا ادلك على
ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما
يطفئ الماء النار وصلوة الرجل من جوف الليل قال
ثم تلا تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم
حتى بلغ يعملون ثم قال الا اخبرك براس الامر كله و
عموده وذروة سنامه قلت بلى يارسول الله قال
فاخذ بلسانه قال كف عليك هذا قلت يانبي الله
وانا لمؤاخذون بما نتكلم به فقال ثكلتك امك يا
معاذ وهل يكب الناس في النار على وجوههم
او على مناخرهم الا حصائد السنتهم

۲۴۲۵۔حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے
ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ایک صبح میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا۔ ہم
سب چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز
بتائیے جو مجھے دوزخ سے دور کر دے اور جنت میں داخل کر دے۔
فرمایا: تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے اور یہ اس کے لئے آسان ہے
جس پر اللہ آسان کر دیں۔ اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو،
اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان
کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کا
دروازہ نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر
دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ پھر آدھی رات کو نماز پڑھنا بھی اسی کام آتا
ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "تتجافی جنوبھم"
سے "یعملون" ❶ تک (ترجمہ: یعنی ان کی کروٹیں ان کے سونے
کی جگہوں (بستروں) سے الگ رہتی ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف
اور طمع (دونوں) سے یاد کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں
سے خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی شخص کو خبر نہیں کہ ایسے لوگوں کے لئے
خزانہ غیب میں کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہے۔ یہ ان
کے اعمال کا صلہ ہے) پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی جڑ اس کی بالائی
چوٹی اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا
کیوں نہیں۔ فرمایا: اس کی جڑ: اسلام۔ اس کی بالائی چوٹی نماز اور اس
کی ریڑھ کی ہڈی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی جڑ کے
بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ
ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اسے اپنے اوپر روک رکھو۔
میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا باتوں پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟
فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے معاذ کیا لوگوں کو دوزخ میں منہ یا
نتھنوں کے بل زبان کے علاوہ بھی کوئی چیز گراتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٤٢٦) حدثنا ابن ابی عمر نا عبدالله بن وهب

۲۴۲۶۔حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم

❶ سورۂ سجدہ آیت ۱۶۔۱۷ (مترجم)

عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ الاٰية

لوگ کسی شخص کو مسجد میں حاضر ہوتے اور اس کی خدمت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "انما یعمر ... الآیۃ" یقیناً اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۷۱۔ مَاجَاءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ

باب ۱۳۷۱۔ نماز ترک کرنے کی وعید۔

(۲٤۲۷) حدثنا قتیبة نا جریر وابومعاویة عن الاعمش عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

۲۴۲۷۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کفر و ایمان کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

(۲٤۲۸) حدثنا هناد نا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

۲۴۲۸۔ اعمش سے بھی مذکورہ بالا سند سے اسی طرح منقول ہے کہ بندے اور شرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

(۲٤۲۹) حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

۲۴۲۹۔ حضرت جابرؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

(۲٤۳۰) حدثنا ابوعمار الحسین بن حریث ویوسف بن عیسٰی قالا نا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد ح وثنا ابوعمار والحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

۲۴۳۰۔ حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲٤۳۱) حدثنا قتيبة نا بشر بن المفضل عن

۲۴۳۱۔ روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول خدا ﷺ

الْحَرِيْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ

کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے۔

باب ۱۳۷۲۔ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

باب ۱۳۷۲۔ حلاوت ایمان کے بیان میں۔

(۲۴۳۲) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

۲۴۳۲۔ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوا، اسلام کو دین جانا اور محمد (ﷺ) کو نبی مانا اس نے ایمان کی حلاوت چکھ لی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۳۳) حدثنا ابن ابی عمرنا عبد الوهاب الثقفی عن ايوب عن اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ اَنْ يُّحِبَّ الْمَرْأَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ

۲۴۳۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا۔ ۱۔ ایسا شخص جو اللہ کے اور اس کے رسول کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو ۲۔ جو شخص کسی سے دوستی صرف اللہ ہی کے لئے کرے ۳۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے قتادہ بھی انس بن مالکؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۷۳۔ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب ۱۳۷۳۔ کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حامل ایمان نہیں رہتا۔

(۲۴۳۴) حدثنا احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنِ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ

۲۴۳۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی مؤمن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا۔ اسی طرح کوئی چور مؤمن ہوتے ہوئے چوری نہیں کرتا۔ لیکن توبہ مقبول ہوتی ہے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور اس پر سائے کی طرح رہتا ہے وہ جب اس گناہ سے نکلتا ہے تو ایمان واپس لوٹ آتا ہے۔ ابوجعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ اس حدیث سے مراد زانی کا ایمان سے

اسلام کی طرف جاتا ہے۔ ● آپ ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ زنا اور چوری کرنے والوں پر حد جاری کی جائے۔ چنانچہ اگر حد جاری کردی گئی تو یہ کفارہ ہوجاتی ہے اور اگر اس کی ستر پوشی ہو تو یہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے۔ چاہیں تو عذاب دیں ورنہ معاف کردیں۔ یہ حدیث علی بن ابی طالب، عبادہ بن صامت ﷺ اور خزیمہ بن ثابت آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

(٢٤٣٥) حدثنا ابو عبيدة بن ابى السفرنا احمد بن عبدالله الهمدانى نا الحجاج بن محمد عن يونس بن ابى اسحٰق عن ابى اسحٰق الهمدانى عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِى الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّىَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهٗ عَلَيْهِ وَعَفٰى عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِىْ شَىْءٍ عَفٰى عَنْهُ

٢٤٣٥۔ حضرت علی بن ابی طالب آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کسی شخص پر حد جاری کردی گئی تو اسے اس کی سزا دنیا میں ہی مل گئی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے بندے کو دوبارہ سزا دینے سے بہت درگزر کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا جس کی وجہ سے اس پر حد جاری ہوتی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپالیں اور اسے معاف کردیں تو وہ ایک مرتبہ معاف کرنے کے بعد دوبارہ سزا دینے سے زیادہ کریم ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ ان میں سے کسی نے زنا یا چوری یا شراب پینے کے مرتکب کو کافر قرار دیا ہو۔

باب ١٣٧٤ ـ مَاجَآءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

باب ۱۳۷۴۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(٢٤٣٦) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

۲۴۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث ابراہیم بن سعید جوہری، ابو اسامہ سے وہ برید بن عبداللہ سے وہ اپنے دادا بردہ سے وہ ابوموسیٰ اشعریؓ اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں جابرؓ، ابوموسیٰؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٣٧٥ ـ مَاجَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ

باب ۱۳۷۵۔ اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی اور وہ عنقریب دوبارہ

● اس سے مراد یہ ہے کہ زانی یا چور سے مؤمن کا نام سلب کرلینے سے اس کا کافر ہونا لازم نہیں آتا کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا بلکہ اس سے مراد کمال ایمان کی نفی ہے۔ اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اور مؤمن سے مراد نفس الایمان ہے نہ کہ کافر۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

غَرِیْبًا

غریب ہو جائے گا۔

(۲٤۳۷) حدثنا ابو کریب نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی اسحٰق عن اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَغَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ

۲۴۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی تھی، اور وہ عنقریب پھر غریب ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی تھی۔ لہذا غرباء کے لئے مبارکبادی ہے۔

اس باب میں سعدؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی اعمش سے روایت کے متعلق جانتے ہیں۔ ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور حفص اس روایت میں منفرد ہیں۔

(۲٤۳۸) حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا اسمٰعیل بن اَبِی اُوَیْسٍ ثنی کَثِیْرُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ فِی الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاَرْوِیَةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَغَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَالنَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ

۲۴۳۸۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن ملحہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا اور پناہ گزین ہوتا ہے۔ اور دین حجاز مقدس میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ نیز دین کی ابتداء بھی غریب سے ہوئی اور وہ غربت ہی کی طرف لوٹے گا۔ لہذا ان غریبوں کے لئے مبارک باد ہے۔ جو اس چیز کو صحیح کرتے ہیں جسے لوگوں نے میری سنت میں سے میرے بعد بگاڑ دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷٦۔ فِیْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب ۱۲۷۶۔ منافق کی علامت۔

(۲٤۳۹) حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن محمد بن قیس عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

۲۴۳۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ۱۔ بات کرے تو جھوٹ بولے ۲۔ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ۳۔ اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

یہ حدیث علاء کی روایت سے غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ علی بن حجر اسماعیل بن جعفر سے وہ ابوسہل سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابوسہل، مالک، مالک بن انس کے چچا ہیں ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی الاصبحی ہے۔

(۲٤٤۰) حدثنا محمود بن غیلان نا عبیداللّٰه بن

۲۴۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

موملی عن سفیان عن الاعمش عن عبداللہ بن مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا وَّ اِنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ

چار چیزیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہوگا۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کرے۔ ایک یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسرے: ہمیشہ وعدہ خلافی کرے۔ تیسرے: اگر جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ چوتھے یہ کہ اگر عہد کرے تو دھوکہ دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس سے مراد نفاق عملی ہے۔ رہ گیا نفاق تکذیب تو وہ عہد نبوی ﷺ میں تھا۔ حسن بصری سے بھی اسی طرح کچھ منقول ہے۔ حسن بن علی خلال بھی عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے اور وہ عبداللہ بن مرہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۴۱) حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا ابراھیم بن طھمان عن علی بن عبدالاعلیٰ عن ابی النعمان عَنْ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَیَنْوِیْ اَنْ یَّفِیَ بِہٖ فَلَمْ یَفِ بِہٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ

۲۴۴۱۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس نیت سے وعدہ کرے کہ وہ اسے پورا کرے گا۔ لیکن پورا نہ کر سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔ عبداللہ ثقہ جب کہ ابو وقاص اور ابو نعمان مجہول ہیں۔

باب ۱۳۷۷۔ مَاجَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ

باب ۱۳۷۷۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

(۲۴۴۲) حدثنا محمد بن عبداللہ بن یزید نا عبدالحکیم بن منصور الواسطی عن عبد الملک بن عمیر عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاہُ کُفْرٌ وَسِبَابُہٗ فُسُوْقٌ

۲۴۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان بھائی کو جان سے مارنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

اس باب میں سعدؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ محمود بن غیلان اسے وکیع سے وہ سفیان سے وہ زبید سے وہ ابووائل سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۸۔ فِیْمَنْ رَمٰی اَخَاہُ بِکُفْرٍ

باب ۱۳۷۸۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے۔

(۲۴۴۳) حدثنا احمد بن منیع نا اسحٰق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی

۲۴۴۳۔ حضرت ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے پر اس چیز میں نذر واجب نہیں ہوتی جس کی اس کے پاس ملکیت نہیں۔ مومن پر لعنت ... (گناہ میں) اس کے قاتل کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

طرح ہے۔ جس نے کسی مؤمن پر کفر کا الزام لگایا وہ اس کے قاتل کی مانند ہے اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب دیں گے۔

اس باب میں ابوذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٤٤٤) حدثنا قتيبة عن مالك بن انس عن عبدالله ابن دينار عن ابن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا

۲۴۴۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک نہ ایک پر ضرور یہ وبال آپڑا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٣٧٩۔ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب ۱۳۷۹۔ جس شخص کا خاتمہ توحید پر ہو۔

(٢٤٤٥) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن محمد بن يحيى بن حبان عن ابن مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَامِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا وَّسَاُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

۲۴۴۵۔ صنابحی کہتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا وہ فوت ہونے والے تھے۔ میں رونے لگا تو فرمایا: چپ رہو۔ کیوں رو رہے ہو۔ اگر مجھ سے تمہارے (ایمان کے متعلق) گواہی طلب کی گئی تو گواہی دوں گا، اگر شفاعت کی اجازت دی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکا تو ضرور پہنچاؤں گا۔ کوئی حدیث ایسی نہیں کہ اس میں تمہارے لئے خیر ہو اور میں نے آنحضرت ﷺ سے سن کر تم لوگوں کو نہ سنائی ہو۔ ہاں ایک حدیث ہے جو میں آج تمہیں سنا رہا ہوں۔ اس لئے کہ موت نے مجھے گھیر لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ (یعنی اس کا دوام)۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے صنابحی کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ زہری سے آپ ﷺ کے مذکورہ قول کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا: یہ حکم ابتدائے اسلام کا ہے۔ جب تک فرائض اور احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اہل توحید ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے صرف اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد نکال لئے جائیں گے۔ ابن مسعودؓ، ابوذرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، اور انسؓ سے منقول ہے کہ اہل توحید کی ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور کئی

حضرات "ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین" کی تفسیر میں اس طرح کہتے ہیں کہ کفار ایک دن آرزو کریں گے کہ کاش مسلمان ہوتے اور یہ آرزو اس دن ہوگی جس دن اہل توحید دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت یہ کافر پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم مسلمان ہوتے تو ہمیں بھی آج یہاں سے نکلنا نصیب ہوتا۔

(٢٤٤٦) حدثنا سویدبن نصرانا ابن المبارک عن لیث بن سعد ثنی عامر بن یحیی عن ابی عبدالرحمٰن المعافری ثم الحبلی قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِّنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ أَحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اِسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ

۲۴۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام لوگوں کے سامنے لائیں گے اور اس کے گناہوں کے ننانوے (۹۹) رجسٹر کھولے جائیں گے۔ ہر رجسٹر منتہائے نظر تک بڑا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم اس میں کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے کاتبوں اور حفاظت کرنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں۔ اے پروردگار کوئی عذر نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی بھی ہے۔ اور آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پرچہ نکالیں گے جس میں لکھا ہوگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اسے حکم دیں گے کہ اپنے اعمال لاؤ۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ ان رجسٹروں کے سامنے اس پرچے کا کیا وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ وہ رجسٹر ایک پلڑے میں اور وہ ایک پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ اور وہ ایک پرچہ ان سب رجسٹروں کے مقابلے میں وزنی ہو جائے گا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) اور اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے قتیبہ اسے ابن لہیعہ سے اور وہ عامر بن یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اور بطاقہ (کاغذ کے) ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

بَابُ ١٢٨٠۔ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

باب ۱۲۸۰۔ امت میں افتراق کے متعلق۔

(٢٤٤٧) حدثنا الحسین بن حریث ابوعمار نا الفضل بن موسٰی عن محمد بن عمرو عن أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً أَوِاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى

۲۴۴۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً

اس باب میں سعدؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۴۸) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود الحضری عن سفیان عن عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی عن عبداللہ بْنِ یَزِیْد عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ

۲۴۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا۔ تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا۔ اور بنو اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی اور ان میں سے ایک کے علاوہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا: وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب اور مفسر ہے۔ ہم اس کے مثل حدیث اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

(۲۴۴۹) حدثنا الحسن بن عرفة نااسمٰعیل بن عیاش عن یحیی بن ابی عمر و السیبانی عن عبداللہ بن الدیلمی قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ ذٰلِکَ النُّوْرُ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ

۲۴۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور ڈالا چنانچہ جس پر وہ نور پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہوگیا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ علم الٰہی پر قلم خشک ہوگیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۵۰) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی اسحاق عن عمرو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا قَالَ اَفَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَی اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ

۲۴۵۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے پھر وہی جواب دیا تو فرمایا: یہ کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔

(۲۴۵۱) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبة عن حبیب بن ابی ثابت وعبدالعزیز بن رفیع والاعمش كُلُّهُم سمِعُوا زيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

۲۳۵۱۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علم کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۳۸۱۔ اِذَا اَرَادَاللّٰهُ بِعَبْدِهٖ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ

باب ۱۳۸۱۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔

(۲۴۵۲) حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر اخبرني عبدالله بن سعيد بن ابي هند عن اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن يُّرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

۲۳۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ[1] عطا کر دیتے ہیں۔

اس باب میں عمرؓ، ابوہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۲۔ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۸۲۔ طلب علم کی فضیلت۔

(۲۴۵۳) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ

۲۳۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم سیکھنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۵۴) حدثنا نصر بن علي نا خالد بن يزيد

۲۳۵۴۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] فقہ سے مراد حدیث میں کمال درجے کی بصیرت ناسخ و منسوخ کو جاننا، جرح و تعدیل وغیرہ وغیرہ ہیں نہ کہ اس کے اصطلاحی معنی مراد ہیں جو آج کل معروف ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

العتكى عن ابى جعفر الرازى عن الربيع بن اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

جو شخص طلب علم کے لئے نکلا وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے مرفوع نہیں کرتے۔

(۲٤٥٥) حدثنا محمد بن حميد الرازى نا محمد بن المعلى نازياد بن خيثمة عن ابى داود عن عبداللّٰه بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى

۲۴۵۵۔ حضرت سخبرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس نے علم حاصل کیا وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابوداؤد کا نام نفیع اعمی ہے وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کی زیادہ احادیث معروف ہیں۔

باب ۱۳۸۳۔ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۸۳۔ علم کو چھپانا۔

(۲٤٥٦) حدثنا احمد بن بديل بن قريش اليامى الكوفى نا عبداللّٰه بن نمير عن عمارة بن زاذان عن على بن الحكم عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ

۲۴۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے ایسا سوال کیا گیا جسے وہ جانتا ہے اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۸٤۔ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ يَّطْلُبُ الْعِلْمَ

باب ۱۳۸۴۔ طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔

(۲٤٥٧) حدثنا سفين بن وكيع نا ابوداود الحفرى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِىْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَ اِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ

۲۴۵۷۔ ابوہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعیدؓ کے پاس (علم سیکھنے کے لئے) جایا کرتے تو فرماتے: مرحبا...... یعنی میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تمہارے تابع ہیں۔ اور دور دراز علاقوں سے (علم سیکھنے کے لئے) تمہارے پاس آئیں گے چنانچہ جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ

اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا

خیر خواہی کا برتاؤ کرنا۔

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابو ہارون عبدی کو ضعیف کہتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابن عوف، ابو ہارون کی وفات تک ان سے روایت کرتے رہے۔ ان کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

(۲۴۵۸) حدثنا قتيبة نانوح بن قيس عن ابي هارون العبدي عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ دالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْكُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۵۸۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے اگر وہ آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید جب ہمیں دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق ہمیں خوش آمدید (مرحبا) کہا کرتے تھے۔

اس حدیث کو ہم صرف ہارون بن عبدی کی ابو سعید خدری کی سے روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۸۵۔ مَا جَاءَ فِيْ ذَهَابِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۸۵۔ دنیا سے علم کا اٹھ جانا۔

(۲۴۵۹) حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

۲۴۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو ایک ہی مرتبہ نہیں اٹھالیں گے بلکہ علماء کی وفات کے ساتھ ساتھ اٹھاتے جائیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ چنانچہ ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے زہری بھی عروہ سے وہ عبداللہ بن عمرو اور عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اسی کے مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۶۰) حدثنا عبدالله بن عبد الرحمن نا عبدالله بن صالح ثنى معوية بن صالح عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ

۲۴۶۰۔ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں سے علم کھینچا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے کوئی چیز ان کے قابو میں نہیں رہے گی۔ زیاد بن لبید ناصری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے کیسے علم سلب کیا جائے گا جب کہ ہم نے

بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَايَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهٗ وَ لَنُقْرِئَنَّهٗ نِسَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ نَا قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَازِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَمَاذَا تُغْنِیْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَاتَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُوالدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَالْجَامِعِ فَلَاتَرٰی فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا

قرآن پڑھا ہے اور اللہ کی قسم ہم اسے پڑھیں گے اور اپنی اولاد اور عورتوں کو پڑھائیں گے۔ فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے زیاد میں تو تمہیں مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا۔ کیا تو ریت اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن ان کے کس کام آتی ہے؟ جبیر کہتے ہیں پھر میری عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابودرداء کیا کہتے ہیں۔ پھر انہیں ان کا قول بتایا تو فرمایا: ابودرداء نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا؟ وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہوگے اور پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن سعید کے علاوہ کسی نے ان کے متعلق اعتراض کیا ہو۔ معاویہ بن صالح بھی اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے وہ اپنے والد سے وہ عوف بن مالک سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۸۶۔ فِيْمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب ۱۳۸۶۔ جو شخص اپنے علم سے دنیا طلب کرے۔

۲۴۶۱۔ حدثنا ابوالاشعث احمد بن المقدام العجلی البصری نا امیة بن خالد نا اسحاق بن یحیی بن طلحة ثنی ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَآءَ وَيَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

۲۴۶۱۔ حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس مقصد کے لئے علم سیکھا کہ اس کے ذریعے علماء سے مقابلہ آرائی کرے، بے وقوفوں کے ساتھ بحث و تکرار کرے اور لوگوں کو اس سے اپنی طرف متوجہ کرے (تاکہ وہ اسے مال وغیرہ دیں) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کریں گے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۲۴۶۲) حدثنا نصر بن علی نا محمد بن عباد الهنائی نا علی بن المبارك عن ایوب السختیانی عن

۲۴۶۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم سیکھا یا اس سے غیر اللہ کا ارادہ کیا

خالد بن دُرَيْكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

باب ۱۳۸۷۔ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

باب ۱۳۸۷۔ احادیث لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی فضیلت۔

(۲۴٦۳) حدثنا محمد بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة اخبرنی عمر بن سلیمان من ولد عمر بن الخطاب قال سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِشَيْءٍ يُسْأَلُهٗ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ

۲۴٦۳۔ حضرت ابان بن عثمانؓ کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ، ایک مرتبہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت نکلے۔ ہم نے سوچا کہ یقیناً انہیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو فرمایا: ہاں۔ اس نے ہم سے کئی احادیث کے متعلق پوچھا جو ہم نے آنحضرت ﷺ سے سنی تھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے۔ جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور اسے اس وقت تک یاد رکھا جب تک کسی اور کو نہیں سنا دیا اس لئے کہ بہت سے فقہ کے حامل اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں اور بہت سے حاملین فقہ خود فقیہ ● نہیں ہوتے۔

اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابودرداءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴٦۴) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

۲۴٦۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دی جس طرح سنی تھی۔ اس لئے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔●

باب ۱۳۸۸۔ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۸۸۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۴٦۵ حدثنا ابوهشام الرفاعي نا ابوبكر بن عياش نا عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا

۲۴٦۵۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرلے۔

● یہاں فقہ سے مراد حدیث نبوی ﷺ ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے علوم پر دسترس رکھنے والا اور احادیث یاد کرنے والا فقیہ ہوتا ہے۔ (مترجم) ● اس حدیث میں آنے والے زمانے میں محدثین کی پیشین گوئی ہے کہ وہ لوگ اس ذخیرے کی بروقت حفاظت کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

(۲٤٦٦) حدثنا اسمعیل بن موسٰی الفزاری بن ابنة السدی ناشریك بن عبداللّٰه عن منصور ابن المعتمر عن ربعی بن حراش عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ

۲۳۶۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کیا کرو اس لئے کہ جس نے ایسا کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ عثمانؓ، زبیرؓ سعد بن زیدؓ عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عمرو بن عبسہؓ، عقبہ بن عامرؓ، معاویہؓ، بریدہؓ، ابوموسیٰؓ، ابوامامہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، مقنع اور اوس ثقفی سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معتمر اہل کوفہ میں سے اثبت ہیں۔ وکیع کا کہنا ہے کہ ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

(۲٤٦٧) حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهٗ مِنَ النَّارِ

۲۳۶۷۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا (میرے خیال میں "قصداً" بھی فرمایا) وہ دوزخ میں اپنا گھر تلاش کر لے۔●

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۳۸۹۔ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ

باب ۱۳۸۹۔ موضوع احادیث بیان کرنا۔

(۲٤٦٨) حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیٰن عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ

۲۳۶۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کرے اور اسے گمان ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

اس باب میں علی بن ابی طالبؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے شعبہ حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ سمرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بھی اسے حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی حدیث محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ میں نے ابومحمد عبداللہ بن

● یہ حدیث متواتر ہے اور اس کے درجہ تواتر تک کوئی حدیث نہیں پہنچتی۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس کے نقل کرنے والوں کی تعداد باسٹھ (۶۲) ہے جن میں عشرہ مبشرہ بھی داخل ہیں۔ (مترجم)

عبدالرحمن سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی اور عرض کیا کہ اس وعید میں تو وہ بھی داخل ہیں جو غیر مرفوع حدیث کو مرفوع یا سند کو بدل دیتے ہیں نیز وہ لوگ بھی جو جانتے ہیں کہ کسی حدیث کی سند صحیح نہیں لیکن اسے بیان کرتے ہیں۔ یہ سب بھی اس وعید میں داخل ہوں گے؟ فرمایا نہیں میرے خیال میں وہ شخص اس وعید میں داخل ہوگا جو ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں اور وہ اسے آپ ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باب ۱۳۹۰۔ مَانُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۹۰۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث سنتے وقت جو بات کہنے سے منع کیا گیا۔

(۲۴۶۹) حدثنا قتيبة نا سفين بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَغَيْرِهٖ رَفَعَهٗ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَااُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَاوَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

۲۴۶۹۔ حضرت محمد بن منکدر اور سالم ابونضر، عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد ابورافع سے اور ان کے علاوہ راوی اسے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں میں کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور میرا کوئی حکم اسے سنایا جائے تو یہ کہنے لگے کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ ہم تو جو چیز قرآن کریم میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اسے سفیان سے وہ ابن منکدر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر سالم ابونضر، عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عیینہ یہ حدیث بیان کرتے تو اگر جمع کرتے تو اسی طرح بیان کرتے ورنہ دونوں کو الگ الگ نقل کرتے یعنی ابن منکدر اور سالم کو۔ اور ابورافع آنحضرت ﷺ کے مولیٰ ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

(۲۴۷۰) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدى نا معاوية بن صالح عن الحسن بن جابر اللخمیّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَاهَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَافِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

۲۴۷۰۔ حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی شخص کو میری کوئی حدیث پہنچے گی اور وہ تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر بیٹھے بیٹھے کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے چنانچہ ہم جو کچھ اس میں حلال پائیں گے اسے حلال کریں گے اور جو حرام پائیں گے حرام کریں گے (جب کہ حقیقت یہ ہے کہ) جسے اللہ کا رسول حرام کریں وہ بھی اسی چیز کی مانند ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۳۹۱۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب ۱۳۹۱۔ کتابت علم کی کراہت۔

(۲۴۷۱) حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن عيينة عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ

۲۴۷۱۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے حدیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت

سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا

نہیں دی۔ ❶

• یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے منقول ہے۔ ہمام اسے زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۲۔ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

باب۱۳۹۲۔اس کی اجازت۔

(۲۴۷۲) حدثنا قتيبة نا الليث عن الخليل بن مرة عن يحيى بن اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَاَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ

۲۴۷۲۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے وہ انہیں بہت پسند آتیں لیکن یاد نہیں رہتیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مدد حاصل کرو اور ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ کیا۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس لئے کہ امام بخاری، خلیل بن مرہ کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔

(۲۴۷۳) حدثنا يحيى بن موسى ومحمود بن غيلان قالا نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى بن اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُكْتُبُوْا لِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا لِاَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۲۴۷۳۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور پھر ایک قصہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ابو شاہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خطبہ میرے لئے لکھوا دیجئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابو شاہ کو لکھ دو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شیبان بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۷۴) حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اَخِيْهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ

۲۴۷۴۔حضرت ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: صحابہ میں سے عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ کوئی صحابی مجھ سے زیادہ احادیث نہیں جانتا وہ بھی اس لئے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں

❶ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا تا کہ قرآن و حدیث ایک دوسرے میں مل نہ جائیں اور لوگ پورے کو ہی قرآن نہ سمجھنے لگیں۔ لیکن جب یہ خدشہ ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے کئی صحابہ کو احادیث لکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ جیسے کہ آئندہ حدیث میں بھی مذکور ہے۔ (مترجم)

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

لکھتا تھا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۳۹۳۔ مَاجَآءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ

باب ۱۳۹۳۔ بنو اسرائیل سے روایت کرنا۔

۲۴۷۵۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن عبد الرحمٰن بن ثوبان العابد الشامي عن حسان بن عطية عن ابي كبشة السلولي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۲۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ غائبین کو میری باتیں پہنچاؤ خواہ وہ ایک ہی آیت ہو۔ ❶ نیز فرمایا کہ بنو اسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ❷ اور جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، ابو عاصم سے وہ اوزاعی سے وہ حسان بن عطیہ سے وہ ابو کبشہ سلولی سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۴۔ مَاجَآءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

باب ۱۳۹۴۔ خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

(۲۴۷۶) حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الكوفي نا احمد بن بشير عن شبيب بن بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

۲۴۷۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے سواری مانگنے کے لئے آیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس سواری نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اسے دوسرے کسی شخص کے پاس بھیج دیا اس نے اسے سواری دے دی تو وہ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں یہ بتانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

---

❶ یہاں آیت پہنچانے سے مراد حدیث ہے کیونکہ قرآن کی حفاظت کا تو اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے اور بلا شک وشبہ محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔ لہٰذا حدیث کا پہنچانا بدرجۂ اولیٰ ضروری ہوا۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ایسا کلام ہے جو جوامع الکلم میں سے ہو۔ چنانچہ معنی یہ ہوئے کہ مجھ سے ایک حدیث بھی پہنچاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کے وعدے کے بعد اس کی حفاظت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی اگر ان کے واقعات نقل کر کے ان سے عبرت حاصل کرو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں نہ کہ شریعت اور احکام کیونکہ وہ سب شریعت محمدی ﷺ سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۲۴۷۷) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ

۲۴۷۷۔حضرت ابومسعود بدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوا اور بتایا کہ اس کی سواری مرگئی ہے تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ فلاں کے پاس جاؤ۔ وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دے دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو خیر کا راستہ بتائے اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا کرنے والے کے لئے یا فرمایا: جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے۔ ابومسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمروؓ ہے۔ حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے وہ ابوعمرو شیبانی سے وہ ابومسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں راوی کو شک نہیں ہوا۔

(۲۴۷۸) حدثنا محمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال و غیر واحد قالوا نا أسامة عن برید بن عبد اللّٰه بن ابی بردة عن جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَلْتُوْجَرُوْا وَلْیَقْضِیَ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ مَاشَآءَ

۲۴۷۸۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوسروں کے لئے سفارش کیا کرو تاکہ اجر حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابوبردہ ہے اور یہ ابوموسیٰ اشعری کے بیٹے ہیں ان سے ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

(۲۴۷۹) حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع وعبدالرزاق عن سفیان عن الاعمش عن عبداللّٰه بن مرة عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ کِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ

۲۴۷۹۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ مظلوم ہوتے ہوئے قتل کیا جائے اور اس کا گناہ آدمؑ کے بیٹے کو نہ پہنچے۔ اس لئے کہ اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق ''اسن'' کی جگہ ''سن'' کا لفظ نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۵۔ فِیْ مَنْ دَعَا اِلَی هُدًی فَاتُّبِعَ

باب ۱۳۹۵۔جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور اس کی تابعداری کی گئی۔

(۲۴۸۰) حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن

۲۴۸۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَّتَّبِعُهٗ لَايَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَّتَّبِعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا

شخص نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا● اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس کی تابعداری کرنے والوں کو ہوگا۔ اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جب کہ اگر کوئی شخص گمراہی کی طرف● دعوت دے گا۔ تو اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں پر اور اس میں بھی ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۸۱) حدثنا احمد بن منیع نایزید بن هارون قال ناالمسعودی عن عبد الملك بن عمیر عن ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا

۲۴۸۱۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا● اور اس میں اس کی اتباع کی گئی تو اس کے لئے بھی اس کے متبعین کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جب کہ اگر کسی نے برائی کے کسی طریقے کو رواج دیا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کے لئے اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ ہی سے مرفوعاً مروی ہے۔ پھر منذر بن جریر بن عبداللہ بھی اسے اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح عبیداللہ بن جریر بھی اسی سند سے بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۶۔ اَلْاَخْذُ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابُ الْبِدْعَةِ

باب ۱۳۹۶۔ سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا۔

(۲۴۸۲) حدثنا علی بن حجر نا بقیة الولید عن بحیر بن سعد عن خالدبن معدان عن عبدالرحمٰن بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً

۲۴۸۲۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد اتنی بلیغ نصیحت کی۔ کہ اس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی وصیت ہے آپ ﷺ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تقویٰ اور سننے اور ماننے کی

● ہدایت کی طرف بلانے سے مراد ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف دعوت دینا ہے اور اس میں دعوت دینے والے کو قیامت تک اس کی دعوت قبول کرنے والوں کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ (مترجم) ● اس سے مراد ہر برائی، بدعت اور ظلم وغیرہ ہے، اسے بھی قیامت تک اپنے ہر متبع کا گناہ ملتا رہے گا اور ان گناہ کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں آئے گی۔ (مترجم) ● اچھے طریقے سے مراد یہ ہے کہ کسی سنت کو زندہ کیا یا کسی اسلامی شعار کو جاری کیا یا کسی عمل کو مسنون طریقے کے مطابق جاری کرایا وغیرہ وغیرہ نہ کہ کوئی بدعت نکالی واللہ اعلم (مترجم)

ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَ اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔اس لئے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔خبردار نئی چیزوں سے بچنا۔کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔لہٰذا اگر کسی پر ایسا وقت آجائے۔تو اسے چاہئے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔(تم لوگ اسے) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑلو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ثور بن یزید اسے خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ عرباض سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں پھر حسن بن علی خلال اور کئی راوی بھی اسے ابو عاصم سے وہ ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے وہ عرباض بن ساریہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔عرباض کی کنیت ابو نجیح ہے۔پھر یہ حدیث حجر بن حجر سے بھی عرباض ہی کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۴۸۳) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن نامحمد بن عيينة عن مروان بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ اَعْلَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا

۲۴۸۳۔حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارثؓ سے فرمایا کہ جان لو۔انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جان لوں؟ فرمایا: یہ کہ جس نے میرے بعد میری کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مر چکی تھی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لئے۔اس کے باوجود ان کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) پسند نہیں کرتے تو اس کے لئے اتنے ہی گناہ لکھے جائیں گے جتنے کہ اس بدعت پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھے جائیں گے اور اس سے ان کے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہؒ مصیصی شامی ہیں۔جب کہ کثیر بن عبداللہ عمرو بن عوف مزنی کے بیٹے ہیں۔

(۲۴۸۴) حدثنا مسلم بن حاتم الانصاری البصری عن محمد بن عبدالله الانصاری عن ابيه عن علی بن زيد عن سعيد بن الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ

۲۴۸۴۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیٹے اگر تم اس حالت میں صبح اور شام کرسکو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کوئی برائی نہ ہو تو کرو۔پھر فرمایا: بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا۔وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحْيَانِي وَمَنْ اَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری اور ان کے والد ثقہ ہیں علی بن زید صدوق ہیں لیکن وہ ایسی اکثر روایات کو مرفوع کہہ دیتے ہیں جو دوسرے راوی موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار، ابو ولید سے وہ شعبہ سے اور وہ علی بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ سعید بن مسیب کی انسؓ سے اس کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ پھر عباد منقری یہ حدیث علی بن زید سے اور وہ انس سے نقل کرتے ہوئے سعید بن مسیب کا ذکر نہیں کرتے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں پہچانا۔ انس بن مالکؓ کا انتقال ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیبؒ کا ۹۵ھ میں ہوا۔

بَاب ۱۳۹۷۔ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۹۷۔ جن چیزوں سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا۔

(۲۴۸۵) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّي فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ

۲۴۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی پر چھوڑ دو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔ ● اور جب میں تمہارے لئے کوئی چیز بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لیا کرو کیونکہ تم سے پہلی امتیں زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَاب ۱۳۹۸۔ مَاجَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

باب ۱۳۹۸۔ مدینہ کے عالم کی فضیلت۔

(۲۴۸۶) حدثنا الحسن بن الصباح البزار واسحق بن موسى الانصاري قال نا سفيان بن عيينه عن ابن جريج عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

۲۴۸۶۔ حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ علم حاصل کرنے کے لئے (دور دراز سے) اونٹوں پر سفر کریں گے۔ وہ لوگ مدینہ کے عالم سے کسی کو علم میں زیادہ نہیں پائیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ ہی سے منقول ہے کہ اس عالم سے مراد امام مالک بن انس ہیں۔ اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عمری زاہد ہیں۔ ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ نیز یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اس شخص سے مراد مالک بن انس ہیں۔

● یعنی بغیر ضرورت کے سوال نہ کیا کرو اور میں جو حکم دوں اس کی تعمیل کیا کرو نیز جن چیزوں سے منع کروں ان سے باز رہا کرو۔ کیونکہ زیادہ سوالات کرنے سے احکام زیادہ ہو جائیں گے اور پھر انہیں بجالانا مشکل ہو جائے گا۔ (مترجم)

بَاب ۱۳۹۹ ۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

(۲۴۸۷) حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابراهیم بن موسٰی نا الولید هوا بن مسلم نا روح بن جناح عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

باب ۱۳۹۹۔ علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۴۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ، شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۴۸۸) حدثنا محمود بن خراش البغدادی نا محمد بن یزید الواسطی نا عاصم بن رجاء بن حیوة عن قیس بن کَثِیْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَبِی الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ قَالَ مَا اَقْدَمَكَ يَا اَخِیْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتَ اِلَّا فِیْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّبْتَغِیْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى لِّطَالِبِ وَ اِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانُ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ

۲۴۸۸۔ حضرت قیس بن کثیر فرماتے ہیں کہ مدینہ سے ایک شخص دمشق میں ابو درداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: بھائی آپ کیوں آئے؟ (انہوں نے جواب دیا) مجھے خبر ملی ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کیا ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا آپ کو کوئی اور کام نہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا آپ تجارت کے لئے نہیں آئے؟ عرض کیا: میں صرف اس حدیث کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: اگر کوئی شخص علم کا راستہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیں گے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضاء کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں نیز عالم کے لئے آسمان و زمین میں موجود ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلیاں بھی پانی میں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ پھر عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے چاند کی ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے بلکہ علم ہی ان کا ورثہ ہوتا ہے۔ جس نے اسے حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بہت سارا حصہ حاصل کر لیا۔

ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوۃ کی ہی سند سے جانتے ہیں۔ اس کی سند متصل نہیں۔ محمود بن خراش نے بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے پھر عاصم بن رجاء بن حیوۃ بھی داؤد بن قیس سے وہ ابو درداء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ محمود بن خراش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲۴۸۹) حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن بن اَشْوَعَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِیِّ

۲۴۸۹۔ حضرت یزید بن سلمہ جعفیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنی ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُّنْسِيَ اَوَّلَهٗ اٰخِرُهٗ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ

کہ میں بعد والی احادیث یاد کرتے کرتے پچھلی بھلا بیٹھوں لہذا آپ مجھے کوئی جامع سی چیز بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کے متعلق جانتے ہو ان میں اللہ سے ڈرو۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میرے نزدیک یہ مرسل ہے کیونکہ ابن اشوع کی یزید بن سلمہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کا نام سعید بن اشوع ہے۔

(۲۴۹۰) حدثنا ابو كريب نا خلف بن ايوب عن عوف عن ابن سيرين عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ

۲۴۹۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو منافق میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ حسن اخلاق اور دین کی سمجھ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عوف کی سند سے صرف خلف بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہم نے ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہمیں علم نہیں کہ وہ کیسے ہیں۔

(۲۴۹۱) حدثنا محمد بن عبد الاعلى نا سلمة بن رجاء نا الوليد بن جميل نا القاسم ابو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

۲۴۹۱۔ حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے دو شخصوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ایک عابد اور دوسرا عالم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے میری تمہارے ادنیٰ ترین آدمی پر۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام اہل زمین و آسمان یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں تک، ایسے شخص کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے میں نے ابوعمار حسین بن حریث کو فضیل بن عیاض کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا کہ ایسا عالم جو لوگوں کو علم سکھاتا ہے آسمان میں بڑا آدمی پکارا جاتا ہے۔

(۲۴۹۲) حدثنا عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

۲۴۹۲۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن بھلائی اور خیر کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت پر ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۴۹۳) حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندى نا عبدالله بن نمير عن ابراهيم بن الفضل عَنْ سَعِيْد المَقْبُرِيّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

۲۴۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمت کی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہذا اسے جہاں بھی پائے وہی اس کا مستحق ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ اور ابراہیم بن فضل مخزومی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

اَبْوَابُ الْاِسْتِيْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آداب اور اجازت لینے کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۴۰۰۔ مَاجَاءَ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

(۲۴۹۴) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

باب ۱۴۰۰۔ سلام کو رواج دینا۔

۲۴۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مومن نہ ہو جاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم لوگ اسے کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو وہ چیز یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور رواج دو۔

اس باب میں عبداللہ بن سلامؓ، عبداللہ بن عمروؓ، براءؓ، انسؓ، ابن عمرؓ اور شریح بن ہانیؒ سے بھی روایت ہے۔ شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۱۔ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ السَّلَامِ

(۲۴۹۵) حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن والحسين بن محمد الجريرى البلخى قالانا محمد بن كثير عن جعفر بن سليمان الضبعى عن عوف عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

باب ۱۴۰۱۔ سلام کی فضیلت۔

۲۴۹۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دس (۱۰) نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آیا اور کہا کہ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے بیس (۲۰) نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے اس طرح سلام کیا: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے تیس (۳۰) نیکیاں ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں ابوسعید ؓ، علی ؓ اور سہل بن حنیف ؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۰۲۔ مَاجَاءَ فِي اَنَّ الْاِسْتِيْذَانَ ثَلَاثٌ

(۲۴۹۶) حدثنا سفيان بن وكيع نا عبدالاعلى بن عبدالاعلى عن الجريرى عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَاصَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَاءَهٗ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ اَلسُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا

باب ۱۴۰۲۔ داخل ہونے کے لئے تین مرتبہ اجازت لینا۔

۲۴۹۶۔ حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ ؓ نے عمر ؓ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اور فرمایا: السلام علیکم کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ عمر ؓ نے کہا کہ یہ ایک مرتبہ ہوا۔ پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے اور دوبارہ اجازت چاہی عمر ؓ نے کہا: دو مرتبہ۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد تیسری مرتبہ اسی طرح اجازت مانگی۔ عمر ؓ نے کہا۔ تین مرتبہ۔ پھر وہ واپس ہوگئے تو عمر ؓ نے دربان سے پوچھا کہ انہوں نے کیا کیا؟ اس نے کہا: واپس چلے گئے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ ابوموسیٰ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ عمر ؓ نے فرمایا: سنت ہے؟ اللہ کی قسم تم مجھے کوئی دلیل پیش کرو اور گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں تنبیہ کروں گا۔ ابوسعید ؓ کہتے ہیں کہ اس پر ابوموسیٰ ہم انصاریوں کی ایک جماعت کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کیا تم لوگ احادیث رسول ﷺ کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ اجازت تین مرتبہ مانگی جائے اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ لوٹ جاؤ۔ پھر لوگ ان سے مذاق کرنے لگے ابوسعید کہتے ہیں پھر میں نے سر اٹھایا اور کہا کہ اس معاملے میں آپ کو عمر ؓ سے جو سزا ملے اس میں میں بھی آپ کا شریک ہوں۔ پھر ابوسعید ؓ، حضرت عمر ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ابوموسیٰ ؓ کی بات کی تصدیق کی۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں تھا۔

اس باب میں علی ؓ اور طارق ؓ (جو سعد کے مولیٰ ہیں) سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس اور کنیت ابومسعود ہے۔ یہ حدیث کئی راوی ان کے علاوہ ابونضرہ ؓ سے بھی نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

(۲۴۹۷) حدثنا محمود بن غيلان نا عمرو بن

۲۴۹۷۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ

یونس عن عکرمة بن عمار ثنی ابوزمیل ثنی ابن عباس عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِیْ

سے تین مرتبہ داخل ہونے کی اجازت مانگی اور آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰؓ پر اعتراض اس بات پر کیا تھا کہ تین مرتبہ میں اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا چاہیے۔ چنانچہ انہیں اس کا علم نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ میں اجازت نہ ملنے پر لوٹ جانے کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۴۰۳ ۔ کَیْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب ۱۴۰۳۔ سلام کا کس طرح جواب دیا جائے۔

(۲۴۹۸) حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبداللّٰه بن نمیر نا عبیداللّٰه بن عمر عن سعید الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ

۲۴۹۸۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے کے بعد حاضر خدمت ہوکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک۔ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے یحییٰ بن سعید قطان بھی عبیداللہ بن عمر سے اور وہ سعید مقبریؒ سے نقل کرتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۴ ۔ فِیْ تَبْلِیْغِ السَّلَامِ

باب ۱۴۰۴۔ کسی کو سلام بھیجنا۔

(۲۴۹۹) حدثنا علی بن منذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن زکریا بن ابی زائدہ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِیْلَ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

۲۴۹۹۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے مجھے کہا: کہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے وہ ابن نمیر سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے ابوسلمہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۵ ۔ فِیْ فَضْلِ الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

باب ۱۴۰۵۔ سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت۔

(۲۵۰۰) حدثنا علی بن حجر نا قران بن تمام الاسدی عن ابی فروة الرهاوی یزید بن سنان عن سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّهُمَا یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ

۲۵۰۰۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جب دو آدمیوں کی ملاقات ہو تو کون پہلے سلام کرے: جو اللہ کے زیادہ نزدیک ہوگا وہ سلام میں پہل کرے گا۔

اَوْ لَهُمَا بِاللّٰهِ

یہ حدیث حسن ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ ابوفروہ راوی مقارب الحدیث ہیں۔ لیکن ان کے بیٹے ان سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۶۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

(۲۵۰۱) حدثنا قتيبة نا ابنُ لهيعةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ

باب ۱۴۰۶۔ سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت۔

۲۵۰۱۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں سے اور نصاریٰ کا ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔ (یعنی تم ایسا نہ کرو۔)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک اسے ابن لہیعہ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۷۔ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

(۲۵۰۲) حدثنا ابوالخطاب زياد بن يحيى البصرى نا ابو عتاب سهل بن حماد نا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

باب ۱۴۰۷۔ بچوں کو سلام کرنا۔

۲۵۰۲۔ سیار کہتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں انسؓ کے ساتھ تھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کیا اور فرمایا: کہ میں (انسؓ) آنحضرت ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے کئی حضرات نے ثابت سے نقل کیا ہے۔ پھر یہ کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔ قتیبہ بھی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۸۔ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَاءِ

(۲۵۰۳) حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا عبد الحميد بن بهرام انه سمع شهر بن حوشب يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ

باب ۱۴۰۸۔ عورتوں کو سلام کرنا۔

۲۵۰۳۔ حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سے گزرے تو عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کیا پھر راوی عبدالحمید نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ عبدالحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے روایت میں کوئی مضائقہ نہیں امام بخاری کہتے ہیں کہ شہر بن حوشب کی احادیث حسن ہیں اور انہیں قوی قرار دیتے ہیں۔ لیکن ابن عوف ان پر اعتراض کرتے ہیں پھر ہلال بن ابی زینب

سے شہر ہی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عوف سے سنا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ نضر کہتے ہیں: یعنی ان پر طعن کیا ہے۔

باب ۱۴۰۹ ۔ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

(۲۵۰۴) حدثنا ابوحاتم الانصاری البصری مسلم بن حاتم نا محمد بن عبدالله الانصاری عن ابیه عن عَلِي بن زَيد عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۰۹۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔

۲۵۰۴۔ حضرت سعید بن مسیبؒ، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر بھی۔

باب ۱۴۱۰ ۔ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

(۲۵۰۵) حدثنا الفضل بن الصباح نا سعید بن زکریا عن عنبسة بن عبدالرحمٰن عن محمد بن زاذان عن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْعُوْا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ

باب ۱۴۱۰۔ کلام سے پہلے سلام کرنا۔

۲۵۰۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کلام سے پہلے کیا جانا چاہئے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی کو اس وقت تک کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔

یہ حدیث منکر ہے ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عنبسہ بن عبدالرحمٰن ضعیف اور ذاہب الحدیث ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

باب ۱۴۱۱ ۔ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

(۲۵۰۶) حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلَى أَضْيَقِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۱۔ ذمی (کافر) کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

۲۵۰۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں پاؤ تو اسے تنگ راستے کی طرف سے گزرنے پر مجبور کردو۔

(۲۵۰۷) حدثنا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی

۲۵۰۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ یہودی آنحضرت ﷺ کے

ثنا سفیان عن الزهری عَنْ عروۃ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ

پاس آئے اور کہا: السام علیک (یعنی تم پر موت آئے) آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: علیکم (تم پر ہو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا تم ہی پر سام اور لعنت ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو ہی کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی۔ فرمایا: میں نے بھی تو انہیں "علیکم" کہہ کر جواب دے دیا تھا۔

اس باب میں ابوبصرہ غفاری، ابن عمرؓ، انسؓ اور عبدالرحمن جہنی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۲۔ مَاجَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ

باب ۱۴۱۲۔ جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا۔

(۲۵۰۸) حدثنا یحیی بن موسٰی نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن عروۃ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

۲۵۰۸۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے۔ جس میں یہودی بھی تھے اور مسلمان بھی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۳۔ مَاجَاءَ فِي تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

باب ۱۴۱۳۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

(۲۵۰۹) حدثنا محمد بن المثنی وابراهیم بن یعقوب قالا نا روح بن عبادۃ عن حبیب بن شهید عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ

۲۵۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار، پیدل چلنے والے کو۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی تعداد زیادہ کو سلام کرے ابن مثنی اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ "چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔"

اس باب میں عبدالرحمن بن شبلؓ، فضالہ بن عبیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔ ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید کہتے ہیں کہ حسن کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

(۲۵۱۰) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰه نا حیوۃ بن شریح اخبرنی ابوهانئ الخولانی عن ابی عَلِيٍّ الْجُهَنِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۵۱۰۔ حضرت فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھڑ سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا کھڑے کو اور تھوڑی تعداد والے زیادہ کو سلام کریں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

(۲۵۱۱) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللہ بن المبارك نا معمر عن همام بن منبه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

۲۵۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، چلنے والے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۴۔ اَلتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ

باب ۱۴۱۴۔ مجلس میں بیٹھتے یا اٹھتے وقت سلام کرنا۔

(۲۵۱۲) حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سعید المقبري عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

۲۵۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر جی چاہے تو بیٹھے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے عجلان بھی سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۱۵۔ اَلْاِسْتِئْذَانُ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

باب ۱۴۱۵۔ گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا۔

(۲۵۱۳) حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن عبیداللہ بن ابی جعفر عن ابی عبدالرحمٰن الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ

۲۵۱۳۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی کا پردہ ہٹا کر اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکا گویا کہ اس نے گھر کی چھپی ہوئی چیز دیکھ لی اور اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لئے حلال نہیں تھا۔ پھر اگر اس دوران کسی نے اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں تو میں اس کا بدلہ نہیں دلاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ نہیں تھا اور وہ بند بھی نہیں تھا پھر۔ اس کی گھر والوں پر نظر پڑ گئی تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں بلکہ گھر والوں کی غلطی ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کے مثل صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

باب ۱۴۱۶۔ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب ۱۴۱۶۔ بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا۔

(۲۵۱۴) حدثنا بندار نا عبدالوهاب الثقفی عن حمید عن انس ان النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ فَاطَّلَعَ عَلَیْہِ رَجُلٌ فَاَھْوٰی اِلَیْہِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ

۲۵۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ ایک شخص نے آپ کے گھر میں جھانکا تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں تیر لے کر اس کی طرف لپکے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۱۵) حدثنا ابن ابی عمر نا سفیٰن عن الزُّھری عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِیِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِدْرَاۃٌ یَحُکُّ بِھَا رَأْسَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِھَافِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۲۵۱۵۔ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے حجرہ مبارک کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک برش تھا جس سے آپ ﷺ سر کو کھجا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ اجازت لینا اسی لئے شروع کیا گیا ہے کہ پردہ تو آنکھ ہی سے ہوتا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۷۔ التَّسْلِیْمُ قَبْلَ الْاِسْتِیْذَانِ

باب ۱۴۱۷۔ اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا۔

(۲۵۱۶) حدثنا سفیان بن وکیع نا روح بن عبادۃ عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان ان عمرو بن عبداللّٰہ بْنِ صَفْوَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ کَلَدَۃَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ بَعَثَہٗ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِیْ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اُمَیَّۃُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُہٗ مِنْ کَلَدَۃَ

۲۵۱۶۔ حضرت کلدہ بن حنبلؓ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہؓ نے انہیں دودھ، پیوی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر داخل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ واپس جاؤ اور سلام کر کے اجازت مانگو۔ اور یہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے سنائی اور کلدہ کا ذکر نہیں کیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عاصم بھی ابن جریج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(۲۵۱۷) حدثنا سوید بن نصرانا عبداللّٰہ بن المبارك انا شعبة عن محمد ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ

۲۵۱۷۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد پر آنحضرت ﷺ کے قرض کے متعلق بات کرنے کے لئے آپ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔فرمایا: میں میں۔گویا کہ یہ جواب پسند نہیں کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۸۔ فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ اَهْلَهٗ لَيْلًا

۱۴۱۸۔سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

(۲۵۱۸) حدثنا احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس عن نبیح الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

۲۵۱۸۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سفر سے رات کو واپس آنے پر عورتوں کے پاس داخل ہونے سے منع فرمایا۔

اس باب میں انسؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رات کو سفر سے واپسی پر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا۔لیکن دو شخصوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور داخل ہو گئے تو دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔یہ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کا وبال تھا۔

باب ۱۴۱۹۔ مَاجَاءَ فِيْ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب ۱۴۱۹۔مکتوب کو خاک آلود کرنا۔

۱۴۱۹ حدثنا محمود بن غیلان ناشبابة عن حمزة عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ

۲۵۱۹۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کچھ لکھے تو اسے خاک آلود کر لینا چاہئے کیونکہ اس میں انجاح مرام کی امید ہے۔

یہ حدیث منکر ہے۔ہم اسے ابوزبیر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔حمزہ: عمرو نصیبی کے بیٹے ہیں۔یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۲۰۔

باب ۱۴۲۰۔

(۲۴۲۰) حدثنا قتیبة نا عبیداللّٰہ بن الحارث عن عنبسة عن محمد بن زاذان عن اُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ

۲۵۲۰۔حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ اس سے کہہ رہے تھے کہ قلم کو کان پر رکھو اس لئے کہ یہ املاء کرانے والے کو زیادہ یاد دلاتا ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہے کیونکہ محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

باب ۱۴۲۱ ۔ فِیْ تَعْلِیْمِ السُّرْیَانِیَّۃِ

(۲۵۲۱) حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیه عن خارجة بن زید بن ثابت عَنْ اَبِیْهِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِّنْ كِتَابِ یَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ یَهُوْدَ عَلٰی كِتَابِیْ قَالَ فَمَا مَرَّبِیْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰی تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰی یَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَیْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَیْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ

باب ۱۴۲۱۔ سریانی زبان کی تعلیم۔

۲۵۲۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنے لئے یہودیوں کی کتاب سے کچھ کلمات سیکھنے کا حکم دیا۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم مجھے بالکل اطمینان نہیں کہ وہ میرے لئے صحیح لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر آدھا ماہ بھی نہیں گذرا تھا کہ میں نے سریانی زبان سیکھ لی۔ چنانچہ جب میں سیکھ گیا تو آپ ﷺ اگر یہودیوں کو کچھ لکھواتے تو میں لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی چیز آتی تو اسے بھی پڑھ کر سناتا۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ اعمش، ثابت بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن ثابت نے فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

باب ۱۴۲۲ ۔ فِیْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِیْنَ

(۲۵۲۲) حدثنا یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلی عن سعید عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰی كِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلٰی نَجَاشِیِّ وَاِلٰی كُلِّ جَبَّارٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْهِ

باب ۱۴۲۲۔ مشرکین سے خط وکتابت کرنے کے متعلق۔

۲۵۲۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے وفات سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر حاکم کو خطوط لکھوائے جن میں انہیں اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس پر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۳ ۔ مَاجَاءَ كَیْفَ یُكْتَبُ اِلٰی اَهْلِ الشِّرْكِ

(۲۵۲۳) حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰه بن المبارك نا یونس عن الزهری قال اخبرنی عبیداللّٰه بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْهِ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ

باب ۱۴۲۳۔ مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے۔

۲۵۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابوسفیانؓ بن حرب نے انہیں بتایا کہ ہرقل نے انہیں کچھ لوگوں کے ساتھ تجارت کے لئے شام جانے کے موقع پر پیغام بھیجا تو سب اس کے دربار میں حاضر ہوئے پھر ابوسفیان نے حدیث ذکر کی اور کہا کہ: ہرقل نے آنحضرت ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا اس میں لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف

❶ یہ حدیث کسی بھی زبان کے سیکھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ (مترجم)

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ

سے ہرقل کی طرف بھیجی گئی ہے جو روم کا بڑا حاکم ہے۔ سلامتی اس پر جو ہدایت کے راستے کی اتباع کرے۔ اما بعد:

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

باب ١٤٢٤۔ مَاجَاءَ فِیْ خَتْمِ الْکِتَابِ

(٢٥٢٤) حدثنا اسحٰق بن منصور اخبرنا معاذ بن هشام ثنی ابی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ قِیْلَ لَہٗ اَنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا کِتَابًا عَلَیْہِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ کَفِّہٖ

باب ١٤٢٤۔ خط پر مہر لگانا۔

٢٥٢٤۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا یہ لوگ بغیر مہر کے کوئی چیز قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا کہ میں آپ ﷺ کی ہتھیلی میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ جس میں آپ ﷺ کی مہر تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٤٢٥۔ کَیْفَ السَّلَامُ

(٢٥٢٥) حدثنا سوید انا عبداللّٰہ ابن المبارک انا سلیمان بن المغیرة نا ثابت البنانی نا ابن اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجُهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَیْسَ اَحَدٌ یَقْبَلُنَا فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِنَا اَهْلَہٗ فَاِذَا ثَلٰثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ وَکُنَّا نَحْتَلِبُہٗ فَیَشْرَبُ کُلُّ اِنْسَانٍ نَصِیْبَہٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصِیْبَہٗ فَیَجِیْءُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَیُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا لَا یُوْقِظُ النَّائِمَ وَیُسْمِعُ الْیَقْظَانَ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَاْتِیْ شَرَابَہٗ فَیَشْرَبُہٗ

باب ١٤٢٥۔ سلام کی کیفیت۔

٢٥٢٥۔ حضرت مقداد بن اسودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی مدینہ میں آئے۔ ہمارے کان اور آنکھیں فاقے کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھیں۔ ہم خود کو صحابہؓ کے سامنے پیش کرتے تو کوئی ہمیں قبول نہ کرتا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ہمیں لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں ان کا دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہر شخص دودھ دوہنے کے بعد اپنا حصہ پی لیتا اور آپ ﷺ کا حصہ رکھ دیتا۔ آنحضرت ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سن لیتا۔ پھر مسجد جاتے اور نماز پڑھتے پھر واپس آتے اور اپنے حصے کا دودھ پیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۶۔ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلٰى مَنْ يَبُوْلُ

باب ۱۴۲۶۔ پیشاب کرتے ہوئے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

(۲۵۲۶) حدثنا بندار ونصر بن علی قالا: نا ابواحمد الزبیری عن سفیان عن الضحاك بن عثمان عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

۲۵۲۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے لہٰذا اسے جواب نہیں دیا۔

محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے اور وہ ضحاک بن عثمان سے اس سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں علقمہ بن فغواءؓ، جابرؓ، براءؓ اور مہاجر بن قنفذؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۷۔ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

باب ۱۴۲۷۔ ابتداء میں علیک السلام کہنا مکروہ ہے۔

(۲۵۲۷) حدثنا سوید نا عبداللہ نا خالد الحذاء عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَ هُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ رَدَّ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۲۵۲۷۔ حضرت ابوتمیمہ ہجیمی اپنے قوم کے ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو آپ ﷺ کو نہ پا کر ایک جگہ بیٹھ گیا اتنے میں چند لوگ آئے آنحضرت ﷺ بھی انہی میں تھے۔ میں آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا۔ آپ ﷺ ان کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو ان میں سے بعض آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! میں نے جب یہ دیکھا تو میں بھی کہنے لگا علیک السلام یارسول اللہ (تین مرتبہ اسی طرح کہا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میت کی دعا ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملے تو کہے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ (تین مرتبہ)

ابوغفار یہ حدیث ابوتمیمہ ہجیمی سے اور وہ ابی جری جابر بن سلیم ہجیمی سے نقل کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا......الحدیث ابوتمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ حسن بن علی خلال بھی ابواسامہ سے وہ ابوغفار مثنیٰ سے وہ ابوتمیمہ ہجیمی سے اور وہ جابر بن سلیم سے نقل کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: علیک السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۵۲۸) حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبد الصمد

۲۵۲۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سلام

بن عبد الوارث نا عبدالله بن المثنی نا ثمامة بن عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاَ ثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا

کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب بات کرتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۲۸

باب ۱۴۲۸۔

(۲۵۲۹) حدثنا الانصاری نامعن نا مالك عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة عن اَبِیْ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذَا قَبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۵۲۹۔ حضرت ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو تو آنحضرت ﷺ کی طرف آ گئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں جب وہاں کھڑے ہوئے تو ایک نے لوگوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا جب کہ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا تھا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف ٹھکانہ بنانا چاہا تو اللہ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے شرم کی (اور پیچھے بیٹھ گیا) تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ: ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام یزید ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔

(۲۵۳۰) حدثنا علی بن حجر ناشریك عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ

۲۵۳۰۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے زہیر بن معاویہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۲۹۔ مَاجَآءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيْقِ

باب ۱۴۲۹۔ راستے میں مجلس لگا کر بیٹھنے والوں پر کیا واجب ہے۔

(۲۵۳۱) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود

۲۵۳۱۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ انصار کے پاس سے

عن شعبة عن أبي إسحاق عن البراء ولم يسمعه منه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بناس من الأنصار وهم جلوس في الطريق فقال إن كنتم لا بد فاعلين فردوا السلام وأعينوا المظلوم واهدوا السبيل

گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہاں بیٹھنا ضروری ہو تو ہر سلام کرنے والے کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابوشریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۳۰۔ ماجاء في المصافحة

باب ۱۲۳۰۔ مصافحے کے متعلق۔

(۲۵۳۲) حدثنا سويد نا عبدالله نا حنظلة بن عبيدالله عن أنس بن مالك قال قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقى أخاه أو صديقه أينحني له قال لا قال أفيلتزمه ويقبله قال لا قال فيأخذ بيده ويصافحه قال نعم

۲۵۳۲۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی یا دوست کو ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہیں۔عرض کیا: تو کیا اس سے لپٹ جائے اور بوسہ دے۔فرمایا: نہیں۔عرض کیا: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵۳۳) حدثنا سويد نا عبدالله نا همام عن قتادة قال قلت لأنس بن مالك هل كانت المصافحة في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم

۲۵۳۳۔حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا صحابہ میں مصافحہ مروج تھا؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۳٤) حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا يحيى بن سليم الطائفي عن سفيان عن منصور عن خيثمة عن رجل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تمام التحية الأخذ باليد

۲۵۳۴۔حضرت ابن مسعودؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا تحیہ کو پورا کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہم اسے صرف یحیٰی بن سلیم کی سفیان سے روایت سے جانتے ہیں۔میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے محفوظ احادیث میں نہیں شمار کیا۔اور کہا کہ شاید یحیٰی نے سفیان کی منصور سے مروی حدیث کا ارادہ کیا ہو جو خیثمہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن مسعودؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنی ہے کہ فرمایا: رات کو صرف اس شخص کے لئے باتیں کرنا جائز ہے جس کا نماز پڑھنے کا ارادہ ہو یا وہ مسافر ہو۔امام بخاری کہتے ہیں: منصور، ابو اسحاق سے وہ عبدالرحمن یا کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ مصافحہ کرنا تحیہ کو پورا کرتا ہے۔

(۲۵۳۵) حَدَّثَنَا سوید بن نصرنا عبداللّٰه نا یحیی بن ایوب عن عبیداللّٰه بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم ابی عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَهٗ، عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَوْقَالَ عَلٰی یَدِهٖ فَیَسْاَلُهٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَةُ۔

۲۵۳۵۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریض کی پیشانی یا فرمایا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور اس سے اس کی کیفیت پوچھنا پوری عیادت ہے اور تمہارے درمیان مصافحہ پوری تحیہ ہے۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف۔ قاسم۔ قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ ثقہ ہیں اور یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولی اور شامی ہیں۔

(۲۵۳۶) حدثنا سفیان بن وکیع واسحٰق بن منصور قالانا عبداللّٰه بن نمیر عن الاجلح عن اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُّسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا

۲۵۳۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دو مسلمان ایسے نہیں جو ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت نہ کردی جائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے ابواسحاق، براء سے نقل کرتے ہیں اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۴۳۱۔ مَاجَآءَ فِی الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۱۴۳۱۔ بوسے اور معانقے کے متعلق۔

(۲۵۳۷) حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابراهیم بن یحیی بن محمد بن عبادالمدینی ثنی ابی یحیی بن محمد عن محمد بن اسحاق عن محمد بن مسلم الزهری عن عروة بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَهٗ، وَاللّٰهِ مَارَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ

۲۵۳۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہؓ ❶ مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تھے۔ وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ برہنہ ❷ کپڑے کھینچتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ اللہ کی قسم میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے یا بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے زہری کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۳۲۔ مَاجَآءَ فِیْ قُبْلَةِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ

۱۴۳۲۔ ہاتھ اور پیر کو بوسہ دینا۔

---

❶ زید بن حارثہؓ آنحضرت ﷺ کے متبنّیٰ تھے۔ آپ ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی اور یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ (مترجم)۔ ❷ برہنہ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی تھی اور خوشی کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ اوڑھ بھی نہیں سکے اور جلدی ان سے معانقے کے لئے دوڑے۔ (مترجم)

(۲۵۳۸) حدثنا ابو كريب نا عبدالله بن ادريس وابو اسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ إِذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ إِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبٰو وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدِ أَلَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ قَالُوْا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ تَقْتُلُنَا الْيَهُوْدُ

۲۵۳۸۔حضرت صفوان بن عسالؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو۔اس کے ساتھی نے کہا نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔وہ دونوں آئے اور نو نشانیوں کے متعلق پوچھا۔● آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا حرام ہے، بے قصور شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کرے (یعنی تہمت وغیرہ لگا کر) جادو مت کرو، سود مت کھاؤ، پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ، کافروں سے مقابلہ کرتے وقت پیٹھ مت پھیرو اور خصوصاً یہودیوں کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ ہفتے کے دن ظلم و زیادتی نہ کرو۔راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پیر چوم لئے۔اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ کہنے لگے کہ یہودی کہتے ہیں کہ داؤدؑ نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہوں۔ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ ﷺ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔●

اس باب میں یزید اسودؓ، ابن عمرؓ اور کعب بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۳ـ مَاجَاءَ فِيْ مَرْحَبًا

باب ۱۴۲۳۔مرحبا کے متعلق۔

(۲۵۳۹) حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن ابي النضر ان ابامرة مَوْلٰى أُمِّ هَانِيءٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ قَالَ

۲۵۳۹۔حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔تو آپ ﷺ غسل کر رہے تھے اور فاطمہ نے ایک کپڑے سے آڑ کر رکھی تھی۔میں نے سلام کیا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ام ہانی مرحبا۔اور پھر ایک طویل قصہ ذکر کیا ہے۔

● یہ نو چیزیں تورات کے شروع میں لکھی جاتی تھی۔واللہ اعلم (مترجم) ● مذکورہ بالا دونوں بابوں کی حدیثوں میں بالجملہ بوسہ کا تذکرہ آیا ہے جب گزشتہ باب مصافحہ میں حضرت انسؓ کی حدیث میں بوسہ کی ممانعت ہے۔ممانعت اور فعل نبی ﷺ میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ بوسہ ممنوع ہے جو موجب یا شہوت کا اس میں شائبہ ہو اور وہ بوسہ جائز ہے جو بطور اعزاز و اکرام ہو۔پھر حدیث عائشہؓ میں مطلق بوسہ کا ذکر ہے جو معانقہ کے ساتھ ہے اس ظاہر ہے کہ یہ پیشانی یا سر کا بوسہ ہے۔جب کہ صفوان بن عسال کی حدیث میں ہاتھوں اور پیروں کے بوسہ کا صراحۃً ذکر ہے۔پیشانی وغیرہ کے بوسے ذکر و حکم اوپر گذر چکا۔رہا ہاتھ پاؤں چومنے کا مسئلہ تو ہاتھ چومنا مکروہ ہے۔الا یہ کہ متاخرین نے علماء کا ہاتھ چومنے کی رخصت رکھی ہے باقی پاؤں چومنا بالاتفاق مکروہ اور درست نہیں ہے۔واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

مَرْحَبًا يَاأُمَّ هَانِيءٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۵۴۰) حدثنا عبد بن حميد وغير واحد قالوانا موسٰى بن مسعود عن سفيان عن ابی اسحاق عن مصعب بن سعد عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

۲۵۴۰۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل فرماتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مہاجر سوار کو مرحبا۔

اس باب میں بریدہؓ، ابن عباسؓ اور ابوجحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور ہم اسے موسیٰ بن مسعود کی سفیان سے روایت کے علاوہ نہیں پہچانتے اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن مہدی بھی سفیان سے اور وہ ابواسحاق سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ میں نے محمد بن بشار کو کہتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ میں نے ان سے بہت سی احادیث لکھی تھیں لیکن بعد میں ان کے ضعف کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا۔

باب ۱۴۳۴۔ مَاجَاءَ فِي تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔

باب ۱۴۳۴۔ چھینک کا جواب دینا۔

۲۵۴۱۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

۲۵۴۱۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: ۱۔ اگر اسے ملے تو سلام کرے۔ ۲۔ اگر وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے۔ ۳۔ اگر وہ چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ ۴۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ ۵۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ ۶۔ اس کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ نیز ابومسعود اور ابوایوب بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ بعض محدثین حارث اعور پر کلام کرتے ہیں۔

(۲۵۴۲) حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن موسٰى المخزومی المدينی عن سعيد بن ابی سعيد المقبری عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ

۲۵۴۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ ۱۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ ۲۔ اس کی تجہیز و تکفین میں موجود ہو۔ ۳۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ ۴۔ اگر اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔ ۵۔ وہ چھینک مار کر الحمدللہ کہے تو یہ یرحمک اللہ کہے۔ ۶۔ اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں۔ ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک روایت کرتے ہیں۔

باب ١٤٣٥ ـ مَايَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ۔

٢٥٤٣ ـ حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا حضرمي مولى الِ الْجَارُوْدِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

باب ۱۴۳۵۔ جب چھینک آئے تو کیا کہے۔

۲۵۴۳۔ حضرت نافعؓ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی موجودگی میں ایک شخص نے چھینک ماری اور "الحمدلله والسلام علی رسول الله" کہا۔ انہوں نے فرمایا: میں کہتا ہوں "الحمدلله والصلوٰة علی رسول الله" لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیں الحمدلله علی کل حال" سکھلایا ہے یعنی ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٤٣٦ ـ مَاجَآءَ كَيْفَ يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ

(٢٥٤٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدي نا سفيان عن حكيم بن ديلم عن اَبِي بردة بن اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

باب ۱۴۳۶۔ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے؟

۲۵۴۴۔ حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس چھینکتے اور امید رکھتے کہ آپ ﷺ "یرحمکم الله" کہیں۔ لیکن آپ ﷺ انہیں کہتے "یهدیکم الله ویصلح بالکم" یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

اس باب میں علیؓ، ابوایوبؓ، سالم بن عبیدؓ، عبداللہ بن جعفرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٥٤٥) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفين عن منصور عن هلال بن يساف عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَاقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

۲۵۴۵۔ حضرت سالم بن عبید ایک جماعت کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک شخص نے چھینک ماری تو کہنے لگا "السلام علیکم" انہوں نے جواب دیا کہ تم پر بھی سلام اور تمہاری ماں پر بھی۔ ● یہ بات اس کے دل پر گراں گزری تو سالم نے فرمایا: جان لو کہ میں نے وہی جواب دیا ہے جو آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے چھینک مار کر "السلام علیکم" کہنے پر دیا تھا۔ پھر فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "الحمدلله رب العالمین" کہے اور جواب دینے والا کہے یرحمک الله۔ پھر پہلا کہے "یغفر الله لی ولکم" یعنی اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرے۔

● شاید اس میں اس طرف اشارہ ہو کہ تمہاری ماں نے تمہیں آداب شرعی کی تعلیم نہیں دی۔ واللہ اعلم (مترجم)

وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ۔

اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض راوی ہلال اور سالم کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔

(۲۵۴۶) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة اخبرني ابن ابي ليلى عن اخيه عيسٰى عن عبدالرحمٰن بن اَبِي لَيْلٰى عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۲۵۴۶۔ حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "الحمدللّٰه علی كل حال" کہے۔ اسے جواب دینے والا "يرحمك الله" کہے اور وہ اس کے "يهديكم الله ويصلح بالكم" کہہ کر جواب دے۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی ابن ابی لیلیٰ سے وہ ابو ایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں اضطراب ہے۔ اس لئے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی ابو ایوبؓ سے اور کبھی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ دونوں یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۳۷۔ مَاجَاءَ فِيْ اِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ۔

باب ۱۴۳۷۔ اگر چھینک مارنے والا الحمدللہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے۔

(۲۵۴۷) حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن سليمان التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۴۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں دو شخصوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں۔ اس پر دوسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اسے جواب دیا اور مجھے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے کہ اس نے "الحمدللّٰه" کہا اور تم نے نہیں کہا۔

باب ۱۴۳۸۔ مَاجَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب ۱۴۳۸۔ کتنی مرتبہ جواب دینا چاہئے۔

(۲۵۴۸) حدثنا سويد اخبرنا عبدالله انا عكرمة بن عمار عن اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ

۲۵۴۸۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں آپ ﷺ کے پاس ایک شخص چھینکا تو آپ ﷺ نے فرمایا "يرحمك الله" پھر وہ دوبارہ چھینکا تو فرمایا: اس شخص کو زکام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے یحییٰ بن سعید سے وہ عکرمہ سے وہ ایاس سے وہ اپنے والد سلمہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ چھینکنے پر فرمایا کہ اسے زکام ہے۔ اور یہ ابن مبارک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ بھی عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے احمد بن حکم نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اور انہوں نے عکرمہ بن عمار سے نقل کیا ہے۔

(۲٥٤۹) حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا اسحٰق بن منصور السلولي الكوفي عن عبد السلام بن حرب عن يزيد بن ابي خالد الدالاني عن عبد الرحمٰن ابي خالد عن عُمَرِو بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَاِذَا زَادَفَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا

۲۵۴۹۔ حضرت عمرو بن اسحاق بن ابی طلحہؓ اپنی والدہ سے اور وہ ان کے والد سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینکنے والوں کو تین مرتبہ جواب دو۔ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینکے تو تمہیں اختیار ہے چاہے تو جواب دو، ورنہ نہ دو۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

باب ۱۴۳۹۔ مَاجَاءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ۔

باب ۱۴۳۹۔ چھینکتے وقت آواز پست رکھنا اور چہرہ چھپانا۔

(۲۵۵۰) حدثنا محمد بن وزير الواسطي نا يحيى بن سعيد عن محمد بن عجلان عن سمي عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ

۲۵۵۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو چہرہ مبارک ہاتھوں یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست کرتے

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۴۰۔ مَاجَاءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب ۱۴۴۰۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۵۵۱) حدثنا ابن ابي عمرنا سفين عن ابي عجلان عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَ اِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاوَبَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ

۲۵۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینک اللہ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لئے کہ جب جمائی لینے والا آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ چھینک پسند کرتے اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں چنانچہ جب کوئی جمائی کے وقت آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے اندر سے (اس کی غفلت پر) ہنستا ہے۔ (یعنی اگر ہاتھ منہ پر نہ رکھے تو)۔

يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۵۲) حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَکُ مِنْهُ

۲۵۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی چھینکے تو "الحمدللہ" کہے اور ہر سننے والے پر حق ہے کہ جواب میں "یرحمک اللہ" کہے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو اگر کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع اسے روکنے کی کوشش کرے اور "ہاہ ہاہ" نہ کرے کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی روایت کو اچھی طرح یاد رکھتے ہیں۔ نیز ابن عجلان سے اثبت ہیں۔ ابوبکر عطار بصری علی بن مدینی سے وہ یحییٰ سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری کی حدیثیں سعید کبھی ابوہریرہؓ سے بلاواسطہ اور کبھی ایک شخص کی وساطت سے نقل کرتے ہیں اور مجھے بھول گیا ہے کہ کون سی بلاواسطہ ہیں اور کون سی بالواسطہ۔ لہٰذا میں نے سب اسی طرح روایت کی ہیں "عن سعید عن ابی هریرة۔"

باب ۱۴۴۱۔ مَاجَاءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّیْطَانِ

باب ۱۴۴۱۔ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۲۵۵۳) حدثنا علی بن حجر نا شریك عن ابی الْیَقْظَانِ عَنْ عَدِیٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَیْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطَانِ

۲۵۵۳۔ حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی ابوالیقظان سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

باب ۱۴۴۲۔ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ یُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ یُجْلَسُ فِیْهِ

باب ۱۴۴۲۔ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے۔

۲۵۵۴۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ابی ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ

۲۵۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن بن علی خلال اسے عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ جب ابن عمرؓ کو دیکھتے تو ان کے لئے جگہ خالی کر دیتے لیکن وہ اس ممانعت کی وجہ سے وہاں نہ بیٹھتے۔

باب ۱٤٤٣ ـ مَاجَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب ۱۴۴۳۔ اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۵۵۵) حدثنا قتیبة نا خالد بن عبدالله الواسطی عن عمرو بن یحیٰی عن محمد بن یحیٰی بن حبان عن عمّه واسع بن حبّان عن وَهْبِ بن حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَفَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ

۲۵۵۵۔ حضرت وہب بن حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ چنانچہ وہ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابوبکرؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱٤٤٤ ـ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ اِذْنِهِمَا

باب ۱۴۴۴۔ دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے۔

(۲۵۵٦) حدثنا سوید انا عبدالله انا اسامة بن زید نی عمرو بن شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

۲۵۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ عامر احول اسے عمرو بن شعیب سے بھی نقل کرتے ہیں۔

باب ۱٤٤٥ ـ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

باب ۱۴۴۵۔ حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت۔

(۲۵۵۷) حدثنا سوید نا عبدالله انا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

۲۵۵۷۔ حضرت ابومجلز کہتے ہیں کہ ایک شخص حلقے کے بیچ میں بیٹھا تو حذیفہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق حلقے کے درمیان بیٹھنے والا ملعون ہے۔ ●

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

باب ۱٤٤٦ ـ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

باب ۱۴۴۶۔ کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت۔

● اس حدیث کی تفسیر میں کہا جاتا ہے کہ اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو پھلانگ کر انہیں اذیت دیتے ہوئے درمیان میں جائے گا لہٰذا اس سے منع کر دیا گیا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو خود کو تضحیک اور مذاق وغیرہ کے لئے پیش کرے تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ہنسیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۵۵۸ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن نا عفان نا حماد بن سلمة عَنْ حُمَيْد عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَةِ لِذٰلِكَ

۲۵۵۸۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا۔لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اسے برا مانتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۵۹) حدثنا محمود بن غیلان نا قبیصة نا سفین عن حَبِيْبِ بْنِ شَهِيْدٍ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَاَيَاهُ فَقَالَ اِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

۲۵۵۹۔حضرت ابومجلزؓ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ نکلے تو عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انہیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے لوگوں کا اس کے سامنے تصویروں کی طرح کھڑے رہنا پسند ہو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کر لے۔

اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ہناد بھی ابواسامہ سے وہ حبیب سے وہ ابومجلز سے وہ معاویہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۴۷۔ مَاجَآءَ فِيْ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

باب ۱۴۴۷۔ناخون تراشنا۔

(۲۵۶۰) حدثنا الحسن بن علی الحلوانی وغیر واحدقا لوانا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سعیدبن الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

۲۵۶۰۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔زیر ناف بال صاف کرنا، ختنہ، مونچھیں کترنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۶۱) حدثنا قتیبة وهناد قالا نا وکیع عن زکریا بن ابی زائدة عن مصعب بن شیبة عن طلق بن حبیب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ الزبیر عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ

۲۵۶۱۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں۔مونچھیں کترنا۔داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پشت کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا۔زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے فرمایا: میں دسویں چیز بھول گیا لیکن وہ کلی کرنا ہی ہوگا۔

الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ

اس باب میں عمار بن یاسرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۱۴۴۸۔ مَاجَاءَ فِي التَّوْقِيتِ فِي تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

باب ۱۴۴۸۔ مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے کی مدت۔

(۲۵۶۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُالصَّمَدِ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسٰى اَبُومُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيقِ نَا اَبُوعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي اَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

۲۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ناخن تراشنے، مونچھیں کترنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز مقرر کی۔

(۲۵۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِينَ يَوْمًا

۲۵۶۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس لئے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال اکھاڑنے کے متعلق حکم دیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ گزرنے پائیں۔

یہ حدیث گزشتہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی صدقہ بن موسیٰ ضعیف ہیں۔

بَابُ ۱۴۴۹۔ مَاجَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

باب ۱۴۴۹۔ مونچھیں کترنا۔

(۲۵۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكُوفِيُّ الْكِنْدِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرٰهِيمُ يَفْعَلُهُ

۲۵۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے اور فرماتے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۵۶۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا

۲۵۶۵۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مونچھیں نہیں کترتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار بھی یحییٰ سے وہ یوسف بن صہیب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۵۰ ۔ مَاجَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب ۱۴۵۰۔ داڑھی میں سے کچھ بال کاٹنا۔

(۲۵۶۶) حدثنا هناد نا عمر بن هارون عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا

۲۵۶۶۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی دونوں جانب سے تراشا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری، عمر بن ہارون کو مقارب الحدیث کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ مجھے ان کی ایسی کسی حدیث کا علم نہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو یا اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث میں وہ منفرد ہوں۔ اسے میں صرف انہی کی روایت سے جانتا ہوں یعنی وہ ان کے متعلق اچھی رائے رکھتے ہیں۔ قتیبہ انہیں صاحب حدیث کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ قتیبہ، وکیع سے وہ ایک شخص سے اور وہ ثور بن یزید سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کئے ...الخ قتیبہ نے وکیع سے پوچھا یہ شخص کون ہیں؟ فرمایا: یہ آپ کے ساتھی عمر بن ہارون ہیں۔

باب ۱۴۵۱ ۔ مَاجَاءَ فِيْ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

باب ۱۴۵۱۔ داڑھی بڑھانا۔

(۲۵۶۷) حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبدالله بن نمير عن عبيدالله بن عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللُّحٰى

۲۵۶۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کترنے میں مبالغہ کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۵۶۸) حدثنا الا نصاری نا معن نا مالك عن ابي بكر بن نافع عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَ اِعْفَاءِ اللُّحٰى

۲۵۶۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھوں کو اچھی طرح کترنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ کے مولی ابوبکر بن نافع اور عمر بن نافع ثقہ ہیں۔ جب کہ عبداللہ بن نافع ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۵۲ ۔ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا

باب ۱۴۵۲۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا۔

(۲۵۶۹) حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن المخزومي وغير واحد قالوانا سفيٰن عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

۲۵۶۹۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں۔

باب ۱۴۵۳۔ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۱۴۵۳۔ اس کی کراہت کے متعلق۔

(۲۵۷۰) حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سلیمان التیمی عن خداش عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّ اَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ

۲۵۷۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں ہاتھوں اور جسم کو لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ نیز اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔

اس حدیث کو کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے۔ خداش کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں سلیمان تیمی ان سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ، لیث سے وہ ابوزبیر سے وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۵۴۔ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَی الْبَطْنِ

باب ۱۴۵۴۔ پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت۔

(۲۵۷۱) حدثنا ابوکریب نا عبدة بن سلیمان وعبد الرحیم عن محمد بن عمرو نا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ

۲۵۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں طہفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ یعیش بن طہفہؓ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں طخفہ بھی کہتے ہیں جب کہ صحیح طہفہ ہی ہے بعض طغفہ بھی کہتے ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں۔ صحیح طخفہ ہے۔

باب ۱۴۵۵۔ مَاجَاءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

باب ۱۴۵۵۔ ستر کی حفاظت۔

(۲۵۷۲) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا بَهْزُبْنُ حَکِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا یَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ یَکُوْنُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْهُ۔

۲۵۷۲۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ فرمایا: بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ عرض کیا: اگر کوئی کسی مرد کے ساتھ ہو تو؟ فرمایا: جہاں تک ہو سکے اپنے ستر کی حفاظت کرو کہ کوئی نہ دیکھ پائے۔ عرض کیا: بعض اوقات آدمی اکیلا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اسے جریری بھی بہز کے والد حکیم بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۵۶۔ مَاجَاءَ فِی الْاِتِّکَاءِ۔

باب ۱۴۵۶۔ تکیہ لگانا۔

۲۵۷۳۔حدثنا عباس بن محمد الدوری البغدادی نا اسحق بن منصور نا اسرائیل عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ

۲۵۷۳۔حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنی بائیں جانب تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔کئی راوی اسے اسرائیل سے وہ سماک سے اور وہ جابرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔لیکن اس میں بائیں جانب کا ذکر نہیں۔یوسف بن عیسیٰ بھی اسے وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ سماک بن حرب سے اور وہ جابرؓ سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۴۵۷۔

(۲۵۷۴)حدثنا هناد نا ابومعوية عن الاعمش عن اسماعيل بن رجاء عن اوس بن ضمعج عن ابي مسعود اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

باب ۱۴۵۷۔

۲۵۷۴۔حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے نیز کسی کو اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر نہ بٹھایا جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۵۸۔مَاجَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ۔

(۲۵۷۵) حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث نا علي بن الحسين بن واقد ثني ابي ثني عبدالله بن بريدة قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

باب ۱۴۵۸۔سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۵۷۵۔حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ پیدل چل رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔اس کے پاس گدھا تھا۔اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو۔الا یہ کہ اپنا حق مجھے دے دو۔اس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو حق دے دیا۔پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۵۹۔مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

(۲۵۷۶)حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ

باب ۱۴۵۹۔انماط ❶ کے استعمال کی اجازت

۲۵۷۶۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس انماط ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس کہاں سے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط ہوں

❶ انماط قالین کی ایک قسم ہے جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ ایک نرم قالین ہوتا ہے جسے ہودج پر بھی ڈالتے ہیں اور کبھی پردے بھی بناتے ہیں۔اس حدیث میں پیشین گوئی ہے کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس اس طرح کی چیزیں ہوں گی یعنی اللہ تعالیٰ اس امت پر رزق کو وسیع کر دیں گے۔واللہ اعلم (مترجم)

اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِيْ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا۔

گے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی بیوی سے کہتا کہ اپنے انماط کو مجھ سے دور کرو تو وہ کہتی: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں اسے چھوڑ دیتا اور کچھ نہ کہتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۶۰۔ مَاجَآءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

(۲۵۷۷) حدثنا عباس بن عبدالعظيم العنبرى نا النضر بن محمد نا عكرمة بن عمار عن اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

باب ۱۴۶۰۔ ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا۔

۲۵۷۷۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے خچر شہباء کو کھینچا۔ اس پر آنحضرت ﷺ اور حسنؓ و حسینؓ سوار تھے۔ یہاں تک کہ اسے آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں لے گیا۔ ایک آپ ﷺ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے پیچھے۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۶۱۔ مَاجَآءَ فِيْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

(۲۵۷۸) حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يونس بن عبيد عن عمرو بن سعيد عن ابى زرعة بن عمرو بن جرير عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ

باب ۱۴۶۱۔ اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق۔

۲۵۷۸۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزرعہ کا نام ہرم ہے۔

(۲۵۷۹) حدثنا على بن حجر انا شريك عن ابى ربيعة عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

۲۵۷۹۔ حضرت بریدہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی ایک مرتبہ نگاہ پڑنے کے بعد دوبارہ اس پر نگاہ مت ڈالو اس لئے کہ پہلی تو اچانک پڑ جانے کی وجہ سے قابل معافی ہے جب کہ دوسری قابل مؤاخذہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۶۲۔ مَاجَآءَ فِيْ اِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

۱۴۶۲۔ عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔

(۲۵۸۰)حدثنا سوید نا عبداللّٰہ نا یونس بن یزید عن ابن شہاب عن نبہان مولٰی ام سلمۃ انّہٗ حدّثہٗ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَہٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَامِنْہُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَاَعْمٰی لَایُبْصِرُنَا وَلَایَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ

۲۵۸۰۔حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) داخل ہوئے۔ یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی جانتے ہیں۔ فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھیاں ہو؟ کیا تم بھی اسے نہیں دیکھ سکتیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۶۳۔ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَآءِ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِھِنَّ۔

باب ۱۴۶۳۔شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

(۲۵۸۱) حدثنا سوید بن نصرنا عبداللّٰہ بن المبارک نا شعبۃ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ ذَکْوَانَ عَنْ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَہٗ اِلٰی عَلِیٍّ یَسْتَاذِنُہٗ عَلٰی اَسْمَاءَ ابْنَۃِ عُمَیْسٍ فَاَذِنَ لَہٗ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِہٖ سَاَلَ الْمَوْلٰی عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَوْ نَھٰی اَنْ نَّدْخُلَ عَلَی النِّسَآءِ بِغَیْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِھِنَّ

۲۵۸۱۔ذکوان، عمرو بن عاصؓ کے مولیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ عمروؓ نے انہیں علیؓ کے پاس بھیجا کہ عمرو کے لئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی اجازت لے کر آئیں۔ انہوں نے اجازت دے دی (وہ ان کے شوہر تھے) جب عمرو اپنے کام سے فارغ ہوئے تو ان کے مولیٰ نے اس اجازت کے طلب کرنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے ہاں جانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۶۴۔مَاجَآءَ فِیْ تَحْذِیْرِ فِتْنَۃِ النِّسَآءِ

باب ۱۴۶۴۔عورتوں کے فتنے سے تحذیر۔

(۲۵۸۲)حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا معتمر بن سلیمان عن ابیہ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ وَّ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

۲۵۸۲۔حضرت اسامہ بن زیدؓ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے اپنے بعد تم لوگوں میں عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر ضرر پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے کئی ثقہ راوی سلیمان تیمی سے وہ ابوعثمان سے وہ اسامہ بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں سعید بن زید کا ذکر نہیں۔ ہمیں معتمر کے علاوہ کسی راوی کے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ١٤٦٥۔ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

(٢٥٨٣) حدثنا سويد نا عبدالله نا يونس عن الزهري نا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

باب ۱۳۶۵۔ بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت۔

۲۵۸۳۔ حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو مدینہ میں خطاب کرتے ہوئے سنا۔ فرمایا: اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے آنحضرت ﷺ کو بالوں کے اس طرح گچھے بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنواسرائیل بھی اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال بنانے شروع کیے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاویہؓ سے منقول ہے۔

باب ١٤٦٦۔ مَاجَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

(٢٥٨٤) حدثنا احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن منصور عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ۔

باب ۱۳۶۶۔ گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے متعلق۔

۲۵۸۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گودنے والی، گودوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت و حسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٥٨٥) حدثنا سويد انا عبدالله بن المبارك عن عبيدالله بن عمر عن نافع عن ابن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

۲۵۸۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ، معقل بن یسارؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں نافع کا قول نہیں ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ گودنا شاید اس زمانے میں صرف مسوڑھوں پر ہوتا ہوگا اس لئے صرف اسی کا تذکرہ کیا ہے ورنہ جسم کے کسی بھی حصہ پر گودنا گودوانا حرام ہے۔ جیسے بعض عورتیں رخساروں پر گودوا کر تل بنواتی ہیں یا کلائیوں پر گودواتی ہیں یہ سب اسی حرمت میں داخل ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۴۶۷ ۔ مَاجَآءَ فِی الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

باب ۱۴۶۷۔ جو عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

(۲۵۸۶) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود الطیالسی نا شعبۃ وھمام عن قتادۃ عن عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّھَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھِیْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

۲۵۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت بھیجی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۸۷)۔حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبدالرزاق انا معمر عن یحیی بن ابی کثیر و ایوب عن عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

۲۵۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی۔

باب ۱۴۶۸ ۔مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ خُرُوْجِ الْمَرْاَۃِ مُتَعَطِّرَۃً

باب ۱۴۶۸۔ عورت کا خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

(۲۵۸۸) حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان عن ثابت بن عمارۃ الحنفی عن غُنَیْمِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَالْمَرْاَۃُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃٌ

۲۵۸۸۔ حضرت ابوموسیٰؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں کی) مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

باب ۱۴۶۹ ۔ مَاجَآءَ فِیْ طِیْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ۔

باب ۱۴۶۹۔ عورتوں اور مردوں کی خوشبو کے متعلق۔

(۲۵۸۹) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود الحفری عن سفیان عن الجریری عن ابی نضرۃ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَاظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ

۲۵۸۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگ ہلکی ہو۔ اور عورتوں کے لئے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو۔

علی بن حجر بھی اسماعیل سے وہ جریری سے وہ ابونضرہ سے وہ طفاوی سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن ہم طفاوی کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ہمیں ان کا نام بھی معلوم نہیں۔ اسماعیل بن ابراہیم

کی حدیث زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔

(٢٥٩٠) حدثنا محمد بن بشار اخبرنا ابوبكر الحنفي ثنا سعيد عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَاءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ وَنَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ۔

۲۵۹۰۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لئے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ اور خوشبو تیز ہو اور عورتوں کے لئے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ ظاہر ہو۔ نیز آپ ﷺ نے سرخ یعنی ریشمی زین پوش سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ١٤٧٠ ـ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ

باب ۱۴۷۰۔ خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے۔

(٢٥٩١) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدي نا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

۲۵۹۱۔ حضرت ثمامہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انسؓ کبھی خوشبو سے انکار نہیں کرتے تھے۔ نیز فرماتے کہ آنحضرت ﷺ بھی کبھی خوشبو لگانے سے انکار نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

(٢٥٩٢) حدثنا قتيبة نا ابن ابي فديك عن عبدالله بن مسلم عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ

۲۵۹۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں سے انکار نہیں کیا جاتا۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔

یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم، جندب کے بیٹے اور مدائن کے رہنے والے ہیں۔

(٢٥٩٣) حدثنا عثمان بن مهدي نا محمد بن خليفة نا يزيد بن زريع عن حجاج الصواف عَنْ حَنَانٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

۲۵۹۳۔ حضرت ابوعثمان نہدیؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو خوشبو دی جائے تو انکار نہ کرے کیونکہ جنت سے نکلی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم حنان کی اس کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مُل ہے۔ انہوں نے عہد نبوی ﷺ پایا۔ لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے۔

باب ١٤٧١ ـ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ

باب ۱۴۷۱۔ مباشرت ممنوعہ کے متعلق۔

(۲۵۹۴) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة حتى تصفها لزوجها كانه ينظر اليها۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۹۴۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کو اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ ●

(۲۵۹۵) حدثنا عبدالله بن ابی زیاد نا زید بن حباب اخبرنی الضحاك يعنی ابن عثمان اخبرنی زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الرجل الى عورة الرجل ولا تنظر المرأة الى عورة المرأة ولا يفضی الرجل الى الرجل فی الثوب الواحد ولا تفضی المرأة الى المرأة فی الثوب الواحد۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۵۹۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اسی طرح کوئی عورت دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔ نیز دو مرد یا دو عورتیں برہنہ ہو کر ایک ہی کپڑے (چادر) میں نہ لیٹیں۔

باب ۱۴۷۲۔ ما جاء فی حفظ العورة۔

باب ۱۴۷۲۔ ستر کی حفاظت۔

(۲۵۹۶) حدثنا احمد بن منيع نا معاذ ويزيد بن هارون قالا نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا نبی الله عوراتنا ما نأتی منها وما نذر قال احفظ عورتك الا من زوجتك وما ملكت يمينك قال قلت يا رسول الله اذا كان القوم بعضهم فی بعض قال ان استطعت ان لا يراها احد فلا يرينها قال قلت يا نبی الله اذا كان احدنا خاليا قال فالله احق ان يستحيی منه الناس۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۹۶۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی (ﷺ) ہم کس سے ستر کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا: اپنے ستر کو اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ میں نے عرض کیا: اگر لوگ آپس میں مباشرت میں باہم شریک ہوں تو؟ فرمایا: اگر ہو سکے تو تمہاری شرم گاہ کو کوئی نہ دیکھے تو ضرور ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی اکیلا ہو تو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

باب ۱۴۷۳۔ ما جاء ان الفخذ عورة

باب ۱۴۷۳۔ ران ستر میں داخل ہے۔

(۲۵۹۷) حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن ابی النضر مولى عمر بن عبيد الله عن زرعة بن مسلم بن جرهد الاسلمی عن جده جرهد قال مر النبی صلى

۲۵۹۷۔ حضرت جرہدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران منکشف تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ران ستر میں داخل ہے۔

● یعنی یہ حکم اس لئے ہے کہ اس میں فتنے کا ڈر ہے کہ کہیں اس کا شوہر زنا میں نہ پڑ جائے یعنی یہ ذرائع کو ختم کرنے کی قبیل سے ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی سند متصل نہیں۔

(۲۵۹۸) حدثنا الحسن بن علی نا عبدالرزاق نا معمر عن ابی الزناد قال اَخْبَرَنِي ابْنُ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

۲۵۹۸۔ حضرت جرہد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی ران کھولے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ران کو ڈھانپ دو۔ یہ ستر میں داخل ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵۹۹) حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا یحیی بن ادم عن الحسن بن صالح عن عبدالله بن محمد بن عقیل عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

۲۵۹۹۔ حضرت جرہد اسلمیؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ران ستر میں داخل ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۶۰۰) حدثنا واصل بن عبدالاعلی الکوفی نا یحیی بن ادم نا اسرائیل عن ابی یحیی عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

۲۶۰۰۔ حضرت ابن عباسؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ران ستر میں داخل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحشؓ سے بھی روایت ہے۔ عبداللہ بن جحشؓ اور ان کے بیٹے صحابی ہیں۔

باب ۱۴۷۴ ۔ مَاجَاءَ فِي النَّظَافَةِ

باب ۱۴۷۴۔ پاکیزگی کے متعلق۔

(۲۶۰۱) حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا خالد بْنُ اِلْيَاسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔

۲۶۰۱۔ صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہٰذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو۔ یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو (وہ لوگ اپنے صحنوں میں کوڑا اکٹھا کرتے ہیں) صالح کہتے ہیں میں نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے سامنے بیان کی تو فرمایا: مجھے یہ حدیث عامر بن سعد کے حوالے سے سنائی، وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل

کرتے ہیں۔ اللہ یہ کہ اس میں "گمان کرتا ہوں" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف ہیں انہیں ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

باب ۱٤٧٥ ـ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب ۱۴۷۵۔ جماع کے وقت پردہ کرنا۔

(۲٦۰۲) حدثنا احمد بن محمد بن نیزك البغدادی نا الاسود بن عامر نا ابو محياة عن ليث عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ۔

۲۶۰۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں جو تم سے قضائے حاجت اور تمہارے اپنی بیویوں سے جماع کرنے کے اوقات کے علاوہ جدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔ ❶

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابومحیاۃ کا نام یحییٰ بن یعلی ہے۔

باب ١٤٧٦ ـ مَا جَاءَ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب ۱۴۷۶۔ حمام میں جانے کے متعلق۔

(۲٦۰۳) حدثنا القاسم بن دينار الكوفی نا مصعب بن المقدام عن الحسن بن صالح عن ليث بن سليم عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ

۲۶۰۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے۔ ❷ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو۔ نیز اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والا شخص ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف طاؤس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں لیکن اکثر وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

(۲٦۰٤) حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن عبدالله بن شداد الاعرج عن ابی عذرة وكان قد ادرك النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ

۲۶۰۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور مردوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔ لیکن بعد میں مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔

❶ ان لوگوں سے مراد فرشتے ہیں جو نامۂ اعمال لکھتے ہیں۔ (مترجم) ❷ اس حمام سے مراد وہ حمام ہے جس میں عورتیں برہنہ غسل کرتی ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

رخص للرجال في المیازر

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

(٢٦٠٥) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت سالم بن ابی الجعد یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی الْمَلِیحِ الْهُذَلِیِّ اَنَّ نِسَاءً مِّنْ اَهْلِ حِمْصٍ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِیْ یَدْخُلْنَ نِسَاءُ کُمُ الْحَمَامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَکَتِ السِّتْرَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ رَبِّهَا

۲۶۰۵۔ حضرت ابوملیح ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص یا شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت ایسی نہیں کہ جس نے اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارے اور اپنے اور رب کے درمیان حائل رہنے والا پردہ پھاڑنے سے بچ ہو گئی ہو۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱٤٧٧۔ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَلَائِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ اوکَلْبٌ

باب ۱۴۷۷۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو۔

(٢٦٠٦) حدثنا سلمة بن شبیب والحسن بن علی الخلال وعبد بن حمید وغیر واحد واللفظ للحسن قالوانا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عن عبیدالله بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَصُوْرَةُ تَمَاثِیْلَ

۲۶۰۶۔ حضرت ابن عباسؓ، ابوطلحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٦٠٧) حدثنا احمد بن منیع نا روح بن عبادة نامالك بن انس عن اسحٰق بن عبدالله بن ابی طلحة ان رافع بن اسحاق اخبره قال دخلت انا وعبدالله بن ابی طلحة علی ابی سعید الخدری نَعُوْدُہ فقال اَبُوْسَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ صُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحٰقُ لَا یَدْرِیْ اَیُّهُمَا قَالَ

۲۶۰۷۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جس گھر میں مجسمہ یا تصویریں (راوی کو شک ہے) ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٦٠٨) حدثنا سويدنا عبدالله بن المبارك نايونس بن ابى اسحاق نا مُجاهِدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِيْ بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجُ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحُسَيْنِ اَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ

٢٦٠٨۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا کہ میں کل رات آپ ﷺ کے پاس آیا تھا مجھے آپ ﷺ کے پاس داخل ہونے سے اس گھر کے دروازے پر موجود مردوں کی تصویروں نے روک دیا جس گھر میں آپ تھے اس گھر میں ایک پردہ تھا۔ جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر وہاں ایک کتا بھی تھا۔ لہذا حکم دیجئے کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تا کہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔ پردے کے متعلق حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنائے جائیں جو پڑے رہیں اور (پیروں) میں روندے جائیں۔ پھر کتے کو نکال دینے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ کتا ایک کتے کا بچہ تھا۔ جو حسنؓ یا حسینؓ کا تھا اور آپ کے پلنگ کے نیچے تھا پھر آپ ﷺ کے حکم سے نکال دیا گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ١٤٧٨۔ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب ۱۴۷۸۔ کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لئے ممانعت۔

(٢٦٠٩) حدثنا عباس بن محمد البغدادى نا اسحق بن منصورنا اسرائيل عن ابى يحيى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

٢٦٠٩۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے گزرا اور آنحضرت ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ علماء کے نزدیک اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کو پہننا مکروہ ہے۔ لیکن اگر مدر وغیرہ سے رنگا گیا ہو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ کسم کا نہ ہو۔

(٢٦١٠) حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن ابى اسحق عن هبيرة بن بريم قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ

٢٦١٠۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پوش اور جعہ سے منع فرمایا۔ ابوالاحوص کہتے ہیں کہ جعہ مصر کی ایک شراب ہے جو جو سے بنتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو الاحوص وهو شراب يتخذ بمصر من الشعير

(٢٦١١) حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وعبدالرحمن بن مهدی قال نا شعبة عن الاشعث بن سليم عن مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ

۲۶۱۱۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: جن چیزوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں ۔ا۔ جنازے کے ساتھ چلنا ۲۔ مریض کی عیادت کرنا ۳۔ چھینکنے والے کو جواب دینا ۴۔ دعوت قبول کرنا ۵۔ مظلوم کی مدد کرنا ۶۔ قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا ۷۔ سلام کا جواب دینا۔ جن چیزوں سے منع کیا وہ یہ ہیں ۔ا۔ سونے کی انگوٹھی یا چھلہ پہننا (مردوں کے لئے) ۲۔ چاندی کے برتن استعمال کرنا ۳۔ مردوں کا ریشمی لباس ۴۔ دیباج ۔۵۔ استبرق ۔۶۔ قسی کے کپڑے پہننا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم، ابوشعثاء سلیم بن اسود کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۴۷۹ ۔ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب ۱۴۷۹۔ سفید کپڑے پہننا۔

(٢٦١٢) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدی نا سفيان عن حبيب بن ابی ثابت عن ميمون بن اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۲۶۱۲۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۸۰ ۔ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب ۱۴۸۰۔ مردوں کے لئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت۔

(٢٦١٣) حدثنا هناد نا عبثر بن القاسم عن الاشعث وهو ابن سوار عن اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

۲۶۱۳۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف۔ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور ثوری اسے ابواسحاق سے اور وہ براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ (یعنی اس پر سرخ لکیریں تھیں نہ کہ پورا سرخ تھا)

محمود بن غیلان بھی وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ ابو اسحاق سے۔ پھر محمد بن بشار محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابو اسحاق سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ براءؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے یا جابر بن سمرہؓ کی فرمایا: دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں براءؓ اور ابو جحیفہؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔

باب ۱۴۸۱۔ مَاجَآءَ فِی الثَّوْبِ الْاَخْضَرِ

باب ۱۴۸۱۔ سبز کپڑے پہننے کے متعلق۔

(۲۶۱۴) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا عبیداللّٰہ بن ایاد بن لقیط عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

۲۶۱۴۔ حضرت ابو رمثہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دو سبز کپڑوں میں دیکھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن ایاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

باب ۱۴۸۲۔ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

باب ۱۴۸۲۔ کالے کپڑے پہننا۔

(۲۶۱۵) حدثنا احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ اخبرنی ابی عن مصعب بن شیبة عن صفیة اِبْنَةِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَیْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ

۲۶۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک صبح نکلے تو آپ ﷺ کے جسم پر ایک سیاہ بالوں والی چادر تھی (کالی کملی)۔

باب ۱۴۸۳۔ مَاجَآءَ فِی الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

باب ۱۴۸۳۔ زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق۔

۲۶۱۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا عفان بن مسلم الصفار ابوعثمان نا عبداللّٰہ بن حسان انه حدثته جدتا ہ صفیة حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتِ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰی جَآءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَیْهِ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالُ مُلَیَّتَیْنِ کَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَیْبُ نَخْلَةٍ

۲۶۱۶۔ حضرت قیلہ بنت مخرمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر طویل حدیث بیان کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ فرماتی ہیں: ایک شخص سورج بلند ہونے کے بعد آیا اور عرض کیا: "السلام علیک یارسول اللّٰہ" آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیک السلام ورحمة اللّٰہ" اور آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک پر اس وقت دو پرانے بغیر سلے ہوئے کپڑے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ اتر گیا تھا۔ نیز آپ ﷺ کے پاس ایک کھجور کی شاخ بھی تھی۔

قیلہ کی حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۸۴۔ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

باب ۱۴۸۴۔ مردوں کے لئے زعفران یا خلوق بطور خوشبو استعمال کرنے کی کراہت۔

(۲۶۱۷) حدثنا قتیبة نا حماد بن زید حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبد الرحمٰن بن مھدی، عن حماد بن زید عن عبداللّٰہ بن صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

۲۶۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مردوں کو زعفران بطور خوشبو لگانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے اسماعیل بن علیہ سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے (مردوں کو) زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن، آدم کے حوالے سے اور وہ شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ تزعفر سے مراد زعفران کو خوشبو کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

(۲۶۱۸) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الطیالسی عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر یُحَدِّثُ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْھَبْ فَاغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

۲۶۱۸۔ حضرت یعلیٰ بن مرۃؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: جاؤ اور اسے دھوؤ پھر دوبارہ دھوؤ اور آئندہ نہیں لگانا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے جو عطاء بن سائب سے مروی ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ جس نے عطاء سے شروع عمر میں احادیث سنیں وہ صحیح ہیں۔ شعبہ اور سفیان کا بھی ان سے سماع صحیح ہے۔ البتہ دو حدیثیں جو عطا زاذان سے روایت کرتے ہیں صحیح نہیں۔ کیونکہ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں ان کی عمر کے آخری ایام میں سنی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ اس باب میں عمارؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۸۵۔ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ

باب ۱۴۸۵۔ ریشم اور دیباج کی کراہت۔

(۲۶۱۹) حدثنا احمد بن منیع نا اسحٰق بن یوسف الازرق نی عبد الملک بن ابی سلیمان نی مَوْلٰی اَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۲۶۱۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا۔ وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔

اس باب میں علیؓ، حذیفہؓ، انسؓ اور کئی حضرات سے روایت ہے جن کا ذکر ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو عمر ہے۔ ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں۔

---

❶ خلوق ایک خوشبو ہے اور یہ دونوں خوشبوئیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں مردوں کے لئے انہیں استعمال کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ (مترجم)

باب ۱۴۸۶ ـ

(۲۶۲۰) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم اقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ادخل فادعه لي فدعوته له فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه قباء منه فقال خبات لك هذا قال فنظر اليه فقال رضي مخرمة

باب ۱۴۸۶ ـ

۲۶۲۰ ـ حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ نے مجھے کہا کہ بیٹے چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ وہاں پہنچے تو مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور آنحضرت ﷺ کو بلاؤ۔ آپ ﷺ نکلے تو آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ان میں سے ایک قبا تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ مخرمہ نے اس کی طرف دیکھا اور رضامندی کا اظہار کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

باب ۱۴۸۷ ـ ماجاء ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده

باب ۱۴۸۷ ـ اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی نعمت کا اظہار دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

(۲۶۲۱) حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده۔

۲۶۲۱ ـ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتے ہیں۔

اس باب میں عمران بن حصین، ابن مسعود اور ابوالاحوص سے بھی روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۸۸ ـ ماجاء في الخف الاسود

باب ۱۴۸۸ ـ سیاہ موزوں کے متعلق۔

(۲۶۲۲) حدثنا هناد نا وكيع عن دلهم بن صالح عن حجير بن عبدالله عن ابن بريدة ان النجاشي اهدى للنبي صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما ثم توضأ ومسح عليهما۔

۲۶۲۲ ـ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں نجاشی نے موزوں کا ایک سیاہ جوڑا بھیجا جو غیر منقوش تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف دلہم کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ بھی اسے دلہم سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۸۹ ـ ماجاء في النهي عن نتف الشيب

باب ۱۴۸۹ ـ سفید بال نکالنا۔

(۲۶۲۳) حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن نتف الشيب وقال انه نور المسلم

۲۶۲۳ ـ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا: نیز فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اسے عبدالرحمن بن حارث اور کئی راوی عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۸۹۔ مَاجَاءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب ۱۴۸۹۔ مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے۔

(۲۶۲۴) حدثنا ابو کریب نا وکیع عن داؤد بن ابی عبداللّٰہ عن ابن جدعان عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

۲۶۲۴۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ امانت کو ملحوظ رکھے اور راز فاش نہ کرے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

(۲۶۲۵) حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن موسٰی نا شیبان عن عبدالملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عَبْدِالرحمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

۲۶۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتداری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

اس حدیث کو کئی راوی شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے نقل کرتے ہیں۔ شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں۔ ان کی کنیت ابومعاویہ ہے پھر عبدالجبار بن علاء عطار نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ سفیان، عبدالملک کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اسے حرف بہ حرف بیان کرتا ہوں۔

باب ۱۴۹۰۔ مَاجَاءَ فِی الشُّؤْمِ

باب ۱۴۹۰۔ نحوست کے متعلق۔

(۲۶۲۶) حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الزھری عن سالم وَحَمْزَةَ اِبْنَیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ

۲۶۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت، گھر اور جانور میں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض زہری کے ساتھی اس حدیث کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ اس طرح روایت کرتے ہیں۔ "عن سالم عن ابیه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم" ابن ابی عمر بھی اسے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ وہ سفیان سے وہ زہری سے وہ سالم اور حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے وہ دونوں اپنے والد ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن عبدالرحمن بھی سفیان سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں یہ تذکرہ نہیں کہ سعید بن عبدالرحمن، حمزہ سے روایت کرتے ہیں اور سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں سفیان سے روایت کرتے ہیں جب کہ زہری نے یہ حدیث صرف سالم سے روایت کی ہے۔ پھر مالک بن انس بھی اسے زہری ہی سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زہری، سالم اور حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں سہل بن سعدؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھر اور جانور میں ہوتی

یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں۔ حکیم بن معاویہ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: نحوست کسی چیز میں نہیں ہوتی۔ ہاں کبھی گھر، عورت اور گھوڑے میں برکت ضرور ہوتی ہے۔ یہ حدیث علی بن حجر، اسماعیل بن عیاش سے وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن جابر سے وہ معاویہ سے وہ اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۹۱۔ مَاجَآءَ لَایَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

باب ۱۴۹۱۔ تیسرے شخص کی موجودگی میں دو کے سرگوشی کرنے کی ممانعت۔

(۲۶۲۷) حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش ح وحدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن الاعمش عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَايَتَنَاجَی اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ فِیْ حَدِيْثِهٖ لَايَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ

۲۶۲۷۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ (سفیان اپنی حدیث میں لا یتناجی کے الفاظ بیان کرتے ہیں) اس لئے کہ یہ اسے غمگین کردے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا دو شخص تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو تکلیف ہوتی ہے اور مومن کو تکلیف دینا اللہ کو پسند نہیں۔ اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۹۲۔ مَاجَآءَ فِی الْعِدَةِ

باب ۱۴۹۲۔ وعدے کے متعلق۔

(۲۶۲۸) حدثنا واصل بن عبدالاعلى الكوفی نا محمد بن فضيل عن اسماعيل بن اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ يُشْبِهُهٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِیْءْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا

۲۶۲۸۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ گورے تھے اور بڑھاپا آنے لگا تھا۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے تیرہ جوان اونٹنیوں کا حکم دیا تھا۔ ہم انہیں لینے کے لئے گئے تو آپ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔ پھر جب ابوبکرؓ نے خلافت سنبھالی تو فرمایا: اگر کسی کا آنحضرت ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو تو وہ آئے۔ میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے وعدے کے متعلق بتایا تو انہوں نے ہمیں وہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ اسے اپنی سند سے ابوجحیفہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ کئی راوی ابوجحیفہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ یہ حدیث یہیں تک ہے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن یحییٰ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اور وہ ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ کئی راوی اسماعیل سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس پر جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوجحیفہؓ کا نام وہب سوائی ہے۔

باب ۱۴۹۳۔ مَاجَآءَ فِیْ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

۱۴۹۳۔ "میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان" کے الفاظ کہنا۔

(۲۶۲۹) حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهری نا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ

۲۶۲۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کے لئے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ

باپ تم پر قربان۔

(۲۶۳۰) حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفیان عن ابی جدعان ویحیی بْنُ سَعِيْد سمعا سَعِيْدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي وَقَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

۲۶۳۰۔ حضرت سعید بن میسب حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کو اس طرح نہیں کہا: کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ چنانچہ جنگ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: تیر مارو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ پھر یہ بھی فرمایا: اے جوان پہلوان تیر چلاؤ۔

اس باب میں زبیرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ کئی راوی اسے یحییٰ بن سعید بن میسب سے اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر مجھ سے فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

باب ۱۴۹۴۔ مَاجَاءَ فِي يَابُنَيَّ

باب ۱۴۹۴۔ کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا۔

(۲۶۳۱) حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا ابو عوانة نا ابو عثمان شَيْخٌ لَهُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَابُنَيَّ

۲۶۳۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے بیٹا کہہ کر مخاطب کیا۔

اس باب میں مغیرہؓ اور عمر بن ابی سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور دوسری سند سے بھی انسؓ ہی سے منقول ہے۔ ابو عثمان شیخ کا نام جعد بن عثمان ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں یہ بصری ہیں ان سے یونس بن عبید، شعبہ اور کئی ائمہ حدیث، احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۹۵۔ مَاجَاءَ فِي تَعْجِيْلِ اِسْمِ الْمَوْلُوْدِ

باب ۱۴۹۵۔ نومولود کا نام جلدی رکھنا۔

(۲۶۳۲) حدثنا عبیداللہ بن سعد بن ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ثنی عمی یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا شریك من محمد بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعِقِّ

۲۶۳۲۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نومولود کا نام پیدائش کے ساتویں دن رکھنے کا حکم دیا۔ نیز یہ بھی حکم دیا کہ اسی دن اس کے بال بھی مونڈے جائیں اور عقیقہ بھی کیا جائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۹۶۔ مَاجَاءَ يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب ۱۴۹۶۔ مستحب ناموں کے متعلق۔

(٢٦٣٣) حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود ابوعمرالوراق البصری نا معمر بن سلیمان الرقی عن علی بن صالح الزنجی عن عبداللہ بن عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

٢٦٣٣۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ١٤٩٧۔ مَاجَآءَ مَايُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَآءِ۔

باب ١٤٩٧۔ مکروہ ناموں کے متعلق۔

(٢٦٣٤) حدثنا محمد بن بشار نا ابواحمد نا سفیان عن ابی الزبیر عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةٌ وَ يَسَارٌ۔

٢٦٣٤۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو رافع، برکت اور یسار جیسے نام رکھنے سے منع کرتا ہوں۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابواحمد بھی سفیان سے وہ ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابواحمد ثقہ اور حافظ ہیں۔ مشہور حضرات کے نزدیک یہ حدیث جابرؓ سے روایت ہے اس سند میں عمرؓ نہیں ہیں۔

(٢٦٣٥) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبة عن منصور عن ھلال بن یساف عن الربیع بن عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا اَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيْحَ يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا

٢٦٣٥۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے بچے کے لئے یہ نام تجویز کرنے سے منع فرمایا: رباح، یسار، افلح اور نجیح۔ اس لئے کہ کبھی اس کے متعلق پوچھا جائے گا کہ وہ ہے؟ نہیں تو کہا جائے گا نہیں۔●

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٦٣٦) حدثنا محمد بن میمون المکی نا سفیٰن ابن عیینة عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ

٢٦٣٦۔ حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین نام "ملک الاملاک" ہے۔ سفیان کہتے ہیں یعنی شہنشاہ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنی قبیح ترین کے ہیں۔

● یعنی اگر کبھی اس نام والا موجود نہ ہو تو کہنا پڑتا ہے کہ وہ نہیں ہے مثلاً برکت کے لئے کہیں گے برکت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ (مترجم)

باب ۱۴۹۸ - مَاجَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْاَسْمَاءِ

باب ۱۴۹۸ - نام بدلنے کے متعلق -

(۲۶۳۷) حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي وابو بكر بندار وغير واحد قالوا نا يحيى بن سعيد القطان عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بن عُمَر عن نافع عن ابن عُمَرَ انّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اِسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ انْتِ جَمِيْلَةٌ

۲۶۳۷ - حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا تم جمیلہ ہو -

یہ حدیث حسن غریب ہے - یحییٰ بن سعید قطان اسے عبیداللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں - بعض حضرات اسے اسی سند سے مرسلاً نقل کرتے ہیں - اس باب میں عبدالرحمن بن عوفؓ عبداللہ بن سلامؓ عبداللہ بن مطیعؓ، عائشہؓ حکیم بن سعیدؓ مسلمؓ، اسامہ بن اخدریؓ اور شریح بن ہانیؓ سے بھی روایت ہے - وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں - خیثمہ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں -

(۲۶۳۸) حدثنا ابو بكر بن نافع البصري نا عمر بن علي المقدمي عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ

۲۶۳۸ - حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے -

ابوبکر بن علی راوی حدیث کہتے ہیں کہ کبھی عمر بن علی، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں - یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کرتے

باب ۱۴۹۹ - مَاجَاءَ فِي اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۴۹۹ - رسول اللہ ﷺ کے اسماء

(۲۶۳۹) حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن المخزومي نا سفيان عن الزهري عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

۲۶۳۹ - حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں - میں احمد بھی ہوں محمد بھی ہوں اور اسی طرح الماحی بھی ہوں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتے ہیں - میں حاشر ہوں قیامت کے دن لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہوں گے اور میں عاقب بھی ہوں یعنی پیچھے رہ جانے والا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں -

یہ حدیث حسن صحیح ہے -

باب ۱۵۰۰ - مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ

باب ۱۵۰۰ - کسی کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام اور کنیت ایک ساتھ تجویز کرنا -

(۲٦٤٠) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمّٰى مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ

۲٦٤٠۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔یعنی اپنا نام اس طرح رکھے۔محمد ابوالقاسم ﷺ۔دونوں میں سے ایک نام رکھنے کی اجازت ہے یا نام یا کنیت۔

اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲٦٤۱) حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسٰى عن الحسين بن واقد عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكْتَنُوْبِيْ

۲٦٤۱۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اگر میرا نام رکھو تو کنیت نہ رکھو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔بعض علماء آپ ﷺ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا مکروہ قرار دیتے ہیں۔بعض حضرات اسے کراہت تنزیہی کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم آپ ﷺ کی حیات طیبہ تک مخصوص تھا۔آپ ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو ابوقاسم کہہ کر پکارتے ہوئے سنا تو اس کی طرف متوجہ ہوئے۔اس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا۔تب آپ ﷺ نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرمایا: یہ حدیث حسن بن علی خلال،یزید بن ہارون سے وہ حمید سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔اس حدیث سے ابوقاسم کنیت رکھنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔

(۲٦٤۲) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا فطر بن خليفة ثنى منذر وهو الثورى عن محمد وهو ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَّ اُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّيْ

۲٦٤۲۔حضرت علی بن ابی طالبؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ کے بعد میرے ہاں کوئی بیٹا ہو تو اس کی آپ ﷺ کی کنیت اور نام بھی محمد رکھ لوں۔فرمایا: ہاں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے لئے اس کی اجازت تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۱۔مَاجَآءَ فِي الشِّعْرِ

باب ۱۵۰۱۔شعروں کے متعلق۔

(۲٦٤۳) حدثنا ابو سعيد الاشج نا يحيى بن عبد الملك بن ابي غنية ثنى ابى عن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۲٦٤۳۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے صرف ابوسعید اشج نے ابن عیینہ کی روایت سے مرفوع کیا ہے۔دوسرے راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔پھر یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔اس باب میں ابی بن کعبؓ،ابن عباسؓ،عائشہؓ،بریدہؓ

اور کثیر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

(٢٦٤٤) حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عن سماك بن حرب عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۲۶۴۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۰۰۰ ما جاء في إنشاد الشعر

باب ۱۵۰۲۔ شعر پڑھنے کے متعلق۔

(٢٦٤٥) حدثنا اسمعيل بن موسى الفزارى وعلى حجر المعنى واحد قالا نا ابن ابى الزناد عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۴۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ حسان کے لئے منبر رکھا کرتے تھے جس پر کھڑے ہو کر حسان آپ ﷺ کی طرف سے فخریہ اشعار کہا کرتے تھے یا فرمایا: جس پر کھڑے ہو کر حسان آنحضرت ﷺ کی طرف سے اعتراضات کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جب حسان فخر کرتے یا اعتراضات کا رد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کے ذریعے ان کی مدد کرتے ہیں۔

اسمٰعیل اور علی بن حجر بھی ابن ابی زناد سے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(٢٦٤٦) حدثنا اسحق بن منصور نا عبدالرزاق نا جعفر بن سليمان نا ثابت عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا

۲۶۴۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عمرے کی قضا ادا کرنے کے لئے مکہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔

خلو بنی الکفار عن سبیله
الیوم نضر بکم علی تنزیله
ضرباً یزیل الهام عن مقیله
ویذهل الخلیل عن خلیله

(ترجمہ: اے کفار کی اولاد آپ ﷺ کا راستہ خالی کر دو آج کے دن ان کے آنے پر ہم تمہیں ایسی مار ماریں گے جو دماغ کو اس کی جگہ سے ہلا کر رکھ دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی) حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے آگے اور اللہ کے حرم میں تم

عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

شعر پڑھ رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر اسے چھوڑ دو۔ یہ کافروں کے لئے تیروں سے بھی زیادہ اثر انداز ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرزاق اسے معمر سے وہ زہری سے اور وہ انسؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں ایک حدیث میں منقول ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ داخل ہوئے تو کعب بن مالکؓ آپ ﷺ کے آگے تھے اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ عبداللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا۔ ❶

(٢٦٤٧) حدثنا علي بن حجر انا شريك عن المقدام بن شريح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَاهَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَ خْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

۲۶۴۷۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں ابن رواحہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ "ویاتیک بالاخبار من لم تزود" (ترجمہ: یعنی تمہارے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تم نے زادراہ فراہم نہیں کیا)۔

اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٢٦٤٨) حدثنا علي بن حجر نا شريك عن عبدالملك بن عمير عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

۲۶۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: عرب شعراء کے بہترین کلام میں سے لبید کا یہ قول ہے۔ الا کل الخ (ترجمہ) جان لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے یعنی فنا ہونے والی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ثوری، عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

(٢٦٤٩) حدثنا علي بن حجر انا شريك عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ

۲۶۴۹۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہؓ اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ خاموش رہتے ہاں بھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سماک سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۳۔ مَاجَاءَ لِاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًاخَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

۱۵۰۳۔ کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے۔

(٢٦٥٠) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير عَنْ مُحَمَّدِ

۲۶۵۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لے یہ اس سے بہتر

❶ لیکن حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ عمرۂ قضاء کو غزوۂ موتہ کے بعد کہنا صریح غلطی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا۔

ہے کہ شعروں سے بھرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۵۱) حدثنا عیسٰی بن عثمان بن عیسٰی بن عبدالرحمن الرملی نا عمی یحیی بن عیسٰی عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَیْحًا یَرِیْهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا۔

۲۶۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے جو اس کے پیٹ کو خراب کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر لے۔

اس باب میں سعدؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ابودرداؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰٤۔ مَاجَآءَ فِی الْفَصَاحَةِ وَالْبَیَانِ

۱۵۰۴۔ فصاحت اور بیان کے متعلق۔

(۲۶۵۲) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا عمر بن علی المقدمی نا نافع بن عمر الجمحی عن بشر بن عاصم سمعه یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْغِضُ الْبَلِیْغَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا یَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ

۲۶۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص سے بغض رکھتے ہیں جو اپنی زبان سے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو۔ (یعنی بے فائدہ اور بہت زیادہ باتیں کرتا ہے۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۰۵۔ فِیْ تَخْمِیْرِ الْاٰنِیَةِ

باب ۱۵۰۵۔ برتنوں کو ڈھکنا۔

(۲۶۵۳) حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن کثیر بن شنظیر عن عطاء بن ابی رباح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِیَةَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِؤُا الْمَصَابِیْحَ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِیْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَیْتِ

۲۶۵۳۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ (سونے سے پہلے) برتنوں کو ڈھک دو، مشک کا منہ باندھ دو، دروازے بند کر لو اور چراغ بجھا دو۔ اس لئے کہ اکثر چوہا بتی کو کھینچ کر لے جاتا ہے۔ جس سے گھر کو آگ لگ جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر سے کئی سندوں سے مروی ہے وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰٦۔

باب ۱۵۰۶۔

(۲۶۵٤) حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن

۲۶۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم

سهيل بن ابي صالح عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

سبزے کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور اگر خشک سالی کے دنوں میں سفر کرو تو اس کی قوت باقی رہنے تک جلدی جلدی سفر مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر جب رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اس لئے کہ وہ جانوروں کے راستے اور کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانہ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں انسؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۵۰۷۔

باب ۱۵۰۷۔

۲۶۵۵۔ حدثنا اسحق بن موسى الانصارى نا عبدالله بن وهب عن عبدالجبار بن عمر عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ

۲۶۵۵۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا۔ جس کے گرد دیوار نہ ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے محمد بن منکدر کی جابرؓ سے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور عبدالجبار ایلی ضعیف ہیں۔

(۲۶۵۶) حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد نا سفين عن الاعمش عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا

۲۶۵۶۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں نصیحت کے ساتھ ساتھ فرصت بھی دیا کرتے تھے تاکہ ہم ملول نہ ہو جائیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ سلیمان سے وہ شقیق بن سلمہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۸۔

باب ۱۵۰۸۔

(۲۶۵۷) حدثنا ابوهشام الرفاعى نا ابن فضيل عن الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ

۲۶۵۷۔ حضرت ابوصالحؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک کون سا عمل سب سے محبوب تھا۔ فرمایا: جس پر مداومت کی جائے۔ خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام اپنے والد عروہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر مداومت کی جائے۔ ہارون بن اسحاق بھی عبدہ سے وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۰۹۔ مَاجَاءَ فِیْ مَثَلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِہٖ

(۲۶۵۸) حدثنا علی بن حجر السعدی نا بقیۃ بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْکِلَابِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَۃٌ عَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ یَدْعُوْا عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ یَدْعُوْا فَوْقَہٗ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا یَقَعُ اَحَدٌ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ حَتّٰی یُکْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِیْ یَدْعُوْ مِنْ فَوْقِہٖ وَاعِظُ رَبِّہٖ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مثالوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۵۰۹۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے مثل۔

۲۶۵۸۔ حضرت نواس بن سمعان کلابی کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جابجا دروازے لگے ہوئے ہیں اور ان پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑا ہو کر بلا رہا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "واللہ یدعوا... الآیۃ" (یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں سیدھی راہ پر چلا دیتے ہیں) اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے یعنی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو زکریا بن عدی کے حوالے سے ابو اسحاق فزاری کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ بقیہ بن ولید کی وہی روایتیں جو وہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل بن عیاش کی کسی روایت کا اعتبار نہ کرو خواہ ثقہ سے یا غیر ثقہ سے۔

(۲۶۵۹) حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ جِبْرَائِیْلَ عِنْدَ رَأْسِیْ وَمِیْکَائِیْلَ عِنْدَ رِجْلَیَّ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِہٖ اِضْرِبْ لَہٗ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُکَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُکَ اِنَّمَا مَثَلُکَ وَمَثَلُ

۲۶۵۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرائیلؑ میرے سرہانے اور میکائیلؑ میری پائنتی کھڑے ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے لئے مثال بیان کرو۔ دوسرے نے کہا: (اے نبی) سنئے آپ ﷺ کے کان ہمیشہ سنتے رہیں اور سمجھئے، آپ ﷺ کا دل ہمیشہ سمجھتا رہے۔ ❶ آپ ﷺ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنا

---

❶ یعنی اس مثال کو سمجھنے کے لئے اچھی طرح دماغ کو حاضر کیجئے اور کانوں سے سنیے اور آنکھوں سے ادھر ادھر نہ دیکھیے۔ واللہ اعلم (مترجم)

أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُوا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ مَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا

پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دستر خوان لگوایا کر ایک پیغامبر کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے۔ چنانچہ بعض نے اس کی دعوت قبول کی اور بعض نے نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں وہ بڑا مکان اسلام ہے اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ ﷺ اے محمد پیغامبر (رسول) ہیں جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ سعید بن ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ وہ سند اس سے زیادہ صحیح ہے۔

(٢٦٦٠) حدثنا محمد بشار نا محمد بن ابی عدی عن جعفر بن میمون عن ابی تمیمة الهجیمی عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتّٰى خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِّي إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لَا أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِشْرًا وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ أَرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِّي فَتَوَسَّدَ فَخِذِي فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ اللّٰهُ

۲۶۶۰۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں لے کر بطحاء کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط کھینچ کر فرمایا: تم اس خط سے باہر نہ نکلنا۔ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہیں کرنا (اگر تم نہیں کرو گے تو) وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا چلے گئے۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ آئے ● گویا کہ وہ زط ہیں۔ ● ان کے بال اور بدن نہ تو میں ننگے دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میری طرف آتے لیکن اس خط سے تجاوز نہ کر سکتے پھر آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہو گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں پوری رات نہیں سو سکا پھر میرے خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے تھے میں اسی حال میں تھا اور آنحضرت ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک جماعت آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئی اور دوسری آپ ﷺ کے پیروں کے پاس۔ پھر کہنے لگے: ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا

● یہ جن تھے۔ (مترجم)۔ ● زط سے مراد جٹ لوگ ہیں واللہ اعلم (مترجم)

أَعْلَمُ مَابِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَارَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوْتِيَ مِثْلَ مَاأُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اِضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْقَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَاقَالَ هٰؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰئِكَةُ فَتَدْرِيْ مَاالْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ

گیا ہو جو اس نبی ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لئے مثال بیان کرو کہ ایک سردار نے ایک محل تعمیر کرایا اور اس میں دستر خوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لئے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے قبول نہیں کیا اس نے اسے سزا دی یا فرمایا: عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے۔ اور آنحضرت ﷺ جاگ گئے۔ اور فرمایا: تم نے سنا ان لوگوں نے کیا کہا؟ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے جو مثال دی وہ یہ ہے کہ رحمٰن نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ اور سلیمان تیمی طرخان کے بیٹے ہیں۔ وہ قبیلہ بنی تمیم میں جایا کرتے تھے اس لئے تیمی مشہور ہو گئے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو سلیمان سے زیادہ اللہ سے ڈرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۱۵۱۰۔ مَاجَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۵۱۰۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال۔

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَاسُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ نَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

۲۶۶۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے اچھی طرح مکمل کر کے اس کی آرائش و تزئین کی۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی۔ ❶

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں جس کی وجہ سے انبیاء کا وہ محل مکمل ہو گیا جیسے کہ صحیحین کی روایت میں بھی ہے کہ وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ مجھ سے ہی وہ عمارت مکمل ہوئی اور انبیاء کا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم الانبیاء ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۱۱ ـ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ۔

۲۶۶۲ ـ حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا موسٰى بن اسمٰعيل نا ابان بن يزيد نا يحيى بن ابى كثير عن زيد بن سلام ان اباسلام حَدَّثَهٗ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ يُبْطِئَ بِهَا قَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنَا اٰمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَّعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ اَوْ يُعْجِبُهٗ رِيْحُهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ

باب ۱۵۱۱۔ نماز، روزے اور صدقے کی مثال۔

۲۶۶۳۔ حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنو اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن یحییٰ علیہ السلام نے انہیں پہنچانے میں تاخیر کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ نے آپ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل سے ان پر عمل کرانے کا حکم دیا ہے لہٰذا یا تو آپ انہیں حکم دیجئے ورنہ میں حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ انہیں پہنچانے میں سبقت لے گئے تو مجھے دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ یہاں تک کہ وہ جگہ بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ ۱۔ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے یا چاندی کے مال سے کوئی غلام خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے لہٰذا اسے اختیار کرو اور مجھے کما کر دو لیکن وہ کام کرتا اور اس کا منافع کسی اور کو دے دیتا۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔ لہٰذا جب نماز پڑھو تو کسی اور جانب التفات نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ کسی اور طرف التفات نہ کرے۔ ۳۔ اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ۴۔ میں تمہیں صدقہ دینے کا بھی حکم دیتا ہوں اس کی

تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا جائے اور وہ لوگ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل کرنے کے لئے لے کر چل دیں جب وہ اس کی گردن اتارنے لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو جو کچھ تھوڑا زیادہ میرے پاس ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لے۔ میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اس کے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچا لے۔ اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ ا۔ بات سننا ۲۔ اطاعت کرنا ۳۔ جہاد کرنا ۴۔ ہجرت کرنا ۵۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لئے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی الا یہ کہ وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ التزم کرے اور جس نے زمانہ جاہلیت والی برائیوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اگر چہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے؟ فرمایا: ہاں۔ لہذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ۔ جس نے تمہیں مسلمین ومومنین اللہ کے بندوں کا نام دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں۔ ان کی اس کے علاوہ بھی احادیث ہیں۔ محمد بن بشار بھی ابوداؤد طیالسی سے وہ ابان بن یزید سے وہ یحییٰ سے وہ زید بن سلام سے وہ ابوسلام سے وہ حارث اشعری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسلام کا نام ممطور ہے۔ نیز علی بن مبارک یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے نقل کرتے ہیں۔

بَاب ۱۵۱۲۔ مَاجَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب ۱۵۱۲۔ قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال۔

(۲۶۶۳) حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عن قتادة عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ

۲۶۶۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔

الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَایَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ التَّمْرَۃِ لَارِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَایَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ رِیْحُھَا مُرٌّ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ

پھر قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن وہ کڑوا ہوتا ہے۔ نیز قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اسے قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۶۶۴۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوانا عبدالرزاق انا معمر عن الزھری عن سعید بن الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ یُصِیْبُہٗ بَنَاءٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَۃِ الْاَرْزِ لَاتَھْتَزُّ حَتّٰی تُسْتَحْصَدَ

۲۶۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکاتی رہتی ہے کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مومن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۶۵۔ حدثنا اسحق بن موسٰی نا معن نا مالک عن عبداللّٰہ بن دینار عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَۃِ شَجَرَۃً لَّایَسْقُطُ وَرَقُھَا وَھِیَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِیْ مَاھِیَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ یَعْنِیْ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِیْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ قُلْتَھَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ کَذَا وَکَذَا

۲۶۶۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مومن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد عمرؓ سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے ایسا ایسا مال ہونے کے مقابلے میں زیادہ محبوب تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۳۔ مَاجَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ

باب ۱۵۱۳۔ پنجگانہ نماز کی مثال۔

۲۶۶۶۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن الھاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ قَالُوْا لَایَبْقٰی

۲۶۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی؟ عرض کیا گیا: نہیں بالکل نہیں۔ فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو بالکل مٹا دیتے ہیں۔

مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ اسے بکر بن مضر سے اور وہ ابن ہاد سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱٤۔

۲۶۶۷۔ حدثنا قتیبۃ نا حماد بن یحیی الابح عن ثابت البنانی عن انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ

باب ۱۵۱۴۔

۲۶۶۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ معلوم نہیں اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

اس باب میں عمارؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی حماد بن یحییٰ کو ثبت کہتے ہیں۔ نیز انہیں اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۵۔ مَا جَآءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

۲۶۶۸۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا خلاد بن یحیی نا بشیر بن المهاجر انا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَاكَ الْاَجَلُ

باب ۱۵۱۵۔ انسان، اس کی موت اور امید کی مثال۔

۲۶۶۸۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے؟ اور دو کنکریاں ماریں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ امید ہے اور یہ موت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۶۶۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً

۲۶۶۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ (کسی کے پاس) سو (۱۰۰) اونٹ ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے اسے سعید، سفیان کے حوالے سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۶۷۰۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا المغیرۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوْلَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً

۲۶۷۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی مثال سو (۱۰۰) اونٹوں کی سی ہے کہ تم ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ یا فرمایا کہ ان میں سے صرف ایک اونٹ سواری کے قابل پاؤ۔●

۲۶۷۱۔ حدثنا قتیبۃ بن سعیدنا المغیرۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ

۲۶۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی۔ چنانچہ

● یعنی سو میں سے ایک بھی کام کا نہیں یا کبھی ایک کام کا نکل آتا ہے یہ تو آنحضرت ﷺ کے زمانے کا حال ہے جسے خیر القرون کہا گیا تو پھر آج کل کا کیا حال ہوگا۔ (مترجم)

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ أُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا فَأَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کیڑے کوڑے اور پروانے (یا تتلیاں) اس پر گرنے لگیں۔ چنانچہ میں پیچھے کی طرف گھسیٹ کر تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ہو کہ آگے بڑھ کر اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔●

۲۶۷۲۔ حدثنا اسحٰق بن موسى الانصاری نامعن نا مالك عن عبدالله بن دينار عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عمریں پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا کہ کون میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے اس وقت کام کیا۔ پھر اب تم لوگ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود و نصاریٰ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔●

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کے فضائل کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب۔

باب ۱۵۱۶۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب ۱۵۱۶۔ سورۂ فاتحہ کی فضیلت۔

۲۶۷۳۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن

۲۶۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابی

یعنی تم لوگ گناہوں میں پڑتے جا رہے ہو جو آگ (دوزخ) میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ (مترجم) ●اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اس کی امت کی عمریں کم چھوٹی ہیں البتہ عمل بھی قلیل ہے لیکن اجر زیادہ ہے اور وہ اس کا فضل ہے۔ (مترجم)

العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیه عن ابی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااُبَیُّ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَالْتَفَتَ اُبَیٌّ فَلَمْ یُجِبْ وَصَلّٰی اُبَیٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ مَامَنَعَكَ یَااُبَیُّ اَنْ تُجِیْبَنِیْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِیْمَا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ اَنْ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ قَالَ بَلٰی وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ یَنْزِلْ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تَقْرَاُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُهٗ

بن کعب کے پاس گئے اور انہیں پکارا۔ اے ابی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے لہٰذا مڑ کر دیکھا اور جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے نماز مختصر کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے مجھے جواب دینے سے روکا۔ عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: کیا تم نے میرے اوپر نازل ہونے والی وحی میں یہ حکم نہیں پڑھا "استجیبوا اللّٰہ.... الآیۃ" (یعنی جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس چیز کے لئے پکاریں جو تمہیں حیات بخشے تو انہیں جواب دو) عرض کیا: جی ہاں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایک سورت بتاؤں جو نہ توریت میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے ام القرآن (سورت فاتحہ) پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ توریت، زبور، انجیل حتیٰ کہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۷۔ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰیَةِ الْکُرْسِیِّ

باب ۱۵۱۷۔ سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کے متعلق۔

۲۶۷۴۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ تُقْرَاُ الْبَقَرَةُ فِیْهِ لَایَدْخُلُهُ الشَّیْطَانُ

۲۶۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۷۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا حسین

۲۶۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چ

الجعفي عن زائدة عن حكيم بن جبير عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ

ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے اس میں ایک آیت ایسی بھی ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

٢٦٧٦۔ حدثنا يحيى ابن المغيرة ابوسلمة المخزومي المديني نا ابن ابي فديك عن عبدالرحمٰن المليكي عن زرارة بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الْمُؤْمِنُ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ

٢٦٧٦۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت حم المؤمن سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھی تو ان آیات کی برکت سے اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

یہ حدیث غریب ہے بعض علماء عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

٢٦٧٧۔حدثنا محمد بن بشارنا ابواحمد نا سفيان عن ابن ابي ليلى عن اخيه عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيْءُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذْهَبْ اِذَا رَاَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَّاتَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَااَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰى اَذْهَبَ بِكِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ

٢٦٧٧۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک طاق تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ ایک جنی آتی اور اس میں سے کھجوریں لے جاتی۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا: جاؤ اور جب وہ آئے تو کہنا۔ بسم اللہ اور پھر کہنا کہ اللہ کے رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوایوب نے اسے پکڑ لیا تو وہ جنی قسم کھانے لگی کہ واپس نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ عرض کیا: قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گی۔ انہوں نے دوبارہ اسے پکڑ لیا تو اس نے پھر قسم کھائی اور ابوایوب نے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہی سوال و جواب ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھر آئے گی ابوایوبؓ نے تیسری مرتبہ بھی اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تمہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا: میں تمہیں ایک چیز بتاتی ہوں وہ یہ کہ تم گھر میں

ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اِقْرَأْهَا فِيْ بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهٗ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ

آیۃ الکرسی پڑھا کرو تو شیطان یا کوئی اور چیز تمہارے قریب نہیں آئے گی وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کے قول کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا: اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۶۷۸۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا ابواسامة نا عبدالحمید بن جعفر عن سعید المقبری عن عطاء مَوْلٰى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْعَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِيْ مَامَعَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَامَعَكَ يَافُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَامَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ

۲۶۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لشکر روانہ کیا۔ اس میں گنتی کے لوگ تھے ان سب سے قرآن پڑھوایا تو ہر شخص کو جتنا یاد تھا اتنا پڑھا۔ پھر آپ ﷺ ان میں سے سب سے کم عمر شخص کے پاس سے گزرے اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورۂ بقرہ یاد ہے آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں سورۂ بقرہ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تو پھر جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ چنانچہ ان کے اشراف میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں نے اسے صرف اس اندیشے سے یاد نہیں کیا میں اسے تہجد میں نہیں پڑھ سکوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اسے پڑھو اس لئے کہ جس نے قرآن کو سیکھا اور پھر اسے تہجد وغیرہ میں پڑھا اس کی مثال ایک مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید مقبری بھی ابواحمد کے مولیٰ عطاء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ اسے لیث بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ عطاء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی مرسلاً نقل کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۸۔ مَاجَآءَ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب ۱۵۱۸۔ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

۲۶۷۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا جریر بن عبدالحمید عن منصور بن المعتمر عن ابراهیم بن یزید عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

۲۶۷۹۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قیام شب میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہی اس کے لئے کافی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۸۰۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن اشعث بن عبدالرحمٰن الجرمی عن ابی قلابة عن أبی الأشعث الجرمی عن النُّعمان بن بشیر عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال إنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ أَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَیْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خُتِمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ

۲۶۸۰۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کر کے سورۂ بقرہ کو ختم کیا گیا۔ اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۵۱۹۔ مَاجَآءَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ

باب ۱۵۱۹۔ سورۂ آل عمران کی فضیلت۔

۲۶۸۱۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا هشام بن اسمٰعیل ابو عبدالملک العطار نا محمد بن شعیب نا ابراهیم بن سلیمان عن نُفَیْرٍ عن نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَأْتِی الْقُرْاٰنُ وَأَهْلُهُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ یَأْتِیَانِ کَأَنَّهُمَا غَیَابَتَانِ وَبَیْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ کَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ کَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

۲۶۸۱۔ حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورۂ بقرہ اور پھر سورۂ آل عمران ہوگی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں میں اس کے بعد انہیں کبھی نہیں بھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک فرجہ ہے یا اس طرح آئیں گی جیسے دو کالی بدلیاں یا پھر صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی کی طرف سے شفاعت کرتے ہوئے آئیں گی۔

اس باب میں ابوامامہؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ سورتوں کے آنے سے مراد ان کا ثواب ہے۔ بعض علماء اس حدیث اور اس سے مشابہ احادیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت نواسؓ کی حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد اس پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا اجر و ثواب ہے۔ امام بخاری، حمیدی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کہ "اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں آیۃ الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آیۃ الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ اس کے پیدا کئے ہوئے آسمان و زمین سے بہت عظیم ہے۔

باب ۱۵۲۰۔ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْکَهْفِ

باب ۱۵۲۰۔ سورۂ کہف کی فضیلت۔

۲۶۸۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة

۲۶۸۲۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا

عن ابی اسحٰق قال سمعت البراء یقول بینما رجل یقرأ سورة الکهف اذرای دابته ترکض فنظر فاذا مثل الغمامة او السحابة فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تلک السکینة نزلت مع القرآن اونزلت علی القرآن

کہ اس نے اپنی سواری کو کودتے ہوئے دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بدلی تھی۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سکینہ تھا جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا یا فرمایا: قرآن کے اوپر نازل ہوا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

۲۶۸۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفرنا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قرأ ثلث آیات من اول الکهف عصم من فتنة الدجال

۲۶۸۳۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔

محمد بن بشار، معاذ بن ہشام سے اور وہ اپنے والد سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۲۱۔ ماجاء فی یٰس

باب ۱۵۲۱۔ سورۂ یٰسین کی فضیلت۔

۲۶۸۴۔ حدثنا قتیبة وسفیان بن وکیع نا قالا نا حمید بن عبد الرحمٰن الرواسی عن الحسن بن صالح عن هارون ابی محمد عن مقاتل بن حیان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لکل شیء قلبا وقلب القرآن یٰس ومن قرأ یٰس کتب الله له بقراء تها قراء ة القرآن عشر مرات

۲۶۸۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر لکھ دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے جانتے ہیں اہل بصرہ اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون ابو محمد مجہول ہیں۔ ابوموسیٰ بھی یہ حدیث احمد بن سعید سے وہ قتیبہ سے اور وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں اس باب میں ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۵۲۲۔ ماجاء فی حم الدخان

باب ۱۵۲۲۔ سورۂ دخان کی فضیلت۔

۲۶۸۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا زید بن حباب عن عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرء حم الدخان فی لیلة اصبح یستغفر له سبعون الف ملک

۲۶۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ دخان رات کو پڑھی وہ اس حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت مانگ رہے ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عمر بن خثعم ضعیف ہیں۔ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۲۶۸۶۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نازید بن حباب عن ھشام ابی المقدام عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ غُفِرَلَہٗ

۲۶۸۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شب جمعہ کو سورۂ دخان پڑھی۔ اس کی مغفرت کر دی گئی۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہشام ابومقدام ضعیف ہیں۔ ان کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب یونس بن عبید اور علی بن زید تینوں یہی کہتے ہیں۔

باب ۱۶۲۳۔ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَۃِ الْمُلْکِ

باب ۱۵۲۳۔ سورۂ ملک کی فضیلت۔

۲۶۸۷۔ حدثنا محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نا یحیی بن عمرو بن مالک النکری عن ابیہ عَنْ اَبِی الْجَوْزَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَّھُوَ لَایَحْسِبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُالْاِنْسَانِ یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ حَتّٰی خَتَمَھَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ضَرَبْتُ خِبَائِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَّاَنَا لَااَحْسِبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ حَتّٰی خَتَمَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۶۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے۔ لیکن وہ قبر تھی جس میں ایک شخص سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے مکمل کیا۔ وہ شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۶۸۸۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبۃ عن قتادۃ عن عَبَّاسٍ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَہٗ وَھِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ

۲۶۸۸۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے بخش دیا گیا۔ وہ سورۂ ملک ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۸۹۔ حدثنا ھریم بن مسعرنا الفضیل بن عیاض عن لیث عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَایَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ

۲۶۸۹۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

اس حدیث کو راوی لیث بن ابی سلیم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بھی ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابوزبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث جابر سے سنی ہے تو فرمایا: مجھے یہ صفوان یا ابن صفوان نے سنائی ہے۔ گویا کہ انہوں نے ایسے روایت کرنے سے انکار کر دیا کہ میں نے نہیں روایت کی ہناد بھی ابوالاحوص سے وہ لیث سے وہ ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں پھر ہریم بن مسعر بھی فضیل سے وہ لیث سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک قرآن کی ہر سورۃ سے ستر درجے فضیلت رکھتی ہیں۔

باب ١٥٢٤ ـ مَاجَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

باب ۱۵۲۴۔ سورۂ زلزال کی فضیلت۔

٢٦٩٠ ـ حدثنا محمد بن الحرشيّ البصري نا الحسن بن سلم بن صالح العجلي نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ

۲۶۹۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ زلزال پڑھی اس کے لئے آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے۔ جس نے سورۂ کافرون پڑھی اس کے لئے چوتھائی قرآن کا اور جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس کے لئے تہائی قرآن کا ثواب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن سلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

٢٦٩١ ـ حدثنا عقبة بن مكرم العمي البصري ثني ابن ابي فديك اخبرني سلمة ابن وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَافُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَاأَتَزَوَّجُ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ

۲۶۹۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں کی یا رسول اللہ! اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا۔ پھر پوچھا سورۂ نصر؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ چوتھائی قرآن ہے۔ پھر پوچھا: سورۂ کافرون؟ عرض کیا: یہ بھی یاد ہے۔ فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر پوچھا: کیا سورۂ زلزال بھی یاد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے پھر فرمایا: تم نکاح کرو نکاح کرو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٥٢٥ ـ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِيْ سُوْرَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

باب ۱۵۲۵۔ سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت۔

٢٦٩٢ ـ حدثنا علي بن حجر نا يزيد بن

۲۶۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ

هارون نا یمان بن المغیرة العنزی نا عطاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ

زلزال نصف قرآن کے برابر۔ سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ١٥٢٦ ـ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب ۱۵۲۶۔ سورۂ اخلاص کی فضیلت۔

٢٦٩٣ ـ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا زائدة عن منصور عن هلال بن یساف عن ربیع بن خیثم عن عمرو بن میمون عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن امرأة اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّقْرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

۲۶۹۳۔ حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے کیونکہ جس نے سورۂ اخلاص پڑھی۔ گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا۔

اس باب میں ابو درداءؓ، ابوسعیدؓ، قتادہ بن نعمانؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، ابن عمرؓ اور ابو مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ہمیں علم نہیں کہ اسے کسی نے زائدہ سے بہتر بیان کیا ہو۔ اسرائیل اور فیاض بھی ان کی متابعت کرتے ہیں۔ پھر شعبہ اور کئی ثقہ راوی اسے منصور سے نقل کرتے ہوئے اضطراب کرتے ہیں۔

٢٦٩٤ ـ حدثنا ابو کریب نا اسحٰق بن سلیمان عن مالك بن انس عن عبیداللّٰه بن عبدالرحمٰن عن ابی حنین مولی لِاٰلِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَاوَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ

۲۶۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے کسی کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جنت۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور ابوحنین: عبید بن حنین ہیں۔

٢٦٩٥ ـ حدثنا محمد بن مرزوق البصری ناحاتم بن میمون ابوسهل عن ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ

۲۶۹۵۔ حضرت انس بن مالکؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جس شخص نے روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ ہاں البتہ اگر اس پر قرض ہوگا تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ اسی سند سے منقول ہے کہ فرمایا: جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا۔ پھر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے

عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِكَ الْجَنَّةَ

اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

یہ حدیث ثابت کی روایت سے غریب ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں پھر یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۲۶۹۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا یزید بن کیسان نی ابو حازم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ لَاَرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَآءَ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ سَاَقْرَأُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

۲۶۹۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہو سکے جمع ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سورۂ اخلاص پڑھی پھر واپس چلے گئے۔ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ تہائی قرآن پڑھیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ آسمان سے کوئی نئی چیز نازل ہونے کی وجہ سے اندر گئے ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن پڑھوں گا۔ جان لو کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلیمان ہے۔

۲۶۹۷۔ حدثنا العباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا سلیمان بن بلال نی سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۶۹۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۹۸۔ حدثنا محمد بن اسمعیل نا اسمعیل ابی اویس نی عبدالعزیز بن محمد عن عبیداللہ بن عمر عن ثابت الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَا فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً یَقْرَأُ لَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ یَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ یَقْرَأُ سُوْرَةً اُخْرٰی مَعَهَا وَكَانَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰی اِنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰی

۲۶۹۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ انصاری شخص مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورۂ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں جو دوسری سورت بھی پڑھتے ہیں۔ یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورت۔ انہوں نے فرمایا: میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو

تَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهُ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَافُلَانُ مَايَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُ بِهِ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے لہٰذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: اے فلاں تمہیں اپنے دوستوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سورت کی محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے روایت سے۔ مبارک بن فضالہ بھی اسے ثابت بنانی سے اور وہ انسؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں یعنی سورۂ اخلاص۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

باب ۱۵۲۷۔ مَاجَاءَ فِی الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب ۱۵۲۷۔ معوذتین کی فضیلت۔

۲۶۹۹۔ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا اسمٰعيل بن ابي خالد اخبرني قيس بن ابي حازم عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۲۶۹۹۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی ہیں کہ کسی نے ان کے مثل آیات نہیں دیکھیں۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۰۔ حدثنا قتيبة نا ابولهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۷۰۰۔ حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۲۸۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

باب ۱۵۲۸۔ قاری کی فضیلت۔

۲۷۰۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسي نا شعبة وهشام عن قتادة عن زرارة بن اوفى

۲۷۰۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے

ولا تلتبس به الألسنة ولا يشبع منه العلماء ولا يخلق عن كثرة الرد ولا تنقضي عجائبه هو الذي لم تنته الجن إذا سمعته حتى قالوا إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدي إلى الرشد فآمنا به من قال به صدق ومن عمل به أجر ومن حكم به عدل ومن دعى إليه هدي إلى صراط مستقيم خذها إليك يا أعور

نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دوہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن بھی کہہ اٹھے کہ "ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے۔" جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔ اے اعور اس حدیث کو یاد کر لو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور اس کی سند مجہول ہے۔ نیز حارث کی روایت میں مقال ہے۔

باب ۱۵۳۰۔ ماجاء في تعليم القرآن

باب ۱۵۳۰۔ قرآن کی تعلیم کی فضیلت۔

۲۷۰۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن أبي عبد الرحمن عن عثمان بن عفان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيركم من تعلم القرآن وعلمه قال أبو عبد الرحمن فذلك الذي أقعدني مقعدي هذا وعلم القرآن في زمان عثمان حتى بلغ الحجاج بن يوسف

۲۷۰۴۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کے راوی ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھایا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن علقمة بن مرثد عن أبي عبد الرحمن عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم أو أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه

۲۷۰۵۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین یا فرمایا افضل ترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر اور لوگوں کو بھی قرآن سکھایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی راوی اسے سفیان ثوری سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ ابو عبدالرحمٰن سے وہ عثمانؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان بھی یہ حدیث سفیان سے وہ شعبہ سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابو عبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ بات یحییٰ بن سعید سے اور وہ سفیان اور شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ سفیان اور شعبہ سے ایک سے زیادہ مرتبہ وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعید بن ابی عبیدہ سے وہ ابو عبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ سفیان کے ساتھی اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کو زیادہ ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث اشبہ ہے۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک ثقاہت میں کوئی شعبہ

کے برابر نہیں اور جب شعبہ کی سفیان مخالفت کرتے ہیں تو میں ان کا قول لے لیتا ہوں۔ ابوعمار وکیع سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ میں نے ان سے حدیث سننے کے بعد کئی مرتبہ اس شخص سے پوچھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں تو ویسے ہی پایا جیسے سفیان نے روایت کیا تھا۔ اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۷۰۶۔ حدثنا قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن النعمان بن سعد عن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ

۲۷۰۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالبؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۳۱۔ماجاء في من قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر

باب ۱۵۳۶۔ قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر۔

۲۷۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوبكر الحنفي نا الضحاك بن عثمان عن ايوب بن موسى قال سمعت محمد بن كعب القرظي يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ

۲۷۰۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کریم میں سے ایک حرف پڑھا اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قرظی حیات نبی (ﷺ) میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی ابن مسعودؓ سے منقول ہے۔ ابوالاحوص اسے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے مرفوع اور بعض موقوف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

۲۷۰۸۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا شعبة عن عاصم عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً

۲۷۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا اور قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا۔ یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ (قرآن) عرض کرے گا: یا اللہ اسے زیادہ دیجئے چنانچہ اسے کرامت کا جوڑا بھی پہنا دیا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور سیڑھیاں (درجات) چڑھتے جاؤ اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن بشار اسے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عاصم بن بہدلہ سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی

کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ غیر مرفوع ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۵۳۲۔

۲۷۰۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابو نضر نا بکر بن خنیس عن لیث بن ابی سلیم عن زید بن ارطاۃ عن ابی اُمامۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لعبد فی شیء افضل من رکعتین یصلیھما وان البر لیذر علی رأس العبد مادام فی صلوتہ وما تقرب العباد الی اللہ عزوجل بمثل ما خرج منہ قال ابو النضر یعنی القرآن

۲۷۰۹۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی چیز کو اتنے غور سے نہیں سنتے جتنا کہ اس کی (قرأت والی) دو رکعتوں کو سنتے ہیں اور جتنی دیر وہ نماز پڑھتا رہتا ہے نیکی اس کے سر پر چھڑکی جاتی ہے نیز بندوں میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتا جتنا کہ اس کے پاس سے نکلی ہوئی چیز سے۔ ابونضر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بکر بن خنیس پر ابن مبارک اعتراض کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے آخر میں ان سے نقل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

۲۷۱۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا جریر عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ عن ابن عباس قال قال صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب

۲۷۱۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود الحفری وابونعیم عن سفیان عن عاصم بن ابی النجود عن زر عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقال یعنی لصاحب القرآن اقرأ وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند اٰخر اٰیۃ تقرأ بھا

۲۷۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن (حافظ) سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور منزلیں چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ تمہاری منزل وہی ہے جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے اور وہ عاصم سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۳۳۔

۲۷۱۲۔ حدثنا عبدالوھاب الوراق البغدادی نا عبدالمجید بن عبدالعزیز عن ابن جریج عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور

۲۷۱۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے مسجد سے تنکا بھی نکالا تھا تو وہ بھی۔ پھر مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے۔ چنانچہ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ کسی

أُمَّتِیْ حَتّٰی الْقَذَاةَ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِیْ فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ أَوْ اٰیَةٍ أُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا

نے قرآن کریم کی کوئی آیت یا سورۃ یاد کرنے کے بعد بھلا دی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری بھی اسے غریب کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے کسی صحابی سے سماع کے متعلق نہیں جانتا۔ ہاں ان ہی کا ایک قول ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ایسے شخص سے روایت کی ہے جو خود آنحضرت ﷺ کے خطبے میں موجود تھا۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ علی بن مدینی مطلب کے انسؓ سے سماع کا انکار کرتے ہیں۔

باب ١٥٣٤ـ

۲۷۱۳ـ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد نا سفیان عن الاعمش عن خیثمة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ أَنَّهٗ مَرَّ عَلٰی قَارِیٍٔ یَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَإِنَّهٗ سَیَجِیْءُ أَقْوَامٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَیْثَمَةُ الْبَصْرِیُّ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ جَابِرُ الْجُعْفِیُّ وَلَیْسَ هُوَ خَیْثَمَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

باب ۱۵۳۴ـ

۲۷۱۳ـ حضرت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے ان سے کچھ مانگا (بھیک مانگی) تو عمرانؓ نے "انا للّٰه وانا الیه راجعون" پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ اللہ سے سوال کرے اس لئے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ محمود کہتے ہیں کہ خیثمہ بصری جن سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں وہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ بصری کی کنیت ابونصر ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کئی احادیث روایت کی ہیں اور ان سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں۔

۲۷۱٤ـ حدثنا محمد بن اسمٰعیل الواسطی نا وکیع نا ابوفروة یزید بن سنان عن أَبِی الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ

۲۷۱۴ـ حضرت صہیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیا وہ اس پر ایمان نہیں لایا۔

محمد بن یزید بن سنان یہ حدیث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد، سعید بن مسیب سے اور وہ صہیب سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایت کا کوئی متابع نہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ ابومبارک بھی مجہول ہیں لہٰذا اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ وکیع کے نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن ان کے بیٹے ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲۷۱٥ـ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن

۲۷۱۵ـ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح

كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

اور آہستہ پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن آہستہ پڑھنا زور سے پڑھنے سے افضل ہے۔ اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینا اعلان کر کے دینے سے افضل ہے اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینے میں آدمی لوگوں کے تعجب سے محفوظ رہتا ہے۔

باب ۱۵۳۵۔

۲۷۱۶۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰہ نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ

باب ۱۵۳۵۔

۲۷۱۶۔ حضرت ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت ﷺ سورۂ اسراء اور سورۂ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابولبابہ بصری ہیں ان سے حماد بن زید کئی احادیث نقل کرتے ہیں ان کا نام مروان ہے۔ یہ امام بخاری نے اپنی کتاب التاریخ میں نقل کیا ہے۔

۲۷۱۷۔ حدثنا علی بن حجرنا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبداللّٰہ بْنِ اَبِيْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

۲۷۱۷۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ سونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ جو سبح یا یسبح سے شروع ہوتی ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۵۳۶۔

۲۷۱۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری نا خالد بن طهمان ابوالعلاء الخفاف ثنی نافع عن ابن ابی نافع عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

باب ۱۵۳۶۔

۲۷۱۸۔ حضرت معقل بن یسارؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے صبح کے وقت "اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم" تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کے لئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۲۷۔ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۲۷۔ آنحضرت ﷺ کی قراءت کی کیفیت۔

۲۷۱۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عبدالله بن عبيدالله بن أبي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتُهُ وَكَانَ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَانَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَاصَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

۲۷۱۹۔ یعلی بن مملک کہتے ہیں کہ ام المومنین ام سلمہؓ سے آنحضرت ﷺ کی نماز میں قرأت اور آپ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: تمہاری آپ ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جتنی دیر (رات کو) سوتے اتنی دیر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے یہاں تک کہ اسی طرح صبح ہو جاتی۔ پھر حضرت ام سلمہؓ نے آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ پڑھتے تو ہر حرف جدا جدا ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہؓ سے۔ پھر ابن جریج بھی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی قراءت میں ہر حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۲۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن معاوية بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ اٰخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهِ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سِعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَوْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سِعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سِعَةً

۲۷۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشؓ سے آنحضرت ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے۔ شروع رات میں یا آخر میں۔ انہوں نے فرمایا: دونوں وقتوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر میں۔ میں نے کہا الحمدللہ... یعنی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت کیا ہوتی تھی یعنی زور سے پڑھتے تھے یا آہستہ یعنی دل میں انہوں نے فرمایا دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی زور سے پڑھتے اور کبھی دل ہی میں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور حالت جنابت میں ہوتے تو کیا سونے سے پہلے غسل کرتے یا غسل اٹھ کر کرتے؟ انہوں نے فرمایا: دونوں طرح سے کیا کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے ہی سو جاتے۔ میں نے کہا: الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں وسعت رکھی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۷۲۱۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا محمد بن

۲۷۲۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خود کو عرفات

کثیرنا اسرائیل انا عثمان بن المغیرۃ عن سالم بن أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يُحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں اس لئے کہ قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا ہے۔

باب ۱۵۳۸۔

۲۷۲۲۔حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا شهاب بن عباد العبدی نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الهمدانی عن عمر بن قیس عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۵۳۸۔

۲۷۲۲۔حضرت ابوسعیدؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: جسے قرآن نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا۔ ● میں اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ کی اس کی تمام مخلوقات پر۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اَبْوَابُ الْقِرَاءٰتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرأت کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۲۷۲۳۔حدثنا علی بن حجرنا یحیی بن سعید الاموی عن ابن جریج عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَاُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

۲۷۲۳۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے الحمدللہ رب العالمین پھر رکتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر رکتے اور پھر پڑھتے، مالک یوم الدین (اور پھر رکتے)......

● یعنی وہ صرف قرآن ہی پڑھنے میں مشغول ہے جس کی وجہ سے اسے کسی اور وظیفے کی فرصت ہی نہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنا افضل ترین وظیفہ ہے واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے ابوعبیدہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے اور یہی قرأت پڑھتے تھے یعنی "مالک یوم الدین" کی جگہ "ملک یوم الدین" نہیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ لیث بن سعد ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے اور وہ ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ "مالک یوم الدین" پڑھتے تھے۔

۲۷۲۴۔ حدثنا ابوبکر بن محمد بن ابان نا ایوب بن سوید الرملی عن یونس بن یزید عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانُ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

۲۷۲۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ (اور میرا خیال ہے کہ انسؓ نے) عثمانؓ (کا نام بھی لیا) یہ سب حضرات "مالک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے زہری کی انسؓ سے روایت سے صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے جانتے ہیں۔ زہری کے بعض ساتھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سب "مالک یوم الدین" پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق بھی معمر سے وہ زہری سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ "مالک یوم الدین" پڑھتے تھے۔

۲۷۲۵۔ حدثنا ابوکریب نا ابن المبارك عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۷۲۵۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی۔ "ان النفس بالنفس و العین بالعین" سوید بن نصر بھی ابن مبارک سے اور وہ یونس بن یزید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ یونس بن یزید سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اور ابوعلی بن یزید یزید بن یونس کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن مبارک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ابوعبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں یہ آیت اسی طرح پڑھی ہے۔

۲۷۲۶۔ حدثنا ابوکریب نا رشدین بن سعد عن عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عتبة بن حمید عن عبادة بن نسی عن عبدالرحمٰن بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ

۲۷۲۶۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پڑھا "هل تستطیع ربک" یعنی کیا تم اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتے ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی بھی ضعیف ہیں۔ لہذا اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۷۲۷۔ حدثنا حسین بن محمد البصری نا عبداللہ بن حفص نا ثابت البنانی عن شهر بن

۲۷۲۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے "انه عمل غیر صالح" یعنی اس نے غیر صالح عمل کیا۔

حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ هَا اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

اس حدیث کو کئی راوی ثابت بنانی سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شہر بن حوشب بھی اسے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں۔ عبد بن حمید کہتے ہیں کہ یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے نقل کی ہیں وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتی ہیں۔

۲۷۲۸۔ حدثنا ابو بكر بن نافع البصري نا امية بن خالد نا ابو الجارية العبدي عن شعبة عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا مُثَقَّلَةً

۲۷۲۸۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے "قد بلغت من لدنی عذرا" میں ذال پر پیش پڑھا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امیہ بن خالد ثقہ اور ابو جاریہ عبدی مجہول ہیں۔

۲۷۲۹۔ حدثنا يحيىٰ بن موسىٰ نا معلىٰ بن منصور عن محمد بن دينار عن سعد بن اوس عن مصدع ابي يحيىٰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔

۲۷۲۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی۔ "فی عین حمئة"

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس سے منقول ہے چنانچہ ابن عباس اور عمرو بن عاص کے درمیان اس حدیث کی قرأت میں اختلاف ہے۔ اور وہ اس اختلاف کو کعب احبار کے سامنے پیش کیا۔ لہٰذا اگر اس بارے میں کوئی حدیث ہوتی تو وہ کافی ہوتی۔

۲۷۳۰۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ

۲۷۳۰۔ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر (خبر ملی کہ) اہل روم فارس والوں پر غالب ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ بات بہت پسند آئی چنانچہ "الم غلبت الروم" سے "يفرح المؤمنون" تک آیات نازل ہوئیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ "غلبت" دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے۔ لہٰذا غلبت میں ان کے غالب ہونے کی خبر بیان کی گئی ہے۔ نصر بن علی نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۲۷۳۱۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا نعيم بن ميسرة النحوي عن نفيل بن مرزوق عن عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۷۳۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھا۔ "خلقكم من ضَعف" تو فرمایا "من ضُعف" پڑھو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ

عبد بن حمید بھی یزید بن ہارون سے اور وہ فضیل بن مرزوق سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۳۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری ناسفین عن ابی اسحق عن الاسود بن يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۲۷۳۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے۔ **فهل من مدكر**۔ یعنی دال کے ساتھ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۳۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن هارون الاعور عن بدیل عن عبداللّٰه بن شقیق عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ

۲۷۳۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا "فروح وريحان وجنة نعيم" یعنی راء پر پیش۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہارون اعور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۳۴۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَاللّٰهِ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَؤُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَاَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ

۲۷۳۴۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں ہم شام گئے تو ابودرداءؓ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سے قرآن پڑھ سکتا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تم نے عبداللہ کو یہ آیت کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے "والليل اذا يغشى" میں نے عرض کیا وہ اس طرح پڑھا کرتے تھے "والليل اذا يغشى والذكر والانثى" ابودرداءؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے آنحضرت ﷺ کو بھی اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں "وما خلق الذكر والانثى" پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت اسی طرح ہے "والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى"

۲۷۳۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللّٰه عن اسرائیل عن ابی اسحق عن عبدالرحمٰن بن يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

۲۷۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی "انى انا الرزاق ذوالقوة المتين."

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۶۔ حدثنا ابوزرعة والفضل بن ابی طالب وغیر واحد قالو انا الحسن بن بشرعن الحکم بن عبدالملک عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَاهُمْ بِسُکَارٰی

۲۷۳۶۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی "وتری الناس سکاری وماھم بسکاری"

یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم بن عبدالملک قتادہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ہمیں قتادہ کے ابوطفیلؓ اور انسؓ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں اور یہ روایت مختصر ہے اس کی صحیح سند اس طرح ہے کہ قتادہ، حسن سے اور وہ عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی " یاایھا الناس اتقوا ربکم" الآیۃ۔ میرے خیال میں یہ حدیث اس حدیث سے مختصر ہے۔

۲۷۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن منصور قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْلِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ فَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۷۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ شخص ان میں سے کسی کے لئے یا فرمایا تم لوگوں کے لئے جو کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ اسے تو بھلا دیا گیا۔ لہٰذا قرآن کو یاد کرتے رہا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے جس طرح چوپایہ اپنی باندھنے کی رسی سے بھاگتا ہے۔

باب ۱۵۳۹۔ مَاجَاءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

باب ۱۵۳۹۔ قرآن سات قراتوں پر نازل ہوا۔

۲۷۳۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن موسٰی نا شیبان عن عاصم عن زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ یَاجِبْرَئِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِیَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَأْ کِتَابًا قَطُّ قَالَ یَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

۲۷۳۸۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی جبرائیل سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے جبرائیل میں ایک قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جو امی ہے ان میں بوڑھے بھی ہیں عمر رسیدہ بھی ہیں بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی۔ پھر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی جبرائیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) قرآن کو سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔

اس باب میں عمرؓ حذیفہ بن یمانؓ اور ام ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ایوب، ابوایوب کی بیوی ہیں۔ نیز سمرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوجہم بن حارث بن صمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابی بن کعب ہی سے منقول ہے۔

۲۷۳۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبدالرزاق انا معمر عن الزھری

۲۷۳۹۔ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں عہد نبوی ﷺ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس

عن عروۃ بن الزبیر عن المسور بن مخرمۃ وعبدالرحمن ابن عبدالقاری انھما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بھشام بن حکیم بن حزام وھو یقرأ سورۃ الفرقان فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستمعت قراءتہ فاذا ھو یقرأ علی حروف کثیرۃ لم یقرئنیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدت اساورہ فی الصلوۃ فنظرت حتی سلم فلما سلم لببتہ بردائہ فقلت من اقرأک ھذہ السورۃ التی سمعتک تقرأھا فقال اقرأنیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہ کذبت واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھو اقرأنی ھذہ السورۃ التی تقرأھا فانطلقت اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأ سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئنیھا وانت اقرأتنی سورۃ الفرقان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یاعمر اقرأ یاھشام فقرأ علیہ القراءۃ التی سمعت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یاعمر فقرأت التی اقرأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرءوا ماتیسر منہ

سے گزرا تو وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان کے نماز پڑھتے ہوئے ہی ان سے لڑ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا کہ سلام پھیرلیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر ان کے گردن پر ڈال دی اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی؟ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگے: رسول اللہ (ﷺ) نے۔ میں نے کہا: جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم آپ ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے انہیں سورۂ فرقان ان قرأت کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائیں اور آپ ﷺ نے مجھے سورۂ فرقان بھی پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر فرمایا: ہشام پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو پہلے پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ تم پڑھو۔ میں نے پڑھی تو فرمایا: اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قرآن سات قرأت میں نازل ہوا ہے لہٰذا جس میں آسانی ہو اس میں پڑھا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس اسے زہری سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۵۴۰۔

۲۷۴۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواسامۃ نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال

باب ۱۵۴۰۔

۲۷۴۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کردی اللہ تعالیٰ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دیں گے۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے، جو کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس وقت تک مدد کرتے رہیں گے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، جس نے علم حاصل کرنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم تلاوت یا آپس میں، ایک دوسرے کو قرآن سنتے سناتے سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ کی مدد نازل نہ ہو اور اس کی رحمت ان کا احاطہ نہ کرلے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس نے عمل میں سستی کی اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

اسے کئی راوی اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ مجھے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہؓ سے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اس میں سے تھوڑی سی بیان کی۔

باب ۱۵۴۱۔

۲۷۴۱۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی قال ثنی ابی عن مطرف عن ابی اسحٰق عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ

۲۷۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟ فرمایا: ایک ماہ میں۔ میں نے عرض کیا میں اس سے کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا تو پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی کم میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا پھر پندرہ دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا اس سے بھی کم میں پڑھ سکتا ہوں۔ فرمایا دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا اس سے بھی کم میں پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پھر پانچ دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا مجھ میں اس سے کم مدت میں بھی پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ ﷺ نے اس سے کم مدت میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔

یہ حدیث ابوبردہ کی عبداللہ بن عمروؓ سے روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے عبداللہؓ ہی سے منقول ہے۔ انہی سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ اسے نہیں سمجھا۔ نیز یہ بھی انہی سے منقول ہے کہ چالیس دن میں قرآن کریم ختم کیا کرو۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص چالیس دن میں بھی قرآن کو ختم نہ کرے۔ بعض

علماء کہتے ہیں کہ تین دن سے کم میں قرآن نہ پڑھا جائے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمروؓ ہی کی حدیث ہے۔ لیکن بعض علماء جن میں عثمان بن عفانؓ بھی ہیں تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر سے منقول ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ میں دو رکعتوں میں قرآن ختم کیا۔ لیکن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

۲۷۴۲۔ حدثنا ابوبکر بن ابی النضر البغدادی نا علی بن الحسن عن عبداللہ بن المبارك عن معمرعن سماك بن الفضل عن وَهْبِ بنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ

۲۷۴۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ قرآن کو چالیس دن میں ختم کیا کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات اسے معمر سے وہ سماک سے وہ وہب بن منبہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو کو چالیس روز میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

۲۷۴۳۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا الهيثم بن الربیع نئی صالح المری عن قتادة عن زرارة بن اَبِيْ اَوْفٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ

۲۷۴۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا بن جائے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں، محمد بن بشار، مسلم بن ابراہیم سے وہ صالح مری سے وہ قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۴۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا شعبة عن قتادة عن یزید بن عبدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

۲۷۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑا وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کی تفسیر کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۵۴۱۔ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ

باب ۱۵۴۱۔ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے۔

۲۷۴۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا بشر بن السری

۲۷۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

نا سفیان عن عبدالاعلی عن سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرلے۔

۲۷۴۶۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا سوید بن عمرو الکلبی نا ابوعوانۃ عن عبدالاعلی عن سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَاعَلِمْتُمْ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری طرف سے کوئی بات اس وقت تک نقل کرو جب تک کسی یقین نہ ہو کہ یہ میرا ہی قول ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اور ایسا شخص جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے دونوں جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرلیں۔

۲۷۴۷۔ حدثنا عبد بن حمید ثنی حبان بن ھلال نا سھیل بن عبداللّٰہ وھو ابن ابی حزم اخو حزم القطعی ثنا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

۲۷۴۷۔ حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی اور وہ صحیح تھی تب بھی اس نے غلطی کی۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین سہیل بن ابی حزم کو ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اور بعد کے علماء سے یہی منقول ہے کہ وہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز جو روایات مجاہد اور قتادہ سے منقول ہیں کہ انہوں نے تفسیر کی ان پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی اس لئے کہ حسین بن مہدی عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت نہ سنی ہو۔ پھر ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر میں ابن مسعودؓ کی قرأت پڑھتا تو مجھے ابن عباسؓ سے بہت سی ایسی باتوں کے متعلق نہ پوچھتا جو میں نے ان سے پوچھیں۔

باب ۱۵۴۲۔ وَمِنْ سُوْرَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

باب ۱۵۴۲۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر۔

۲۷۴۸۔ حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ یَااَبَاھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اَحْیَانًا

۲۷۴۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے ناقص ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ابوہریرہؓ کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ فرمایا: اے فارسی کے بیٹے دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے سنا کہ

الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ بِيْ فَلَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا اَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ حَنِيْفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتُ اَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَآءَهٗ قَوْمٌ فِيْ ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَقِيْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِ النَّارَ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْهُ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَكْثَرَ مَا يُخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ

گیا۔ آپ ﷺ پہلے ہی صحابہؓ سے کہہ چکے تھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے۔ پھر آپ ﷺ مجھے لے کر کھڑے ہوئے تو ایک عورت اور بچہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آپ ﷺ سے کام ہے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ ہو لئے اور ان کا کام کر کے دوبارہ میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے آپ ﷺ کے لئے بچھونا بچھا دیا جس پر آپ بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ تمہیں "لا الٰہ الا اللہ" کہنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی معبود کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمایا: تم اس لئے اللہ اکبر کہنے سے راہ فرار اختیار کرتے ہو کہ تم اس سے بڑی کوئی چیز جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب ہے اور نصاریٰ گمراہ ہیں۔ میں راستباز اور دین اسلام کی طرف مائل ہوں۔ کہتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے یہاں رہنے لگا اور صبح وشام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک دن میں رات کے وقت آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک قوم آئی انہوں نے اون کے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیتے ہوئے انہیں صدقہ دینے کی ترغیب دی اور فرمایا: اگرچہ ایک صاع ہو یا نصف ہو یا مٹھی ہو یا اس سے بھی کم ہو۔ تم میں ہر ایک (کو چاہئے کہ) اپنے چہرے کو جہنم کی آگ کی گرمی یا اس کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے خواہ وہ ایک کھجور یا آدھی کھجور دے کر ہی ہو۔ اس لئے کہ ہر شخص کو اللہ سے ملاقات کرنی ہے چنانچہ وہ تم سے یہی پوچھے گا جو میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں مال واولاد نہیں دی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو پھر کہاں ہے جو تم نے اپنے لئے آگے بھیجا تھا۔ پھر وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا اور اپنے چہرے کو آگ کی گرمی سے بچانے کے لئے کوئی چیز نہیں پائے گا۔ تم لوگوں کو چاہئے کہ ہر شخص اپنے چہرے کو آگ سے بچائے خواہ آدھی

لُصُوْصُ طَيٍّ

مجبور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرکے ہو یا کھجور کہہ کر۔ اس لئے کہ میں تم لوگوں کے متعلق فاقے سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تمہارا مددگار اور تمہیں دینے والا ہے۔ یہاں تک کہ ... (عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ) ایک اکیلی عورت مدینہ سے حیرہ تک جائے گی اور اسے اپنی سواری کی چوری کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ ● عدی کہتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ اس وقت قبیلہ بنوطی کے چور کہاں ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سماک سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن ابی حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہود مغضوب علیہم اور نصاریٰ گمراہ ہیں پھر طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۴۳ ـ وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب ۱۵۴۳۔ سورۂ بقرہ سے۔

۲۷۵۱ ـ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا ابى عدى ومحمد بن جعفر و عبدالوهاب قالوا نا عوف بن ابى جميلة الاعرابى عن قسامة بن زهير عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

۲۷۵۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔ اس لئے اولادِ آدمؑ میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔ اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۲ ـ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق عن معمر عن همام بن منبه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَىْ مُنْحَرِفِيْنَ

۲۷۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے "ادخلوا الباب سجدًا" ● کی تفسیر میں فرمایا: کہ بنو اسرائیل اپنے کولہوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی انحراف کرتے ہوئے۔

اسی سند سے " فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذين قيل لهم" کی ● تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا: "حبة فى شعيرة"

۲۷۵۳ ـ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا

۲۷۵۳۔ حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات

● یعنی دینِ اسلام کی بالادستی ہوگی اور اس قدر امن وامان ہوگا کہ وہ اکیلی سفر کرتے ہوئے بھی نہیں گھبرائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم) ● یعنی سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ۔" (مترجم) ● یعنی ان لوگوں نے اس قول کو بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا۔ (مترجم)

اشعث السمان عن عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر في ليلة مظلمة فلم ندر اين القبلة فصلى كل رجل منا على حياله فلما اصبحنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت فاينما تولوا فثم وجه الله

میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کسی کو قبلے کی سمت معلوم نہیں تھی لہٰذا جس کا جدھر منہ تھا۔ اسی طرف نماز پڑھ لی۔ صبح ہوئی تو ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "**فاینما تولوا فثم وجه الله**" (یعنی تم جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث بن سمان ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۲۷۵۴۔ حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا عبدالملك بن ابي سليمان قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته تطوعا حيث ما توجهت به وهو جاء من مكة الى المدينة ثم قرأ ابن عمر هذه الآية ولله المشرق والمغرب وقال ابن عمر في هذا انزلت هذه الآية

۲۷۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا۔ اور آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف آ رہے تھے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی "**ولله المشرق والمغرب**" اور فرمایا یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی۔ (ترجمہ: اور مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قتادہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت "**ولله المشرق**"... الآية "**فول وجهك شطر المسجد الحرام**" (یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے) سے منسوخ ہے۔ یہ قول محمد بن عبدالملک بن ابی شوارب، یزید بن زریع سے وہ سعید سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ مجاہد اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف قبلہ ہے یعنی تمہاری نماز قبول ہوگی۔ یہ قول ابوکریب وکیع سے وہ نضر بن عربی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۵۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا الحجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان عمر بن الخطاب انه قال يا رسول الله لو صلينا خلف المقام فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى

۲۷۵۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "**واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى**" یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن منیع ہشیم سے وہ حمید طویل سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۷۵۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وكذلك جعلنكم امة وسطا قال عدلا

۲۷۵۶۔ حضرت ابوسعیدؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے "**وكذلك جعلنكم امة وسطا**" کی تفسیر میں فرمایا کہ وسطا سے مراد "عدلا" یعنی نہ افراط ہے نہ تفریط دونوں کے درمیان۔ (ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۷۔حدثنا عبد بن حمید نا جعفر بن عون نا الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْعٰی نُوْحٌ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُدْعٰی قَوْمُهٗ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَیُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ قَالَ فَیُؤْتٰی بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ

۲۷۵۷۔حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوحؑ کو بلایا اور پوچھا جائے گا کہ کیا آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں! پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا۔ اور پوچھا جائے گا کہ کیا نوحؑ نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے کہ نہیں کوئی ڈرانے والا یا کوئی اور نہیں آیا۔ پھر نوحؑ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے "وکذلک جعلنکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا" (اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں۔) ❶ نیز وسط سے مراد عدل ہے۔

حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار بھی جعفر بن عون سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۲۷۵۸۔حدثنا هناد نا وکیع عن اسرائیل عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّهَ اِلَی الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ یُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰی رَجُلٌ مَّعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ یَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَی الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ

۲۷۵۸۔حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن چاہتے تھے کہ انہیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "قدنری تقلب.....الآیة" (یعنی ہم آپ کا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اٹھتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے (مسجد حرام) چنانچہ آپ ﷺ کا رخ اسی قبلے کی طرف کر دیا گیا۔ جسے آپ ﷺ پسند کرتے تھے۔ پھر ایک شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد اس کا گزر انصار کی ایک جماعت پر سے ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے آپ ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے

---

❶ یعنی امت گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ اس کی توثیق و تصدیق کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

بھی رکوع ہی میں اپنے چہرے قبلے کی طرف پھیر لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔ ہناد بھی وکیع سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: وہ لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ اس باب میں عمرو بن عوف مزنیؓ، ابن عمرؓ، عمارہ بن اوسؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۹۔ حدثنا هناد وابو عمارة قالا نا وكيع عن اسرائيل عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ الاٰية

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف چہرے کر کے نماز پڑھتے تھے اور اس حکم سے پہلے فوت ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما کان اللّٰہ ... الاٰیۃ" (یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

۲۷۶۰۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان قال سمعت الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِيْ أَنْ لَا أَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوْفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۷۶۰۔ حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا۔ میں صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والے پر اس عمل میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا۔ نیز میرے نزدیک اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ان کے درمیان سعی نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا: بھانجے تم نے کتنی غلط بات کہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر اس کے بعد مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ہاں زمانہ جاہلیت میں جو سرکش مناۃ (مشرکین کا معبود جو مشلل میں تھا) کے لئے لبیک کہتا تھا وہ صفا اور مروہ کے مابین سعی نہیں کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فمن حج البیت" ... الاٰیۃ (جو حج بیت اللہ کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے پر کوئی گناہ نہیں) اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے "فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما" (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ صفا مروہ کی سعی نہ کرے) زہری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: اس میں بڑا علم ہے۔ میں نے کچھ علماء کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرب میں سے جو لوگ صفا و مروہ کے مابین سعی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا امور

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ

جاہلیت میں سے ہے۔ اور انصار میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صفا و مروہ کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه"..... الآیۃ (یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔) ابوبکر ابن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت انہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن ابی حکیم عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

۲۷۶۱۔ حضرت عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ بن مالک سے صفا و مروہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ یہ زمانہ جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھے جب اسلام آیا تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ان الصفا والمروة"......الآیۃ۔ انسؓ نے فرمایا: ان کے درمیان سعی کرنا نفل عبادت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

۲۷۶۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ تشریف لے گئے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر یہ آیت پڑھی "واتخذوا من مقام"..... الآیۃ اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر فرمایا: ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے اور یہ آیت پڑھی "ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه"... الآیۃ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۳۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبداللّٰه بن موسٰی عن اسرائیل بن یونس عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ اَصْحٰبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ

۲۷۶۳۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے اگر کوئی روزے سے ہوتا اور افطار کے وقت بغیر افطار کئے سو جاتا تو آئندہ رات اور دن بھی کچھ نہ کھاتا یہاں تک کہ دوسرے دن افطار کا وقت ہو جاتا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی ایک مرتبہ روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا

يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

تو بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کہیں سے لے کر آتی ہوں۔ انہوں نے سارا دن کام کیا تھا لہٰذا نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے جب ان کی بیوی آئیں تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں کہنے لگیں ہائے تمہاری محرومی۔ پھر جب دوسرے دن دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے چنانچہ اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ "احل لکم۔۔ الآیۃ" (تم لوگوں کے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا حلال کر دیا گیا) اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وکلوا واشربوا......الآیۃ" یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم لوگوں کے لئے سفید خط سیاہ خط سے متمیز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۴۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ إِلٰى قَوْلِهِ دَاخِرِيْنَ

۲۷۶۴۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ آنحضرت ﷺ نے "وقال ربکم ۔۔ الآیۃ" (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کی تفسیر میں فرمایا دعا ہی اصل عبادت ہے اور یہ آیت "داخرین" تک پڑھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۵۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم انا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ

۲۷۶۵۔ شعبی، عدی بن حاتمؓ سے نقل کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "حتی یتبین"......تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی تاریکی میں سے دن کی روشنی کا ظاہر ہونا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن منیع ہشیم سے وہ مجالد سے وہ شعبہ سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۶۶۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن مجالد عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى

۲۷۶۶۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو یہ آیت پڑھی۔ "حتی یتبین لکم الخیط"......الآیۃ چنانچہ میں نے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ . قَالَ فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ کہا۔ لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ فرمایا کہ اس سے مراد رات اور دن تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا الضحاك عن مخلد ابو عاصم النبيل عن حيوة بن شريح عن يزيد بن ابي حبيب عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ قَالَ كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلَ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ أَقَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحَهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ

۲۷۶۷۔ حضرت اسلم ابو عمران تجیبی کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے لئے روم گئے ہوئے تھے کہ رومیوں کی فوج میں سے ایک بڑی صف مقابلے کے لئے نکلی جس سے مقابلے کے لئے مسلمانوں میں سے بھی اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ آدمی نکلے۔ ان دنوں مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور لشکر کے فضالہ بن عبید امیر تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روم کی صف پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ان کے اندر چلا گیا۔ اس پر لوگ چیخنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ ابو ایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر کرتے ہو ❶ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت ہم انصار لوگوں کے متعلق نازل ہوئی اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ تو ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اس کی مدد کرنے والے بہت ہیں اور ہمارے اموال (کھیتی باڑی وغیرہ) ضائع ہوگئے ہیں۔ ہمارے لئے بہتر ہوگا کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی "وانفقوا فی سبیل اللّٰہ..." الآیۃ (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) چنانچہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم اپنے اموال اور کھیتی باڑی کی اصلاح میں لگ جائیں اور جنگ و جہاد کو ترک کردیں راوی کہتے ہیں کہ ابو ایوب ہمیشہ جہاد ہی میں رہے یہاں تک کہ دفن بھی روم ہی کی سرزمین پر ہوئے۔

❶ اس آیت سے مراد آیت ہے "ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة" یعنی خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۷۶۸۔حدثنا علی بن حجر انا هشیم انا مُغِيْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِاِيَّايَ عَنٰى بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَوَامُّ رَاْسِكَ تُؤْذِيْكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

۲۷۶۸۔حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی۔"فمن کان منکم.... الآیۃ" (ترجمہ: یعنی اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزے، خیرات یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرو۔) کہتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرتﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے۔ ہمیں مشرکین نے روک دیا۔ میرے بال کانوں تک لمبے تھے اور جوئیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں۔ سامنے میں آنحضرتﷺ میرے پاس سے گزرے اور دیکھا تو فرمایا: لگتا ہے کہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں خاصی اذیت دے رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: تو پھر بال منڈوا دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مجاہد کہتے ہیں، روزے تین دن کے، کھانا کھلائے تو چھ مسکینوں کو اور اگر قربانی کرے تو ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

علی بن حجر بھی ہشیم سے وہ ابو بشر سے وہ مجاہد سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ کعب بن عجرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے علی بن حجر نے ہشیم سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے اور انہوں نے کعب بن عجرہؓ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن اصبہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔ پھر علی بن حجر، اسماعیل سے وہ ایوب سے وہ مجاہد سے وہ عبدالرحمن سے اور وہ کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں آپﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپﷺ نے فرمایا: تو سر کے بال منڈوا دو اور قربانی کر دو یا تین روزے رکھ لو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۹۔حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن بن عیینۃ عن سفیان الثوری عن بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنٰى ثَلٰثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

۲۷۶۹۔حضرت عبدالرحمن بن یعمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حج عرفات میں حاضر ہونے کا نام ہے۔ اور منیٰ کا قیام تین دن تک ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دن میں ہی چلا گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اگر تین دن تک قیام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ نیز جو شخص عرفات میں طلوع فجر سے پہلے پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔

ابن عمر، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثوری کی بیان کردہ یہ حدیث بہت عمدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ نے بھی بکیر سے نقل کیا ہے لیکن اس حدیث کو ہم صرف بکیر ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

٢٧٧٠ ـ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابغض الرجال الی الله الألد الخصم

۲۷۷۰۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سخت جھگڑالو آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں میں زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٧١ ـ حدثنا عبد بن حمید ثنی سلیمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال کانت الیهود اذا حاضت امرأة منهم لم یواکلوها ولم یشاربوها ولم یجامعوها فی البیوت فسئل النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک فانزل الله تبارک وتعالی ویسئلونک عن المحیض قل هو اذی فامرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یواکلوهن ویشاربوهن وان یکونوا معهن فی البیوت وان یفعلوا کل شیء ما خلا النکاح فقالت الیهود ما یرید ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیه فجاء عباد بن بشیر واسید بن حضیر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبراه بذلک وقالا یا رسول الله افلا ننکحهن فی المحیض فتمعر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ظننا انه قد غضب علیهما فقاما فاستقبلتهما هدیة من لبن فارسل النبی صلی الله علیه وسلم فی اثرهما فسقاهما فعلمنا انه لم یغضب علیهما

۲۷۷۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہودیوں میں سے کوئی عورت ایام حیض میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ میل جول رکھتے چنانچہ آنحضرت ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ "ویسئلونک...... الآیة" (یعنی یہ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں تو (آپ فرما دیجئے) کہ یہ ناپاک ہے ......) پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ کھایا پیا جائے اور انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھا جائے نیز ان کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ کرنا (بوس وکنار وغیرہ) جائز ہے۔ اس پر یہودی کہنے لگے کہ یہ ہمارے ہر کام کی مخالفت کرتے ہیں چنانچہ عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آئے اور آپ ﷺ کو یہود کے اس قول کی خبر دینے کے بعد عرض کیا: کیا ہم حیض کے ایام میں جماع بھی نہ کرنے لگیں تاکہ ان کی مخالفت پوری ہو جائے۔ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ کا چہرہ غصے سے متغیر ہو گیا۔ ❷ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ ﷺ ان سے ناراض ہو گئے ہیں اور پھر اٹھ کر چل دیئے۔ اسی وقت ان دونوں کے لئے دودھ بطور ہدیہ آیا تو آپ ﷺ نے انہیں بھیج دیا۔ اور انہوں نے پیا۔ اس طرح ہمیں علم ہوا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالاعلیٰ اسے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ حماد بن سلمہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

٢٧٧٢ ـ حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا عبدالرحمن بن مهدی عن حماد بن سلمة نحوه بمعناه حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان وعن ابن المنکدر سمع جابرا

۲۷۷۲۔ ابن منکدر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: یہود کہا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اس طرح صحبت کرے کہ دخول قبل (آگے ہی) میں ہو تو اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس

---

❶ امام ترمذی یہ حدیث بیان کر کے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔ "ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیوة الدنیا ویشهد الله علی ما فی قلبه وهو الد الخصام" یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ دنیاوی زندگی میں آپ اس کی بات کو پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ (مترجم) ❷ آپ ﷺ کے غصے میں آنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے کفار کی مخالفت کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى اِمْرَأَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پر یہ آیت نازل ہوئی "نساء کم حرث"..... الآیۃ یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ لہٰذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل ہو۔ ❶

۲۷۷۳۔حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمان بن مهدی نا سفین عن ابی خثیم عن ابن سابط عن حفصة بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِيْ صِمَامًا وَّاحِدًا

۲۷۷۳۔حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت "نساء کم حرث"..... الآیۃ کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں دخول کرنا) ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط: عبدالرحمٰن بن عبداللہ جمحی مکی ہیں اور حفصہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں "فی صمام واحد" وارد ہوا ہے اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۲۷۷٤۔ حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسٰى نا يعقوب بن عبدالله الاشعرى عن جعفر بن ابى المغيرة عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

۲۷۷٤۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میں ہلاک ہوگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کس طرح؟ عرض کیا: میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ ❷ آپ ﷺ خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "نساء کم حرث لکم"..... یعنی جس طرف سے چاہو قُبُل میں صحبت کرو۔ البتہ دبر اور ایام حیض سے اجتناب کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب: عبداللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قمی ہیں۔

۲۷۷۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا هاشم بن القاسم عن المبارك بن فضالة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ مَاكَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى

۲۷۷۵۔حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت ﷺ میں اپنی بہن کا کسی مسلمان سے نکاح کیا۔ تھوڑا عرصہ وہ ساتھ رہے پھر اس نے اسے ایک طلاق دے دی اور عدت گزر جانے تک رجوع نہیں کیا۔ عدت گزر گئی تو اسے اس کی خواہش ہوئی اور اسے اس کی۔ چنانچہ اس نے بھی دوسرے پیغام بھیجنے والوں کے ساتھ نکاح کا

---

❶ کھیتی وہی ہوتی ہے جہاں بیج بونے پر وہ اُگ جائے لہٰذا اس آیت سے دبر میں جماع کرنے پر استدلال کرنا ناممکن ہے۔ واللہ اعلم۔ ❷ یعنی اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اگلے حصے میں صحبت کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ شاید اس میں گناہ ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

اِنْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَالُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَاتَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرَ مَاعَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهُ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهِ وَاَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعٌ لِرَبِّيْ وَطَاعَةٌ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ

پیغام بھیجا تو میں نے اس سے کہا: کمینے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت افزائی کی تھی اور تم نے اسے طلاق دے دی۔ اللہ کی قسم وہ کبھی تمہاری طرف رجوع نہیں کرے گی لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ایک دوسرے کی ضرورت جانتا تھا۔ چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں۔ "واذا طلقتم النساء...... سے وانتم لا تعلمون" تک (ترجمہ: اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو بشرطیکہ وہ قاعدے کے مطابق اور باہم رضامند ہوں۔ اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکی کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے) جب معقلؓ نے یہ آیات سنیں تو فرمایا: اللہ ہی کے لئے سمع واطاعت ہے پھر اسے بلایا اور فرمایا: میں اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہارا اکرام کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے منقول ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ اس لئے کہ معقلؓ کی بہن مطلقہ تھیں چنانچہ اگر انہیں نکاح کا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتیں اور معقلؓ کی محتاج نہ ہوتیں۔ اس آیت میں خطاب بھی اولیاء ہی کے لئے ہے کہ انہیں نکاح سے مت روکو۔ لہٰذا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح کا اختیار عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ان کے اولیاء کو ہے۔ (۱)

۲۷۷۶۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن زيد بن اسلم عن الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۷۶۔ حضرت عائشہؓ کے مولیٰ ابو یونسؒ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) لکھوں اور جب میں آیت "حافظوا على الصلوٰت"...... الآیۃ پر پہنچوں تو انہیں بتاؤں چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے حکم دیا کہ یہ آیت اس طرح لکھو "حافظوا على الصلوٰت والصلوٰة الوسطى وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتين" (ترجمہ) نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔ نیز عصر کی نماز کی بھی۔ اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے رہا کرو) پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے یہ آیت آنحضرت ﷺ سے اسی طرح سنی ہے۔

(۱) اس مسئلے کی تفصیل ابواب النکاح میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

اس باب میں حفصہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۷۔ حدثنا حمید بن مسعدة ثنا یزید بن زریع عن سعید عن قتادة ثنا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ

۲۷۷۷۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۸۔ حدثنا ھناد نا عبدة عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی حسان الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰھُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ

۲۷۷۸۔ عبیدہ سلمانی حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین کے لئے بددعا کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ! ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے جیسے ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز پڑھنے سے غروب آفتاب تک مشغول کر دیا (یعنی عصر کی نماز)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۲۷۷۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوالنضر وابوداؤد عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبید عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ

۲۷۷۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا۔ ❶

اس باب میں زید بن ثابتؓ، ابوہاشم بن عتبہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۸۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویة ویزید بن ھارون ومحمد بن عبید عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

۲۷۸۰۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للّٰہ قانتین" یعنی اللہ کے لئے باادب کھڑے ہوا کرو۔ چنانچہ ہمیں نماز کے دوران خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

احمد بن منیع بھی ہشیم سے اور وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں۔ "ونھینا عن الکلام" یعنی اور ہمیں بات کرنے سے روک دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

---

❶ ان تمام احادیث کے ذکر سے اس آیت کی تفسیر مقصود ہے کہ حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰی۔ یعنی نمازوں اور بیچ کی نماز کی حفاظت کرو۔ درمیانی نماز کی تفسیر اکثر علماء عصر کی نماز ہی سے کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۲۷۸۱۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا عبیداللّٰہ بن موسٰی عن اسرائیل عن السدی عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ لَاتَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَالْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ مِنْ نَخْلِهٖ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهٖ وَقِلَّتِهٖ وَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهٗ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاعَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَاْكُلُ وَكَانَ اُنَاسٌ مِمَّنْ لَايَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَاْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيْهِ الشِّيْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِانْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَاكَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ مِثْلَ مَا اَعْطٰى لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْحَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَاعِنْدَهٗ

۲۷۸۱۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ **لایتمموا الخبیث**..... الآیۃ ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ کھجوروں والے تھے اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوتا۔ کچھ لوگ گچھا یا دو گچھے لاکر مسجد میں لٹکا دیتے پھر اصحاب صفہؓ کے لئے کہیں سے کھانا مقرر نہیں تھا اگر ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تو وہ گچھے کے پاس آتا اور اپنی لاٹھی مارتا جس سے کچی اور پکی ہوئی کھجوریں گر جاتیں اور وہ کھالیتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسا گچھا لاتا جس میں خراب کھجوریں زیادہ ہوتیں یا ٹوٹا ہوا گچھا لاکر لٹکا دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یٰاَیّھا الذین... الآیۃ۔ اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز خرچ کرو۔ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اور ردی چیزوں کو خرچ کرنے کی نیت نہ کیا کرو۔ حالانکہ تم خود بھی ایسی چیز کو نہیں لیتے الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور تعریف کے لائق ہیں۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ابو مالک کا نام غزوان ہے وہ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے ہیں سفیان ثوری بھی سدی سے کچھ اس قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۲۔ حدثنا ھناد نا ابوالاحوص عن عطاء ابن السائب عن مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِاللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَءَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔ الْاٰيَة

۲۷۸۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: انسان پر شیطان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے جب کہ فرشتے کا اثر خیر کا وعدہ اور حق کی تصدیق ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو پہلے والا اثر پائے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "الشیطان یعدکم ....." الآیۃ۔ یعنی شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوالاحوص کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۲۷۸۳۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابو نعیم نا فضیل بن مرزوق عن عن عدی بن ثابت عن ابی حازم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ وَّلَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَآ اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ قَالَ وَذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَهٗ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ

۲۷۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزہ ہی چیز کو قبول کرتے ہیں پھر اس نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا جس کا رسولوں کو دیا اور فرمایا: "یٰاَیُّھا الرسل۔۔" (یعنی اے پیغمبرو تم عمدہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لئے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر (مومنوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: "یٰاَیُّھاالذین آمنوا کلوا۔۔۔ الآیۃ" (یعنی اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب اے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا، پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

۲۷۸۴۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللہ بن موسٰی عن اِسْرَائِیْلَ عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْتُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ الایة اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا یُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ فَیُحَاسَبُ بِهٖ لَانَدْرِیْ مَایُغْفَرُ مِنْهُ وَمَالَا یُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاکَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَااکْتَسَبَتْ

۲۷۸۴۔ سدی کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث سنائی جس نے حضرت علیؓ سے سنی کہ جب یہ آیت "ان تبدوا مافی۔۔" الآیۃ (یعنی خواہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ اللہ اس کا حساب کریں گے پھر جسے چاہیں گے بخش دیں گے اور جسے چاہیں گے عذاب دیں گے) نازل ہوئی تو اس نے ہمیں غمگین کر دیا۔ ہم سوچنے لگے کہ اگر کوئی دل میں گناہ کا خیال کرے اور اس پر حساب ہونے لگا تو ہمیں کیا معلوم کہ اس میں سے کیا معاف کیا جائے گا۔ اور کیا نہیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا "لایکلف اللہ۔۔" الآیۃ۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتے اسے ثواب بھی اسی کا ہوگا جو وہ ارادہ سے کرے گا اور گناہ بھی اسی کا ہوگا جو ارادے سے کرے گا) یعنی خیال پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

۲۷۸۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسٰی وروح بن عبادة عن حماد بن سلمة عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمَیَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْتُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِهٖ

۲۷۸۵۔ حضرت امیہ نے حضرت عائشہؓ سے "ان تبدوا مافی" الآیۃ۔ اور "من یعمل سوء یجزبہ" کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: میں نے جب سے ان آیات کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی ہے اس وقت سے کسی نے مجھ سے ان کے متعلق نہیں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے مثلاً

فَقَالَتْ مَاسَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ

بخار یا کوئی غمگین کر دینے والا حادثہ یہاں تک کہ کبھی اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دیتا ہے اور پھر اس کے متعلق پریشان ہوتا ہے تو اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے سونا سرخ انگیٹھی سے۔ ❶

یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۸٦۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ادم بن سليمان عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَافِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْاَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

۲۷۸٦۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت "ان تبدوا ..... الآیۃ" نازل ہوئی تو صحابہؓ کے دلوں میں اس سے اتنا خوف بیٹھ گیا کہ کسی اور چیز سے نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس خوف کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا تو فرمایا: کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان داخل کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی "امن الرسول بما انزل ..... الآیۃ" (ترجمہ: رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اسی طرح مؤمنین بھی۔ یہ سب اللہ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتے۔ اسے ثواب بھی اس کا ہوتا ہے جو وہ ارادے سے کرتا ہے اور گناہ بھی۔ اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ کیجئے۔ (اس دعا پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے قبول کی (پھر وہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر سخت حکم نہ بھیجئے جیسے کہ آپ نے پہلی امتوں پر بھیجے تھے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔ (پھر وہ لوگ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالئے جسے سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف کر دیجئے ہماری مغفرت کر دیجئے ہم پر رحم فرمائیے اس لئے کہ آپ ہی

❶ یعنی ان آیتوں میں مذکور ہر بدی کی سزا سے مراد عذاب دنیوی ہے نہ کہ اخروی۔ حاصل یہ کہ اس صورت میں آیت "ان تبدوا مافی انفسکم" الآیۃ کو منسوخ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

ہمارے کارساز ہیں۔ لہٰذا ہمیں کافر لوگوں پر غالب کر دیجئے۔) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یحییٰ کے والد ہیں۔

باب ١٥٤٤ـ ومن سورة آل عمران

٢٧٨٧ـ حدثنا عبد بن حميد انا ابوالوليد نا يزيد بن ابراهيم نا ابن ابي مليكة عن القاسم بن مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

باب ۱۵۴۴۔ سورۂ آل عمران

۲۷۸۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "ھو الذی انزل علیک" ○ .... الآیۃ کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات کی اتباع کرتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پرہیز کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایوب اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

٢٧٨٨ـ حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد الطيالسي نا ابوعامر هو الخزاز ويزيد بن ابراهيم كلاهما عن ابن ابي مليكة قال يزيد عن ابن ابي مليكة عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۷۸۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ "فاما الذین فی قلوبھم" .... الآیۃ (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ کی اتباع کرتے ہیں ان کی غرض فتنہ پیدا کرنا اور اس کی غلط تفسیر کرنا ہوتا ہے) تو آپ ﷺ نے

○ پوری آیت یہ ہے "ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ماتشابہ منہ ابتغآء الفتنۃ وابتغآء تاویلہ .... الایۃ (ترجمہ: وہ وہ ہے جس نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی جس کا ایک حصہ وہ آیات ہیں جو کہ مشتبہ المراد سے محفوظ ہیں اور انہی آیات پر کتاب کا اصل مدار ہے اور دوسرا حصہ وہ ہے جس میں ایسی آیات ہیں جو مشتبہ المراد ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہیں۔ ان کی غرض فتنے ہی کی ہوتی ہے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی۔ حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۷)

متشابہ کی تعریف یہ ہے کہ اس کی مراد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جس کا لغوی معنی بھی کسی کو معلوم نہ ہو۔ انہیں مقطعات کہا جاتا ہے۔ (۲) کہ اس کا مدلول لغوی تو معلوم ہو لیکن کسی عقلی یا نقلی محذور کی وجہ سے مراد نہ لے سکیں۔ پھر اس آخری قسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان معانی و وجوہ میں کسی دلیل سے کسی ایک کو ترجیح نہ دی گئی ہو دوسرے یہ کہ کسی ایک کو ترجیح دی گئی ہو خواہ دلیل قطعی یا ظنی ہو۔

چنانچہ مقطعات کا حکم یہ ہے کہ ان میں اس قید کے ساتھ تفسیر جائز ہے کہ ان کی کیفیت مجہول ہے۔ اسی طرح اگر زیادہ معنی والے میں سے کسی ایک کو ترجیح نہ دی گئی ہو تو اس میں بھی سکوت واجب ہے۔ لیکن اگر کسی ایک معنی کو ترجیح دی گئی ہو تو اگر اس لفظ کو لفظ منصوص ہی سے تعبیر کریں تو کوئی اختلاف نہیں (یعنی لفظ کا نہ ترجمہ کیا جائے اور نہ ہی اس سے اشتقاق) اور اگر لفظ غیر منصوص سے تفسیر کی جائے تو اس میں دو مسلک ہیں۔ ایک سلف کا اور وہ یہ کہ اس کو معنی حقیقی ہی پر محمول کیا جائے، خواہ اس معین کی تعیین دلیل قطعی سے ہو یا ظنی سے۔ دوسرا مسلک خلف کا ہے۔ وہ یہ کہ اصل مسلک تو سلف ہی کا ہے لیکن ضعفاء العقول کے سمجھنے اور ان کی تشویش دور کرنے کی مصلحت کی بنا پر مجاز کنایہ پر محمول کر لیا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم)

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاوِيْلِهِ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِيْهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا

فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ یزید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب تم لوگ ان کو دیکھو تو پہچان لو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طرح کئی حضرات ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کرتے۔ ان کا ذکر صرف یزید بن ابراہیم کرتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے ان کا حضرت عائشہؓ سے سماع ثابت ہے۔

۲۷۸۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابیه عن ابی الضحی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِنَّ وَلِيِّيَ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ

۲۷۸۹۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں۔ میرے دوست میرے والد اور میرے رب کے دوست (ابراہیم) ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ان اولی الناس بابراھیم......" آیۃ (ترجمہ: ابراہیم کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی اور یہ نبی اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ مومنوں کے دوست ہیں۔)

محمود بھی ابونعیم سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوالضحیٰ سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں مسروق کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے پھر ابوکریب بھی وکیع سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوالضحیٰ سے وہ عبداللہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق نقل کرتے ہیں اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۹۰۔ حدثنا هناد ابومعاوية عن الاعمش عن شقيق بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

۲۷۹۰۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی جھوٹی قسم کھائی جس سے وہ کسی مسلمان کا مال دبانا چاہتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوں گے۔ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ مشترک زمین تھی اس نے میری شراکت کا انکار کر دیا تو میں اسے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گواہ لانے کے لئے کہا تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے یہودی کو حکم دیا کہ قسم کھاؤ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ان

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَةَ

الذین یشترون بعهدالله"..... الآیۃ (یعنی جولوگ اللہ سے کئے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیتے ہیں آخرت میں ان لوگوں کے لئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔) (سورۂ آل عمران: ۷۷)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں علی ابن اوفی سے بھی روایت ہے۔

۲۷۹۱۔حدثنا اسحق بن منصورنا عبدالله بن بکرالسهمی ناحُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْمَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ وَکَانَ لَهٗ حَائِطٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِیْ لِلّٰهِ وَلَوِاسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِیْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِیْكَ

۲۷۹۱۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔"لن تنالوا البر"..... الآیۃ "من ذالذی یقرض"..... الآیۃ۔ تو ابوطلحہ کے پاس ایک باغ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا یہ باغ اللہ کے لئے وقف ہے۔ اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسے اپنے قرابتداروں میں تقسیم کردو۔ راوی کو شک ہے کہ "قرابتک" فرمایا، یا "اقربیک"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ اسے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبدالرزاق نا ابراهیم بن یزید قال سمعت محمد بن عباد بن جعفر یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَاالسَّبِیْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

۲۷۹۲۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! کونسا حاجی اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! کونسا حج افضل ہے؟ فرمایا: جس میں بلند آواز سے لبیک کہا جائے اور زیادہ قربانیاں کی جائیں پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ "ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا" میں سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: توشہ اور سواری۔

اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن خوزی مکی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۲۷۹۳۔حدثنا قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن بکیر بن مسمار عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ کُمْ

۲۷۹۳۔حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناء نا وابناء کم"..... الآیۃ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ ❶

❶ یہ آیات نصاریٰ نجران کے آنحضرت ﷺ سے سوال جواب کرنے اور اپنے شبہات دور کرنے کے بعد نازل ہوئی کہ اگر اب بھی کوئی تسلیم نہ کرے تو انہیں مباہلے کی دعوت دیجئے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ، ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ، پھر ہم خود بھی آتے ہیں اور تم بھی آؤ اور دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ لیکن نصاریٰ نے مباہلے سے انکار کردیا۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْاٰیَةِ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۹۴۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن ربیع وھو ابن صبیح وحمادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰی اَبُوْاُمَامَةَ رُءُ وْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْاُمَامَةَ کِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُکُمُوْهُ

۲۷۹۴۔ ابوغالب کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہؓ نے کچھ سروں کو دمشق کی سیڑھی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ دوزخ کے کتے اور آسمان کی چھت کے نیچے کے بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھوں قتل ہوئے پھر یہ آیت پڑھی "یوم تبیض وجوہ" ..... الآیۃ (یعنی جس دن کچھ چہرے اور کچھ چہرے سفید ہوں گے) راوی کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ آنحضرت ﷺ سے سنا؟ فرمایا: اگر میں نے ایک دو یا تین یا چار یہاں تک کہ سات مرتبہ سنا ہوتا تو ہرگز تم لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا۔ یعنی کئی مرتبہ سنا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوغالب کا نام حزور ہے جب کہ ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے وہ قبیلہ باہلہ کے سردار ہیں۔

۲۷۹۵۔ حدثنا عبد بن حمید انا عبدالرزاق عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُهَا وَاَکْرَمُهَا عَلَی اللّٰهِ

۲۷۹۵۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا۔ "کنتم خیر امة" ..... الآیۃ کہ تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو اور ان سب میں بہتر اور اکرم ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی بہز بن حکیم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں اس آیت کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۷۹۶۔ حدثنا احمد بن منیع انا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رَبَاعِیَتُهٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِیْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِیِّهِمْ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ اِلٰی اٰخِرِهَا

۲۷۹۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ سر میں زخم آیا اور پیشانی بھی زخمی ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا اور وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "لیس لک من الامر شیئ" ..... الآیۃ (آپ ﷺ کا اس میں کوئی اختیار نہیں اللہ چاہیں تو انہیں معاف کر دیں اور چاہیں تو عذاب دیں۔)

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۹۷۔ حدثنا احمد بن منیع وعبد بن حمید قالا

۲۷۹۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو

نا یزید بن هارون انا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِیْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رُبَاعِیَتُهٗ وَرُمِیَ رَمْیَةً عَلٰی كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ یَسِیْلُ عَلٰی وَجْهِهٖ وَهُوَ یَمْسَحُهٗ وَیَقُوْلُ كَیْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِیِّهِمْ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْیُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گیا، دندان مبارک شہید ہوگئے اور شانہ مبارک پر ایک پتھر مارا گیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور کہتے کہ وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا جب کہ وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیءٌ"... الآیۃ۔

۲۷۹۸۔ حدثنا ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي نا احمد بن بشر عن عمر بن حمزة عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَاسُفْیَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ فَتَابَ عَلَیْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ

۲۷۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا: اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج، اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "لیس لک من الامر شیء" الآیۃ۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے عمر بن حمزہ نے سالم سے نقل کیا ہے۔ پھر زہری بھی سالم سے اور وہ اپنے والد ابن عمرؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۹۹۔ حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی البصری نا خالد بن الحارث عن محمد بن عجلان عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْا عَلٰی اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْیَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ

۲۷۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ چار آدمیوں کے لئے بددعا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "لیس لک من الامر"... الآیۃ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت دی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب بھی جاتی ہے یعنی نافع کی ابن عمرؓ سے روایت سے۔ نیز یحییٰ بن ایوب بھی اسے ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۰۰۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن عثمان بن المغیرة عن عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اِنِّیْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا

۲۸۰۰۔ حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ آنحضرت ﷺ سے جو حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے اس سے فائدہ پہنچتا

سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُاللّٰهَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ

اور اگر کوئی صحابی مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا۔ اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ سے بیان کیا اور وہ سچے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کریں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "والذين اذا فعلوا فاحشة اوظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الاالله ولم يصروا على مافعلوا وهم يعلمون." (اور وہ لوگ جو اگر کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں خود پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشتا ہے اور اپنے کئے پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہ کریں۔)

اس حدیث کو شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے اور ہم اسماء کی صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔

۲۸۰۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ مَامِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهٖ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا

۲۸۰۱۔ حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس روز ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا: اونگھ کی وجہ سے نیچے کو نہ جھکا جاتا ہو۔ ● اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی اونگھ مراد ہے۔ "ثم انزل عليكم من بعد الغم امنة نعاسا" .....الآیة (پھر تم لوگوں پر تنگی (غم) کے بعد اونگھ نازل کی گئی تم میں سے ایک جماعت کو گھیر رہی تھی۔ اور دوسری جماعت کو صرف اپنی فکر تھی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبادہ اسے روح بن عبادہ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۲۔ حدثنا يوسف بن حماد نا عبدالاعلى عن سعيد عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ قَالَ غُشِيْنَا وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَنْ

۲۸۰۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر میدان جنگ میں ہم پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن لوگوں پر اس روز اونگھ طاری ہو گئی تھی۔ چنانچہ میرے

● غزوہ احد میں جب مسلمانوں پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا وہ شہید ہو گئے جنہوں نے راہ فرار اختیار کرنی تھی انہوں نے راہ فرار اختیار کیا تو میدان جنگ میں باقی رہ جانے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ طاری کر دی تاکہ دہشت اور خوف زائل ہو جائے۔ چنانچہ اس کے بعد دوبارہ مسلمان ہوئے اور دوبارہ جنگ کی۔ (مترجم)

غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجْبَنُ قَوْمٍ وَأَرْعَبُهُ وَأَخْذَلُهُ لِلْحَقِّ

تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگی۔ میں اسے پکڑتا پھر گرنے لگتی۔ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر تھی یہ لوگ انتہائی بزدل، مرعوب اور حق کو چھوڑنے والے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۳۔ حدثنا قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن خصيف نا مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۲۸۰۳۔ حضرت مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: "وما کان لنبی ان یغل" ... الآیۃ (یعنی اور (مال غنیمت میں) خیانت کرنا نبی کا کام نہیں اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا) یہ آیت ایک سرخ رنگ کی چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر گم ہوئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید آنحضرت ﷺ نے لے لی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالسلام بھی خصیف سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض اسے خصیف سے اور وہ مقسم سے نقل کرتے ہوئے ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۸۰۴۔ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة ابن خراش قال سمعت جابر بن عبدالله يَقُولُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهِ وَأَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا وَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ

۲۸۰۴۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میری آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: جابر کیا بات ہے؟ میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد شہید ہو گئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ رب العزت نے تمہارے والد سے ملاقات کی۔ عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے بات کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کر۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: یہ میں طے کر چکا ہوں کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تحسبن الذين قتلوا ..... الآیۃ (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے ... الخ)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبداللہ مدینی اور کئی راوی بھی اسے کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ نیز عبداللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ مضمون نقل کرتے ہیں۔

۲۸۰۵۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن الاعمش عن عبداللّٰہ بن مرة عن مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِہٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ فَاُخْبِرْنَا اِنَّ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ طَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَآءَتْ وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ عَلَیْھِمْ رَبُّکَ اِطِّلَاعَۃً فَقَالَ ھَلْ تَسْتَزِیْدُوْنَ شَیْئًا فَاَزِیْدُکُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِیْدُ وَنَحْنُ فِی الْجَنَّۃِ نَسْرَحُ حَیْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَیْھِمُ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ ھَلْ تَسْتَزِیْدُوْنَ شَیْئًا فَاَزِیْدُکُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّھُمْ لَایُتْرَکُوْنَ قَالُوْا تُعِیْدُ اَرْوَاحَنَا فِی الْجَسَادِنَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَنُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی

۲۸۰۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت "ولاتحسبن الذین قتلوا" الآیۃ کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ ہم نے بھی اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں پھرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جھانکا اور پوچھا کہ کیا تم لوگ کچھ اور بھی چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ ہم اس سے زیادہ کیا چاہیں گے ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے اسی طرح سوال کیا تو ان شہداء نے سوچا کہ ہم اس وقت تک نہیں چھوٹیں گے جب تک کوئی فرمائش نہیں کریں گے تو انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس کر دی جائیں تا کہ ہم دنیا میں جائیں اور دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو کر آئیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عطاء بن السائب عن ابی عبیدۃ عَنْ ابنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَہٗ وَزَادَ فِیْہِ وَتُقْرِئُ نَبِیَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُہٗ اَنْ قَدْ رَضِیْنَا وَرَضِیَ عَنَّا

۲۸۰۶۔ حضرت ابن مسعودؓ سے بھی اسی اسناد سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۰۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن جامع وھو ابن ابی راشد و عبدالملک بن اعین عن ابی وائلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَایُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃَ وَقَالَ مَرَّۃً قَرَاَ رَسُوْلُ

۲۸۰۷۔ حضرت عبداللہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدھا بنا دیں گے پھر آپ ﷺ نے اس کے مطابق آیت پڑھی۔ "**لاتحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللہ من فضلہ ھو خیر لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ**۔" (ترجمہ: جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ سَیُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ الاٰیة

لئے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے کیونکہ عنقریب قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے بخل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی۔"**سیطوقون مابخلوابه یوم القیامة**" اور فرمایا جس کسی نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوں گے پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی۔"**ان الذین یشترون بعهدالله وایمانهم ثمنًا قلیلًا**"

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شجاع اقرع سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔ شدت زہر کی وجہ سے اس کے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔

۲۸۰۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن هارون وسعید بن عامر عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ لہٰذا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔"**فمن زحزح عن النار**"......الآیة (یعنی پھر جو جہنم سے کھسکا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۹۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابن ابی مُلَیْکَةَ اَنَّ حُمَیْدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ قَالَ اذْهَبْ یَارَافِعُ لِبَوَّابِهٖ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهٗ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِءٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالَکُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰیَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِیْ اَهْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَاللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَالَمْ یَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمْ

۲۸۰۹۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر دنیا کی حاصل شدہ نعمتوں پر خوش ہونے والا اور بلا کیے تعریف کی خواہش کرنے والا ہر آدمی مبتلائے عذاب ہو جائے تو ہم سب کو عذاب دیا جائے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں کو اس آیت سے کیا مطلب پھر یہ آیت پڑھی"**واذاخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس ولا تکتمونه فنبذوه وراء ظهورهم واشتروابه ثمنا قلیلافبئس مایشترون ولا تحسبن الذین یفرحون بمآ اتوا ویحبون ان یحمدو بمالم یفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب ولهم عذاب الیم.**" الآیة (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب ❶ سے اقرار لیا کہ اسے لوگوں کے لئے بیان کرو

❶ اہل کتاب سے مراد یہودی ہیں۔ (مترجم)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَآ اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ

اور چھپاؤ مت لیکن انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیا یہ کتنی بری خریداری کرتے ہیں جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور بن کئے کی تعریف چاہتے ہیں ان لوگوں کے متعلق یہ نہ سوچئے کہ انہیں عذاب سے چھٹکارا مل جائے گا ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے کوئی چیز پوچھی تو انہوں نے اسے چھپا کر کسی اور چیز کے متعلق بتا دیا۔ پھر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ پر یہی ظاہر کیا کہ جو آپ ﷺ نے پوچھا تھا وہی بتایا ہے۔ پھر اپنی تعریف کے خواہش مند اور خوش ہوئے اس چیز پر بھی جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بتائی تھی اور اس چیز پر بھی جو آپ ﷺ نے پوچھی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

سورۂ نساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۱۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا يحيى بن ادم نا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

۲۸۱۰۔ محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا تو آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ مجھ پر بیہوشی طاری تھی۔ جب افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ دوں آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں "**یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین**" ... الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے کئی لوگ محمد بن منکدر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ فضل بن رباح کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

---

❶ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ کا دو تہائی مال دیا جائے گا اور اگر اکیلی لڑکی ہو تو آدھا مال اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ) اس کی اولاد ہو۔ لیکن اگر اولاد نہ ہو تو اس کی والدین ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اس صورت میں اس کی والدہ کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو (میت) کی ماں کو وصیت پوری کرنے کے بعد چھٹا حصہ ملے گا۔ بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو یا قرض (ادا ہو تو ادا کرنے کے بعد) تمہارے اصول و فروع سے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔ النساء (مترجم)

۲۸۱۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا حبان بن هلال ناهمام بن یحیی نا قتادة عن ابی الخلیل عن ابی علقمة الهاشمی عن ابی سعید الخدری قال لما کان یوم اوطاس اصبنا نساء لهن ازواج فی المشرکین فکرههن رجال منهم فانزل الله تعالی والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم

۲۸۱۱۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہم لوگوں نے مال غنیمت کے طور پر ایسی عورتیں پائیں جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا مکروہ سمجھا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی "والمحصنات" ... الآیة ❶

۲۸۱۲۔ حدثنا احمد بن منیع انا هشیم نا عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لهن ازواج من قومهن فذکروا ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم

۲۸۱۲۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اوطاس میں ہمیں غنیمت کے طور پر کچھ عورتیں ملیں جن کے شوہر بھی اپنی قوم میں موجود تھے۔ چنانچہ صحابہؓ نے اس کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری بھی اسے عثمان بتی سے وہ ابوخلیل سے وہ ابوسعید خدریؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس میں ابوعلقمہ کا ذکر نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ ابوعلقمہ کا ذکر ہمام کے علاوہ کسی اور نے بھی کیا ہو۔ وہ ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں ابوخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۲۸۱۳۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث عن شعبة نا عبیدالله بن ابی بکر عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الکبائر قال الشرک بالله وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور

۲۸۱۳۔حضرت انس بن مالکؓ کبیرہ گناہوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا، قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ روح بن عبادہ، شعبہ سے اور وہ عبداللہ بن ابی بکر سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۲۸۱۴۔ حدثنا حمید بن مسعدة نا بشر بن المفضل نا الجریری عن عبدالرحمن بن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یارسول الله قال الاشراک بالله وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشهادة الزور اوقول الزور قال فما زال رسول الله

۲۸۱۴۔حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا۔ آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات اور اسے اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

❶ ان آیات کا ترجمہ: اور وہ شوہروں والی عورتیں بھی (حرام) ہیں الا یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آ جائیں۔ اللہ تعالی نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے۔ (النساء ۲۴) (مترجم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۱۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا ليث بن سعد عن هشام بن سعد عن محمد بن زيد مهاجر بن قنفذ التيمي عن ابي امامة بن الانصاري عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۸۱۵۔ حضرت عبداللہ بن انیس جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے گناہوں میں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا۔ کوئی قسم کھانے والا اگر قسم کھائے اور فیصلہ اسی قسم پر موقوف ہو پھر وہ اس قسم میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ شامل کر دے تو اس کے دل پر ایک نکتہ بنا دیا جاتا ہے جو قیامت تک رہے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوامامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے بہت سی احادیث آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہیں۔

۲۸۱۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فراس عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْقَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ

۲۸۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ آنحضرت ﷺ سے کبیرہ گناہ نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا یا فرمایا جھوٹی قسم۔ (یہ شعبہ کا شک ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱۷۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن ابي نجيح عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَاتَغْزُوالنِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاُنْزِلَ فِيْهَا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً

۲۸۱۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں۔ پھر ہم عورتوں کے لئے وراثت میں سے بھی مرد سے آدھا حصہ ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ولاتتمنوا ما فضل اللّٰه"... الآیۃ (یعنی اس چیز کی تمنا مت کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے) مجاہد کہتے ہیں کہ "ان المسلمین و المسلمات"... الآیۃ بھی انہی (ام سلمہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی عورت ہیں جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں۔

یہ حدیث مرسل ہے بعض راوی اسے ابونجیح سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے اس طرح فرمایا۔

۲۸۱۸۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفين عن عمرو بن

۲۸۱۸۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ

دینار عن رجل من ولد ام سلمة عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَااَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَالنِّسَآءَ فِى الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنِّىْ لَااُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا ہجرت کے متعلق ذکر کیا ہو چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "انی لااضیع"......الآیۃ (میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض بعض سے ہیں۔)

۲۸۱۹۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ

۲۸۱۹۔ حضرت ابراہیم، علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرآن پڑھوں آپ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا"......الآیۃ تو آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف نظر ڈالی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (ترجمہ: یعنی پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا بلائیں گے اور پھر آپ ﷺ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے بلائیں گے۔)

ابواحوص بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ سند اس طرح ہے کہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۲۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا معاوية بن هشام نا سفيان عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَىَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِىْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

۲۸۲۰۔ حضرت ابراہیم بن عبیدہ حضرت عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کے سامنے پڑھوں؟ یہ آپ ﷺ ہی پر تو نازل ہوا ہے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی جب اس آیت "وجئنا بک علی"......الآیۃ تک پہنچا تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

یہ روایت ابواحوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اسے سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے اور وہ معاویہ بن ہشام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۲۱۔ حدثنا سويد بن نصرانا ابن المبارك عن سفيان عن الاعمش نحو حديث معاوية بن هشام حدثنا عبد بن حميدنا عبدالرحمٰن بن سعد عن ابى جعفر الرازى عن عطاء بن السائب عن ابى

۲۸۲۱۔ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ہماری دعوت کی اور اس میں شراب پلائی۔ ہم مدہوش ہو گئے تو نماز کا وقت آ گیا سب نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا۔ تو میں نے پڑھا "قل یاایھا الکافرون لااعبد ماتعبدون ونحن

عبدالرحمٰن السلمی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِیْ فَقَرَاْتُ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ.

نعبدما تعبدون "اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰایھا الذین آمنوا" ......الآیۃ۔ (یعنی اے ایمان والو! نشے کے حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ جو ان لو کہ کیا کہہ رہے ہو۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۲۲۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهِ النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَآءَ یَمُرُّ فَاَبٰی عَلَیْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَازُبَیْرُ وَاَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَازُبَیْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ

۲۸۲۲۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا ان سے پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ جس سے وہ اپنے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے انصاری نے کہا کہ پانی کو چلتا ہوا چھوڑ دو لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ تم پانی دے کر اسے اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دیا کرو۔ اس فیصلے سے انصاری ناراض ہو گئے اور کہنے لگے آپ ﷺ یہ فیصلہ اس لئے دے رہے ہیں کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر فرمایا: زبیر تم پانی دے کر اسے روک لیا کرو یہاں تک کہ منڈیر پر واپس لوٹ جائے۔ زبیر کہتے ہیں اللہ کی قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ "فلا وربک" ......الآیۃ (یعنی قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی یہ لوگ اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے جھگڑوں میں آپ کو منصف نہ ٹھہرائیں اور پھر آپ کے فیصلے کو تہہ دل سے قبول نہ کریں کہ ان کے دلوں میں کوئی کدورت باقی نہ رہے۔

امام بخاری کہتے ہیں۔ ابن وہب یہ حدیث لیث بن سعد سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہؓ سے اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ شعیب بن حمزہ اسے زہری سے اور وہ عروہ بن زبیر سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۸۲۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت

۲۸۲۳۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے "فما لکم فی المنافقین فئتین" ......الآیۃ ● کی تفسیر میں فرمایا: غزوہ

● آیت کا ترجمہ: پھر تم کو کیا ہوا کہ ان منافقین کے متعلق دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے اعمال کی وجہ سے الٹا پھیر دیا۔ کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو ہدایت دو جنہیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔ جسے اللہ گمراہی میں ڈال دیں اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔ (مترجم)

عبدالله بن يزيد يحدث عن زيد بن ثابت انه قال في هذه الآية فما لكم في المنافقين فئتين قال رجع ناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد فكان الناس فيهم فريقين فريق منهم يقول اقتلهم وفريق يقول لا فنزلت هذه الآية فما لكم في المنافقين فئتين فقال انها طيبة وقال انها تنفي الخبث كما تنفي النار خبث الحديد.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

احد کے موقع پر صحابہ میں سے بعض لوگ میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے ان کے متعلق لوگوں کے دو فریق بن گئے ایک کا کہنا تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور دوسرا فریق کہتا تھا نہیں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ پاک ہے اور یہ ناپاکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو۔

۲۸۲۴۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا شبابة نا ورقاء بن عمر عن عمرو بن دينار عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيء المقتول بالقاتل يوم القيامة ناصيته ورأسه بيده واوداجه تشخب دما يقول يا رب قتلني هذا حتى يدنيه من العرش قال فذكروا لابن عباس التوبة فتلا هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم قال ما نسخت هذه الآية ولا بدلت وانى له التوبة

۲۸۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن مقتول، قاتل کے پیشانی کے بال اور سر پکڑ کر لائے گا۔ قاتل کے گلے میں خون بہہ رہا ہوگا پھر مقتول عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس نے قتل کیا ہے یہاں تک کہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی "ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزآؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعدله عذابا عظيما۔ الآیہ (ترجمہ: جو شخص کسی مؤمن کو قصداً قتل کرے گا اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوئی اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہوئی اور نہ بدلی گئی تو پھر اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے بعض حضرات اسے عمرو بن دینار سے وہ ابن عباسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۲۸۲۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالعزيز بن ابي رزمة عن اسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة

۲۸۲۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص کا صحابہؓ کے پاس سے گزر ہوا اس کے ساتھ بکریاں تھیں اس نے صحابہ کو

❶ جمہور علماء اہل سنت کے نزدیک یہ عذاب اس کے لئے ہے جس نے قتل کو حلال جان کر اس کا ارتکاب کیا یا پھر ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے مراد طویل مدت ہے۔ اس لئے کہ بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مؤمنین ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد ہے۔ "واني لغفار لمن تاب" جو توبہ کرے میں اسے معاف کرنے والا ہوں۔
ایک اور جگہ ارشاد ہے "ان الله لايغفران يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء" یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اور اس کے علاوہ جسے چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ان آیات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ قَالُوْا مَاسَلَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا لِیَتَعَوَّذَ مِنْکُمْ فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

سلام کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ اس نے ہم سے بچنے کے لئے سلام کیا ہے۔ لہٰذا اٹھے اور اسے قتل کر کے اس کی بکریاں لیں اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰایھا اللذین آمنوا اذاضربتم فی سبیل اللّٰہ فتبینوا ولاتقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا" (ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں نکلو تو دریافت کرلیا کرو اور جو تمہیں سلام کرے اسے یہ مت کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو۔)

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

۲۸۲۶۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیٰن عن ابی اسحاق عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْاٰیَةَ جَآءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ ضَرِیْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَاْمُرُنِیْ اِنِّیْ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْتُوْنِیْ بِالْکَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ

۲۸۲۶۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "لا یستوی القاعدون" ......الآیۃ (کہ بیٹھنے والے جہاد کرنے والے مؤمنین کے برابر نہیں ہوسکتے) تو عمرو بن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غیر اولی الضرر" یعنی سوائے ان لوگوں کے جنہیں کوئی عذر ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ یا فرمایا تختی اور دوات۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم ہے جب کہ بعض روایات میں عبداللہ بن ام مکتوم ہے اور عبداللہ زائدہ کے بیٹے ہیں ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

۲۸۲۷۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا الحجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی عبدالکریم سمع مقسما مولی عبداللّٰه بن الحارث یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ اِلٰی بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَیَانِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَّنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَآءِ الْقَاعِدُوْنَ

۲۸۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "لا یستوی" ......الآیۃ سے مراد اہل بدر اور اس میں شریک نہ ہونے والے ہیں اس لئے کہ جب غزوہ بدر ہوا تو عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں اندھے ہیں کیا ہمارے لئے اجازت ہے؟ چنانچہ "لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرروفضل اللّٰہ المجاھدین علی القٰعدین درجة" (یعنی جہاد نہ کرنے والے اور کرنے والے برابر نہیں الا یہ کہ جو بیماریاں معذور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو نہ کرنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔) نازل ہوئی پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: یہ جہاد نہ کرنے والے معذور اور بیمار لوگ نہیں بلکہ

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

ویسے ہی جہاد نہ کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "فضل اللّٰہ المجاهدین علی القاعدین اجرًا عظیمًا" یعنی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو جہاد نہ کرنے والوں پر کئی درجے فضیلت دی۔ پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: کہ یہاں بھی مراد اہل اعذار اور مریض لوگ نہیں ہیں۔ ❶

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ مقسم بعض محدثین کے نزدیک عبداللہ بن حارث کے اور بعض کے نزدیک عبداللہ بن عباس کے مولیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

۲۸۲۸۔حدثنا عبد بن حمید نبي یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه عن صالح بن کیسان عن ابن شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْاَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ

۲۸۲۸۔حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو خود بھی آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اس نے ہمیں زید بن ثابت کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے زید کو یہ آیت لکھوائی "لا یستوی القاعدون" ...الآیۃ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم آ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا وہ نابینا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر وحی نازل کی آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی وہ بھاری ہوگئی اور قریب تھا کہ میری ران پھٹ جاتی تو آپ کی طبیعت کھل گئی اور آپ ﷺ نے یہ الفاظ بتائے "غیر اولی الضرر"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ایک صحابی نے تابعی سے روایت کیا ہے یعنی سہل بن سعد نے مروان سے اور مروان تابعی ہیں۔

❶ یہ آیات اس طرح ہیں: لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللّٰہ باموالهم وانفسهم فضل اللّٰہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعداللّٰہ الحسنیٰ وفضل اللّٰہ المجاهدین علی القاعدین اجرًا عظیمًا درجات منه ومغفرة ورحمة وکان اللّٰہ غفورًا رحیمًا۔ ترجمہ: وہ مؤمنین جو اہل عذر نہیں ہیں اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو غیر مجاہدین پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور دونوں کے ساتھ بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو غیر مجاہدین پر کئی درجے زیادہ فضیلت ہے۔ اپنی طرف سے کئی درجات اور رحمت و مغفرت اور اللہ بخشنے والے مہربان ہیں۔ ابن عباسؓ کے قول کا مفہوم یہ ہے کہ فضیلت ان لوگوں کے لئے جو بغیر عذر جہاد میں شریک نہیں ہوتے اور اہل اعذار کو مجاہدین کے برابر اجر و ثواب ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پہلی آیت میں مراد اہل اعذار ہوں۔ کیونکہ اس میں ایک درجہ فضیلت کا ذکر ہے اور دوسری میں مراد غیر اہل اعذار ہوں۔ کیونکہ اس میں زیادہ درجات کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۸۲۹ ۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالرزاق نا ابن جريج قال سمعت عبدالرحمٰن بن عبدالله بن ابي عمار يحدث عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۲۹۔ حضرت یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ان تقصروا من الصلوة ان خفتم" (یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو قصر نماز پڑھ لیا کرو۔) اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔ اب قصر کس طرح جائز ہے؟ فرمایا: مجھے بھی اس طرح تعجب ہوا تو پھر میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے عنایت کردہ صدقہ ہے اسے قبول کرو۔

۲۸۳۰ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالصمد ابن الوارث نا سعيد بن عبيد الهنائي نا عبدالله بن شقيق قال نا أَبُوْهُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقَسِّمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُوْمَ طَائِفَةٌ أُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

۲۸۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ یہ لوگ عصر کی نماز کو اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں لہذا تم لوگ جمع ہو کر ان پر ایک ہی مرتبہ دھاوا بول دو۔ چنانچہ جبرائیل آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں اور نماز پڑھائیں ایک جماعت آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھے اور دوسری ان کے پیچھے کھڑی ہو کر اپنے ہتھیار اور ڈھالیں وغیرہ ہاتھ میں لے لیں اور پہلی جماعت آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے۔ پھر وہ لوگ ہتھیار وغیرہ لے کر کھڑے ہو جائیں اور دوسری جماعت آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی دو اور ان کی ایک رکعت ہوگی۔

یہ حدیث عبداللہ بن شقیق کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور ابوعیاش زرقیؓ، ابن عمرؓ، ابوبکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ابوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔

۲۸۳۱ ۔ حدثنا الحسن بن احمد بن ابي شعيب ابومسلم الحراني نا محمد بن سلمة الحراني نا محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن

۲۸۳۱۔ حضرت قتادہ بن نعمانؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک گھر والے تھے جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ وہ تین بھائی تھے۔ بشر بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا اور صحابہؓ کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا پھر ا

جده عن ابيه قتادة بن النعمان قال كان اهل بيت منا يقال لهم بنو ابيرق بشر وبشير ومبشر وكان بشير رجلا منافقا يقول الشعر يهجو به اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم ينحله بعض العرب ثم يقول قال فلان كذا وكذا فاذا سمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الشعر قالوا والله مايقول هذا الشعر الا هذا الخبيث او كما قال الرجل وقالوا ابن الابيرق قالها قال وكانوا اهل بيت حاجة وفاقة في الجاهلية والاسلام وكان الناس انما طعامهم بالمدينة التمر والشعير وكان الرجل اذا كان له يسار فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك ابتاع الرجل منها فخص بها نفسه واما العيال فانما طعامهم التمر والشعير فقدمت ضافطة من الشام فابتاع عمي رفاعة بن زيد حملا من الدرمك فجعله في مشربة له وفي المشربة سلاح درع وسيف فعدي عليه من تحت البيت فنقبت المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتاني عمي رفاعة فقال ياابن اخي انه قد عدي علينا في ليلتنا هذه فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسسنا في الدار وسألنا فقيل لنا قد رأينا بني ابيرق استوقدوا في هذه الليلة ولا نرى فيما نرى الا على بعض طعامكم قال وكان بنو ابيرق قالوا ونحن نسأل في الدار والله ما نرى صاحبكم الا لبيد بن سهل رجل منا له صلاح واسلام فلما سمع لبيد اخترط سيفه وقال انا اسرق فوالله ليخالطنكم هذا السيف او لتبينن هذه السرقة قالوا اليك عنا ايها الرجل فما انت بصاحبها فسألنا في الدار حتى لم نشك انهم

شعروں کو بعض عرب شعراء کی طرف منسوب کر دیتا اور کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے فلاں نے اس طرح کہا ہے۔ جب صحابہؓ یہ اشعار سنتے تو کہتے کہ اللہ کی قسم یہ شعر اسی خبیث کے ہیں۔ یا جیسا راوی نے فرمایا۔ صحابہ کہتے کہ یہ شعر ابن ابیرق ہی نے کہے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں محتاج اور فقیر تھے۔ مدینہ میں لوگوں کا طعام کھجور اور جو ہی تھا پھر اگر کسی آدمی کے پاس کچھ ہوتا تو اگر کوئی تجارہ شام سے میدہ وغیرہ لاتا تو وہ اس سے خرید لیا کرتا اور وہ صرف اسی کے ساتھ مخصوص ہوتا باقی گھر والے تو جو اور کھجور ہی پر گزارہ کرتے۔ ایک مرتبہ ایک تجارہ آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے اس سے میدے کی گون خریدی اور اسے ایک حجرے میں رکھ دیا۔ وہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی رکھی ہوئی تھی۔ کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے۔ صبح ہوئی تو چچا رفاعہ آئے اور کہنے لگے: بھتیجے آج رات ہم پر ظلم کیا گیا اور حجرے سے کھانا اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے گئے۔ چنانچہ ہم نے اہل محلہ سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ آج رات بنو ابیرق نے آگ جلائی تھی۔ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ وہ تمہارے ہی کھانے پر ہوگی۔ ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ بنو ابیرق کہنے لگے کہ ہمارے خیال میں تمہارا چور لبید بن سہل ہی ہے جو تمہارا دوست ہے۔ وہ صالح شخص تھا اور مسلمان تھا۔ جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار نکال لی اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم یا تو تم چوری کے متعلق بتاؤ گے یا پھر یہ تلوار ہوگی اور تم۔ بنو ابیرق کہنے لگے تم اپنی تلوار تک رہو تم نے چوری نہیں کی۔ پھر ہم محلے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ یقین ہو گیا کہ چور بنو ابیرق ہی ہیں۔ اس پر میرے چچا نے کہا: بھتیجے اگر تم آنحضرت ﷺ کے پاس جاتے اور ذکر کرتے (تو شاید چیز مل جاتی) چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک گھر والے نے میرے چچا پر ظلم کیا اور نقب لگا کر ان کا غلہ اور ہتھیار وغیرہ لے گئے۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے تو اس کی تو ہمیں حاجت نہیں لیکن ہمارے ہتھیار واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب اس کا فیصلہ

أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرُبَةً لَهٗ وَأَخَذُوْا سِلَاحَهٗ وَطَعَامَهٗ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهٗ عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ عَمَدْتَ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَلَا بَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا بَنِي أُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهٖ رَحِيْمًا أَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلَى نَفْسِهٖ إِلَى قَوْلِهٖ وَإِثْمًا مُبِيْنًا

کروں گا۔ جب بنو ابیرق نے یہ سنا تو اپنی قوم کے ایک شخص اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس معاملے میں بات کی پھر اس کے لئے محلے کے بہت سے لوگ جمع ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! قتادہ بن نعمان اور اس کے چچا ہمارے گھر والوں پر بغیر دلیل اور بغیر گواہ کے چوری کے تہمت لگا رہے ہیں جب کہ وہ لوگ نیک اور مسلمان ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات کی تو فرمایا: تم نے کسی مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر کسی گواہ اور دلیل کے چوری کے تہمت لگائی ہے؟ مجھے تمنا ہوئی کہ کاش میرا کچھ مال چلا جاتا اور میں آنحضرت ﷺ سے اس معاملے میں بات نہ کرتا۔ اسی دوران میرے چچا آئے اور پوچھا کہ کیا کیا؟ میں نے انہیں بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے انہوں نے کہا: اللہ مددگار ہے۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ قرآن نازل ہوا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: انا انزلنا الیک الکتاب ۔ ۔ الآیۃ یعنی ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں نہ کہ خیانت کرنے والوں کی طرف سے ہی جھگڑا کریں۔ ان سے مراد بنو ابیرق ہیں۔ اور اللہ سے اس بات کے لئے استغفار کیجئے جو آپ (ﷺ) نے قتادہ سے کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے مہربان ہیں۔ پھر فرمایا "ولا تجادل عن الذین ..... سے رحیما" تک۔ یعنی اگر مغفرت مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور جو گناہ کا مرتکب ہوگا اس کا عذاب اسی کو ہوگا۔ (ومن یکسب اثما سے "اثما مبینا" تک) اس سے بنو ابیرق کا لبید کو کہا جانے والا قول ہے پھر "ولولا فضل اللّٰہ" سے "نوتیہ اجرا عظیما" تک۔ پھر جب قرآن نازل ہوا تو وہ لوگ ہتھیار لائے اور آپ ﷺ کو دے دیئے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ جب میں ہتھیار لے کر چچا کے پاس آیا۔ (ابوعیسیٰ کو شک ہے کہ عشی فرمایا، یا عسی) ان کی بینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہوگئی تھی اور وہ بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں ان کے ایمان میں کچھ خلل کا گمان کیا کرتا تھا۔ لیکن جب میں ہتھیار وغیرہ لے کر ان کے پاس گیا تو کہنے لگے کہ بھتیجے یہ اللہ کی راہ میں دے دیے

قَوْلُهُمْ لَبِيْدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ إِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهٗ إِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشِيَ أَوْعَسِيَ الشَّكُّ مِنْ أَبِيْ عِيْسٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أُرٰى إِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا أَتَيْتُهٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ هِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهٗ كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِّنْ شِعْرٍ فَأَخَذَتْ رَحْلَهٗ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَأْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ

ہیں۔ چنانچہ مجھے ان کے ایمان کا یقین ہو گیا۔ جب قرآن نازل ہوا تو بشیر مشرکین کے ساتھ مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس ٹھہرا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدیٰ"...... سے بعیدًا تک (یعنی جو ہدایت کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور مومنین کے علاوہ دوسرے راستے پر چلے گا اسے ہم ادھر ہی پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور جہنم میں داخل کر دیں گے، اور وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جو گناہ جسے چاہتے ہیں بخش دیتے ہیں لیکن اگر کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑتا ہے) جب وہ سلافہ کے پاس ٹھہرا تو حسان نے اس کی اشعار میں ہجو کی۔ چنانچہ سلافہ نے اس کا سامان اٹھا کر سر پر رکھا اور اسے باہر جا کر میدان میں پھینک دیا۔ پھر اس سے کہنے لگی کہ کیا تو حسان کے شعر میرے لئے ہدیے میں لایا ہے تجھ سے مجھے کبھی خیر نہیں مل سکتی۔

یہ حدیث غریب ہے ہمیں علم نہیں کہ اسے محمد بن سلمہ حرانی کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو۔ یونس بن بکیر اور کئی راوی اسے محمد بن اسحاق سے اور وہ عاصم بن قتادہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس میں عاصم کے اپنے والد سے اور ان کے ان کے دادا سے روایت کرنے کا تذکرہ نہیں اور قتادہ بن نعمان، ابوسعید خدریؓ کے اخیافی بھائی ہیں ابوسعید کا نام مالک بن سنان ہے۔

۲۸۳۲۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شمیل عن اسرائیل عن ثویر وهو ابن ابی فاختة عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ

۲۸۳۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ آیت ہے "ان الله لایغفران یشرک به...... الآیة.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے یہ کوفی ہیں ان کا ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے سماع ہے۔ ابن مہدی ان پر طعن کرتے ہیں۔

۲۸۳۳۔ حدثنا ابن ابی عُمر و عبداللّٰہ بن ابی زیاد المعنی واحد قالا ثنا سفیان ابن عیینۃ عن ابن مُحَیْصِنٍ عن محمد بن قیس بن مَخْرَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فِیْ كُلِّ مَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّی الشَّوْكَةَ یُشَاكُهَا اَوِالنَّكْبَةَ یُنْكَبُهَا

۲۸۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب "من یعمل سوء یجز بہ" (یعنی جو شخص برا کرے گا اسے ضرور سزا ملے گی) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق گزری انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا اظہار کیا تو فرمایا: تمام امور میں افراط و تفریط سے بچو اور استقامت کی دعا کرو۔ مؤمن کی ہر آزمائش میں اس کے گناہوں کا کفارہ ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا چبھ جائے یا کوئی مشکل پیش آجائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن محیصن کا نام عمر بن عبدالرحمن بن محیصن ہے۔

۲۸۳۴۔ حدثنا یحیی بن موسٰی وعبد بن حمید قالا ناروح بن عبادۃ عن موسٰی بن عبیدۃ قال اخبرنی مولی بن سباع قال سمعت عبداللّٰہ بن عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِهٖ وَلَا یَجِدْلَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَابَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰیَةً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّیْ وَجَدْتُ فِیْ ظَهْرِیْ اقْتِصَامًا فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاْنُكَ یَااَبَابَكْرٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاَیُّنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوْءً ا وَّاِنَّا لَمُجْزَوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ یَااَبَابَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَیْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَیَجْتَمِعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰی یُجْزَوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۲۸۳۴۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھا۔ کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءً ا یجزبہ ولا یجدلہ من دون اللّٰہ ولیاً و لا نصیراً" (یعنی جو برائی کرے گا اسے سزا ملے گی وہ اللہ کے سوا کوئی حمایتی یا مددگار نہیں پائے گا۔) چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کیا میں تمہیں ایک آیت نہ پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ پھر آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت پڑھائی پھر مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اس کہ میں نے اپنی کمر ٹوٹتی ہوئی محسوس کی اور انگڑائی لی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا ابوبکرؓ؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں ہم میں سے کون ہے جو برائی نہیں کرتا۔ تو کیا ہمیں تمام عملوں کی سزا دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر جہاں تک تمہارا اور مؤمنین کا تعلق ہے تو تم لوگوں کی سزا دنیا ہی میں ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت گناہوں سے پاک ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کی برائیاں جمع کی جائیں گی تاکہ انہیں قیامت کے دن بدلہ دیا جائے۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ یحیٰی بن سعید اور امام احمد نے موسیٰ بن عبیدہ کو ضعیف قرار دیا۔ جب کہ ابن سباع کے مولیٰ مجہول ہیں پھر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابوبکرؓ ہی سے منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۳۵۔ حدثنا محمد بن المثنی نا ابوداؤد الطیالسی نا سلیمان بن معاذ عن سماک عن عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۳۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سودہؓ کو خدشہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ انہیں طلاق نہ دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میری باری عائشہؓ کو دے دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فلاجناح علیھما ان یصلحا بینھما والصلح خیر" الآیۃ (یعنی اگر دونوں آپس میں صلح کر لیں تو کوئی گناہ نہیں بلکہ صلح تو بہتر ہے) لہٰذا جس چیز پر ان کی صلح ہو وہ جائز ہے۔

۲۸۳۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابونعیم نا مالک بن مغول عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ أَوْ آخِرُ شَيْءٍ أُنْزِلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

۲۸۳۶۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ" الآیۃ

یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے بعض انہیں ابن یحمد ثوری کہتے ہیں۔

۲۸۳۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا احمد بن یونس عن ابی بکر بن عیاش عن ابی إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ آيَةُ الصَّيْفِ

۲۸۳۷۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اس آیت کی تفسیر کیا ہے "یستفتونک قل اللہ یفتیکم".....الآیۃ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی۔ ●

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ مائدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۳۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن مسعر و غیرہ عن قیس بن مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ

۲۸۳۸۔ حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم".....الآیۃ (یعنی آج کے دن ہم نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت بھی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا۔" ہم پر نازل ہوتی تو ہمارے لئے وہ دن عید کا دن ہوتا جس دن یہ نازل ہوتی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب

● یعنی اس آیت کی تفسیر وہی ہے جو آیت میں مذکور ہے۔ یستفتونک قل اللہ یفتیکم... الآیۃ النساء ۱۷۶۔ بغوی کہتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے لئے جاتے ہوئے نازل ہوئی۔ لہٰذا اسے آیۃ الصیف یعنی گرمیوں کی آیت کا نام دیا گیا۔ کلالہ کی تفسیر ابواب الفرائض میں گزر چکی ہے۔

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفات کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔ (یعنی یہ تو نازل ہی عید کے دن ہوئی اس لئے اسے عید کا دن بنانے کی ضرورت ہی نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۳۹۔ عبد بن حمید نا یزید بن ھارون نا حماد بن سلمة عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ

۲۸۳۹۔ حضرت عمار بن ابو عمار کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت "الیوم اکملت"..... پڑھی تو ان کے پاس ایک یہودی تھا کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ جس دن یہ نازل ہوئی اسی دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں عرفات کے دن کی اور جمعہ کے دن کی۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۴۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون انا محمد بن اسحاق عن ابی الزناد عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ الرَّحْمٰنِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ

۲۸۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے اور دن و رات میں سے کسی وقت بھی اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب سے اس نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے اس نے کیا خرچ کیا ہے؟ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئی اس کا عرش (آسمانوں کو پیدا کرنے کے وقت) سے لے کر اب تک پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک میزان ہے جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس آیت کی تفسیر ہے۔ "وقالت الیھود یداللّٰہ مغلولة غلت ایدیھم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان"......الآیة ● (یعنی یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی ہمیں کچھ نہیں دیتا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہاتھ تو ان کے بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول پر لعنت ہے اور اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔)

۲۸۴۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا مسلم بن ابراہیم نا الحارث بن عبید عن سعید الجریری عن عبداللّٰہ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۴۱۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پہلے حفاظت کی جاتی تھی پھر یہ آیت نازل ہوئی "واللّٰہ یعصمک"......الآیة (یعنی لوگوں کے شر سے اللہ آپ کی حفاظت کریں گے) اور آپ ﷺ

● یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَاَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ

نے خیمے سے سر نکال کر فرمایا: لوگو چلے جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ کر لیا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے بعض اسے جریری اور وہ عبداللہ بن شقیق سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۲۸۴۲۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن انا يزيد بن هرون انا شريك عن علي بن بذيمة عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَوْهُمْ عُلَمَآءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا وَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا

۲۸۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنو اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی۔ یہ اس لئے تھا کہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پہلے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے جب تک تم ظالم کو ظلم سے نہ روکو گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن، یزید سے اور وہ سفیان ثوری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے بھی علی بن بذیمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند نقل کرتے ہیں جب کہ بعض ابوعبیدہ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی ناسفين عن علي بن بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَارَاٰى مِنْهُ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى

۲۸۴۳۔ حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بنو اسرائیل کے ایمان میں کمی آ گئی تو ان میں سے اگر کوئی اپنے بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا۔ پھر دوسرے دن اگر وہ باز نہ آتا تو اسے نہیں روکتا اور اس کا اس گناہ کا ارتکاب اس روکنے والے کو اس کے ساتھ اٹھنے اور کھانے پینے سے نہ روکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لعن الذين كفروا من بني اسرائيل" ..... الآیۃ (یعنی بنو اسرائیل میں سے کفار پر داؤدؑ اور عیسیٰ

لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَاحَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا

کی زبان سے لعنت بھیجی گئی۔) یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی کہ یہ لوگ گناہ کرتے اور حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات "لو کانوا یؤمنون" سے آخر تک پڑھیں۔ (ترجمہ: اگر وہ لوگ اللہ اور اس کے نبی پر ایمان رکھتے ہوتے اور اس پر بھی ایمان لاتے جو اس نبی پر نازل کیا گیا تو کبھی ان گناہ گاروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔) راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم لوگ بھی عذاب الٰہی سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے جب تک ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف بخوبی مائل نہ کر دو گے۔

محمد بن بشار بھی ابوداؤد سے وہ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے وہ علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۴۔حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا ابوعاصم نا عثمان بن سعد نا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَاتَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

۲۸۴۴۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں جب گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لئے پریشان پھرنے لگتا ہوں اور میری شہوت غالب ہو جاتی ہے لہٰذا میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "یآ یھا اللذین امنوا لاتحرموا" ......الآیہ (یعنی اے ایمان والو: اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حلال اور عمدہ رزق میں سے کھاؤ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے عثمان بن سعد کی سند کے علاوہ اور سند سے بھی روایت کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے اور اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں۔ پھر خالد حذاء بھی عکرمہ سے یہی مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۵۔حدثنا عبداللّٰہ بن عبد الرحمٰن نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا ابواسحٰق عن عمرو بن شُرَحْبِيْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ الْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِاَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي

۲۸۴۵۔حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ یااللہ! ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورۃ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ "یسئلونك عن الخمر"......الآیۃ (یعنی یہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ انمیں گناہ بھی بڑا ہے اور ان کے فائدے بھی ہیں۔ اور گناہ فائدوں سے بہت بڑا ہے) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی۔ پھر

الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَآءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَآءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا

انہوں نے دوبارہ وہی دعا کی تو سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی "یٰاَیھا الذین امنوا لاتقربوا الصلوۃ"..... الآیۃ (یعنی اے ایمان والو نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ) پھر عمرؓ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی۔ لیکن انہوں نے اس مرتبہ بھی وہی دعا کی اور پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید الشیطان"..... الآیۃ (یعنی شیطان تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے عداوت اور بغض ڈالنا چاہتا ہے اس کی چاہت ہے کہ تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک رکھے کیا اب تم لوگ باز رہو گے) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو فرمایا: ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔

یہ حدیث اسرائیل سے بھی مرسلاً منقول ہے۔ محمد بن علاء، وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے اور وہ ابومیسرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے کہا: یا اللہ ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف بیان فرما اور پھر اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيدالله بن موسى عن اسرائيل عن اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

۲۸۴۶۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص تحریم خمر سے پہلے فوت ہو گیا۔ جب شراب حرام کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا وہ لوگ تو شراب پیتے ہوئے مرے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "لیس علی الذین امنوا"..... الآیۃ (جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان پر ایسی چیزوں میں کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے حرمت سے پہلے کھائیں بشرطیکہ اللہ سے ڈرتے رہے، ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ حدیث محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے چنانچہ جب حرمت نازل ہوئی تو لوگوں نے سوچا کہ ان کا کیا حال ہوگا؟ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۷۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالعزيز بن ابى رزمة عن اسرائيل عن سماك عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

۲۸۴۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو صحابہؓ نے ان لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا جو شراب پیتے ہوئے فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین"..... الآیۃ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۸۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا خالد بن مخلد عن علی بن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَااتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۸۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "لیس علی الذین" ...الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم بھی انہی میں ہو۔

۲۸۴۹۔ حدثنا ابو سعید نا منصور بن وردان عن علی بن عبدالاعلی عن ابیه عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَاوَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ

۲۸۴۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً" ...الآیۃ اتری (ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کے لئے حج بیت اللہ کرنا فرض ہے بشرطیکہ اس کے سفر کی طاقت رکھتا ہو) تو صحابہؓ نے پوچھا کہ کیا ہر سال یارسول اللہ! آپ ﷺ خاموش رہے۔ لوگوں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "یٰایها الذین امنوا لاتسالوا" ..... الآیۃ۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہاری ناگواری کا سبب ہوں۔

۲۸۵۰۔ حدثنا محمد بن معمر ابو عبداللّٰه البصری نا روح بن عبادة نا شعبة اخبرنی موسٰی بن انس قَالَ سَمِعْتُ...... اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۵۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "یٰایها الذین امنوا لاتسئلوا عن اشیآء"..... الآیۃ۔

۲۸۵۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ

۲۸۵۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو "یٰایها الذین امنوا علیکم انفسکم" .....الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! تم اپنے آپ کی فکر کرو۔ اگر تم ہدایت یافتہ ہو گے تو تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا) جب کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ ظالم کو ظلم سے نہیں روکیں گے تو قریب

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ

ہے کہ سب کے سب اللہ کے عذاب کے زمرے میں آ جائیں۔ ●

یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی راوی اسے اسماعیل بن خالد سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ لیکن بعض حضرات اسماعیل سے وہ قیس سے اور وہ ابوبکرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۲۸۵۲۔ حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا عبدالله بن المبارك نا عقبة بن ابي حكيم نا عمرو بن جارية اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَاثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنَّا اَوْمِنْهُمْ قَالَ لَابَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْكُمْ

۲۸۵۲۔ حضرت ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنیؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا: "یٰاَیھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم" ..... الآیۃ۔ فرمایا: جان لو کہ میں نے اس کی تفسیر بڑے علم رکھنے والے سے پوچھی تھی میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: بلکہ نیک اعمال کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ تم ایسا بخیل دیکھو جس کی اطاعت کی جائے، ہوائے نفسانی کی اتباع کی جانے لگے، دنیا کو آخرت پر مقدم کیا جانے لگے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرنے لگے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا اس طرح ہوگا جیسے چنگاری ہاتھ میں لینا۔ اس زمانے میں سنت پر عمل کرنے والے شخص کو تم جیسے پچاس آدمیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ دوسرے راوی یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر یا ان میں سے پچاس کے برابر؟ فرمایا: تم میں سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵۳۔ حدثنا الحسن بن احمد بن ابي شعيب الحراني نا محمد بن سلمة الحراني نا محمد بن اسحاق عن ابي النضر عن باذان مولى ام هانئ عن ابن عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَغَيْرُ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ

۲۸۵۳۔ حضرت تمیم داریؓ اس آیت "یٰاَیھا الذین اٰمنوا شھادۃ بینکم" ..... الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی مرنے لگے تو اس کی وصیت کے لئے دو گواہوں کی گواہی معتبر ہے) کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ وہ سب لوگ بری ہو گئے۔ یہ دونوں اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے اور شام آتے جاتے رہتے تھے ایک مرتبہ وہ دونوں تجارت کے لئے شام گئے تو بنوسہم

● اس حدیث کی تفسیر پچھلے ابواب میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَأَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ أَهْلَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ

مولی بدیل بن ابی مریم ان کے پاس تجارت کی غرض سے آیا۔ ان کے پاس چاندی کا ایک جام تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ پیالہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے وہ اس کے مال میں بڑی چیز تھی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا اور دونوں کو وصیت کی اس کا ترکہ اس کے گھر والوں کو پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں: جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ جام ایک ہزار درہم کے بدلے میں فروخت کر دیا اور رقم میں نے اور عدی بن بداء نے آپس میں تقسیم کر لی۔ جب ہم واپس آئے تو اس کے گھر والوں کو اس کی چیزیں لوٹا دیں ان لوگوں نے جام نہیں پایا تو ہم سے اس کے متعلق پوچھا۔ ہم نے جواب دیا کہ اس نے یہی کچھ چھوڑا تھا اور ہمیں ان چیزوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں دی۔ تمیم کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی آمد کے بعد میں مسلمان ہو گیا تو اس گناہ کا خوف دل میں اٹھا اور میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا انہیں قصہ سنایا اور پانچ سو درہم ادا کر دیے پھر انہیں بتایا کہ میرے ساتھی کے پاس بھی اتنی ہی رقم ہے۔ وہ لوگ عدی کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے گواہ طلب کئے جو کہ ان کے پاس نہیں تھے پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ عدی سے اس کے دین کی عظیم ترین چیز کی قسم لیں اس نے قسم کھا لی اور پھر یہ آیات نازل ہوئیں۔ **یاایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم......** سے **"ان ترد ایمان بعد ایمانھم"** تک۔ چنانچہ عمرو بن عاصؓ اور ایک اور شخص کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی جھوٹا ہے تو عدی بن براء سے پانچ سو درہم چھین لئے گئے۔

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں۔ محمد بن اسحاق سے نقل کرنے والے راوی ابونضر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ علماء نے ان سے احادیث نقل کرنا ترک کر دیا ہے۔ تفسیر میں مشہور کلبی یہی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد بن سائب کی کنیت ابونضر ہے ہم سالم بن ابی نضر کی ام ہانیؓ کے مولی ابوصالح سے منقول کوئی حدیث نہیں جانتے۔ اس روایت سے ابن عباس سے مختصراً تھوڑی سی حدیث منقول ہے۔

٢٨٥٤ - حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم عن ابن ابي زائدة عن محمد بن ابي القاسم عن عبدالملك بن سعيد بن جبير عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ

۲۸۵۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا اور ایسی جگہ مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب وہ دونوں اس کا مال لے کر آئے تو اس میں سے سونے کے جڑاؤ والا چاندی کا پیالہ غائب پایا گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے تمیم اور

وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَا رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ

عدی کو قسم کھلائی تھوڑے عرصے بعد وہی پیالہ مکہ میں پایا گیا اور ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ عدی اور تمیم سے خریدا ہے پھر بدیل سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ کہ جام ان کے آدمی کا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ "یٰآیھا الذین اٰمنوا شھادۃ بینکم"......الآیۃ ●

یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ ابن ابی زائدہ کی حدیث ہے۔

۲۸۵۵۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصری نا سفیان بن حبیب نا سعید عن قتادة عن خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

۲۸۵۵۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آسمان سے ایسا دستر خوان نازل کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا پھر انہیں حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں اور کل کے لئے نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور کل کے لئے بھی رکھا۔ چنانچہ ان کے چہرے مسخ کر کے بندروں اور خنزیروں کی صورتیں بنادی گئیں۔

اس حدیث کو ابوعاصم اور کئی راوی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ خلاس سے اور وہ عمار سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اسے حسن بن قزعہ کی سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ حمید بن مسعدہ بھی یہ حدیث سفیان بن حبیب سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۲۸۵۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُلَقَّى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي

۲۸۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے حجت سکھائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اسی کی تعلیم دی ہے کہ "واذ قال اللّٰہ یا عیسٰی ابن مریم" ......الآیۃ (یعنی اور جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھیں گے کہ کیا آپ نے ہی لوگوں کو حکم دیا تھا کہ آپ اور آپ کی والدہ کو معبود بنائیں ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

● یہ آیت سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۱۰۶ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: اے ایمان والو! اگر تم میں سے کسی کی موت کا وقت آپہنچے تو تم میں سے اس کی وصیت کے بارے میں دو شخصوں کی گواہی معتبر ہے۔ وہ دو شخص دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا پھر کسی اور قوم کے دو شخص ہیں (اور یہ جب ہے کہ) تم کسی سفر میں ہو اور تم پر موت کی مصیبت آپڑے۔ پھر اگر تمہیں شبہ ہو تو انہیں نماز کے بعد روک لو اور پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگر چہ کوئی قرابتدار بھی ہوتا اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہیں کریں گے اور ایسا کرنے میں سخت گناہگار ہوں گے۔ (مترجم)

بِحَقٍّ الْآيَةَ كُلَّهَا

انہیں اس کا جواب اس طرح سکھایا کہ وہ عرض کریں گے "سبحانک" ... الآیۃ (یعنی پاک ہے تیری ذات میں کیسے ان لوگوں کو ایسی چیز کا حکم دے سکتا ہوں جو میرا حق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۵۷ ۔ حدثنا قتيبة نا عبدالله بن وهب عن حيى عن ابى عبدالرحمن الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ

۲۸۵۷۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر آخر میں نازل ہونے والی سورتیں سورہ مائدہ اور سورۂ فتح ہیں۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخری نازل ہونے والی سورت سورۂ نصر ہے۔

باب ۱۰۴۷ ۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۰۴۷۔ سورۂ انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۵۸ ۔حدثنا ابو كريب نا معاوية بن هشام عن سفيان عن ابى اسحاق عن ناجية بن كعب عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَاجَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَانُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَايُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

۲۸۵۸۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ ہم آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فانھم لایکذبونک" ......الآیۃ (یعنی وہ لوگ آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کے منکر ہیں۔

اسحٰق بن منصور بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ ابواسحاق سے وہ ناجیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابوجہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا اور اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث کی سند میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۵۹ ۔حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْهَاتَانِ اَيْسَرُ

۲۸۵۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "قل هوالقادر على ان يبعث عليكم عذاباً من فوقكم"۔ (ترجمہ: اے محمد (ﷺ) کہہ دیجئے کہ وہ (پروردگار) اس چیز پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا پیروں کے نیچے سے تم پر عذاب بھیج دے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا: میں تیرے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے "اويلبسكم شيعاً ويذيق بعضكم بأس بعض" (ترجمہ: یا پھر تمہیں گروہ گروہ کر کے سب کو آپس میں لڑا دے۔ اور ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ لڑائی (کا مزہ) چکھا دے) تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں پہلے والی سے آسان

ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ "اھون" فرمایا، یا "ایسر"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۰۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسماعیل عیاش عن ابی بکر بن ابی مریم الغسانی عن راشد بن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ الآیة قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انھا کائنة ولم یأت تاویلھا بعد

۲۸۶۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت "قل ھو القادر علی ان یبعث" الآیة کی تفسیر میں فرمایا: کہ جان لو یہ عذاب ابھی تک آیا نہیں بلکہ آنے والا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۶۱۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمة عن عبداللہ قال لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم شق ذلک علی المسلمین فقالوا یارسول اللہ وایّنا لایظلم نفسه قال لیس ذلک انما ھو الشرک الم تسمعوا ماقال لقمان لابنه یابنی لاتشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم

۲۸۶۱۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب "ولم یلبسوا ایمانھم بظلم"...... الآیة۔ ترجمہ: (جو لوگ ایمان لائے اور ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہیں کیا) نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر شاق گزرا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ ظلم مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ: بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا اس لئے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسحاق بن یوسف الازرق نا داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن مسروق قال کنت متکئا عند عائشة فقالت یااباعائشة ثلاث من تکلم بواحدة منھن فقد اعظم الفریة علی اللہ من زعم ان محمدا رای ربه فقد اعظم الفریة علی اللہ واللہ یقول لاتدرکه الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وماکان لبشر ان یکلمه اللہ الا وحیا او من وراء حجاب وکنت متکئا فجلست فقلت یاام المؤمنین انظرینی ولا تعجلینی الیس اللہ تعالی یقول ولقد

۲۸۶۲۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ انہوں نے فرمایا: ابوعائشہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان میں سے ایک بات بھی کی اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ ا: کہ اگر کوئی شخص کہے کہ محمد (ﷺ) نے (شب معراج میں) اللہ تعالی کو دیکھا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں "لا تدرکہ الابصار" الآیة (یعنی آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں البتہ وہ تمام آنکھوں کی قوت باصرہ کا ادراک رکھتا ہے اور وہ لطیف اور خبیر ہے)۔ پھر فرماتے ہیں۔ "وما کان لبشر" الآیة (یعنی کوئی بشر اس سے وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے ہی سے بات کر سکتا ہے) راوی کہتے ہیں میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: اے ام

رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى، وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ مَارَاَيْتُهُ فِى الصُّوْرَةِ الَّتِىْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَآءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَافِىْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ

المؤمنین مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: "ولقد راٰہ نزلۃ اخری" (یعنی بے شک محمد (ﷺ) نے اسے دوبارہ دیکھا) نیز فرمایا "ولقد راٰہ بالافق المبین" (یعنی بے شک محمد (ﷺ) نے اسے آسمان کے کنارے پر واضح دیکھا) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: وہ جبرائیل تھے۔ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان کی پوری جگہ کو گھیر لیا۔ ۲: اور جس نے یہ سوچا کہ محمد (ﷺ) نے اللہ کی نازل کی ہوئی چیز میں سے کوئی چیز چھپائی اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یٰاَیہا الرسول بلغ" ...... الآیہ (یعنی اے رسول جو آپ کے رب نے آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اسے پورا پہنچا دیجئے۔ ۳: اور جس نے کہا کہ محمد ﷺ کل کے متعلق جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لایعلم من فی السموات" ...... الآیہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین وآسمان میں کوئی علم نہیں جانتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

۲۸۶۳۔ حدثنا محمد بن موسی البصری الحرشی نا زیاد بن عبداللّٰہ البکائی نا عطاء بن السائب عن سعید بن جُبَیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى نَاسٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَانَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَايَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ

۲۸۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم جس چیز کو قتل کریں اسے کھائیں اور جسے اللہ نے مار دیا ہو اسے نہ کھائیں۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں "فکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ علیہ" ...... ● الآیہ (یعنی تم وہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لاتے ہو۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ سے منقول ہے بعض حضرات اسے عطاء بن سائب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

● یہاں اس شبہے کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ کا مارا ہوا یعنی مردار اس لئے نہیں کھاتے کہ اس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور خود ذبح کیا ہوا اس لئے کھاتے ہو کہ اس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے۔ پھر انہی آیات میں آگے چل کر فرمایا کہ شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ایسے وسوسے ڈالتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لڑیں۔ لہٰذا اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو مشرک ہو جاؤ گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۸۶۴۔ حدثنا الفضل بن الصباح البغدادی نا محمد بن فضیل عن داؤد الاودی عن الشعبی عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

۲۸۶۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جسے ایسے صحیفے کو دیکھنے کی چاہت ہو جس پر محمد (ﷺ) کی مہر ثبت ہو تو یہ آیات پڑھ لے "قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم سے لعلکم تتقون" تک۔ ترجمہ: اے محمد (ﷺ) کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے۔

وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ احسان کیا کرو، اور اپنی اولاد کو افلاس کی وجہ سے قتل نہ کیا کرو (کیونکہ) ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ اور جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو ہاں البتہ حق پر ہو تو۔ (اللہ) تمہیں اس کی وصیت کرتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو۔ نیز یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ۔ ہاں البتہ مستحسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ اور ناپ تول پورا پورا کرو اور انصاف کے ساتھ کرو۔ ہم کسی انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور اگر تم بات کرو تو انصاف کی کرو خواہ وہ قرابتدار ہی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان چیزوں کا تاکیدا حکم اس لئے کرتے ہیں کہ تم یاد رکھو اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے اسی پر چلو دوسری راہوں پر مت چلو کیونکہ وہ راہیں تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (احتیاط کرو) سورۃ انعام ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳۔

۲۸۶۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن ابن ابی لیلی عن عطیۃ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا

۲۸۶۵۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے "او یاتی بعض آیات ربک" (یعنی یا تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آ جائیں) کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ ان نشانیوں سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات یہ حدیث مرفوعا روایت کرتے ہیں۔

۲۸۶۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا یعلی بن عبید عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْاٰيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوْمِنَ الْمَغْرِبِ

۲۸۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں نکلنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ دجال، دابۃ الارض۔ ❶ اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۶۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۶۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اور ان کی بات سچی ہے کہ جب میرا

❶ دابۃ الارض کی تفصیل ابواب صفۃ القیامۃ میں مذکور ہے۔ مترجم۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْا لَهٗ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو وہ پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس کے دس گنا نیکیاں لکھو لیکن اگر کسی برائی کی نیت کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک وہ کر نہ لے اور پھر ایک ہی برائی لکھو اور اگر وہ اس برائی کو چھوڑ دے یا کبھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس برائی پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" (یعنی جو ایک نیکی لائے گا اس کے لئے دس گنا ثواب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۵۴۸ ـ وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۴۸۔ سورۂ اعراف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸٦۸ ـ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمٰن نا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهٖ عَلٰى أَنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

۲۸٦۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "فلما تجلی ربه للجبل جعله دكا" (یعنی جب موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا) حماد کہتے ہیں کہ سلیمان نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک اپنی انگلی پر رکھی اور فرمایا: پھر پہاڑ پھٹ گیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں یہ حدیث عبدالوہاب وراق بھی معاذ بن معاذ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸٦۹ ـ حدثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن زيد بن ابي انيسة عن عبدالحميد بن عبدالرحمٰن بن زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸٦۹۔ حضرت مسلم بن یسار جہنیؒ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی "واذ اخذ ربك"......الآیۃ (ترجمہ: اور جب آپ ﷺ کے رب نے انسانوں کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور انہیں ان پر گواہ کیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم یہ گواہی اس لئے لے رہے ہیں کہ قیامت کے دن تم لوگ یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو غافل تھے۔) چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کرنے کے بعد ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی پھر فرمایا: کہ میں نے انہیں جنت کے لئے پیدا کیا ہے یہ لوگ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

اسی کے لئے عمل کریں گے پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکال کر فرمایا کہ انہیں میں نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے یہ اسی کے لئے عمل کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! تو پھر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کے لئے پیدا کرتے ہیں تو اسے جنت ہی کے اعمال میں لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت ہی کے اعمال پر مرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اگر کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کرتے ہیں تو اس سے بھی اسی کے مطابق کام لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اہل دوزخ ہی کے عمل پر مرتا ہے اور پھر اسے دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو عمرؓ سے سماع نہیں۔ بعض راوی مسلم اور عمرؓ کے درمیان ایک شخص کو ذکر کرتے ہیں۔

۲۸۷۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابونعيم نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ هٰؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَیْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ اٰدَمَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِاِبْنِكَ دَاوٗدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِیَٔ

۲۸۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ان کی پیٹھ سے قیامت تک آنے والی ان کی نسل کی روحیں نکل آئیں۔ پھر ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک رکھ دی۔ پھر انہیں آدمؑ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے پوچھا: اے رب یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کی اولاد ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک انہیں بہت پسند آئی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری امتوں کا ایک فرد ہے اس کا نام داؤد ہے۔ عرض کیا اے اللہ اس کی عمر کتنی رکھی ہے؟ فرمایا: ساٹھ برس، آدمؑ نے کہا اے اللہ اس کی عمر مجھ سے چالیس سال زیادہ کر دیجئے۔ پھر جب آدمؑ کی عمر پوری ہوگئی تو ملک الموت آئے۔ آدمؑ نے ان سے پوچھا کہ کیا میری عمر کے چالیس برس باقی نہیں ہیں انہوں نے کہا وہ تو آپ اپنے بیٹے داؤدؑ کو دے چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر آدمؑ نے انکار کر دیا لہٰذا ان کی اولاد بھی کرنے لگی۔ آدمؑ بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولنے لگی یہ

اٰدَمُ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ

آدم نے غلطی کی لہٰذا ان کی اولاد بھی غلطی کرنے لگی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ ہی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

۲۸۷۱۔حدثنا محمد بن المثنی نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا عمر بن ابراهیم عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَايَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدُالْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَالْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ

۲۸۷۱۔حضرت سمرہ بن جندبؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حواء حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے پاس آنے لگا۔ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا اس نے کہا کہ بیٹے کا نام عبدالحارث رکھیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ زندہ رہا۔نیز یہ شیطان کی طرف سے تھا اور اس کے حکم سے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عمر بن ابراہیم کی قتادہ سے روایت سے جانتے ہیں۔بعض حضرات اسے عبدالصمد سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

باب ۲۸۴۹۔ وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۴۹۔سورۂ انفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۷۲۔ حدثنا ابو کریب نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم بن بهدلة عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّايُبْلِيْ بَلَائِيْ فَجَآءَ نِيْ الرَّسُوْلُ اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَلَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ

۲۸۷۲۔حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے مشرکین سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا یا اسی طرح کچھ کہا۔یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ میرا حق ہے نہ تمہارا۔میں نے دل میں سوچا۔ایسا نہ ہو کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے جو میرے جیسی آزمائش میں نہ ڈالا گیا ہو پھر میرے پاس آپ ﷺ کا قاصد آیا اور کہا کہ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی لیکن اب میری ہوگئی ہے لہٰذا یہ تمہاری ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونك عن الانفال" ... الآیہ (یعنی یہ آپ سے مال غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی ہیں لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو۔نیز اگر مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔"

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے سماک بھی مصعب سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۲۸۷۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمر بن یونس الیمامی نا عکرمة بن عمار نا ابوزمیل ثنی عبداللّٰہ

۲۸۷۳۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کفار کے لشکر کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے جب کہ آپ

بنُ عَبَّاسٍ ثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِیُّ اللّٰہِ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَھُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُہٗ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّبِضْعَۃُ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْہِ وَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْلِیْ وَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِنْ تُھْلِکَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَاتُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ فَمَازَالَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ مَادًّا یَدَیْہِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ حَتّٰی سَقَطَ رِدَآؤُہٗ مِنْ مَنْکِبَیْہِ فَاَتَاہُ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذَ رِدَآءَہٗ فَاَلْقَاہُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ الْتَزَمَہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ وَقَالَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ کَفَاکَ مُنَاشَدَتُکَ رَبَّکَ فَاِنَّہٗ سَیُنْجِزُ لَکَ مَاوَعَدَکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ فَاَمَدَّھُمُ اللّٰہُ بِالْمَلٰٓئِکَۃِ

ﷺ کے ساتھ تین سو دس اور چند آدمی تھے۔ پھر آپ ﷺ نے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکارنے لگے۔ "اے اللہ وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا تھا پورا کر دے۔ اے اللہ اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ اتنی دیر تک قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ رب العزت سے دعا کرتے رہے کہ آپ ﷺ کی چادر شانوں سے گر گئی۔ پھر ابوبکرؓ آئے اور چادر اٹھا کر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپ ﷺ کو لپٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ ﷺ کا اپنے رب کے سامنے عرض کرنا کافی ہے۔ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائیں۔ "اذتستغیثون ربکم"..... الآیۃ (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی اور فرمایا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ جو سلسلہ وار چلے آئیں گے) پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی فرشتوں سے مدد کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عکرمہ بن عمار کی ابوزمیل سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابوزمیل کا نام سماک حنفیؒ ہے یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

۲۸۷۴۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق عن اسرائیل عن سماك عَنْ عِکْرَمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِیْلَ لَہٗ عَلَیْکَ الْعِیْرُ لَیْسَ دُوْنَھَا شَیْءٌ قَالَ فَنَادَاہُ وَھُوَ فِیْ وِثَاقِہٖ لَایَصْلُحُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکَ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ وَقَدْ اَعْطَاکَ مَاوَعَدَکَ قَالَ صَدَقْتَ

۲۸۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اب قافلے کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہاں اس قافلے کے علاوہ (کوئی لڑنے والا) نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابن عباسؓ نے زنجیروں میں جکڑے ہوئے عرض کیا کہ یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے ایک جماعت کا وعدہ کیا تھا اور اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۷۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابن نمیر عن اسماعیل بن ابراھیم بن مھاجر عن عباد بن یوسف عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَکْتُ فِیْھِمْ

۲۸۷۵۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لئے دو امان کی چیزیں نازل کی ہیں "وما کان اللہ سے یستغفرون" تک (۱۔ ایک یہ آپ ﷺ کی موجودگی میں اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کریں گے۔ ۲۔ یہ کہ اگر یہ لوگ مغفرت مانگتے ہوں گے تو ان پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔) لہٰذا جب میں چلا جاؤں گا تو استغفار کو قیامت تک کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

الْاِسْتِغْفَارُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔

۲۸۷۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا وکیع عن اسامۃ بن زید عن صالح بن کیسان عن رجل لم یُسَمِّہٖ عن عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ سَیَفْتَحُ لَکُمُ الْاَرْضَ وَسَتُکْفَوْنَ الْمُؤْنَۃَ فَلَا یَعْجِزَنَّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْھُوَ بِاَسْھُمِہٖ

۲۸۷۶۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی "واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ" (یعنی کافروں کے مقابلے کے لئے جہاں تک ہو سکے ایک قوت تیار کرو۔) پھر تین مرتبہ فرمایا: جان لو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین پر فتوحات عطا کرے گا پھر تم لوگ محنت ومشقت سے محفوظ ہو گے۔ لہٰذا تیر اندازی میں سستی نہ کرنا۔

بعض راوی یہ حدیث اسامہ بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ عقبہ بن عامر سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا۔ ہاں ابن عمرؓ کو پایا ہے۔

۲۸۷۷۔ حدثنا عبد بن حمید اخبرنی معاویۃ بن عمرو عن زائدۃ عن الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُ وْسِ مِنْ قَبْلِکُمْ کَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَتَاْکُلُھَا قَالَ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ یَّقُوْلُ ھٰذَا اِلَّا اَبُوْھُرَیْرَۃَ الْاٰنَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

۲۸۷۷۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم سے پہلے کسی انسان کے لئے مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ آسمان سے آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کے علاوہ یہ بات کون کہہ سکتا ہے؟ کیونکہ بدر کے موقع پر وہ لوگ مال غنیمت حلال ہونے سے پہلے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لولا کتاب"...... الآیۃ۔ (اگر مال غنیمت کو تم لوگوں پر حلال کرنے کا فیصلہ پہلے سے نہ کر لیا گیا ہوتا تو تمہیں اس پر عذاب عظیم دیا جاتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۷۸۔ حدثنا ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن ابی عبیدۃ بن عبداللّٰہ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَّجِیْءَ بِالْاُسَارٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ ھٰٓؤُلَآءِ الْاُسَارٰی فَذَکَرَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اِلَّا بِفِدَآءٍ اَوْضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا سُھَیْلُ بْنُ بَیْضَآءَ فَاِنِّیْ

۲۸۷۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع پر قیدیوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ تم لوگوں کی ان کے متعلق کیا رائے ہے؟ پھر اس حدیث میں طویل قصہ ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن دیئے بغیر نہیں چھوٹ سکے گا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ میں نے سنا ہے کہ وہ اسلام کو یاد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے خود کو اس دن سے زیادہ کسی دن خوف میں مبتلا نہیں دیکھا کہ خواہ مجھ پر

سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلُ بْنُ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ

آسمان سے پتھر برس نکلیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا سہیل بن بیضاء کے علاوہ۔ پھر عمرؓ کے قول کے مطابق قرآن نازل ہوا "ما کان لنبی۔۔۔" آیت (ترجمہ: نبی کی شان کے لائق نہیں کہ ان کے قیدی اس وقت تک زندہ رہیں کہ اچھی طرح خونریزی نہ کر لیں۔)

یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کا ان کے والد سے سماع ثابت نہیں۔

بَاب ١٥٥٠ ـ مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

٢٨٧٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ قَالُوْا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِيْ جَمِيْلَةَ نَا يَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا

باب ١٥٥٠۔ سورۂ توبہ

٢٨٧٩۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۂ انفال (جو کہ مثانی ❶ میں سے ہے) کو سورۂ براءۃ سے متصل کر دیا ہے جو کہ مئین ❷ میں سے ہے۔ اور ان کے درمیان بسم اللہ بھی نہیں لکھی۔ پھر تم نے انہیں سبع طوال میں لکھ دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر جب زمانہ گزرتا اور گنتی کی سورتیں نازل ہوتیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو کاتبوں میں سے کسی کو بلاتے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔ چنانچہ سورۂ انفال مدینے میں شروع ہی کے ایام میں نازل ہوئی اور سورۂ براءۃ آخری سورتوں میں سے ہے اور اس کا مضمون اس سے مشابہ ہے۔ چنانچہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسی کا حصہ ہے اور پھر آنحضرت ﷺ نے وفات تک ہمیں اس کے متعلق نہیں بتایا کہ یہ اس کا حصہ ہے لہٰذا میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ نہیں لکھی اور اسی وجہ سے انہیں سبع طوال میں لکھا ہے۔

❶ مثانی وہ سورتیں ہیں جو سو سے زیادہ آیتوں والی سورتوں سے چھوٹی ہیں۔ (مترجم) ❷ مئین سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات سو یا اس سے زیادہ ہیں۔ (مترجم)

فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عوفؒ کی روایت سے جانتے ہیں وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباسؓ سے، اور یزید تابعی ہیں اور بصری ہیں۔ نیز یزید بن ابان رقاشی بصری بھی تابعی ہیں اور یزید فارسی سے چھوٹے ہیں۔ یزید رقاشی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۰۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُوالْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَااَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَاالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا

۲۸۸۰۔ حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد نصیحت کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: کون سا دن ہے جس کی حرمت میں تم لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہوں؟ (تین مرتبہ یہی سوال کیا) لوگوں نے جواب دیا حج اکبر کا دن یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں۔ جان لو کہ کوئی جنایت کرنے والا اپنے علاوہ کسی پر جنایت نہیں کرتا۔ ● کوئی والد اپنے بیٹے پر اور کوئی بیٹا اپنے والد پر جنایت نہیں کرتا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال سمجھے، جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سب سود باطل ہیں اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ عباس بن عبدالمطلب کا سود اور اصل دونوں معاف ہیں۔ پھر جان لو زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ پہلا خون جسے ہم معاف کرتے اور اس کی قصاص نہیں لیتے حارث بن عبدالمطلب ● کا خون ہے۔ وہ قبیلہ بنو لیث کے پاس رضاعت (دودھ پینے) کے لئے بھیجے گئے تھے کہ

● یعنی نہ باپ کو بیٹے کے جرم کی سزا دی جاتی ہے اور نہ بیٹے کو باپ کے جرم کی۔ نیز جو شخص کوئی جرم کرتا ہے اس کا عذاب اسی کے لئے ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ اپنے اوپر جنایت کر رہا ہے۔ (مترجم) ● اس حدیث میں حارث بن عبدالمطلب کے مقتول ہونے کا اور بخاری کی حدیث میں ربیعہ بن حارث کا ذکر ہے اور مشکوۃ میں ابن ربیعہ بن حارث کا اور یہی صحیح ہے۔ جمہور کہتے ہیں کہ اس کا نام ایاس تھا اور وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ اسے بنو سعد اور بنو لیث کے درمیان لڑائی کے دوران پتھر لگ گیا تھا جس سے اس کی وفات واقع ہوگئی اور ربیعہ بن حارث صحابی ہیں۔ (مترجم)

وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّآ اَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآءِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَآءِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآءِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

انہیں ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ خبردار: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان کی کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتے بجز اس کے کہ اگر وہ کھلی ہوئی فواحش کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ہلکی مار مارو کہ اس سے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو انہیں کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔ یہ بھی جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کی چیزوں میں ان سے عمدہ سلوک کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابوالاحوص شبیب سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۱۔ حدثنا عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابی عن ابیه عن محمد بن اسحاق عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

۲۸۸۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے حج اکبر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس دن ہے تو فرمایا: نحر (قربانی) کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو۔)

۲۸۸۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

۲۸۸۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

یہ حدیث پہلے والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ یہ کئی سندوں سے ابواسحٰق سے منقول ہے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحاق کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔

۲۸۸۳۔ حدثنا بندار نا عفان بن مسلم و عبدالصمد قالا نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

۲۸۸۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے برأت حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ بھیجی پھر انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرے اہل میں سے کسی شخص کے علاوہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ اسے پہنچائے پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور انہیں دی۔●

● اس کی تفصیل و توضیح آئندہ حدیث میں آرہی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۸۸۴۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا سعید بن سلیمان نا عباد بن العوام نا سفیان بن الحسین عن الحکم بن عتیبة عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وامرہ ان ینادی بھؤلاء الکلمات ثم اتبعہ علیا فبینا ابوبکر فی بعض الطریق اذ سمع رغاء ناقة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصوی فخرج ابوبکر فزعا فظن انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی فدفع الیہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علیا ان ینادی بھؤلاء الکلمات فانطلقا فحجا فقام علی ایام التشریق فنادی ذمة اللہ ورسولہ بریئة من کل مشرک فسیحوا فی الارض اربعة اشھر ولا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ولا یدخل الجنة الا مؤمن وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابوبکر فنادی بھا

۲۸۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو برائت کے کلمات دے کر۔ ❶ بھیجا اور حکم دیا کہ (حج) کے موقع پر ان کلمات کو پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر حضرت علیؓ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ ابھی ابوبکرؓ راستے ہی میں تھے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو یہ سمجھ کر اچانک نکلے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے انہوں نے ابوبکرؓ کو آنحضرت ﷺ کا خط دیا اس میں حکم تھا کہ ان کلمات کا اعلان علیؓ کریں۔ ❷ پھر وہ دونوں نکلے اور حج کیا۔ ایام تشریق میں حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری الذمہ ہیں اور تمہارے لئے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس مدت میں اس زمین پر گھوم پھر لو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے نیز جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علیؓ اس کا اعلان کرتے اور جب تھک جاتے تو ابوبکرؓ اس کا اعلان کرنے لگتے۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن غریب ہے۔

۲۸۸۵۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع قال سألنا علیا بای شیء بعثت فی الحجة قال بعثت باربع ان لا یطوفن بالبیت عریان ومن کان بینہ وبین النبی عھد فھو الی مدتہ ومن لم یکن لہ عھد فاجلہ اربعة اشھر ولا یدخل الجنة الا نفس مؤمنة ولا یجتمع المشرکون والمسلمون بعد عامھم ھذا

۲۸۸۵۔ حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا اعلان کرنے کا حکم دے کر حج میں بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: چار چیزوں کا۔ ۱۔ بیت اللہ کا کوئی شخص عریاں ہو کر طواف نہ کرے۔ ۲۔ جس کا آنحضرت ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے تو وہ مدت معینہ تک قائم رہے گا اور اگر کوئی مدت متعین نہیں تو اس کی مدت چار ماہ ہے۔ ۳۔ یہ کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔ ۴۔ یہ کہ مسلمان اور مشرک اس سال کے بعد (حج میں) جمع نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث ابوعیینہ کی ابواسحٰق سے روایت سے حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری کے بعض ساتھی اسے علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

---

❶ ان کلمات سے مراد سورۂ براءۃ کی ابتدائی آیات ہیں۔ جن میں حکم دیا گیا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھی جائے اور حج میں اعلان کر دو۔ (مترجم) ❷ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیج دیا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کام کے لئے آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی شخص کو جانا چاہئے کیونکہ یہ صلح توڑنے کا اعلان ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیج دیا۔ (مترجم)

٢٨٨٦۔ حدثنا ابو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان قال الله تعالى انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر

٢٨٨٦۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں مسجد آنے جانے کی عادت دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "انما یعمر مساجد اللہ" الآیۃ (اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔)

ابن ابی عمر، عبداللہ بن وہب سے وہ عمرو بن حارث سے وہ دراج سے وہ ابوہیثم سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "یتعاهد المسجد" یعنی مسجد میں آنے کا خیال رکھنا اور حاضر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے اور سلیمان یتیم تھے۔ ابوسعیدؓ نے ان کی پرورش کی۔

٢٨٨٧۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيدالله بن موسى عن اسرائيل عن منصور عن سالم بن ابي الجعد عن ثوبان قال لما نزلت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فقال بعض اصحابه انزلت في الذهب والفضة لو علمنا اي المال خير فنتخذه فقال افضله لسان ذاكر وقلب شاكر وزوجة مؤمنة تعينه على ايمانه

٢٨٨٧۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب "والذین یکنزون" الآیۃ (یعنی جو لوگ چاندی اور سونے کو جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے) نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آگئی ہے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین مال خدا کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔

یہ حدیث حسن ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد کو ثوبان سے سماع نہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی اور کا صحابی سے سماع ہے۔ فرمایا: ہاں جابر بن عبداللہ اور انسؓ اور پھر کئی صحابہ کا ذکر کیا۔

٢٨٨٨۔ حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا عبدالسلام بن حرب عن غطيف بن اعين عن مصعب بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ اَبِيْ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَاعَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ

٢٨٨٨۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا: عدی اس بت کو اپنے سے دور کر دو۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو سورہ براۃ کی یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا۔ "اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا" الآیۃ۔ (یعنی ان لوگوں نے دینی علماء کو اللہ کے علاوہ معبود ٹھہرانا شروع کر دیا تھا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ لوگ ان کے لئے کوئی چیز حلال قرار دیتے تو وہ بھی اسے حلال سمجھتے اور اسی طرح ان کی طرف سے حرام کی گئی چیز کو حرام سمجھتے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں اور غطیف بن اعین مشہور نہیں۔

۲۸۸۹۔ حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا عفان بن مسلم انا ھمام انا ثابتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَکْرٍ حَدَّثَہٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ یَنْظُرُ اِلٰی قَدَمَیْہِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَالَ یَااَبَابَکْرٍ مَاظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اَللّٰہُ ثَالِثُھُمَا

۲۸۸۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے غار میں آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان کفار میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا۔ تو ہمیں اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ان دو آدمیوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہمام ہی سے منقول ہے۔ پھر اسے حبان بن ہلال اور کئی حضرات ہمام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۹۰۔ حدثنا عبد بن حمید قال ثنی یعقوب بن ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن محمد بن اسحاق عن الزھری عن عبیداللّٰہ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَقَامَ اِلَیْہِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَیْہِ یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِیْ صَدْرِہٖ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلٰی عَدُوِّاللّٰہِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ الْقَائِلِ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا، کَذَا وَکَذَا یَعُدُّ اَیَّامَہٗ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ حَتّٰی اِذَا اَکْثَرْتُ عَلَیْہِ قَالَ اَخِّرْعَنِّیْ یَاعُمَرُ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِیْلَ لِیْ اِسْتَغْفِرْلَھُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَھُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْلَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَاللّٰہُ لَھُمْ لَوْ اَعْلَمُ اِنِّیْ لَوْزِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ غُفِرَلَہٗ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْہِ وَمَشٰی مَعَہٗ فَقَامَ عَلٰی قَبْرِہٖ حَتّٰی فَرَغَ مِنْہُ قَالَ فَعَجِبَ لِیْ وَجُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَوَاللّٰہِ مَاکَانَ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی نَزَلَتْ ھَاتَانِ الْاٰیَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَاتَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِلٰی اٰخِرِالْاٰیَۃِ قَالَ فَمَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَہٗ عَلٰی مُنَافِقٍ وَّلَاقَامَ عَلٰی قَبْرِہٖ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ

۲۸۹۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو آنحضرت ﷺ کو اس کی نماز جنازہ کے لئے بلایا گیا آپ ﷺ گئے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑا ہوگیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! اللہ کا دشمن عبداللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس اس طرح کہا پھر عمرؓ اس کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگے۔ اور فرمایا کہ آپ ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ لیکن آپ ﷺ مسکراتے رہے پھر جب میں نے بہت کچھ کہا تو فرمایا: عمر میرے سامنے سے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہ اختیار کیا ہے مجھے کہا گیا ہے کہ "استغفرلھم اولاتستغفرلھم" آپ ان کے لئے مغفرت مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشیں گے) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقیناً ایسا ہی کرتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جنازے کے ساتھ گئے یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی جرأت پر تعجب ہوا لیکن اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کی قسم پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ "ولا تصل علی احدمنھم" الایۃ۔ (یعنی اگر منافقین میں سے کوئی مر جائے تو ان پر ہرگز نماز جنازہ نہ پڑھئے) حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز پڑھی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۹۱۔ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا عبیداللّٰہ انا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ اَبُوْہُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَکَ اُکَفِّنْہُ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَاسْتَغْفِرْ لَہٗ فَاَعْطَاہُ قَمِیْصَہٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ جَذَبَہٗ عُمَرُ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ نَہَی اللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ اَنَا بَیْنَ خَیْرَتَیْنِ اِسْتَغْفِرْلَہُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ فَصَلّٰی عَلَیْہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ فَتَرَکَ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِمْ

۲۸۹۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی مرا تو اس کے بیٹے عبداللہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اپنا کرتہ مجھے عنایت کر دیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو کفن دوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھئے پھر اس کے لئے استغفار بھی کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے قمیص دی ● اور فرمایا: کہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تو عمرؓ نے آپ ﷺ کو کھینچ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے لئے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "ولا تصل علی احد منھم"...... الآیہ لہٰذا آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹۲۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن عمران بن ابی انس عن عبدالرحمٰن بن اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ ہُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ ہُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ مَسْجِدِیْ ہٰذَا

۲۸۹۲۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی کہ جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ کون سی مسجد ہے؟ ایک کہنے لگا کہ مسجد قبا ہے اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں وہ مسجد نبوی ﷺ ہے۔ تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ وہ بھی میری مسجد ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو سعید سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔ انیس بن یحییٰ اسے اپنی والدہ سے اور وہ ابو سعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۹۳۔ حدثنا ابو کریب نامعاویۃ بن ھشام نا یونس بن الحارث عن ابراھیم بن ابی میمونۃ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ اَہْلِ قُبَاءٍ فِیْہِ رِجَالٌ

۲۸۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت اہل قباء کے متعلق نازل ہوئی "فیہ رجال یحبون"...... الآیۃ (اس میں ایسے لوگ ہیں جو اچھی طرح طہارت حاصل کرنے کو محبوب جانتے ہیں اور اللہ بھی پاک لوگوں سے محبت کرتے ہیں) راوی کہتے ہیں کہ وہ

● آپ ﷺ نے یہ عبداللہ (جو عبداللہ بن ابی کے بیٹے اور مومن تھے) کی دلجوئی کے لئے کیا۔ نیز یہ آپ ﷺ کے کمال اخلاق پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جس نے اتنی مدت اذیتیں دیں اس کے لئے بھی استغفار کر رہے ہیں۔ اسے کرتہ دے رہے ہیں۔ اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں کہ شاید اس کی مغفرت ہو جائے۔ (مترجم)

يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ

لوگ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس باب میں ابوایوبؓ، انسؓ اور محمد بن عبداللہ بن سلامؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ اِسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

۲۸۹۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہے ہو اور وہ مشرک تھے اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیمؑ نے اپنے مشرک والد کے لئے استغفار نہیں کیا۔ جب میں نے یہ قصہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "ماکان للنبی و الذین امنوا۔" (یعنی جب نبی اکرم ﷺ اور مؤمنین کے شایان شان نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں)۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیب بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۹۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزھری عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيْرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيْثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِيْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا اُحِبُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۹۵۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک تک ہونے والی تمام جنگوں میں میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا سوائے جنگ بدر کے اور آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں سے ناراض نہیں ہوئے تھے کیونکہ آپ ﷺ قافلے کو لوٹنے کے لئے نکلے تھے کہ ● قریش اپنے قافلے کی فریاد پر ان کی مدد کے لئے آ گئے چنانچہ دونوں لشکر بغیر کسی ارادے کے مقابلے پر آ گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا میری جان کی قسم صحابہؓ کے ساتھ حضور ﷺ کی غزوات میں شرکت کی سب سے عمدہ جگہ بدر ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں لیلۃ العقبہ کی جگہ جنگ بدر میں شریک ہوتا● کیونکہ اس سے ہم اسلام پر مضبوط ہو گئے پھر اس کے بعد میں غزوہ تبوک تک کسی جنگ میں پیچھے نہیں رہا اور یہ آنحضرت ﷺ کی آخری لڑائی ہے۔ آپؐ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کرایا۔ اور پھر طویل حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں میں (غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد میری توبہ قبول ہونے کے بعد) ● آنحضرت

● اس سے مراد ابوسفیان کی قیادت میں شام سے آنے والا تجارت کا قافلہ ہے جسے لوٹنے کی غرض سے آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ سے نکلے لیکن وہ قافلہ بچ نکلا اور کفار کا ایک ہزار کا لشکر۔ جو اس قافلے کو بچانے کے لئے مکہ سے آیا تھا اس سے بدر کے مقام پر سامنا ہو گیا۔ (مترجم) ● یعنی ان کے نزدیک لیلۃ العقبہ میں آنحضرت ﷺ کی بیعت میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے سے افضل ہے۔ نیز لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جس میں مدینہ کے انصار نے مکہ میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی۔ اس کے بعد آپؐ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

النَّاسِ بِالرَّحِيْلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَهُوَ يَسْتَنِيْرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ أَوْمِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَاكَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے مسلمان آپ ﷺ کے گرد جمع تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اسی طرح چمکنے لگتا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کعب بن مالک تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ آج کا دن تمہاری زندگی کے تمام ایام میں سب سے بہتر ہے۔ جب سے تمہیں تمہاری ماں نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی طرف سے یا آپ ﷺ کی طرف سے۔ فرمایا: بلکہ اللہ کی طرف سے پھر یہ آیات پڑھیں "لقد تاب اللّٰہ علی النبی" .....الآیۃ (یعنی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر اور مہاجرین وانصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے

❶ حضرت کعبؓ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ قصہ مختصراً اس طرح ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لہٰذا ہم نے سوچا کہ آپ ﷺ کو کیسے معلوم ہوگا کہ کون آپ ﷺ کے ساتھ ہے اور کون نہیں۔ پھر یہ جنگ ایسے دنوں میں ہوئی کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا۔ میں اسی میں لگا ہوا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ میں جانے کی تیاری کر لی۔ میں نے بھی جانے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ جب جاؤں گا تیاری کر لوں گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ روانہ ہوگئے اور میں سوچنے لگا کہ ایک دو روز میں ان کے ساتھ جا ملوں گا۔ لیکن میں جنگ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر مدینہ میں جس طرف بھی جاتا تو منافقین سے ملاقات ہوتی یا اہل اعذار سے۔ آنحضرت ﷺ کو میرے شریک نہ ہونے کا پتہ تبوک جا کر چلا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو پہلے تو میں نے جھوٹ بولنے کا ارادہ کیا اور ہر عاقل سے مشورہ کیا۔ لیکن جب آپ ﷺ پہنچ گئے تو میرا یہ خیال جاتا رہا اور میں نے یقین کر لیا کہ جھوٹ بول کر میں کسی صورت نہیں بچ سکتا اور پکا ارادہ کیا کہ سچ ہی بولوں گا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ.....اللہ کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ میں قوی اور مالدار تھا لیکن پھر بھی شریک نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔ پھر لوگوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ تم بھی کوئی عذر پیش کر دیتے تاکہ آنحضرت ﷺ کا استغفار تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔ لوگوں کا اصرار اتنا بڑھا کہ میں سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ اب دوبارہ جا کر آپ ﷺ سے جھوٹ بولوں۔ پھر میں نے استفسار کیا تو پتہ چلا کہ دو آدمی اور بھی ہیں جن کا حال میری طرح ہے۔ وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے اور دونوں ہی نیک اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو ہم تینوں سے بات کرنے سے منع فرما دیا۔ لوگ ہم سے الگ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ زمین ہم پر تنگ ہوگئی اور اسی طرح پچاس راتیں گزریں۔ وہ دونوں تو گھر بیٹھے روتے رہتے لیکن چونکہ میں جوان تھا اس لئے نکلتا۔ بازاروں میں جاتا۔ لوگوں سے بات کرتا اور کوئی مجھ سے بات کرنے کو تیار نہ ہوتا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تو دیکھتا کہ آپ ﷺ کے ہونٹ جواب دینے کے لئے ہلے ہیں یا نہیں۔ آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور کن انکھیوں سے دیکھتا۔ پھر جب میں نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے لیکن جب میں دیکھتا تو کسی اور طرف دیکھنے لگتے۔ اسی اثناء میں بادشاہ غسان کی طرف سے پیغام ملا کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں بہت انعام واکرام سے نوازوں گا۔ میں نے وہ خط جلا دیا۔ پھر چالیس روز بعد ایک قاصد آنحضرت ﷺ کی طرف سے پیغام لایا کہ میں اپنی بیوی سے دور رہوں۔ چنانچہ میں نے اسے میکے بھیج دیا۔ میرے ان دو ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا گیا۔ لیکن بعد میں ہلال بن امیہ کی بیوی کو ان کے پاس رہنے کی اجازت دی گئی کیونکہ وہ بہت بوڑھے تھے بشرطیکہ وہ ان سے صحبت نہ کریں۔ پھر اس حال میں دس راتیں اور گزر گئیں پھر ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھی اور کوٹھے پر تھا کہ کسی اعلان کرنے والے نے سلع کے پہاڑ پر کھڑے ہو کر مجھے خوشخبری دی کہ تمہاری توبہ قبول ہوگئی۔ پھر جس شخص نے آ کر مجھے سب سے پہلے یہ خوشخبری سنائی میں نے اپنے کپڑے اتار کر پہنا دیے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ (باقی قصہ حدیث مذکور میں) (مترجم)

بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ قَالَ وَفِينَا أُنْزِلَتْ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَّا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ بِنِعْمَةٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ اللّٰهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِلْكِذْبَةِ بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ

تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا جب ان کے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل پیدا ہو گیا تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی اور وہ بلاشبہ ان سب پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں) کعب کہتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے متعلق نازل ہوئی "اتقوا اللّٰه و کونوا"..... الآیۃ (یعنی اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو) پھر کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میری توبہ میں سے ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنا پورا مال اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی راہ میں صدقے کے طور پر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنے لئے غزوہ خیبر میں سے ملنے والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کے بعد مجھ پر میری نزدیک اس سے بڑا کوئی انعام نہیں کیا کہ میں نے اور میرے دونوں ساتھیوں نے آپ ﷺ سے سچ بولا۔ اور جھوٹ بول کر ان لوگوں کی طرح ہلاک نہیں ہو گئے اور مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ نے سچائی میں مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں آزمایا ہوگا۔ میں نے اس کے بعد کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھیں گے۔

یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے بھی زہری سے منقول ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک بھی اسے اپنے والد سے اور وہ کعب سے نقل کرتے ہیں اور اس کی سند میں اور بھی نام ہیں یونس بن زید یہ حدیث زہری سے وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کعب بن مالک سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۲۸۹۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عبید بن السباق أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَأَخْشٰى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي

۲۸۹۶۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بلایا میں حاضر ہوا تو عمرؓ بھی وہیں موجود تھے ابوبکرؓ کہنے لگے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن مجید کے قاریوں کی بڑی تعداد شہید ہو گئی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قاری اسی طرح قتل ہوئے تو امت کے ہاتھ سے بہت سا قرآن نہ جاتا رہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: میں کیسے وہ کام کروں جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم اس میں خیر ہے وہ بار بار مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے عمرؓ کا کھولا تھا اور میں بھی یہ کام انہی کی طرح مناسب سمجھنے لگا۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ پھر ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ تم ایک عقلمند جوان ہو اور ہم تمہیں کسی چیز میں متہم

شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَانَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

نہیں پڑتے پھر تم آنحضرت ﷺ کے کاتب بھی تھے۔ لہٰذا تم ہی یہ کام کرو۔ زید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو اس سے آسان ہوتا۔ میں نے کہا آپ لوگ کیوں ایسا کام کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہی بہتر ہے پھر وہ دونوں مجھے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں بھی یہی مناسب سمجھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا۔ پھر میں قرآن جمع کرنے میں لگ گیا۔ چنانچہ میں قرآن کو ایسے پرچے، کھجور کے پتے اور لخاف یعنی پتھر وغیرہ سے جمع کرتا جن پر قرآن لکھا گیا تھا پھر اسی طرح میں لوگوں کے سینوں سے بھی قرآن جمع کرتا یہاں تک کہ سورہ برأۃ کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت سے لیا۔ وہ یہ آیات ہیں "لقد جاء کم رسول من انفسکم"... الآیۃ آخر آیت تک (یعنی تم لوگوں کے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری ہی جنس سے ہیں۔ جنہیں تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ وہ تمہاری منفعت کے بہت خواہش مند رہتے ہیں اور ایمانداروں کے ساتھ بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہ بہت بڑے عرش کا مالک ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا ابراهيم بن سعد عن الزهری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَاٰذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ وَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ

۲۸۹۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حذیفہ حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اہل عراق کے ساتھ مل کر آذربیجان اور آرمینیہ کی فتح میں اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ پھر حذیفہؓ نے لوگوں کے درمیان قرآن میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس امت کی اس سے پہلے خبر لیجئے کہ یہ لوگ قرآن کے متعلق اختلاف کرنے لگیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں مصحف بھیج دیں تاکہ اس سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا جاسکے۔ پھر ہم آپ کو وہ مصحف واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہؓ نے وہ مصحف انہیں بھیج دیا اور انہوں نے زید بن ثابتؓ، سعید بن عاصؓ، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کو مکلف کیا کہ اس مصحف کو اور مصاحف میں نقل کریں۔ پھر تینوں قریشی

وعبدالرحمن بن الحارث بن هشام وعبدالله بن الزبير ان انسخوا الصحف في المصاحف وقال للرهط القرشيين الثلاثة ما اختلفتم انتم وزيد بن ثابت فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم حتى نسخوا الصحف في المصاحف بعث عثمان الى كل افق بمصحف من تلك المصاحف التي نسخوا قال الزهري وحدثني خارجة بن زيد ان زيد بن ثابت قال فقدت اية من سورة الاحزاب كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فالتمستها فوجدتها مع خزيمة بن ثابت او ابي خزيمة فالحقتها في سورتها قال الزهري فاختلفوا يومئذ في التابوت والتابوه فقال القرشيون التابوت وقال زيد التابوه فرفع اختلافهم الى عثمان فقال اكتبوه التابوت فانه نزل بلسان قريش قال الزهري فاخبرني عبيدالله بن عبدالله بن عتبة ان عبدالله بن مسعود كره لزيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال يا معشر المسلمين اعزل عن نسخ كتابة المصاحف ويتولاها رجل والله لقد اسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد زيد بن ثابت ولذلك قال عبدالله بن مسعود يا اهل العراق اكتموا المصاحف التي عندكم وغلوها فان الله يقول ومن يغلل يات بما غل يوم القيامة فالقوا الله بالمصاحف قال الزهري فبلغني ان ذلك كره من مقالة ابن مسعود رجال من افاضل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرات سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابت میں اختلاف ہو جائے تو پھر قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ یہ انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس مصحف کو کئی مصاحف میں نقل کر دیا اور پھر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید نے مجھ سے زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ سورۂ احزاب کی یہ آیت گم ہو گئی جو میں آنحضرت ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ "من المؤمنين رجال صدقوا" ..... الآیۃ میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابتؓ یا ابوخزیمہ کے پاس مل گئی۔ چنانچہ میں نے اسے اس کی سورت کے ساتھ ملا دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر ان لوگوں میں لفظ "تابوت" اور "تابوہ" میں بھی اختلاف ہوا۔ زیدؓ تابوہ کہتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے تو فرمایا کہ "تابوت" لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں اترا ہے۔ زہری عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو زیدؓ کا قرآن لکھنا ناگوار گزرا اور انہوں نے فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن لکھنے سے معزول کیا جا رہا ہے اور ایسے شخص کو یہ کام سونپا جا رہا ہے جو اللہ کی قسم اس وقت کافر کی پیٹھ میں تھا جب میں اسلام لایا۔ ان کی اس شخص سے مراد زید بن ثابت ہیں۔ اس لئے عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اے عراق والو تم اپنے قرآن چھپا لو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی چیز چھپائے گا وہ قیامت ..... کے دن اسے لے کر اللہ کے سامنے حاضر ہوگا (لہٰذا تم اپنے اپنے مصاحف لے کر اللہ سے ملاقات کرنا) زہری کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ بات بڑے بڑے صحابہ کو بھی ناگوار گزری۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۵۱۔ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۸۹۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن معدٍ نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن عبدالرحمٰن بن اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ صُهَیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰی مُنَادٍ اَنَّ لَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ مَوْعِدًا وَّیُرِیْدُ اَنْ یُّنْجِزَکُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ یُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا وَیُنْجِنَا مِنَ النَّارِ وَیُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَیُکْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظْرِ اِلَیْهِ

باب ۱۵۵۱۔ سورۂ یونس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۸۹۸۔ حضرت صہیب آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں "للذین احسنوا الحسنی وزیادة" (یعنی جو لوگ نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے اچھا بدلہ ہے اور اس پر زیادہ) کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ اب اسے پورا کرنے والے ہیں وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن کر کے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر کے (اپنا وعدہ پورا نہیں کر دیا، اب کون سی نعمت باقی رہ گئی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: پھر (خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہونے والا) پردہ ہٹا دیا جائے گا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز انہیں عطا نہیں کی ہوگی کہ وہ اس کی طرف دیکھیں۔

یہ حدیث کئی راوی حماد بن سلمہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں سلیمان بن مغیرہ بھی یہی حدیث ثابت سے اور وہ عبدالرحمٰن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اس میں صہیبؓ کے آنحضرت ﷺ سے روایت کرنے کا ذکر نہیں۔

۲۸۹۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن المنکدر عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَاالدَّرْدَآءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ مَاسَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَاسَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَیْرُکَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ

۲۸۹۹۔ ایک مصری شخص سے منقول ہے کہ انہوں نے ابودرداءؓ سے اس آیت "لهم البشری فی الحیوة الدنیا" کی تفسیر پوچھی۔ (ترجمہ: ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) انہوں نے فرمایا کہ جب سے میں نے اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی ہے مجھ سے کسی نے اس کے متعلق نہیں پوچھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کی تفسیر پوچھی ہے۔ اس بشارت سے مراد مؤمن کا نیک خواب ہے جو دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔

ابن عمرؓ بھی سفیان سے وہ عبدالعزیز سے وہ ابوصالح سمان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک مصری شخص سے اور وہ ابودرداءؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ ابودرداءؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عطاء بن یسار سے روایت نہیں اور اس باب میں عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۰۰۔ حدثنا عبد بن حمید نا حجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن یوسف بن

۲۹۰۰۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو وہ کہنے لگا کہ "میں ایمان

مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآاِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَامُحَمَّدُ لَوْرَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ

یہ حدیث حسن ہے۔

لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے۔" جبرائیل نے فرمایا: کاش اے محمد (ﷺ) آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اس کے منہ میں سمندر کا کیچڑ ٹھونس رہا تھا تاکہ (اس کے اس قول کی وجہ سے) اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔

۲۹۰۱۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث نا شعبة قال اخبرنی عدی بن ثابت وعطاءبن السائب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ اَوْخَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل فرعون کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے تاکہ وہ لاالہ الا اللہ نہ کہہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کردیں۔ یا فرمایا کہ اللہ کے اس پر رحم کرنے کے اندیشے کی وجہ سے۔

باب ۱۵۵۲۔ وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

باب ۱۵۵۲۔ سورۂ ہود۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۰۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ہارون نا حماد بن سلمة عن یعلی عن بن عطاء عن وکیع بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ كَانَ فِيْ عَمَآءٍ مَاتَحْتَهٗ هَوَآءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَآءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ

۲۹۰۲۔ حضرت ابورزینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا رب اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خلاء میں تھا اس کے اوپر اور پھر اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ احمد کہتے ہیں کہ یزید "عماء" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔

حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جب کہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن عدس کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰۳۔ حدثنا ابوکریب نا ابومعاویة عن برید بن عبداللّٰہ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ

۲۹۰۳۔ حضرت ابوموسیٰؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ظالم کو فرصت دیتے ہیں (کبھی آپ ﷺ "یملی" کی جگہ "یمہل" کا لفظ بیان فرماتے تھے) یہاں تک کہ جب اسے پکڑتے ہیں تو پھر ہرگز نہیں چھوڑتے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت

يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰيَةَ

پڑھی "وکذلک اخذ ربک"۔ ۔الآیة (ترجمہ: اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ کسی ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے پھر اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو اسامہ بھی برید سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے "یملی" کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ ابراہیم یہ حدیث ابو اسامہ سے وہ برید بن عبداللہ سے وہ اپنے دادا سے وہ ابو بردہؓ سے وہ ابو موسیٰؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اور "یملی" کا لفظ بیان کرتے ہیں۔

٢٩٠٤ـ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدي هو عبدالملك بن عمرو قال نا سليمان بن سفيان عن عبدالله بن دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَانَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْعَلٰى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَاعُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

٢٩٠٤ـ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "فمنهم شقي وسعيد" نازل ہوئی تو میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ یا ہر عمل اس چیز کے لئے کرتے ہیں جو لکھی جاچکی ہے یا ابھی نہیں لکھی گئی۔ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا اس چیز کے لئے جس سے فراغت حاصل کی جاچکی ہے اور اسے لکھا جاچکا ہے۔ لیکن ہر شخص کے لئے وہی آسان ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالملک کی روایت سے جانتے ہیں۔

٢٩٠٥ـ حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن سماك بن حرب عن ابراهيم عن عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ اِمْرَاَةً فِيْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَاشِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ اَلْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

٢٩٠٥ـ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شہر کے کنارے ایک عورت سے بوس و کنار کر لی اور جماع کے علاوہ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرے بارے میں فیصلہ دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ چھپایا تھا۔ لہٰذا تمہیں بھی چاہئے تھا اسے پردے میں ہی رہنے دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ شخص چل دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کسی کو بھیج کر اسے بلوایا اور یہ آیات پڑھیں "اقم الصلوة طرفي" ...الآیة (یعنی دن کے دونوں کناروں (صبح و شام) اور رات کے وقت نماز قائم کر۔ اس لئے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت یاد رکھنے والوں کے لئے ہے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے لئے خاص ہے؟ فرمایا: بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔

❶ اس سے مراد تقدیر ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسرائیل بھی سماک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ سماک، ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عبداللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری بھی سماک سے وہ ابراہیم سے وہ عبدالرحمن سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث بیان کرتے ہیں یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ پھر محمد بن یحییٰ نیسابوری بھی یہ حدیث سفیان ثوری سے وہ اعمش اور سماک سے وہ دونوں ابراہیم سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ سے وہ سفیان سے وہ سماک سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے وہ عبداللہ بن مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں وہ اس سند میں سفیان کی اعمش سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ سلیمان تیمی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سلیمان التیمی عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ كَفَّارَتِهَا نَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيْ هٰذِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ۔

۲۹۰۶۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا جو کہ حرام تھا۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ پوچھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰۃ طرفی النھار"......الآیۃ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے بھی اور میری امت میں سے ہر اس شخص کے لئے جو اس پر عمل کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۰۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا حسین بن الجعفی عن زائدۃ عن عبدالملک بن عمیر عن عبدالرحمٰن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلاً لَقِيَ امْرَاَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَاْتِي الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهٖ شَيْئًا اِلَّا قَدْ اَتٰى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً

۲۹۰۷۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے ملے جس سے اس کی جان پہچان نہ ہو اور پھر وہ اس کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کرتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلٰوۃ طرفی النھار"......الآیۃ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ حکم اس شخص کے لئے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا: بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ معاذؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے وہ عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۲۹۰۸ ۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا یزید بن هارون نا قیس بن الربیع عن عثمان بن عبداللّٰه بن موهب عن مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ أَتَتْنِي اِمْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَابَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى أُوْحِيَ إِلَيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ قَالَ أَبُو الْيَسَرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً

۲۹۰۸۔ حضرت ابو یسرؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت مجھ سے کھجوریں خرید نے آئی تو میں نے اس سے کہا کہ گھر میں اس سے اچھی کھجوریں ہیں جب وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو فرمایا: اپنا گناہ چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرو۔ لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا تو میں عمرؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ اس پر بھی صبر نہ آیا۔ تو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوری بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کے گھر والوں کے ساتھ ایسا کیا۔ یہاں تک کہ اس نے آرزو کی کہ کاش میں اس وقت اسلام لایا ہوتا اور اسے گمان ہوا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے سر جھکا لیا اور کافی دیر تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰة طرفی النهار"...... الآیة۔ ابو یسرؓ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے لئے خاص حکم ہے یا سب کے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم سب کے لئے ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ شریک بھی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ، واثلہ بن اسقعؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو یسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

۱۵۵۳۔ سورۂ یوسف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۰۹ ۔ حدثنا الحسین بن حریث الخزاعی نا الفضل بن موسٰی عن محمد بن عمرو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ

۲۹۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔ پھر فرمایا کہ جتنی مدت یوسف قید میں رہے اگر میں رہتا تو قاصد کے آنے پر بادشاہ کی دعوت قبول کر لیتا● پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ "فلما جاءه الرسول"...... الآیة (ترجمہ: جب (یوسف

● یعنی یوسفؑ نے قید خانے سے نکلنے میں جلدی نہیں کی یہ ان کے صبر کی انتہاء ہے تا کہ ان کی برأت اچھی ثابت ہو جائے۔ واللہ اعلم (مترجم)

وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَ نِي الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَابَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ لَّقَدْ كَانَ لَيَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ قَوْمِهٖ

کے پاس بادشاہ کا قاصد آیا تو انہوں نے اسے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے میرا رب ان عورتوں کے فریب کو اچھی طرح جانتا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوطؑ پر اللہ کی رحمت ہو وہ تمنا کرتے تھے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ حاصل کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر کسی قوم کی طرف انہی میں سے نبی بنا کر بھیجا۔

ابوکریب یہ حدیث عبدہ اور عبدالرحیم سے وہ محمد بن یزید سے اور وہ فضل بن موسیٰ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں "مابعث اللّٰه بعده نبيًّا الا في ثروة من قومه" لیکن معنی ایک ہی ہیں جب کہ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ثروہ کے معنی کثرت وقوت کے ہیں۔ یہ حدیث فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۵۴۔ سورۂ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۱۰۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا ابونعيم عن عبداللّٰه بن الوليد وكان يكون في بني عجل عن بكير بن شهاب عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَااَبَاالْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَاهُوَ قَالَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَّارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهٗ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۱۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: اے ابوقاسم ﷺ ہمیں رعد کے متعلق بتایئے کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادل ہیں اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں جن سے وہ بادلوں کو اللہ کی مشیت کے مطابق ہانکتا ہے وہ کہنے لگے تو پھر یہ آواز جو ہم سنتے ہیں یہ کس کی ہے؟ فرمایا: یہ اس کی ڈانٹ ہے وہ بادلوں کو ڈانتا ہے یہاں تک کہ وہ حکم کے مطابق چلیں۔ وہ کہنے لگے: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اسرائیل (یعقوبؑ) نے اپنے اوپر کون سی چیز حرام کی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عرق النساء کا مرض ہوگیا تھا اور انہوں نے اونٹ کے گوشت اور اس کے دودھ کے علاوہ کوئی چیز مناسب نہیں پائی۔ اس لئے انہیں اپنے اوپر حرام کرلیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ کہا۔

۲۹۱۱۔ حدثنا محمود بن خداش البغدادي نا سيف بن محمد الثوري عن الاعمش عن ابي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے "ونفضل بعضها" ... الآیۃ (ترجمہ: ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اس سے مراد ردی کھجوریں

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ

اور ردی کھجوریں ہیں یا پھر میٹھا اور ترش وامراد ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس روایت کو زید بن ابیہ نے بھی اعمش سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے اثقہ ہیں۔ یہ امام ثوری کے بھانجے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٢٩١٢ ۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابو الوليد نا حماد ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ

۱۵۵۵۔ سورۂ ابراہیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۱۲۔ شعیب بن حبحاب حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا اس میں تھجیاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پڑھا "مثل كلمة طيبة" ...الآية (یعنی اچھی بات اچھے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخیں آسمان میں ہیں اور اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔) پھر فرمایا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے پھر یہ آیت پڑھی "ومثل كلمة خبيثة" ... الآية (اور بری بات کی مثال خبیث درخت کی سی ہے۔ جس کی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہی ہے اور یہ بالکل مضبوط نہیں) پھر فرمایا کہ اس سے مراد تھمہ ہے۔

قتیبہ، ابوبکر بن حبحاب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں ابو عالیہ کا قول بھی نہیں۔ اور یہ اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے ان کے علاوہ بھی کئی راوی اسے موقوفاً یعنی حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔ پھر معمر، حماد بن زید اور کئی راوی بھی اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہم سے احمد بن عبدہ ضبی بھی حماد بن زید سے وہ شعیب بن حبحاب سے اور وہ انسؓ سے شعیب بن حبحاب ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ❶

قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَحْسَنَ

٢٩١٣ ۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة قال اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد ابن عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو عالیہ کو سنائی تو فرمایا سچ اور صحیح فرمایا۔

۲۹۱۳۔ حضرت براءؓ اس آیت "يثبت الله الذين آمنوا" ... الآیۃ (یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قول محکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتے ہیں جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ قبر میں ہوگا۔ جب اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟

❶ یعنی یہ تفسیر حضرت انسؓ ہی کی طرف سے ہے نہ کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن داؤد بن ابی ہند عن الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ

۲۹۱۴۔ حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے آیت "یوم تبدل الارض" الآیۃ (ترجمہ: جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا) کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پل صراط پر۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے نقل کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۵۶۔ سورہ حجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۱۵۔ حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس الحداني عن عمرو بن مالك عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ تَحْتَ اِبْطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ

۲۹۱۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی وہ بہت حسین بلکہ حسین ترین لوگوں میں سے تھی۔ بعض لوگ پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے جاتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے جب کہ بعض پچھلی صفوف کی طرف آتے کہ اسے دیکھ سکیں چنانچہ جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ولقد علمنا المستقدمین منکم" ......الآیۃ (یعنی ہم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جو آگے جاتے ہیں اور انہیں بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو پیچھے رہ جاتے ہیں۔)

جعفر بن سلیمان یہ حدیث عمرو بن مالک سے وہ ابو جوزاء سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ نوح کی حدیث سے صحت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۹۱۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن مالك بن مغول عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْقَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

۲۹۱۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ان لوگوں کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا فرمایا امت محمد ﷺ پر۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۱۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابوعلي الحنفي عن ابن ابي ذئب عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ

۲۹۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ ام القرآن (قرآن کی ماں)، ام الکتاب اور سبع مثانی (دہرائی ہوئی سات آیتیں) ہے۔

الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۸۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن عبد بن حمید بن جعفر عن العلاء بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَاَلَ

۲۹۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی۔ اور یہی سبع مثانی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہی چیز ہے جو وہ مانگے گا۔

قتیبہ، عبدالعزیز بن محمد سے وہ علاء وہ بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تو ابھی نماز پڑھ رہے تھے اور پھر اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن محمد کی حدیث اس سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔ نیز عبدالحمید بن جعفر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۹۱۹۔ حدثنا محمد بن اسمعیل نا احمد بن ابی احمد بن ابی الطیب نا مصعب بن سلام عن عمرو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ

۲۹۱۹۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔● پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذالک" ......الآیة (یعنی یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (خدادادصلاحیتوں کی بناء پر) نشاندہی کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ متوسمین کے معنی فراست والوں کے ہیں۔

۲۹۲۰۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر عن لیث بن اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۲۹۲۰۔ حضرت انس بن مالکؓ "لنسئلنهم اجمعین عما کانوا یعملون۔" (ترجمہ: یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق لازماً سوال کریں گے) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد کلمہ توحید "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن ابی سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بھی یہ حدیث لیث بن ابی سلیم سے وہ بشر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

● اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی فراست عطا کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے احوال کرامت وغیرہ کی وجہ سے جان جاتے ہیں یا پھر اس فراست سے مراد تجربہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

سُوْرَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۲۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا علی بن عاصم عن يحيى البكار ثنی عبدالله بن عمر قال سمعتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَءَ يَتَفَيَّؤُ ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا

۱۵۵۷۔ سورۂ نحل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۲۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا اجر تہجد کی نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت (کائنات کی) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "يتفيؤ ظلاله عن اليمين و الشمائل" ......الآية (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے "کیا لوگوں نے اللہ کی ان پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں اور وہ نہایت عاجز ہیں۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۲۲۔ حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسٰی عن عيسٰی بن عبيد عن الربيع بن انس عن ابی العالية قَالَ ثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِّنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَاقُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً

۲۹۲۲۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں انصار کے چونسٹھ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں حمزہؓ بھی شامل ہیں۔ کفار نے ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے تھے۔ انصار کہنے لگے کہ اگر پھر کسی دن ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوئی تو ہم اس سے دگنے آدمیوں کے ناک کان وغیرہ کاٹیں گے لیکن فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وان عاقبتم فعاقبوا"......الآية (ترجمہ: اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت اچھی بات ہے) چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ آج کے بعد قریش کا نام نہیں رہے گا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث ابی بن کعب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۲۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری قال اخبرنی سعيد بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۱۵۵۸۔ سورۂ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا۔ تو میری موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ الرَّجُلُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرٰهِیْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُوْتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ فرمایا: موسیٰ کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں۔ پھر فرمایا کہ عیسیٰ سے ملاقات ہوئی، اور آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ میانہ قد اور سرخ ہیں گویا کہ ابھی دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں۔ پھر میں نے ابراہیم کو دیکھا۔ میں ان کی اولاد سے بہت مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ میں نے دودھ لیا اور پی لیا۔ چنانچہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کے راستے پر چلایا گیا یا فرمایا کہ فطرت کو پہنچے کیونکہ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ (ﷺ) کی امت گمراہ ہو جاتی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۴۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبدالرزاق نا معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ بِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا وَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا

۲۹۲۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں آنحضرت ﷺ کے لئے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی تھی۔ اس نے شوخی کی تو جبرائیل نے فرمایا: کیا تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسی شوخی کر رہا ہے آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۲۵۔ حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی نا ابوتمیلة عن الزبیر بن جنادة عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ

۲۹۲۵۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) کو ہم جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل نے انہیں اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور پھر براق کو اس سے باندھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۲۶۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلّٰی لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ

۲۹۲۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہوئے انہیں اس کی نشانیاں بتانے لگا۔

فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ابوذرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۲۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

۲۹۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ، ارشاد باری تعالیٰ "وما جعلنا الرؤیا" ......الایة (ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ کو جو خواب دکھایا وہ لوگوں کو پرکھنے کے لئے تھا) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خواب سے مراد شب معراج کے موقع پر آنحضرت ﷺ کا بیت المقدس تک جانا اور آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں مذکور ملعون درخت سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۸۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی الکوفی نا ابی عن الاعمش عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ

۲۹۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ "وقران الفجر"... الآیة (ترجمہ: اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا اس پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی بن مسہر اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۲۹۔ حدثنا عبداللہ بن عبد الرحمٰن نا عبیداللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السدی عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعَى أَحَدُهُمْ وَيُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا وَيَبْيَضُّ وَجْهُهُ وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَرَوْنَهُ مِنْ بَعِيدٍ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَيَقُولُ لَهُمْ أَبْشِرُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هَذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُسْوَدُّ وَجْهُهُ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ

۲۹۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت "یوم ندعوا کل اناس بامامهم"... الآیة (یعنی جس دن تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا) کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک شخص کو بلا کر نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا بدن ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا پھر اس کا چہرہ روشن کر کے اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج پہنایا جائے گا جو چمک رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور ہمارے لئے اس میں برکت دے۔ یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے ایسے انعام کی خوشخبری ہے۔ لیکن کافر کا منہ سیاہ ہوگا اور اس کا جسم ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا جیسے آدمؑ کا قد و جسم تھا۔ پھر اسے بھی ایک تاج پہنایا جائے گا جسے اس کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ کی

لَاتَانَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاتِيهِمْ فَيَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ فَيَقُولُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا

پناہ مانگتے ہیں اے اللہ ہمیں یہ چیز نہ دینا۔ اور جب وہ ان کے پاس جائے گا تو کہیں گے یا اللہ اسے ہم سے دور کردے۔ وہ کہے گا اللہ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر شخص کے لئے اسی کے مثل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔

۲۹۳۰۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن داؤد بن یزید الزعافری عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ

۲۹۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے "عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" (یعنی عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا) کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری: داؤد اودی ہیں یہ عبداللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۲۹۳۱۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن ابی نجیح عَنْ ابن ابی نجیح عن مجاهد عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِي يَدِهٖ وَرُبَمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَّيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَّمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ

۲۹۳۱۔ حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (بت) پتھر نصب تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی چھڑی انہیں مارنا شروع کر دیا۔ کبھی راوی ایک لکڑی کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ (آپ ﷺ انہیں مارتے اور) کہتے کہ "جاء الحق" آخر حدیث تک۔ (یعنی حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور یہ بھاگنا ہی تھا۔ اب کبھی باطل لوٹ کر نہیں آسکے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۳۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا جریر عن قابوس بن ابی ظبیان عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا

۲۹۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں تھے پھر ہجرت کا حکم دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی "وقل رب ادخلنی" الآیۃ (یعنی اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے اللہ مجھے خوبی سے لے جائیے اور خوبی پہنچا دیجئے اور اپنے پاس سے ایسا غلبہ عطا کیجئے جس کے ساتھ نصرت ہو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۳۔ حدثنا قتیبۃ نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ عن داؤد بن ابی ھند عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ عَنِ

۲۹۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھیں انہوں نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھیں۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا تو یہ آیات نازل ہوئیں "ویسئلونک عن

الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالُوْا اُوْتِيْنَا عِلْمًا كَثِيْرًا اُوْتِيْنَا التَّوْرٰةَ وَمَنْ اُوْتِیَ التَّوْرٰةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَاُنْزِلَتْ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّیْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ

الروح"..... الآیۃ (یعنی یہ لوگ آپ ﷺ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے۔ اور اس کے متعلق تمہیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) وہ کہنے لگے ہمیں تو بہت علم دیا گیا ہے ہمیں توراۃ دی گئی ہے اور جسے توریت ملی اسے بہت کچھ دیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا" (یعنی آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے اگرچہ اس سمندر کی طرح اور سمندر بھی اس کی مدد کے لئے لے آئیں۔"

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۳۴۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراهیم عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰی عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَاتَسْئَلُوْهُ فَاِنَّهٗ يُسْمِعُكُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا يَااَبَاالْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰی اِلَيْهِ حَتّٰی صَعِدَ الْوَحْیُ ثُمَّ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

۲۹۳۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا آپ ﷺ کھجور کی ایک ٹہنی پر ٹیک لگائے ہوئے چل رہے تھے کہ یہودیوں کی ایک جماعت پر سے گزر ہوا۔ بعض کہنے لگے کہ ان سے کچھ پوچھنا چاہئے جب کہ دوسرے کہنے لگے کہ مت سوال کرو کیونکہ وہ ایسا جواب دیں گے جو تمہیں برا لگے گا۔ لیکن انہوں نے آپ ﷺ سے روح کے متعلق سوال کر دیا تو آپ ﷺ ایک گھڑی تک کھڑے رہے پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی کے آثار ختم ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "الروح من امر ربی"..... الآیۃ یعنی روح میرے رب کے حکم سے ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسی وسلیمان بن حرب قال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ

۲۹۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین اصناف میں منقسم ہو کر جمع ہوں گے۔ پیدل، سوار اور چہروں پر گھسٹتے ہوئے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! چہروں پر کیسے چلیں گے؟ فرمایا: جس نے انہیں پیروں پر چلایا وہ انہیں سروں پر چلانے پر بھی قادر ہے۔ جان لو کہ وہ اپنے منہ سے ہی ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن طاؤس اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۳۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنكم محشورون رجالا وركبانا وتجرون على وجوهكم

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۳۶۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ پیدل، سوار اور چہروں کے بل گھسیٹتے ہوئے اکٹھے کیے جاؤ گے۔

۲۹۳۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا يزيد بن هارون وابو داود وابو الوليد اللفظ لفظ يزيد والمعنى واحد عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن صفوان بن عسال المرادي أن يهوديين قال أحدهما لصاحبه اذهب بنا إلى هذا النبي نسأله فقال لا تقل له نبي فإنه إن سمعها تقول نبي كانت له أربعة أعين فأتيا النبي فسألاه عن قول الله تعالى ولقد آتينا موسى تسع آيات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببريء إلى سلطان فيقتله ولا تأكلوا الربا ولا تقذفوا محصنة ولا تفروا من الزحف شك شعبة وعليكم اليهود خاصة أن لا تعتدوا في السبت فقبلا يديه ورجليه قالا نشهد أنك نبي قال فما يمنعكم أن تسلما قال إن داود دعا الله أن لا يزال في ذريته نبي وإنا نخاف إن أسلمنا أن تقتلنا اليهود

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۷۔ حضرت صفوان بن عسال مرادی فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور کچھ پوچھتے ہیں۔ دوسرا کہنے لگا انہیں نبی مت کہو اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں آئے اور آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی "ولقد اتینا موسی تسع ایات" الایۃ (ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں عطا کیں) آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ ۲۔ زنا نہ کرو۔ ۳۔ چوری مت کرو۔ ۴۔ جادو مت کرو۔ ۵۔ کسی بری شخص کو متہم کر کے سلطان کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے۔ ۶۔ سود خوری نہ کرو۔ ۷۔ کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ۔ ۸۔ دشمنوں سے مقابلے کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہ تھی کہ یہودیوں کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پیر چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نبی ہیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ کہنے لگے کہ داؤدؑ نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہو، ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئیں تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔

۲۹۳۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داود

۲۹۳۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "ولا تجهر بصلاتك"

عن شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر ولم یذکر عن ابن عباس وھشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.....الآیۃ (یعنی نماز میں قرآن بلند آواز سے پڑھئے اور نہ ہی پست آواز سے) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اگر بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین قرآن کو اس کے نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن اس کے نازل کرنے والے اور منزل علیہ کو گالیاں دینے لگیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ صحابہ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھئے کہ آپ ﷺ سے قرآن سیکھ سکیں۔

۲۹۳۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم نا ابوبشر عن سعید بن جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَیْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ "ولا تجهر بصلاتک" .... الآیۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ مکہ میں چھپ چھپا کر دعوت دیتے تھے اور صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز سے مت پڑھئے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھئے کہ صحابہؓ سن نہ سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے۔ (یعنی درمیانی آواز سے پڑھئے۔)

۲۹۴۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن مسعر عن عاصم بن ابی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ اَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

۲۹۴۰۔ حضرت زر بن حبیشؓ کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: گنجے تم ہاں کہتے ہو تو تمہاری کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا: قرآن، اور میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ حذیفہؓ نے فرمایا: جس نے قرآن سے دلیل لی وہ کامیاب ہوگیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی راوی یہ بھی کہتے تھے کہ جس نے دلیل قرآن سے لی واقعی اس نے دلیل پیش کی۔ پھر حذیفہؓ نے یہ آیت پڑھی: "سبحان الذی اسری"..... الآیۃ (یعنی پاک ہے وہ ذات

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى قَالَ أَقْرَأهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ أُوتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ بَصَرِهِ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَ عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَا يَفِرُّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

جس نے اپنے بندے کو رات ہی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی) اور پوچھا کہ کیا اس میں لکھیں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا: اگر آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگوں پر بھی بیت المقدس میں نماز پڑھنا واجب ہو جاتا۔ ● جیسے کہ مسجد حرام میں پڑھنا واجب ہے۔ حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا اس کا قدم وہاں پڑتا جہاں اس کی نظر ہوتی اور پھر وہ دونوں جنت، دوزخ اور آخرت کے متعلق ہونے والے وعدوں کی چیزیں دیکھنے تک اس کی پیٹھ سے نہیں اترے پھر واپس ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیا وہ بھاگ جاتا؟ جب کہ اسے عالم الغیب والشہادہ نے آنحضرت ﷺ کے لئے مسخر کر دیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۴۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن علی بن زید بن جدعان عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلٰثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ أَبُوْنَا آدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ إِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ

۲۹۴۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا اور آدمؑ سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میرے ہی لئے (بعثت کے وقت) سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ پھر فرمایا: لوگ تین مرتبہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے۔ وہ کہیں گے میں نے ایک گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے مجھے جنت سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا (میں سفارش نہیں کر سکتا) نوحؑ کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس جا کر یہی عرض کریں گے وہ جواب دیں گے میں نے اہل زمین کے لئے بددعا کی تھی جس سے انہیں ہلاک کر دیا گیا تم لوگ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت

● حضرت حذیفہؓ نے آنحضرت ﷺ کے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن بہت سی احادیث اس کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔ لہٰذا ان احادیث کو حضرت حذیفہؓ کی حدیث پر ترجیح دی جائے گی کیونکہ یہ احادیث مثبت ہیں اور حضرت حذیفہؓ کی حدیث نافی ہے۔ باقی رہ گیا قول کہ اگر حضرت محمد ﷺ وہاں نماز پڑھتے تو وہاں نماز پڑھنا واجب ہو جاتی۔ اگر اس سے نماز پڑھنا فرض ہو جانا مراد ہے تو یہ صحیح نہیں اور اگر فضیلت مراد ہے تو وہ مشروع بھی ہے اور احادیث میں اس کی فضیلت صراحت کے ساتھ آئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْھَا کَذِبَۃٌ اِلَّا مَاحَلَّ بِھَا عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَّلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَۃِ بَابِ الْجَنَّۃِ فَاُقَعْقِعُھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیُقَالُ مُحَمَّدٌ فَیَفْتَحُوْنَ لِیْ وَیُرَحِّبُوْنَ بِیْ فَیَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَیُلْھِمُنِیَ اللّٰہُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَیُقَالُ لِیْ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ یُسْمَعْ لِقَوْلِکَ وَھُوَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْیَانُ لَیْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا ھٰذِہِ الْکَلِمَۃُ اٰخُذُ بِحَلْقَۃِ بَابِ الْجَنَّۃِ فَاُقَعْقِعُھَا

ابراہیم کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے...(میں سفارش نہیں کر سکتا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے کوئی ایسا جھوٹ نہیں بولا ان کا مقصد صرف دین کی تائید تھا۔ حضرت ابراہیم لوگوں کو موسیٰ کے پاس بھیج دیں گے وہ کہیں گے کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا جاؤ عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا میری عبادت کی گئی لہٰذا تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔ ابن جدعان، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ پوچھا جائے گا: کون ہے؟ کہا جائے گا کہ محمد (ﷺ) ہیں پھر وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثنا بیان کرنے کے لئے الفاظ سکھائیں گے۔ پھر مجھے کہا جائے گا کہ سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا، شفاعت کرو گے تو قبول کی جائے گی اور اگر کچھ کہو گے تو سنا جائے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "عسیٰ ان یبعثک"...الآیۃ (یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کریں گے) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔

یہ حدیث حسن ہے بعض راوی اسے ابونضرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹٤۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو بن دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِکَالِیَّ یَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَیْسَ بِمُوْسٰی صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

۱۵۵۹۔ سورۂ کہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۴۲۔ حضرت سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ بنو اسرائیل والے موسیٰ وہ نہیں جن کا خضر کے ساتھ بھی ایک قصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے ابی بن کعبؓ کو آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بنو اسرائیل کو خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰى حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَآءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيٰوةِ لَا يُصِيْبُ مَآءُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَآءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ

تو ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ فرمایا: میرے پاس! تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ کیوں علم کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ بحرین جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ موسیٰ نے عرض کیا: اے رب میں کس طرح اس کے پاس پہنچوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنبیل میں ایک مچھلی رکھ کر چل دو جہاں وہ کھو جائے گی وہیں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ پھر موسیٰ نے اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لیا اور زنبیل میں مچھلی رکھ کر چل دیئے۔ یہاں تک ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو موسیٰ اور ان کے خادم دونوں لیٹ گئے اور سو گئے۔ مچھلی زنبیل میں ہی کودنے لگی یہاں تک کہ نکل کر دریا میں گر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ وہیں روک دیا اور وہاں طاق سا بن گیا اور اس کا راستہ ویسا ہی بنا رہا۔ جب کہ موسیٰ اور ان کے ساتھی کے لئے یہ چیز تعجب خیز ہوگئی اور پھر دونوں اٹھ کر باقی دن و رات چلتے رہے موسیٰ کے ساتھی بھول گئے کہ انہیں مچھلی کے متعلق بتائیں۔ صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ موسیٰ اسی وقت تھکے جب اس جگہ سے تجاوز کیا جس کے متعلق حکم دیا گیا تھا۔ ان کے ساتھی نے کہا: دیکھئے جب ہم ٹیلے پر ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا اور یقیناً یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کروں کہ اس نے عجیب طریقے سے دریا کا راستہ اختیار کیا۔ موسیٰ فرمانے لگے وہی جگہ تو ہم تلاش کر رہے تھے چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس لوٹے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی ٹیلے کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے اگر کسی مردہ کو اس کا پانی پہنچے تو زندہ ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس میں مچھلی کا کچھ حصہ وہ کھا چکے تھے جب اس پر پانی کے قطرے گرے تو وہ زندہ ہوگئی وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان تلاش کرتے کرتے اسی ٹیلے کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ ایک شخص اپنا چہرہ کپڑے سے چھپائے ہوئے ہے موسیٰ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ تمہاری اس سر زمین پر سلام کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ کہنے لگے: بنو اسرائیل

تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ
صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا
قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ
حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ
وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا
سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ
فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمِدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ
اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا
بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا
تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَ مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا
يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ
مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا
نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۝
قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا
فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا
اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ
يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ
مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا
لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ
وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى
لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ
اَخْبَارِهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَآءَ

کے موسیٰ؟ جواب دیا: ہاں۔ پھر فرمایا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم
میں سے کچھ آپ کو سکھایا ہے جو میرے پاس نہیں ہے اسی طرح مجھے بھی
کچھ علم سکھایا ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے
ساتھ چل سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی آپ اپنے علم مفید میں سے کچھ سکھائیں
وہ کہنے لگے کہ آپ سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں ہو سکے گا اور پھر آپ
ایسی چیز پر کس طرح صبر کریں گے جو آپ کے احاطہ واقفیت سے باہر
ہے۔ موسیٰ کہنے لگے کہ آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور
میں آپ کی کسی بات کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ خضرؑ ان سے کہنے لگے
کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا ہی چاہتے ہیں تو مجھ سے اس وقت تک کسی
چیز کے بارے میں سوال نہ کیجئے گا جب تک میں خود آپ کو نہ بتادوں۔
موسیٰ نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر موسیٰ اور خضرؑ ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک
کشتی ان کے پاس سے گزری۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی سوار کرلو
انہوں نے خضرؑ کو پہچان لیا اور بغیر کرائے کے دونوں کو بٹھا لیا۔ خضرؑ نے
اس کشتی کا ایک تختہ اکھیڑ دیا موسیٰ کہنے لگے ان لوگوں نے ہمیں بغیر
کرائے کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی خراب کردی اور اس میں سوراخ
کردیا تاکہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے بڑی بھاری بات کی۔ وہ
کہنے لگے کہ میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر
نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ کہنے لگے آپ میری بھول چوک پر میری
گرفت نہ کیجئے اور اس معاملے میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالئے۔ پھر وہ کشتی
سے اترے ابھی ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل
رہا تھا۔ خضرؑ نے اس کا سر پکڑا اور اسے ہاتھ سے جھٹکا دے کر اس کو قتل
کردیا۔ کہنے موسیٰ آپ نے ایک بے گناہ جان کو قتل کردیا آپ نے بڑی
بے جا حرکت کی وہ کہنے لگے میں نے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر
صبر نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات پہلی سے زیادہ تعجب خیز تھی۔
موسیٰ کہنے لگے کہ اگر اس کے بعد بھی میں آپ سے کسی چیز کے متعلق
سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ
چکے ہیں پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے
اور ان سے کھانے کے لئے کچھ مانگا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے
سے انکار کردیا۔ اتنے میں وہاں انہیں ایک دیوار ملی جو گرنے ہی والی

عُصْفُوْرٌ حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَانَقَصَ عِلْمِی وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَانَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

تھی۔ خضرؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ سیدھی ہوگئی۔ موسیٰ کہنے لگے ہم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری ضیافت تک نہیں کی اور ہمیں کھانا کھلانے سے بھی انکار کردیا اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔ وہ کہنے لگے یہ وقت ہماری اور آپ کی جدائی کا ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کرسکے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہماری چاہت تھی کہ موسیٰ، اللہ ان پر رحمت کرے کچھ دیر اور صبر کرتے تا کہ ہمیں ان کی عجیب وغریب خبریں سننے کو ملتیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ موسیٰ نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا۔ اور پھر ایک چڑیا آئی جس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں اپنی چونچ ڈبوئی۔ پھر خضرؑ نے موسیٰ سے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے صرف اسی قدر کم کیا جتنا اس چڑیا نے دریا سے۔ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ ابن عباس یہ آیت اس قرأت میں پڑھتے تھے "وکان امامھم ملک یأخذ کلّ سفینة صالحة غصبا" اور یہ آیت اس طرح پڑھتے۔ "واما الغلام فکان کافرا۔"

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابواسحق ہمدانی، سعید بن جبیرؒ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری بھی عبیداللہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابومزاحم سمرقندی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا کہ سفیان سے یہ حدیث سنوں وہ اس حدیث میں ایک چیز بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرو بن دینار سے حدیث نقل کی جبکہ اس سے پہلے جب میں نے ان سے یہ حدیث سنی تو انہوں نے اس چیز کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۲۹۴۳۔ حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا ابوقتیبة سلم بن قتیبة نا عبدالجبار بن عباس عن ابی اسحاق عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

۲۹۴۳۔ حضرت ابی بن کعبؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس لڑکے کو خضرؑ نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۴۴۔ حدثنا یحیی بن موسٰی نا عبدالرزاق نا معمر عن هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ

۲۹۴۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضرؑ کا نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک جگہ بنجر زمین پر بیٹھے تو ان کے نیچے سے ہری بھری ہوگئی۔

لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَآءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضِرًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۴۵۔ حدثنا محمد بن بشار وغير واحد المعنى واحد واللفظ لمحمد بن بشار قالوا نا هشام بن عبدالملك نا ابو عوانة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهٗ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرُقُوْنَهٗ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرُقُوْنَهٗ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَاكَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَاللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرُقُوْنَهٗ غَدًا اِنْشَآءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهٗ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرُقُوْنَهٗ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِى السَّمَآءِ قَسْوَةً وَّعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِىْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَآبَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِّنْ لُحُوْمِهِمْ

۲۹۴۵۔ حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ یاجوج ماجوج ● اس دیوار کو روزانہ کھودتے ہیں جب وہ اس میں سوراخ کرنے ہی والے ہوتے ہیں تو ان کا بڑا کہتا ہے کہ چلو باقی کل کھود لینا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے پہلے بھی زیادہ مضبوط کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ چاہیں گے کہ انہیں لوگوں پر مسلط کریں تو ان کا حاکم کہے گا کہ چلو باقی کل کھود لینا اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے گا۔ اس طرح جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو اسے اسی طرح پائیں گے جس طرح انہوں نے چھوڑی تھی اور پھر اس میں سوراخ کر کے لوگوں پر نکل آئیں گے پانی پی کر ختم کر دیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جو خون میں لت پت ان کے پاس واپس آئے گا اور وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو بھی دبا لیا اور آسمان والے پر بھی چڑھائی کر دی۔ ان کا یہ قول ان کے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دیں گے جس سے وہ سب مر جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور مٹکتے پھریں گے نیز ان کا گوشت کھانے پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار وغير واحد قالوانا محمد بن بكر البرساني عن عبدالحميد بن جعفر قال اخبرني ابي عَنِ ابْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِىِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَّنْ

۲۹۴۶۔ حضرت ابو سعید بن ابی فضالہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے اور جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لئے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور شرکاء کی

● یاجوج ماجوج کی تفصیل ابواب صفۃ القیامۃ میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ

نسبت بہت بیزار ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۷۔ حدثنا جعفر بن محمد بن فضیل الجزری وغیر واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم عن یزید بن یوسف الصنعانی عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ

۲۹۴۷۔ حضرت ابودرداءؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں "وکان تحته کنزلهما" (یعنی جو دیوار حضرت خضر نے صحیح کی تھی اس کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا) کہ آپ ﷺ نے فرمایا خزانے سے مراد سونا چاندی ہے۔

حسن بن علی خلال بھی صفوان بن صالح سے وہ ولید بن مسلم سے وہ یزید بن یوسف صنعانی سے وہ یزید بن یزید بن جابر سے اور وہ مکحول سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۶۰۔ سورۂ مریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۴۸۔ حدثنا ابوسعید الاشج وابوموسٰی محمد بن المثنی قالا نا ابن ادریس عن ابیه عن سماك بن حرب عن علقمه بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصّٰلِحِيْنَ قَبْلَهُمْ

۲۹۴۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے نجران کے نصاریٰ کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم لوگ یہ آیت اس طرح نہیں پڑھتے "یااخت هارون" ....الآیة (یعنی مریم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے ہارون کی بہن) جب کہ موسٰی اور عیسٰی کے درمیان ایک طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ مجھے اس بات کا جواب نہیں آیا تو جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ وہ لوگ سابقہ انبیاء کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھا کرتے تھے۔ ●

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا النضر بن اسمٰعیل ابوالمغیرة عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ

۲۹۴۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وانذرهم یوم الحسرة" ...الآیة (اے نبی انہیں حسرت کے دن سے ڈرا دیجئے) اور فرمایا: موت کو چتکبری بھیڑ کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار پر کھڑا

● یعنی یہ ہارون، مریم ہی کے بھائی ہیں اور وہ ہارون موسٰی کے بھائی تھے۔ یعنی دونوں الگ الگ ہیں۔ (مترجم)

كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَااَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فيضجع فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کر کے کہا جائے گا۔ کہ اے جنت والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے تو کہا جائے گا کہ اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں پھر اسے ذبح کر دیا جائے۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کے لئے حیات ابدی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مرجاتے۔ اسی طرح اگر دوزخ والوں کے لئے بھی اس میں ہمیشہ رہنا نہ لکھ دیا ہوتا تو وہ غم کی شدت کی وجہ سے مرجاتے۔

۲۹۵۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا شيبان عن قتادة في قوله وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ

۲۹۵۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے ادریسؑ کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ بھی آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ، ابوہمام اور کئی حضرات بھی قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے شب معراج کے متعلق طویل حدیث نقل کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حدیث اسی سے اختصار کے طور پر بیان کی گئی ہے۔

۲۹۵۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا يعلى بن عبيد نا عمر بن ذر عَنْ اَبِيْهِ عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَابَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۵۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "ومانتنزل الا بامر ربک"...... الآیۃ (یعنی ہم آپ کے رب کے حکم ہی سے اترتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے۔)

۲۹۵۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبيدالله بن موسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُالنَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ

۲۹۵۲۔ سدی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ "وان منکم الا واردھا"...... الآیۃ (یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے) تو فرمایا: کہ مجھ سے ابن مسعودؓ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ دوزخ سے گزریں گے اور اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوں گے چنانچہ پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔ دوسرا گروہ ہوا

كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ

کی طرح پھر گھوڑے کی رفتار سے پھر اونٹ کے سوار کی طرح پھر کسی بھاگنے کی طرح اور آخر میں چلنے والے کی طرح۔

یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ اسے سدی سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۲۹۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا شعبة عن سدی عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

۲۹۵۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ "وان منکم الا واردھا" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگ جہنم سے گزریں گے اور پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوتے جائیں گے۔

محمد بن بشار بھی عبدالرحمٰن سے وہ شعبہ سے اور وہ سدی سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو بتایا کہ اسرائیل، سدی سے مرہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث سدی سے مرفوعاً سنی ہے اور قصداً اسے مرفوع نہیں کرتا۔

۲۹۵۴۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ

۲۹۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیل کو کہتے ہیں کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت کریں پھر وہ آسمان والوں میں اس کا اعلان کر دیتے ہیں اور پھر اس کی محبت زمین والوں کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت سیجعل"......الآیة (یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے رحمٰن عنقریب (لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دے گا۔) اور اگر اللہ تعالیٰ کسی سے بغض رکھتے ہیں تو جبرائیل سے کہہ دیتے ہیں کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں اور وہ آسمان والوں میں اعلان کر دیتے ہیں۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس سے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار بھی اپنے والد سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۹۵۵۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِيْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ حَتّٰى تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ

۲۹۵۵۔ حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سے اپنا حق لینے کے لیے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) سے کفر نہیں کرو گے۔ میں نے کہا میں بھی ایسا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم مر کر دوبارہ زندہ کر دیے جاؤ۔ اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا میں نے کہا:

نَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ لِيْ هُنَاكَ مَالاً وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الاية

ہاں۔ کہنے لگا وہاں میری اولاد و مال ہوگا لہٰذا میں وہیں تمہارا حق ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "افرایت الذی کفر بایاتنا" ......الآیۃ (یعنی کیا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال و اولاد عطا کیا جائے گا۔

ہناد بھی ابومعاویہ سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

۱۵۶۱۔ سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٢٩٥٦۔ حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن سهيل نا صالح بن ابى الاخضر عن الزهرى عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَابِلَالُ اكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلُهُمْ اِسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِيْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِيْ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلٰوتِهٖ فِي الْوَقْتِ فِيْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

۲۹۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے مدینہ لوٹے تو رات میں چلتے ہوئے نیند آ گئی۔ آپ ﷺ نے اونٹ بٹھائے اور سو گئے۔ پھر فرمایا: کہ بلالؓ آج رات ہمارے لئے ہوشیار رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بلالؓ نے نماز پڑھی اور اپنے کجاوے سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر ان کی آنکھوں میں نیند غالب آ گئی اور پھر ان میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا اور سب سے پہلے جاگنے والے آنحضرت ﷺ ہی تھے۔ فرمایا: بلال یہ کیا ہوا؟ بلالؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میری روح کو بھی اسی (نیند) نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ ﷺ کی روح کو پکڑا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اونٹوں کو لے کر چلو پھر تھوڑا آگے جا کر اونٹ دوبارہ بٹھائے اور وضو کر کے اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس کے وقت میں ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "اقم الصلوٰۃ لذکری" ......الآیۃ (یعنی نماز کو میری یاد کے لئے پڑھو۔)

یہ حدیث غیر محفوظ ہے اسے کئی حفاظ حدیث زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کا تذکرہ نہیں کرتے۔ صالح بن ابی اخضر حدیث میں ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی راوی انہیں حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَآءِ

۱۵۶۲۔ سورۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٢٩٥٧۔ حدثنا مجاهد بن موسٰى البغدادى والفضل بن سهل الاعرج وغير واحد قالوا نا عبدالرحمٰن بن غزوان ابونوح نا الليث بن سعد

۲۹۵۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ بولتے، خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں لہٰذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا

عن مالك بن انس عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكَيْنِ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَاخَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كِفَافًا لَالَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الاٰیَةَ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَجِدُلِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ

ہوں مجھے بتایئے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائے گا اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اور اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے تجاوز کر گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے ایک طرف ہوکر رویا اور چلاتا رہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ونضع الموازین القسط"......الایۃ (یعنی ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے اور کسی شخص پر ظلم نہیں ہوگا) اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ان کے اور اپنے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کردوں۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر ان سب کو آزاد کرتا ہوں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۵۸۔ حدثنا عبد بن حميدنا الحسين بن موسٰى نا ابن لهيعة عن دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهُ

۲۹۵۸۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ویل ہے کافر اس کی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۵۹۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموی ثنی ابی نا محمد بن اسحاق عن ابی الزناد عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلِهِ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلِهِ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ

۲۹۵۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے صرف تین جھوٹ بولے تھے ایک یہ کہ کافروں سے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے دوسرا جب انہوں نے (اپنی بیوی) سارہ کو بہن بتایا، اور تیسرا جب ان سے بتوں کو توڑنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ ان کے بڑے کا کام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۶۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع ووھب بن جریر وابوداود قالوانا شعبة عن المغیرة بن النعمان عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ الْاٰيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

۲۹۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے روز ننگے اور غیر مختون اکٹھے کئے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی "کما بدانا اول" ...... الآیة (یعنی جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کرنے میں ابتدا کی تھی اسی طرح اس کو دوبارہ پیدا کریں گے) پھر فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیمؑ ہوں گے۔ پھر میرے بعض امتیوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپ ﷺ نہیں جانتے آپ (ﷺ) کے بعد انہوں نے دین میں نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ) کی طرح عرض کروں گا "وکنت علیھم شھیدًا ...... الآیة (یعنی جب تک میں ان میں موجود تھا ان کے حال سے واقف تھا اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان کے نگہبان تھے اور آپ ان کا حال اچھی طرح جانتے ہیں لہذا اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر بخش دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں) پھر کہا جائے گا کہ آپ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے مرتد ہو گئے تھے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری مغیرہ بن نعمان سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۶۳۔ سورہ حج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۶۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابن جدعان عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ اِبْعَثْ

۲۹۶۱۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "یایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة" ...... سے "ولکن عذاب اللہ شدید" تک۔ (یعنی اے لوگو اپنے رب سے ڈرو یقیناً قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس روز تم لوگ اسے دیکھو گے اس دن تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پینے والے کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل ڈال دیں گی اور تمہیں لوگ نشے کی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے

بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَامَثَلُكُمْ وَالْأُمَمُ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْكَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا

ی سخت چیز) تو آپ ﷺ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم سے کہیں گے کہ دوزخ کے لئے لشکر تیار کرو۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ وہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (۹۹۹) نوسو ننانوے آدمی دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قربت اختیار کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو اس لئے کہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت کا زمانہ تھا۔ لہٰذا انہی سے دوزخ کی گنتی پوری کی جائے گی اگر پوری ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی جائے گی پھر پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس طرح ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو کسی جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ یا پھر جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں ایک تل۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی چوتھائی تعداد ہو۔ اس پر تمام صحابہ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہوگے۔ اس پر بھی سب نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف اہل جنت ہو۔ صحابہ نے پھر تکبیر کہی۔ پھر راوی کہتے ہیں معلوم نہیں آپ ﷺ نے دو تہائی کہا یا نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے عمران بن حصین کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۲۹۶۲ ـ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا هشام بن ابى عبدالله عن قتادة عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوْا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُوْلُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ

۲۹۶۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ صحابہؓ کے پیچھے ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے بلند آواز سے یہ دو آیتیں پڑھیں "یایها الناس اتقوا ربکم" ...... سے "ولکن عذاب الله شدید" تک۔ جب صحابہؓ نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنے والے ہیں لہٰذا اپنی سواریوں کو دوڑا کر (آگے آ گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم کو پکاریں گے وہ جواب دیں گے تو فرمائیں گے کہ اے آدم جہنم کے لئے لشکر تیار کرو۔ وہ کہیں گے۔ اے اللہ! وہ کون سا لشکر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر ہزار آدمیوں

فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ يَا اٰدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُوْلُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَا اَبَدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ بِاَصْحَابِهٖ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَىْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَمَنْ مَّاتَ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ وَبَنِىْ اِبْلِيْسَ قَالَ فَسُرِّىَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِىْ يَجِدُوْنَ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ فِى النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِىْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِىْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

میں سے نوسو ننانوے دوزخی اور ایک جنتی ہے۔ اس بات سے لوگ مایوس ہوگئے یہاں تک کہ کوئی مسکرا بھی نہیں سکا۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو غمگین دیکھا تو فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی جو جس کسی کے ساتھ مل جائیں ان کی تعداد زیادہ کر دیں گی ایک یاجوج ماجوج اور دوسرے جو شخص بنو آدم اور اولاد ابلیس سے مرگیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس سے ان لوگوں سے تھوڑا سا غم ہلکا ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو کیونکہ تمہاری دوسری امتوں کے مقابلے میں تعداد صرف اتنی ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل یا کسی جانور کے ہاتھ کا اندر کا گوشت۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۶۳۔ حدثنا محمدبن اسمٰعیل وغیر واحد قالوا نا عبداللّٰہ بن صالح قال ثنی اللیث عن عبدالرحمٰن بن خالد عن ابن شہاب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّىَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ

۲۹۶۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا نام اس لئے بیت العتیق ❶ رکھا گیا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک غالب نہیں آسکا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہری اسے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے وہ عقیل سے وہ زہری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶۴۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان الثوری عن الاعمش عن مسلم البطین عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

۲۹۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یہ ہلاک ہوجائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اذن للذین یقاتلون" ...... الآیۃ (جن لوگوں سے قتال کیا جاتا ہے وہ مظلوم ہیں (مسلمان) اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں جنگ کی اجازت دی اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر اچھی طرح قادر ہے۔)

❶ عتیق کے معنی آزاد کے ہیں۔ (مترجم)

نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ الْاٰيَةَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ

یہ حدیث حسن ہے کئی راوی اسے سفیان سے وہ اعمش سے وہ مسلم بطین سے اور وہ سعید بن جبیرؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس میں ابن عباس سے روایت نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۶۵۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ

۱۵۶۴۔ سورۂ مؤمنون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۶۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوتی۔ ایک مرتبہ وحی نازل ہوئی تو ہم آپ ﷺ کے پاس ایک گھڑی تک رہے۔ جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلے کی طرف رخ کیا، دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا کی "اللھم زدنا"... الحدیث (ترجمہ: اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ کر، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر محروم نہ کر، ہمیں غالب کر مغلوب نہ کر، ہمیں بھی راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی دس آیتیں نازل کی گئی ہیں کہ اگر کوئی ان پر عمل کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا پھر (سورۂ مؤمنون کی پہلی دس آیات پڑھیں۔ "قد افلح المؤمنون"۔ الخ۔

محمد بن ابان، عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور بھی احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم سے وہ عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس نے یہ عبدالرزاق سے سنی وہ اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات ان کا ذکر نہیں کرتے۔ جن احادیث میں یونس بن یزید کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ عبدالرزاق بھی کبھی یونس کا ذکر کرتے ہیں کبھی نہیں کرتے۔

۲۹۶۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن سعيد عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا

۲۹۶۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت نضرؓ اپنے بیٹے حارثہ بن سراقہ کے جنگ بدر میں شہید ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہیں غیبی تیر لگا تھا جس کا پتہ نہ چل سکا کہ کس نے مارا۔ ربیع نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے حارثہ کے متعلق بتایئے اگر خیر سے ہے تو ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں اور اگر ایسا نہیں تو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کی کوشش کروں۔ اللہ کے نبی

اَحْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَاأُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَاِنَّ اِبْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا

ﷺ نے فرمایا: ام حارثہ جنت میں کئی باغ ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فردوس جنت کی بلند زمین ہے اور یہ درمیان میں ہے اور سب سے افضل ہے۔

یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۶۷۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان نا مالك بن مغول عن عبدالرحمٰن بن وَهْبِ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَايَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنْ هُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّاتُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ

۲۹۶۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا "والذین یؤتون ما"...الآیۃ (اور جو لوگ دیتے ہیں جو دیتے ہیں اور ان کے دل اپنے رب کے پاس جانے کی وجہ سے خوفزدہ ہوتے ہیں) اور عرض کیا یہ لوگ وہ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں صدیق کی بیٹی یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے، صدقہ دیتے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا وہی لوگ ہیں جو اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید بن ابوحازم سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶۸۔ حدثنا سوید بن نصرنا عبدالله عن سعید ابن یزید ابی شجاع عن ابی السمح عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ

۲۹۶۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے "وھم فیھا کالحون" (یعنی اس میں ان کے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے) کی تفسیر میں فرمایا: آگ اسے اس طرح بھون دے گی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے بیچ تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف سے لگنے لگے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ

۱۵۶۵۔ سورۂ نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۶۹۔ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن عبادۃ عن عبداللہ بن الاخنس قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ

۲۹۶۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مرثد ابن ابی مرثد تھا وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک زانیہ عورت تھی جس کا نام

مَرْثَدُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلٌ يَحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِمُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَةً لَّهٗ وَاِنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلاً مِنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّيْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلاً هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اُسَرَاءَكُمْ فَتَبِعَنِيْ ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى غَارٍ اَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِيْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِيْ وَعَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَنِّيْ قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِيْ فَحَمَلْتُهٗ وَكَانَ رَجُلاً ثَقِيْلاً حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ اَكْبُلَهٗ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهٗ وَيُعْيِيْنِيْ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ الزَّانِيْ لَايَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْمُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَايَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحْهَا

عناق تھا وہ اس کی دوست تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائے گا۔ مرثد کہتے ہیں کہ میں (مکہ) آیا اور ایک دیوار کی آوٹ میں ہو گیا۔ چاندنی رات تھی کہ اتنے میں عناق آئی اور دیوار کے ساتھ میرے سائے کی سیاہی کو دیکھ لیا۔ جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تم مرثد ہو؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں۔ کہنے لگی اھلا ومرحبا (خوش آمدید) آج کی رات ہمارے یہاں قیام کرو۔ کہتے ہیں: میں نے کہا عناق اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس نے زور سے کہا: خیمے والو! یہ آدمی تمہارے قیدیوں کو لے جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے میں (خندمہ) ایک پہاڑ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر ایک غار دیکھا اور اس میں گھس گیا وہ لوگ آئے اور میرے سر پر کھڑے ہو گئے اور وہاں پیشاب بھی کیا جو میرے سر پر پڑنے لگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مجھے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ پھر میں بھی اپنے ساتھی کے پاس گیا اور اسے اٹھایا وہ کافی بھاری تھا۔ میں اسے لے کر اذخر کے مقام تک پہنچا پھر اس کی زنجیریں توڑیں اور اسے پیٹھ پر لاد لیا وہ مجھے تھکا دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں عناق سے نکاح کروں گا۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں "الزانی لا ینکح"۔۔۔الآیۃ (ترجمہ: زانی، زانیہ مشرکہ کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا۔ اسی طرح زانیہ کے ساتھ بھی زانی یا مشرک کے علاوہ کوئی نکاح نہیں کرتا اور آپ ﷺ نے فرمایا اس سے نکاح نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۷۰۔ حدثنا هناد نا عبدة بن سليمان عن عبدالملك بن ابي سليمان عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَّكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ

۲۹۷۰۔ حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے کسی نے لعان کرنے والے مرد وعورت کا حکم پوچھا کہ کیا انہیں الگ کر دیا جائے؟ میں جواب نہ دے سکا تو اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب اجازت چاہی تو کہا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی کہنے لگے ابن جبیر آجاؤ تم کسی کام ہی سے آئے ہو گے۔ میں داخل ہو گیا وہ

مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ

کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جاتی ہے۔ کہنے لگے سبحان اللہ! ہاں اور جس نے سب سے پہلے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو برائی (بے حیائی/زنا) کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے۔ اگر وہ بولے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی بہت بڑی چیز پر خاموش رہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد (تھوڑے دنوں بعد) وہ دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا تھا میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں۔ "والذین یرمون ازواجھم"... الخ (ترجمہ: اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہی ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور اس عورت سے اس صورت میں سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے پھر پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو) پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر سنانے کے بعد اسے نصیحت کی، سمجھایا بجھایا اور بتایا کہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی پھر آپ ﷺ عورت کی طرف مڑے اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا بجھایا لیکن اس نے بھی یہی کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میرا شوہر سچا نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت، پھر عورت نے بھی چار شہادتیں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو اس پر (عورت پر) اللہ کا غضب ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۹۷۱ـ حدثنا بندار نا محمد بن ابی عدی نا هشام بن حسان قال ثنی عکرمة عن ابن عباس ان هلال بن امیة قذف امرأته عند النبی صلی الله علیه وسلم بشریک بن سحماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم البینة والا حد فی ظهرک قال فقال هلال اذا رأی احدنا رجلا علی امرأته ایلتمس البینة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول البینة والا حد فی ظهرک قال فقال هلال والذی بعثک بالحق انه لصادق ولینزلن فی امری ما یبرئ ظهری من الحق فنزل والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین فقرأ الی ان بلغ والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین قال فانصرف النبی صلی الله علیه وسلم فارسل الیهما فجاء فقام هلال فشهد والنبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعلم ان احدکما کاذب فهل منکما تائب ثم قامت فشهدت فلما کانت عند الخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین قالوا لها انها موجبة فقال ابن عباس فتلکأت ونکصت حتی ظننا ان سترجع فقالت لا افضح قومی سائر الیوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ابصروها فان جاءت به اکحل العینین سابغ الالیتین خدلج الساقین فهو لشریک بن سحماء فجاءت به کذلک فقال النبی صلی الله علیه وسلم لولا مامضی من کتاب الله لکان لنا ولها شان

۲۹۷۱ـ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو گواہ پیش کر ورنہ پھر تم پر حد جاری کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ یا پھر تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں یقیناً سچا ہوں اور میرے متعلق ایسی آیت نازل ہوں گی جو میری پیٹھ کو حد سے نجات دلائیں گی چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں "**والذین یرمون ازواجهم...... سے ان کان من الصادقین**" آنحضرت ﷺ نے یہ آیات پڑھیں اور ان دونوں کو بلوایا۔ وہ دونوں آئے اور کھڑے ہو کر گواہی دی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ تم میں سے کوئی جھوٹا ہے کیا تم دونوں میں سے کوئی رجوع کرنا چاہتا ہے؟ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور گواہی دی۔ جب وہ پانچویں گواہی دینے لگی کہ (اگر اس کا شوہر سچا ہو تو اس (عورت) پر اللہ کا عذاب نازل ہو) تو لوگوں نے کہا کہ یہ گواہی اللہ کے غضب کو لازم کر دے گی۔ چنانچہ وہ ہچکچائی اور ذلت کی وجہ سے سر جھکا لیا یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ یہ اپنی گواہی سے لوٹ کر (زنا کا اقرار کر لے گی) لیکن وہ کہنے لگی: میں اپنی قوم کو سارا دن رسوا نہیں کروں گی اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر یہ ایسا بچہ پیدا کرے جس کی آنکھیں سیاہ، کولھے موٹے اور رانیں موٹی ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (ولد زنا ہے) پھر ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعان کا حکم نہ نازل ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہوتا (یعنی حد جاری کرتے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور بھی یہ حدیث عکرمہؓ سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ایوب بھی اسے عکرمہ سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے۔

۲۹۷۲ـ حدثنا محمد بن غیلان نا ابو اسامة عن

۲۹۷۲ـ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرے متعلق لوگوں میں

هشام بن عروة قال اخبرني ابي عن عائشة قالت لما ذكر من شأني الذي ذكر وما علمت به قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطيبا فتشهد فحمد الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشيروا علي في اناس ابنوا اهلي والله ما علمت على اهلي من سوء قط وابنوا بمن والله ما علمت عليه من سوء قط ولا دخل بيتي قط الا وانا حاضر ولا غبت في سفر الا غاب معي فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لي يا رسول الله ان اضرب اعناقهم وقام رجل من الخزرج وكانت ام حسان بن ثابت من رهط ذلك الرجل فقال كذبت اما والله لو كانوا من الاوس ما احببت ان تضرب اعناقهم حتى كاد ان يكون بين الاوس والخزرج شر في المسجد وما علمت به فلما كان مساء ذلك اليوم خرجت لبعض حاجتي ومعي ام مسطح فعثرت فقالت تعس مسطح فقلت لها اي ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثانية فقالت تعس مسطح فقلت لها اي ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثالثة فقالت تعس مسطح فانتهرتها فقلت لها اي ام تسبين ابنك فقالت والله ما اسبه الا فيك فقلت في اي شاني قالت فبقرت لي الحديث قلت وقد كان هذا قالت نعم والله لقد رجعت الى بيتي وكان الذي خرجت له لم اخرج لا اجد منه قليلا ولا كثيرا ووعكت فقلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلني الى بيت ابي فارسل معي الغلام فدخلت الدار فوجدت ام رومان في السفل وابوبكر فوق البيت يقرأ فقالت ما جاء بك يا بنية قالت فاخبرتها وذكرت لها الحديث فاذا هو لم يبلغ منها ما بلغ مني فقالت يا بنية خففي عليك الشان فانه والله

تذکرہ ہونے لگا جس کی مجھے بالکل خبر نہ تھی تو رسول اکرم ﷺ میرے متعلق خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ شہادتین پڑھنے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ لوگو مجھے ان لوگوں سے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اور نہ ہی وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر میں داخل ہوا پھر وہ ہر سفر میں میرے ساتھ شریک رہا ہے۔ اس پر سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے میں ان کی گردنیں اتار دوں۔ قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا (حسان بن ثابتؓ کی والدہ ان کی برادری سے تعلق رکھتی تھیں) اور (سعد سے) کہنے لگا: اللہ کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ کی قسم اگر ان لوگوں کا تعلق قبیلہ اوس سے ہوتا تو تم کبھی یہ بات نہ کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں اوس وخزرج کے درمیان لڑائی کا خدشہ ہوگیا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔ اسی روز شام کے وقت میں ام مسطح کے ساتھ کسی کام کے لئے نکلی۔ (چلتے ہوئے) ام مسطح کو ٹھوکر لگی تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو میں نے ان سے کہا کہ کیا بات؟ ہے آپ اپنے بیٹے کو کیوں کوس رہی ہیں۔ وہ خاموش ہوگئیں (تھوڑی دیر بعد) پھر ٹھوکر کھائی اور مسطح کی ہلاکت کی بددعا کی میں نے دوبارہ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی وہ خاموش رہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ آپ اپنے بیٹے کے لئے بددعا کرتی ہیں۔ وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم میں اسے تمہاری وجہ سے ہی کوس رہی ہوں۔ میں نے پوچھا میرے متعلق کس وجہ سے؟ اس پر انہوں نے ساری حقیقت کھول کر بیان کردی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ کہنے لگیں: ہاں۔ اللہ کی قسم میں واپس لوٹ گئی۔ اور جس کام کے لئے نکلی تھی اس کی ذرا سی بھی حاجت باقی نہ رہی۔ اور پھر مجھے بخار ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دیا۔ میں گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ام رومانؓ (حضرت عائشہؓ کی والدہ) نیچے ہیں اور ابوبکرؓ اوپر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ (والدہ نے) پوچھا بیٹی کیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پورا قصہ بیان کیا

لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا
ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا فَاِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا
مَابَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ
قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ
وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ
فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّيْ مَاشَأْنُهَا قَالَتْ
بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ
اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَابُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِيْ
وَسَأَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَاوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهَا
عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ
خَمِيْرَتَهَا اَوْعَجِيْنَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ
اَصْدِقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهَا
اِلَّا مَايَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ فَبَلَغَ
الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَاللّٰهِ مَاكَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ
شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ
فَلَمْ يَزَالَا عِنْدِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ
وَقَدِاكْتَنَفَ اَبَوَايَ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ
اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَاعَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءً
اَوْظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ
عِبَادِهٖ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ
جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ
اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ
فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ

اور بتایا کہ اس کا لوگوں میں چرچا ہو چکا ہے انہیں بھی اس سے اتنی
تکلیف نہ ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ مجھ سے کہنے لگیں بیٹی گھبرانا نہیں
اس لئے کہ اللہ کی قسم کوئی خوبصورت عورت ایسی نہیں جس سے اس کی
سوکنوں کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر محبت کرتا ہو اور وہ (سوکنیں) اس
سے حسد کریں اور اس کے متعلق باتیں نہ بنائی جائیں یعنی انہیں وہ
اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا میرے والد
بھی یہ بات جانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے
متعلق پوچھا تو بتایا کہ ہاں آپ ﷺ بھی یہ بات جانتے ہیں اس پر میں
اور زیادہ غمگین ہو گئی اور رونے لگی۔ ابوبکرؓ نے میرے رونے کی آواز سنی
تو نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ انہوں
نے عرض کیا کہ اسے اپنے متعلق پھیلنے والی بات کا علم ہو گیا ہے۔ لہٰذا
اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ابوبکرؓ نے فرمایا: بیٹی میں تمہیں قسم دیتا
ہوں کہ اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ میں واپس آ گئی تو رسول اللہ ﷺ
میرے گھر تشریف لائے اور میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت کی
تو اس نے کہا: اللہ کی قسم مجھے ان میں کسی عیب کا علم نہیں اتنا ضرور ہے
کہ وہ سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر داخل ہو کر آٹا کھا جایا کرتی تھی۔
(راوی کو شک ہے کہ خمیرتھا کہا، یاعجینتھا) اس پر بعض صحابہ
نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولو یہاں تک کہ
بعض نے اسے برا بھلا بھی کہا۔ وہ کہنے لگی: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں
ان کے متعلق اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص اور سرخ
سونے کو پہچانتا ہے۔ پھر اس شخص کو بھی یہ بات پتہ چل گئی جو متہم کیا گیا
تھا۔ وہ بھی کہنے لگا کہ سبحان اللہ: اللہ کی قسم۔ میں نے کبھی کسی عورت کا
ستر منکشف نہیں کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ اللہ کی راہ میں
شہید ہو گیا۔ اس کے بعد صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس
آئے وہ ابھی میرے پاس ہی تھے کہ عصر کی نماز پڑھ کر آنحضرت ﷺ
بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین میرے دائیں بائیں بیٹھے
ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: اے عائشہ! اگر تم برائی کے قریب گئی ہو یا تم نے
اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کی

فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَاذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ مَا اَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا قُلْتُ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَايُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ اَبْشِرِيْ يَاعَائِشَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَ تَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَاكُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ اَبَوَايَ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَااَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُاللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَ تِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَااَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَاغَيَّرْتُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ لَّايَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَايَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَارَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

تو قبول کرتے ہیں۔ ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی اور دروازے میں بیٹھ گئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ اس عورت کی موجودگی میں یہ بات کرتے ہوئے شرماتے نہیں غرض آنحضرت ﷺ نے وعظ ونصیحت کی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے جواب دینے کے لئے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ جب ان دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر آپ حضرات سے یہ کہوں کہ میں اس فعل کی مرتکب نہیں ہوئی تب بھی یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لئے کہ یہ بات تم لوگوں کے سامنے کہی جا چکی ہے اور تمہارے دلوں میں سرایت کر گئی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہاں میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا" تو تم لوگ کہو گے کہ اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ اللہ کی قسم میں تمہارے اور اپنے متعلق کوئی مثل نہیں جانتی پھر میں نے یعقوب کا نام لینا چاہا تو میرے ذہن میں نہیں آیا اتنا ہی آیا کہ وہ ابویوسف ہیں (یعنی میرا قصہ بھی انہی کی طرح ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کھونے کے بعد فرمایا) "فصبر جمیل"......الآیۃ (ترجمہ: صبر ہی بہت ہے اور جس طرح تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ مددگار ہے) فرماتی ہیں کہ پھر اسی وقت آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو میں نے آنحضرت ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار دیکھے آپ ﷺ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمانے لگے۔ عائشہؓ تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی اور برأت نازل فرما دی ہے۔ ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ میں بہت غصے میں تھی کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اٹھو اور کھڑی ہو جاؤ (یعنی آنحضرت ﷺ کا شکریہ ادا کرو) میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم نہ میں آپ ﷺ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ دونوں کا۔ بلکہ اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کروں گی اور اسی کی ہی تعریف کروں گی جس نے میری برأت نازل کی۔ آپ لوگوں نے تو میرے متعلق یہ

بات سن کر نہ اس کا انکار کیا اور نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بن جحش کو اللہ تعالیٰ نے اس کی دینداری کی وجہ سے بچالیا اور اس نے اس موقع پر اچھی بات ہی کہی۔ لیکن ان کی بہن حمنہ برباد ہونے والوں کے ساتھ برباد ہو گئیں۔ اس تہمت کو پھیلانے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی شامل تھے۔ عبداللہ بن ابی (منافق) ہی شوشے چھوڑتا اور خبریں جمع کرتا اور اس میں اسی کا زیادہ ہاتھ تھا۔ حمنہ بھی اس کے شریک کار تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کو کبھی فائدہ نہ پہنچائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی "ولا یاتل اولوا الفضل" الآیۃ (ترجمہ: اہل فضل اور رزق میں کشادگی رکھنے والے قسم نہ کھائیں (اس سے مراد ابوبکرؓ ہیں) کہ قرابت داروں، مساکین اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے (اس سے مراد مسطح ہیں) یہاں تک کہ فرمایا: الا تحبون الآیۃ (ترجمہ: کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو معاف کردیں اور وہ بہت معاف کرنے والے اور مہربان ہیں) اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں اے اللہ! اللہ کی قسم ہم تیری مغفرت ہی چاہتے ہیں اور پھر مسطح کو پہلے کی طرح ہی دینے لگے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے یونس بن یزید، معمر اور کئی راوی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے اور یہ سب حضرات حضرت عائشہؓ سے عروہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر بندار بھی ابن عدی سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ عبداللہ بن ابی بکرؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میری برأت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا تذکرہ کرنے کے بعد وہ آیات تلاوت کیں پھر نیچے تشریف لائے اور دو مردوں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۷۳۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن واصل عن ابی وائل عن عمرو بن شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ

۱۵۶۶۔ سورۂ فرقان کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۳۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے ہی تمہیں پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردو کہ وہ

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ

تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بندار اسے عبدالرحمٰن سے وہ سفیان سے وہ منصور اور اعمش سے وہ ابووائل سے وہ عمرو بن شرحبیل سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۷۴۔ حدثنا عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع ابوزيد نا شعبة عن واصل الاحدب عن ابي وائل عن عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْمِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ فرمایا: تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا نہ کھانے لگے یا تمہارے کھانے میں سے نہ کھانے لگے اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "والذین لایدعون" ...الآیۃ (ترجمہ: (رحمان کے بندے) وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ اس نفس کو قتل نہیں کرتے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے نیز زنا نہیں کرتے اور جو شخص یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں ذلیل ہو کر رہے گا۔

سفیان کی منصور اور اعمش سے منقول حدیث شعبہ کی واصل سے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ واصل کی سند میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے۔ محمد بن مثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ واصل سے وہ ابووائل سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہوئے عمرو بن شرحبیل کا ذکر نہیں کرتے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

۱۵۶۷۔ سورۂ شعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۵۔ حدثنا ابوالاشعث احمد بن المقدام العجلي نا محمد بن عبدالرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاصَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَابَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَااَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ

۲۹۷۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت "وانذر عشیرتک" ...الآیۃ (ترجمہ: اے نبی! اپنے قرابت والوں کو ڈرا دیجئے) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد، اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو طلب کر سکتے ہو۔

مِنْ مَّالِیْ مَاشِئْتُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی راوی بھی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں اس باب میں علیؓ اور عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۷۶۔ حدثنا عبد بن حمید قال اخبرنی زکریا بن عدی نا عبیداللہ بن عمرو الرقی عن عبدالملک بن عمیر عن مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَااَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِمَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَااَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ قُصَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَااَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَااَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَافَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ لَااَمْلِکُ لَکِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَکِ رَحِمًا وَّسَاَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا

۲۹۷۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب "وانذر عشیرتک"... الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے قریش کو جمع کیا۔ اور خصوصی اور عمومی طور پر سب کو نصیحت کی۔ فرمایا: اے قریش کے لوگو! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لئے اللہ کی بارگاہ میں نفع یا تکلیف کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنو عبد مناف خود کو دوزخ سے بچاؤ میں تم لوگوں کے لئے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے بنو قصی بنو عبدالمطلب اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) کو پکار کر اسی طرح فرمایا: اور فاطمہؓ نے فرمایا۔ تمہاری قرابت کا مجھ پر حق ہے میں اس حق کو دنیا ہی میں پورا کردوں گا۔ باقی رہی آخرت تو اس میں مجھے کوئی اختیار نہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ علی بن حجر یہ حدیث شعیب سے وہ عبدالملک سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور یہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

۲۹۷۷۔ حدثنا عبداللہ بن ابی زیاد نا ابوزید عن عوف عن قسامۃ بن زھیر قَالَ ثَنِیْ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ فَرَفَعَ صَوْتَہٗ فَقَالَ یَابَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ یَاصَبَاحَاہُ

۲۹۷۷۔ حضرت اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "وانذر عشیرتک"...... الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور آواز کو بلند کر کے فرمایا: اے بنو عبد مناف ڈرو (اللہ کے عذاب سے)۔ ●

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض راوی اسے عوف سے وہ قسامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے اس میں ابوموسیٰ کا ذکر نہیں۔

● عرب کا یہ دستور ہے کہ اگر کسی چیز سے ڈرانا مقصود ہو تو یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔ "یاصباحاہ" واللہ اعلم۔ (مترجم)

سُوْرَةُ النَّمْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَامُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَاكَافِرُ

۱۵۶۸۔ سورۂ نمل کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دابۃ الارض نکلے گا۔ تو اس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی مہر اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔ جس سے وہ مومن کے چہرے پر لکیر کھینچے گا جس سے اس کا چہرہ چمکنے لگے گا اور کافر کے ناک پر حضرت سلیمانؑ کی مہر سے مہر لگا دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کو کافر اور مومن کہہ کر پکاریں گے۔ (یعنی دونوں میں تفریق ہو جائے گی۔)

یہ حدیث حسن ہے اسے ابو ہریرہؓ اس کے علاوہ اور سند سے بھی دابۃ الارض کے بیان میں نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابو امامہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۷۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهٗ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَلَيْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَاتَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

۱۵۶۹۔ سورۂ قصص کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: "لا الٰہ الا اللّٰہ" کہہ دیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کے متعلق ایمان کی گواہی دے سکوں۔ وہ کہنے لگے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ (ابوطالب) نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "انک لا تھدی" ... الآیۃ (ترجمہ: اے محمد (ﷺ) آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کیسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

۱۵۷۰۔ سورۂ عنکبوت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۰۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں پھر قصہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے

قال سمعت مصعب بن سعد يحدث عن ابيه عن سعد قال انزلت في اربع آيات فذكر قصة وقالت ام سعد اليس قد امر الله بالبر والله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اموت او تكفر قال فكانوا اذا ارادوا ان يطعموها شجروا فاها فنزلت هذه الآية ووصينا الانسان بوالديه حسنا وان جاهداك لتشرك بي الآية

نیکی کا حکم نہیں دیا۔ اللہ کی قسم میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ جب تک مر نہ جاؤں یا پھر تم دوبارہ کفر نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب انہیں کچھ کھلانا ہوتا تو منہ کھول کر کھلایا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں "ووصينا الانسان بوالديه" ......الآية (اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا۔ اگر وہ چاہیں کہ تم میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرو جس کے متعلق کوئی علم نہیں تو اس بات میں ان کی اطاعت نہ کرو لیکن دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۸۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواسامة وعبدالله بن بكر السهمي عن حاتم بن ابي صغيرة عن سماك عن ابي صالح عن ام هانئ عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وتاتون في ناديكم المنكر قال كانوا يخذفون اهل الارض ويسخرون منهم

۲۹۸۱۔ حضرت ام ہانیؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت "وتاتون فی نادیکم المنکر" (یعنی تم اپنی محفلوں میں منکرات کا ارتکاب کرتے ہو) کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکتے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

۱۷۱۔ سورۂ روم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۲۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عن عطية عن ابي سعيد قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الم غلبت الروم الى قوله يفرح المؤمنون بنصر الله ففرح المؤمنون بظهور الروم على فارس

۲۹۸۲۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر رومی اہل فارس پر غالب ہو گئے تو مؤمنوں کو یہ چیز اچھی لگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "الم غلبت الروم"... الآية (یعنی روم غالب آ گئے) چنانچہ مؤمنین اہل روم کے فارس پر غالب ہو جانے پر خوش ہو گئے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ نصر بن علی "غلبت الروم" ہی پڑھتے ہیں۔

۲۹۸۳۔ حدثنا الحسين بن حريث نا معاوية بن عمرو عن ابي اسحاق الفزاري عن سفيان عن حبيب بن ابي حمزة عن سعيد بن جبير عن ابن

۲۹۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ "الم غلبت الروم" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ "غلبت اور غلبت" مشرکین اہل فارس کی رومیوں پر برتری سے خوش ہوتے

عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِي اَدْنَى الْاَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلَى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوْهُ لِاَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ اَبُوْبَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ فَذَكَرَهُ اَبُوْبَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسِ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهُ اِلَى دُوْنَ قَالَ اُرَاهُ الْعَشْرِ قَالَ قَالَ سَعِيْدٌ وَالْبِضْعُ مَادُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ

تھے کیونکہ وہ دونوں بت پرست تھے جب کہ مسلمان چاہتے تھے کہ رومی غالب ہو جائیں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ لوگوں نے اس کا ابوبکرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب رومی غالب ہو جائیں گے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے مشرکین سے اس کا ذکر کیا تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کرلو اور اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں تو تم ہمیں اتنا اتنا دو گے اور اگر تم لوگ (اہل روم) پر غالب ہو گئے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے۔ چنانچہ پانچ برس کی مدت متعین کر دی گئی لیکن اس مدت میں اہل روم غالب نہ ہوئے۔ جب اس کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا: تم نے زیادہ مدت کیوں نہ ٹھہرائی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے دس کے قریب کہا۔ سعید کہتے ہیں بضع دس سے کم کو کہتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد روم، اہل فارس پر غالب آ گئے۔ "الٓمّٓ غلبت الروم" . الآیۃ سے یہی مراد ہے سفیان کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ اہل روم غزوہ بدر کے دن غالب ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے جانتے ہیں وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۸۴۔ حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمة نی عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن الجمحی نی ابن شهاب الزهری عن عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلَّا احْتَطْتَ يَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَابَيْنَ ثَلٰثٍ اِلَى تِسْعٍ

۲۹۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ابوبکر تم نے شرط لگانے میں "الٓمّٓ غلبت الروم" الآیۃ کی احتیاط کیوں نہیں کی حالانکہ بضع تین سے نو تک کو کہتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے زہری عبیداللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۸۵۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل بن ابی اویس نی ابن ابی الزناد عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِي اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

۲۹۸۵۔ حضرت نیار بن مکرم اسلمیؓ کہتے ہیں کہ جب "الٓمّٓ غلبت الروم"..... الآیۃ نازل ہوئی تو اہل فارس، اہل روم پر غالب تھے اور مسلمان اہل فارس کو مغلوب دیکھنے کے خواہش مند تھے اس لئے کہ رومی اہل کتاب تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ
ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ
ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ
بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَكَانَتْ
قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَ فَارِسَ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ لَيْسُوْا
بِاَهْلِ كِتَابٍ وَلَا اِيْمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرِ نِالصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ
الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ
لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ اَنَّ
الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اَفَلَا نُرَاهِنُكَ
عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ
فَارْتَهَنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوْا
لِاَبِيْ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اِلٰى تِسْعِ
سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ قَالَ
فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِيْنَ
قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرُوْا فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا
دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ
فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ
قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ وَاَسْلَمَ
عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ

"یومئذ یفرح" الآیۃ (یعنی اس دن مسلمان اللہ کی مدد پر خوش ہوں گے اور وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ جب کہ قریش کی چاہت تھی کہ اہل فارس ہی غالب رہیں کیونکہ وہ اور قریش دونوں نہ اہل کتاب تھے اور نہ کسی نبوت پر ایمان رکھنے والے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ یہ آیات زور زور سے پڑھتے ہوئے گھومنے لگے۔ مشرکین میں سے کچھ نے ان سے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان شرط ہے۔ تمہارے دوست (آنحضرت ﷺ) کا کہنا ہے کہ چند سال میں رومی، اہل فارس پر غالب آجائیں گے کیا ہم تم سے اس پر شرط نہ لگائیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اور یہ شرط حرام ہونے سے پہلے کا قصہ ہے۔ اس طرح ابوبکر اور مشرکین کے درمیان شرط لگ گئی اور دونوں نے اپنا اپنا شرط کا مال کسی جگہ رکھوا دیا۔ پھر انہوں نے ابوبکرؓ سے پوچھا کہ بضع تین سے نو تک کے عدد کو کہتے ہیں لہٰذا ایک درمیانی مدت مقرر کرلو چنانچہ چھ سال کی مدت طے ہوگئی لیکن اس مدت میں روم غالب نہ آسکے۔ اس پر مشرکین نے ابوبکرؓ کا مال لے لیا پھر جب ساتواں سال شروع ہوا تو رومی، فارسیوں پر غالب آگئے۔ اس طرح مسلمانوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ نے چھ سال کی مدت کیوں طے کی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے "بضع سنین" فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن ابی زناد کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ لُقْمَانَ

۱۵۷۲۔ سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۶۔ حدثنا قتیبة نا بکر بن مضر عن عبیداللّٰه بن
زحر عن علی بن یزید عن القاسم بن عبدالرحمٰن
عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۸۶۔ حضرت ابوامامہؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: گانے والی باندیوں کی خرید وفروخت نہ کیا کرو، اور نہ انہیں گانا سکھایا کرو۔ نیز (یہ بھی جان لو کہ) ان کی تجارت میں بہتری نہیں پھر ان کی

قَالَ لَاتَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَالْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

قیمت بھی حرام ہے۔ اور یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے "ومن الناس من یشتری"..... الآیة (یعنی بعض ایسے بھی ہیں جو کھیل کی چیزوں کو خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اسے قاسم، ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ قاسم ثقہ اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

۳۔۲۵۷ سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۸۷۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا عبدالعزیز بن عبداللّٰه الاویسی عن سلیمان بن بلال يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِيْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ

۲۹۸۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "تتجافی جنوبھم"..... الآیة (یعنی ان کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں) اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی جسے عتمہ ❶ کہا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۸۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّااُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

۲۹۸۸۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسا انعام (جنت) تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے ان نعمتوں کے متعلق سنا اور نہ کسی کے دل میں ان چیزوں کا خیال آیا۔ اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ارشاد ہے "فلاتعلم نفس"..... الآیة (کوئی شخص نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک کے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۸۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن مطرف بن طریف وعبدالملک هو ابن اَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَىْ رَبِّ اَىُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلًا يَاْتِيْ بَعْدَ مَايَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ

۲۹۸۹۔ شعبی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا کہ کیسے داخل ہو جاؤں سب لوگوں نے اپنے لئے گھر اور اپنی لینے کی چیزیں لے لی ہیں۔

❶ اس سے مراد عشاء کی نماز ہے۔ (مترجم)

لَهٗ اُدْخُلِ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مَاكَانَ لِلْمَلِكِ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ رَضِيْتُ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَىْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ يَارَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَااشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ عطا کر دیا جائے جو دنیا میں ایک بادشاہ کے پاس ہوا کرتا تھا؟ وہ کہے گا۔ ہاں میں راضی ہوں پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل ہے۔ وہ کہے گا اے رب میں راضی ہو گیا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ سب کچھ اور اس سے دس گنا زیادہ ہے وہ عرض کرے گا اے اللہ میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا کہ اس ساتھ ساتھ ہر وہ چیز بھی جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض یہ حدیث شعبی سے اور وہ مغیرہ بن شعبہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

۱۵۷۴۔ سورۂ احزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۹۰۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن نا صاعد الحرانی نا زهير نا قَابُوْسَ بْنِ اَبِىْ ظَبْيَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهٖ مَاعَنٰى بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُّصَلِّىْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ يُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰى اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَّعَكُمْ وَقَلْبًا مَّعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهٖ

۲۹۹۰۔ ابوظبیان کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ "ماجعل اللّٰه لرجل"...... الآیة (یعنی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے) انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ کوئی چیز بھول گئے چنانچہ منافقین جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ ان کے دو دل ہیں۔ ایک تمہارے ساتھ اور ایک کسی اور کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ماجعل اللّٰه"......

عبد بن حمید بھی احمد بن یونس سے اور وہ زہیر سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۹۱۔ حدثنا احمد بن محمد نا عبدالله بن المبارك نا سليمان بن المغيرة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّىْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِىَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ

۲۹۹۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور یہ بات ان پر بہت گراں گزری۔ کہنے لگے کہ پہلی جنگ جس میں آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے میں نہ جا سکا۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آئندہ مجھے کسی جنگ میں شریک کریں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں وہ اس سے زیادہ کہنے سے ڈر گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے جو ایک سال بعد ہوئی۔ وہاں راستے میں انہیں

مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو وَاَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ فَقَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ نَضْرٍ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سعد بن معاذؓ ملے تو فرمایا: اے ابو عمرو (انس) کہاں جا رہے ہو؟ فرمایا: واہ واہ میں احد میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ پھر انہوں نے جنگ کی اور قتل کر دیے گئے ان کے جسم پر چوٹ، نیزے اور تیروں کے اسی سے زیادہ زخم تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر کہتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کی لاش صرف پوروں کی وجہ سے پہچان سکی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی "رجال صدقوا" الآیۃ (ترجمہ: یعنی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں اور بعض انتظار میں ہیں۔ نیز انہوں نے اپنے اقرار کو بدلا نہیں۔

۲۹۹۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنْ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالًا لِّلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ هٰؤُلَآءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعْدٌ قَالَ يَا اَخِيْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَّطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَّكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِي الْاٰيَةَ

۲۹۹۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تو کہنے لگے کہ پہلی جنگ جو آنحضرت ﷺ نے کی میں اس میں شامل نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ احد ہوئی تو مسلمان شکست کھا گئے اور اس موقع پر انہوں نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے اس بلا سے پناہ مانگتا ہوں جسے یہ مشرک لائے ہیں اور صحابہ کے فعل پر معذرت چاہتا ہوں پھر آگے بڑھے تو سعد سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا: بھائی آپ نے کیا کیا؟ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن (سعد کہتے ہیں) میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ ان کے جسم پر اسی سے زیادہ زخم تھے۔ جن میں تلوار کی مار، نیزے کے کچوکے اور تیر کے لگنے کے نشانات شامل ہیں ہم کہا کرتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ہی یہ آیت نازل ہوئی "فمنهم من قضى نحبه"... الآیۃ یزید کہتے ہیں کہ اس سے مراد پوری آیت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے انس بن مالک کے چچا کا نام انس بن نضر ہے۔

۲۹۹۳۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار البصري نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن يحيى بن طلحة عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ

۲۹۹۳۔ حضرت موسیٰ بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے ہاں گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے معاویہ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسے موسیٰ بن طلحہ بھی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۴۔ حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن طلحة بن یحیی عن موسٰی و عیسٰی ابنی طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَايَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّيْ اِطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فقال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

۲۹۹۴۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے ایک اعرابی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ جو لوگ اپنا کام کر چکے ہیں وہ کون ہیں؟ صحابہ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے۔ وہ حضرات آپ ﷺ کی توقیر کرتے اور آپ ﷺ سے ڈرتے تھے جب اعرابی نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ اس نے دوبارہ بھی سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ بھی پوچھا تو بھی آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا میرے بدن پر سبز کپڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے والا کون ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف یونس بن بکیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۹۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا عثمان بن عمر عن یونس بن یزید عن الزھری عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَبِيْ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّاتَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَامِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَفَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَافَعَلْتُ

۲۹۹۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے آپ ﷺ سے علیحدگی کا حکم نہیں دیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یایھا النبی قل لازواجک"......الآیۃ (ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں (طلاق دے کر) اچھی طرح رخصت کروں اور اگر اللہ، اس کا رسول اور دار آخرت چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر دوسری ازواج نے

بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے عروہ سے اور وہ ام المومنینؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۶۔ حدثنا قتیبة نا محمد بن سلیمان بن الاصبھانی عن یحیی بن عبید عن عطاء بن ابی رباح عن عُمَرَ بنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیْدُاللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِکِسَاءٍ وَعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِکِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ وَاَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ

۲۹۹۶۔ حضرت عمر بن ابو سلمہ جو آنحضرت ﷺ کے ربیب ہیں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "انما یریداللّٰہ لیذھب" الآیۃ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اے اہل بیت تم لوگوں سے نجاست کو دور کر دیں) تو آپ ﷺ ام سلمہؓ کے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی۔ علیؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی اور عرض کیا یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گناہ کی نجاست دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ (یعنی چادر میں آنے کا ارادہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ رہو تم خیر پر ہو۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عطاء اسے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ یَقُوْلُ یَااَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُاللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا

۲۹۹۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی چھ ماہ تک یہ عادت رہی کہ جب فجر کی نماز کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہؓ کے گھر کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گناہ کی نجاست کو دور کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی حضرت عائشہؓ سے روایت سے جانتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں اس باب میں ابو حمراءؓ، معقل بن یسارؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۹۹۸۔ حدثنا علی بن حجر نا داؤد بن الزبرقان عن داؤد بن ابی ھند عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاتِمًا شَیْئًا مِّنَ الْوَحْیِ لَکَتَمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ یَعْنِیْ عَلَیْهِ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ یَعْنِیْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهٗ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ

۲۹۹۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ وحی میں سے کچھ چھپاتے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے "واذتقول للذی الخ (یعنی اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر۔ آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے جبکہ

فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَکَانَ اَمْرُاللّٰهِ مَفْعُوْلاً وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِیْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِیْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰی صَارَ رَجُلاً یُقَالُ لَهٗ زَیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَ هُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ فُلَانٌ مَوْلٰی فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ یَعْنِیْ اَعْدَلُ عِنْدَاللّٰهِ

ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے جب کہ خدا ہی سے ڈرنے کا زیادہ حق ہے۔ پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے اس کا آپ ﷺ سے نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے ہی والا تھا) اللہ کے انعام سے مراد اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے انعام سے مراد انہیں آزاد کرنا ہے۔ جب آنحضرت ﷺ نے زید کی بیوی سے (ان کی طلاق کے بعد) نکاح کیا تو لوگ کہنے لگے دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماکان محمد ابا احد من رجالکم" الآیۃ (یعنی محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں) جب زید چھوٹے تھے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں متبنّٰی بنایا تھا پھر وہ آپ ہی کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہو گئے اور لوگ انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ادعوھم لابائھم ..." (یعنی متبنّٰی (منہ بولے بیٹے کو) ان کے باپ کی طرف منسوب کیا کرو کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو یہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں) یعنی انہیں اس طرح پکارا کرو فلاں شخص فلاں کا دوست ہے اور فلاں، فلاں کا بھائی ہے اور اقسط عنداللہ سے مراد یہی ہے کہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند سے منقول ہے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا اگر رسول اکرم ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے تو یقیناً یہ آیت چھپاتے "و اذ تقول للذی" ... الآیۃ۔

وہ اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان نہیں کرتے۔ حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی بھی عبداللہ بن ادریس سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ہی چھپاتے "و اذتقول للذی" ..... الآیۃ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹۹۔ حدثنا قتیبة نا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن موسٰی بن عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا کُنَّا نَدْعُوْا زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ

۲۹۹۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد (ﷺ) ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی "ادعوھم لابآئھم ھو اقسط عنداللہ" (یعنی انہیں

الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ

ان کے اصلی باپ ہی کی طرف منسوب کر کے پکارا کرو اللہ کے نزدیک یہی انصاف کی بات ہے۔)

۳۰۰۰۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصری نا مسلمة بن علقمة عن داؤد بن ابی هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَاكَانَ... لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ

۳۰۰۰۔ حضرت عامر شعبیؒ "ماکان محمد"..... الآیۃ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا تم لوگوں میں زندہ نہیں رہا۔

۳۰۰۱۔ حدثنا عبد بن حمید ثنا محمد بن کثیر عن حصین عن عِكْرِمَةَ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَااَرٰى كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَآءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةِ

۳۰۰۱۔ حضرت ام عمارہ انصاریؓ، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ سب سے چیزیں مردوں کے لئے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا کہیں ذکر نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات"..... الآیۃ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۰۰۲۔ حدثنا عبد بن حمیدنا محمد بن الفضل نا حماد بن زید عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ

۳۰۰۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "فلما قضی زید منها"..... الآیۃ (یعنی پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ ﷺ سے اس کا نکاح کر دیا) نازل ہوئی تو زینب دوسری ازواج پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ تم لوگوں کا نکاح تو تمہارے عزیزوں نے کیا جب کہ میرا نکاح اللہ تبارک وتعالی نے ساتویں آسمان سے کیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۳۔ حدثنا عبد بن حمیدنا عبیداللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السدی عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اُحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ

۳۰۰۳۔ حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو میں نے معذوری ظاہر کر دی۔ آپ ﷺ نے میرا عذر قبول کر لیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی "انا احللنا لک ازواجک"..... الآیۃ (ترجمہ: اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ ﷺ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ دے چکے ہیں اور وہ عورتیں بھی جو آپ کی مملوکہ ہیں جو اللہ تعالی نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں۔ نیز آپ کے چچا، پھوپھیوں، ماموں اور خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہو۔) ام ہانیؓ کہتی

أُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

ہیں کہ اس طرح میں آپ ﷺ کے لئے حلال نہیں رہی کیونکہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اور ان لوگوں میں سے تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۰۰٤۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَااللّٰهُ مُبْدِيْهِ فِيْ شَانِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَامَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

۳۰۰۴۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ آیت "وتخفی فی نفسک" الآیہ۔ زینب بنت جحش کے بارے میں نازل ہوئی۔ ● زید (ان کے شوہر) آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کی شکایت کی اور طلاق کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کو پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۵۔ حدثنا عبد نا روح عن عبدالحمید بن بهرام عن شهر بن حوشب قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ اِلَّا مَاكَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَايَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ وَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَرَّمَ مَاسِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَآءِ

۳۰۰۵۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کرنے والی اور مومن عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "لایحل لک النساء من بعد"......الآیہ (یعنی اس کے بعد آپ کے لئے حلال نہیں اور نہ ہی یہ درست ہے کہ آپ ان کی جگہ دوسری بیویاں کر لیں اگرچہ ان کا حسن آپ ﷺ کو اچھا معلوم ہو مگر جو آپ ﷺ کو مملوکہ ہو) نیز مومن جوان عورتیں حلال کیں اور وہ ایمان والی عورت جس نے خود کو آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔ پھر اسلام کے علاوہ کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والی عورت کو حرام کیا اور پھر فرمایا: (جو شخص ایمان (لانے سے) انکار کرے گا اس کا عمل برباد ہو گیا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہے) نیز فرمایا: "یایھا النبی انا احللنا"......الآیہ (یعنی اے نبی ﷺ ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر آپ ادا کر چکے ہیں نیز وہ عورتیں بھی جو آپ کی ملکیت میں (بطور باندیاں) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت

● اس آیت کا معنی یہ ہے کہ (آپ جو بات اپنے دل میں چھپا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتے ہیں) اور وہ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دل میں تھا کہ اگر زید نے انہیں طلاق دے دی تو آپ ان کی دلجوئی کے لئے ان سے نکاح کر لیں گے۔ لیکن چونکہ زید آپ ﷺ کے متبنیٰ تھے لہٰذا شرم کی وجہ سے یہ بات زبان مبارک پر نہ لائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات ظاہر کر دی کیونکہ وہ حق بات سے نہیں شرماتا۔

میں دلوایا ہے پھر آپ کے چچا، پھوپھیوں، ماموں اور خالاؤں کی وہ بیٹیاں بھی حلال ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ نیز وہ مسلمان عورت بھی جس نے خود کو بلاعوض پیغمبر کے سپرد کر دیا بشرطیکہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ سب (احکام) آپ ﷺ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں دوسرے مؤمنوں کے لئے نہیں) اور اس کے علاوہ عورتوں کی تمام اقسام حرام کر دیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن خلیل کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبدالحمید بن بہرام کی حوشب سے منقول احادیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۰۰۶۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو عن عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تک آپ کے لئے تمام عورتیں حلال ہو گئی تھیں۔

۳۰۰۷۔ حدثنا عمر بن اسماعیل ابن مجالد بن سعید نا ابی عَنْ بَيَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ فَأَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَانِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنٰهُ

۳۰۰۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ سہاگ رات گزاری اور مجھے کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کے لئے بھیجا۔ جب وہ لوگ کھا چکے اور جانے کے لئے نکل گئے تو آنحضرت ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف چل دیئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے ہیں لہذا واپس ہو لئے۔ اس پر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یٰایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوت النبی" ... الآیۃ۔ (اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک آپ ﷺ تم لوگوں کو کھانے کی دعوت نہ دیں نہ یہ کہ تم اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس میں ایک قصہ ہے۔ ثابت یہی حدیث انسؓ سے طوالت کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

۳۰۰۸۔ حدثنا محمد بن المثنی نا اشہل بن حاتم قال ابن عون حدثنا عن عمرو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَإِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَاحْتَبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ

۳۰۰۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لے گئے جس کے ساتھ سہاگ رات منائی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے پاس ایک گروہ کو پایا تو واپس تشریف لے گئے اپنا کوئی کام کیا پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ لہذا پھر چلے گئے اور اپنا کوئی کام کر کے دوبارہ تشریف لائے اس مرتبہ لوگ جا چکے تھے۔ انسؓ

فَدَخَلَ وَاَرْخٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَیَنْزِلَنَّ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ

فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر ابوطلحہؓ سے کیا تو وہ فرمانے لگے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس بارے میں کچھ نازل ہوا ہوگا انس کہتے ہیں کہ پھر پردے کے متعلق آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔

۳۰۰۹۔ حدثنا قتیبة بن سعید نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن الجعد اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ حَیْسًا فَجَعَلَتْهُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَااَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهٗ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَیْكَ اُمِّیْ وَهِیَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِیْلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا وَّمَنْ لَقِیْتَ فَسَمّٰی رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی وَمَنْ لَقِیْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰی امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْیَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا یَلِیْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰی اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِیْ یَااَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِیْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ یَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّزَوْجَتُهٗ مُوَلِّیَةٌ وَّجْهَهَا اِلَی الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۳۰۰۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے تو میری والدہ نے حیس بنایا اور اسے کسی پتھر کے پیالہ میں ڈال کر مجھے دیا اور کہا کہ اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ یہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ وہ آپ کو سلام کہتی اور عرض کرتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپ ﷺ کے لیے بہت تھوڑا ہے یا رسول اللہ! انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدہ کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی عرض کر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو پھر مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں فلاں کو بلا کر لاؤ اور جو تمہیں ملے ان کو بھی بلاؤ۔ میں گیا اور جن جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا انہیں بھی اور جو مجھے مل گئے انہیں بھی بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے آدمی ہوں گے۔ فرمایا: تین سو کے قریب ہوں گے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ برتن لاؤ۔ اتنے میں وہ سب لوگ داخل ہو گئے یہاں تک کہ دالان اور کمرہ بھر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کا حلقہ بنا لیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ پھر ایک جماعت نکل گئی اور دوسری آ گئی یہاں تک کہ سب نے کھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ انس (برتن) اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو معلوم نہیں اب زیادہ بھاری تھا یا جب میں نے لا کر رکھا تھا تب۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے آنحضرت ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ اور آپ ﷺ کی بیوی بھی دیوار کی طرف رخ کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ پر ان کا اس طرح بیٹھے رہنا گراں گزرا لہٰذا آپ ﷺ نکلے اور تمام

وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِى الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَىَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ازواج مطہرات کے حجروں پر گئے اور سلام کر کے واپس تشریف لے آئے۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو واپس آتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ پر ان کا بیٹھنا گراں گزر رہا ہے۔ لہٰذا جلدی سے سب دروازے سے باہر چلے گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور پردہ ڈال کر اندر داخل ہو گئے۔ میں بھی حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ ﷺ واپس میرے پاس آئے اور یہ آیات نازل ہوئیں اور آپ ﷺ نے باہر جا کر لوگوں کو یہ آیات سنائیں "یٰاَیُّھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی"......الآیۃ (ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں اس وقت تک مت جایا کرو جب تک تمہیں کھانے کی دعوت نہ دی جائے (وہ بھی) اس طرح کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تب جاؤ اور کھا لینے کے بعد اٹھ کر چلے جاؤ۔ اور باتوں میں دل لگا کر بیٹھے نہ رہا کرو کیونکہ یہ نبی (ﷺ) کو ناگوار گزرتا ہے وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتے اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پھر تمہارے لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ نہ ہی یہ جائز ہے کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے جعد کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا یہ آیات سب سے پہلے مجھے پہنچیں اور ازواج مطہرات اسی دن سے پردہ کرنے لگیں۔

یہ حدیث حسن صحیح اور جعد عثمان کے صاحبزادے ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید اور حماد بن زید ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱۰۔ حدثنا اسحٰق بن موسٰی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن نعیم بن عبدالله المجمران محمد بن عبدالله بن زید الانصاری هوعبدالله بن زید الذی كان اری النداء بالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِىْ مَجْلِسِ سَعْدِ

۳۰۱۰۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے ہم کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش یہ سوال نہ پوچھا ہوتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو۔ اللھم صل علی محمد

بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ

مجید تک۔ پھر فرمایا: کہ سلام اسی طرح ہے جس طرح تم (التحیات میں) جان ہی چکے ہو۔

اس باب میں علی بن حمید، کعب بن عجرہؓ، طلحہ بن عبید اللہؓ، ابوسعیدؓ، زید بن خارجہؓ اور بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ زید بن خارجہ کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۱۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن عوف عن الحسن و مُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيْرًا مَايُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَايَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْاَرْبَعًا اَوْخَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا

۳۰۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: موسیٰ بہت حیا والے اور پردہ پوش تھے۔ ان کی شرم کی وجہ سے ان کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا۔ انہیں بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے تکلیف پہنچائی وہ لوگ کہنے لگے کہ یا اپنے بدن کو اس لئے ڈھانپ رکھتے ہیں کہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے۔ یا تو برص یا خصیے بڑے ہیں یا پھر کوئی اور آفت ہے۔ اللہ نے چاہا کہ حضرت موسیٰ کو اس عیب سے بری کریں چنانچہ موسیٰ ایک مرتبہ اکیلے غسل کے لئے گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر غسل کرنے لگے۔ جب نہا کر فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف آئے لیکن پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہنے لگے اے پتھر میرے کپڑے...... یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ کو ننگا دیکھ لیا کہ وہ صورت شکل میں سب سے خوبصورت ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا اور پتھر بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے اپنے کپڑے لئے اور پہن کر عصا سے اسے مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کی مار سے پتھر پر تین یا چار نشان پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "يٰاَيُّها الذين امنوا لاتكونوا كالذين"...... الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں

اس سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ ہی کے واسطے سے منقول ہے۔

سُوْرَةُ السَّبَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۱۲۔ حدثنا ابو کریب وعبد بن حمید قالا نا ابواسامة عن الحسن بن الحکم النخعی قال ثنی اَبُوْ سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَافَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْسِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَّمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَاٍ مَااُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَاٌ اَرْضٌ اَوِامْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا امْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةً مِّنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَاَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارٌ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ

۱۵۷۵۔ سورۂ سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۲۔ حضرت عروہ بن مسیک مرادیؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان لوگوں سے جنگ نہ کروں جو اسلام سے منہ موڑیں؟ آپ ﷺ نے مجھے اس کی اجازت دے دی اور مجھے اپنی قوم کا امیر بنا دیا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس سے نکلا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ غطیفی نے کیا کیا؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے واپس بلوالیا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دو جو لوگ اسلام لے آئیں انہیں قبول کرلو اور جو نہ لائیں ان کے متعلق جلدی نہ کرو یہاں تک کہ میں دوسرا حکم دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ سبا کی کیفیت اس وقت تک نازل ہو چکی تھی۔ ❶ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ سبا کیا ہے؟ کوئی عورت ہے یا کوئی زمین؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہ زمین اور نہ عورت بلکہ یہ عرب کا ایک آدمی ہے جس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چھ کو (اس نے) مبارک جانا اور چار کو منحوس، جنہیں منحوس جانا وہ یہ ہیں۔ لخم، جذام، غسان اور عاملہ اور جنہیں مبارک جانا وہ یہ ہیں۔ ازد، اشعری، حمیر، کندہ، مذحج اور انمار۔ ایک شخص نے پوچھا: انمار کون سا قبیلہ ہے؟ فرمایا: جس سے خثعم اور بجیلہ ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۱۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ اَمْرًا ضَرَبَتْ

۳۰۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانوں میں کوئی حکم سناتے ہیں تو فرشتے گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے پر مارتے ہیں۔ جس سے ایک زنجیر پتھر پر کھڑکانے کی سی آواز

❶ سبا کی اولاد یمن کے علاقے میں آباد تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے پاس تیرہ نبی بھیجے اور بہت نعمتیں دیں۔ لیکن ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی دعوت قبول نہیں کی۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

الْمَلٰئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ وَالشَّيٰطِيْنُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور سب سے بڑا اور عالی شان ہے اور شیطان اوپر تلے جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سن سکیں۔)

۳۰۱۴۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا عبدالاعلی نا معمر عن الزهری عن علی بن حسین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ رَاَيْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ اَوْ يُوْلَدُ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَا يُرْمٰى بِهٖ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَآءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ اَهْلُ سَمَآءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اِلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيٰطِيْنُ السَّمْعَ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهٗ اِلٰى اَوْلِيَآءِهِمْ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ لٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَ وَيَزِيْدُوْنَ

۳۰۱۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک تارہ ٹوٹا جس سے روشنی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اگر ایسا ہوتا تھا تو کیا کہا کرتے تھے؟ عرض کیا گیا: ہم کہتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی مرے گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا بلکہ ہمارے رب اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو حاملین عرش تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے جو ان کے قریب ہیں۔ پھر جو اس کے قریب ہیں۔ یہاں تک کہ تسبیح کا شور اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں بتاتے ہیں اور پھر ہر نیچے والے اوپر والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے اور شیاطین اچک کر یہ خبر سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہیں مارا جاتا ہے اور وہ اپنے دوستوں (غیب کی خبروں کے دعویداروں) کو آکر بتاتے ہیں۔ پھر وہ جو بات اسی طرح بتاتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ تحریف بھی کرتے ہیں اور اس میں اضافہ بھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی منقول ہے وہ علی بن حسین سے　　ابن عباسؓ سے اور وہ کئی انصاری حضراتؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

سورۃ فاطر

۱۵۷۶۔ سورۂ فاطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۵۔ حدثنا ابوموسیٰ محمد بن المثنی

۳۰۱۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "ثم

ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الوليد بن العيزار انه سَمِعَ رَجُلاً مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ دِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اور ثنا الکتاب" ۔ الآیۃ (یعنی پھر ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو وارث کیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے اختیار کیا چنانچہ ان میں سے بعض اپنے لئے ظالم بھی ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو متوسط ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم سے نیکیوں کے ساتھ آگے بڑھنے والے ہیں) کہ یہ سب برابر ہیں اور سب جنتی ہیں۔

سورة يٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۱۶۔ حدثنا محمد بن وزير الواسطي نا اسحٰق ابن يوسف الازرق عن سفيان الثوري عن ابي سفيان عن أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ دِالْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا

۱۵۷۷۔ سورہ یٰسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلمہ مدینہ کے کنارے آباد تھے ان کی چاہت تھی کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "انا نحن نحی الموتی"...... الآیۃ (یعنی یقیناً ہم مردوں کو زندہ کریں گے۔ ہم وہ اعمال بھی لکھتے جاتے ہیں جنہیں لوگ آگے بھیجتے یا پیچھے چھوڑتے جاتے ہیں) اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چونکہ تمہارے اعمال لکھے جاتے ہیں اس لئے منتقل نہ ہو۔

یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے اور ابوسفیان: طریف سعدی ہیں۔

۳۰۱۷۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاذَرٍّ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اُطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَءَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ

۳۰۱۷۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا۔ نبی علیہ السلام مسجد میں بیٹھے تھے۔ تو فرمایا کہ اے ابوذر تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے دے دی جاتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں سے طلوع ہو اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ذلک مستقر لھا...... الآیۃ (یعنی وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے) اور یہ عبداللہ کی قرأت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الصَّآفَّاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۱۸۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا المعتمر بن سليمان نا ليث بن ابي سليم عن بشر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من داعٍ دعا الى شيءٍ الّا كان موقوفا يوم القيامة لازمًا له لا يفارقه وان دعا رجلٌ رجلا ثم قرأ قول الله عزّ وجلّ وقفوهم انّهم مسئولون مالكم لاتناصرون

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۱۹۔ حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن رجل عن ابي العالية عن أُبيّ بن كعب قال سألتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وارسلناه الى مائة الف اويزيدون قال عشرون الفا

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۲۰۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن خالد بن عثمة نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم في قول الله تعالى وجعلنا ذريّته هم الباقين قال حام وسام ويافث بالثّاء

امام ترمذی کہتے ہیں یافث کو یافت بھی کہا جاتا ہے یاثث بھی اور یفث بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۲۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدي نا يزيد بن زريع عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم قال سام

۱۵۷۸۔ سورۂ صافات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۱۸۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شرک یا غیر شرک کی دعوت دینے والا ایسا نہیں کہ قیامت کے دن اسے روکا نہ جائے اور اس پر اس کا وبال نہ پڑے وہ (جسے دعوت دی گئی) کسی قیمت پر اس سے الگ نہیں ہوگا۔ اگرچہ کسی ایک شخص نے دوسرے ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وقفوهم" الآیۃ (یعنی انہیں کھڑا کرو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا وجہ ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

۳۰۱۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے آنحضرت ﷺ سے "وارسلناه الى مائة الف" ....الآیۃ (یعنی ہم نے انہیں (یونس کو) ایک لاکھ آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا بلکہ اس سے بھی زیادہ) کی تفسیر پوچھی کہ زیادہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیس ہزار۔

۳۰۲۰۔ حضرت سمرہؓ "وجعلنا ذريته هم" ....الآیۃ (یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نوح کے تین بیٹے تھے حام، سام اور یافث۔

۳۰۲۱۔ حضرت سمرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سام عرب کا باپ، حام حبشیوں کا اور یافث رومیوں کا باپ ہے۔

اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ

سُوْرَةُ صٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۲۲۔ حدثنا محمود بن غیلان وعبد بن حمید المعنی واحد قالا نا ابواحمد نا سفیان عن الاعمش عن یحیی قال عبدھو ابن عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَآءَ تْهُ قُرَيْشٌ وَّجَآءَ هُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَاابْنَ اَخِيْ مَاتُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَاالْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ يَاعَمِّ قُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَاسَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَاسَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۷۹۔ سورۂ ص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۲۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش اور آنحضرت ﷺ ان کے پاس گئے۔ ابوطالب کے پاس ایک ہی آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل آنحضرت ﷺ کو وہاں بیٹھنے سے منع کرنے کے لئے اٹھا اور لوگوں نے ابوطالب سے رسول اللہ ﷺ کی شکایت کی۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ بھتیجے اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایک کلمہ کہنے لگیں اگر یہ لوگ میری اس دعوت کو قبول کرلیں گے تو عرب پر حاکم ہو جائیں گے اور عجمیوں سے جزیہ وصول کریں گے۔ ابوطالب نے پوچھا: ایک ہی کلمہ؟ فرمایا: ہاں ایک ہی کلمہ۔ چچا لا الہ الا اللہ کہہ لیجئے وہ سب کہنے لگے کیا ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرنے لگیں ہم نے تو کسی پچھلے مذہب میں یہ بات نہیں سنی۔ بس یہ من گھڑت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی "ص والقرآن ذی الذکر" ......"ان ھذا الا اختلاق" تک (ترجمہ: قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے پُر ہے بلکہ یہ کفار تعصب اور مخالفت میں ہیں۔ ہم ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جنہوں نے بڑی ہائے پکار کی لیکن وہ وقت خلاصی کا نہیں تھا۔ اور ان کفار نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا آگیا وہ کہنے لگے یہ شخص جھوٹا جادوگر ہے کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا؟ واقعی یہ بڑی عجیب بات ہے پھر ان کفار کے سردار کہتے ہیں کہ اپنے معبودوں پر قائم رہو اور (اسی طرح) چلتے رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے ہم نے تو یہ بات کسی پچھلے مذہب میں نہیں سنی، ہو نہ ہو یہ گھڑی ہوئی بات ہے۔)

۳۰۲۳۔ حدثنا بندارنا یحیی بن سعید عن سفیان عن الاعمش نحوھذا لحدیث وقال یحیی بن

۳۰۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات (خواب میں) میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں

عمارة حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق عن معمر عن ایوب عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِی اللَّيْلَةَ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِیْ مَنَامٍ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَیَّ اَوْقَالَ فِیْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ قَالَ يَامُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِی الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْیُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

آیا۔(راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواب کا لفظ بھی فرمایا) اور پوچھا کہ محمد ﷺ کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا اپنی ہنسلی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان و زمین میں کیا ہے۔ پھر پوچھا محمد ﷺ کیا جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کے لئے پیدل چلنا اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کرنا ہے۔ جس نے یہ عمل کئے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا نیز وہ گناہوں سے اس طرح پاک رہا گویا کہ اسی دن اس کی ماں نے جنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ محمد (ﷺ) جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو "اللھم انی اسئلک"...... سے غیر مفتون تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک کام (کی توفیق) مانگتا ہوں اور یہ کہ (مجھے) برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا کر اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلالے) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور درجات یہ ہیں۔ سلام کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نمازیں پڑھنا۔

کچھ راوی ابوقلابہ اور ابن عباس کے درمیان ایک شخص کا اضافہ کرتے ہیں۔ قتادہ، ابوقلابہ سے وہ خالد سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میرے پاس میرا پروردگار بہترین صورت میں آیا اور فرمایا کہ اے محمد (ﷺ) میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یارب اور تیری فرمانبرداری کے لئے مستعد ہوں۔ فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور مشرق و مغرب کے متعلق جان گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کس میں جھگڑتے ہیں؟ عرض کیا درجات اور کفارات میں، جماعتوں کی طرف پیدل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنے۔ جو ان چیزوں کی حفاظت کرے گا خیریت سے زندہ رہے گا۔ اور خیر پر مرے گا نیز اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ معاذ بن جبلؓ بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند طویل حدیث نقل کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں سو گیا اور گہری نیند میں ڈوب گیا تو میں نے رب کو بہترین صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا: الحدیث۔

سُوْرَةُ زُمَر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٠٢٤ ـ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبدالرحمٰن بن حاطب عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَالَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِيْدٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۰۔سورۂ زمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۲۴۔حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ جب "انكم يوم القيامة عند ربكم" آیت (یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے) نازل ہوئی تو میں نے پوچھا کیا دنیا میں جھگڑنے کے بعد دوبارہ آخرت میں بھی ہم لوگ جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ زبیر کہنے لگے: پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

٣٠٢٥ ـ حدثنا عبد بن حمید نا حبان بن هلال وسلیمان بن حرب وحجاج بن منهال قالوا نا حماد بن سلمة عن ثابت عن شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ

۳۰۲۵۔حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا "یا عبادی الذین" آخر حدیث تک (یعنی اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی (گناہ کر کے) وہ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہوں کیونکہ وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پرواہ نہیں کرتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ثابت کی روایت سے جانتے ہیں وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

٣٠٢٦ ـ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان قال ثنی منصور وسلیمان الاعمش عن ابراهیم عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

۳۰۲۶۔حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر، مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھانے کے بعد کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر آنحضرت ﷺ ہنسے یہاں تک کہ کچلیاں تک ظاہر ہو گئیں پھر فرمایا "وماقدروا الله حق قدره" (یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسے کہ اس کا حق ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے بندار سے یحییٰ سے وہ فضیل بن عیاض سے وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہنسا تعجب اور تصدیق کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۷۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا محمد بن الصلت نا ابو کدینۃ عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ یَهُوْدِیٌّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَایَهُوْدِیُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ کَیْفَ تَقُوْلُ یَااَبَاالْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی ذِهٖ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی ذِهٖ وَالْمَآءَ عَلٰی ذِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰی ذِهٖ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی ذِهٖ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْجَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰی بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

۳۰۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک یہودی کے پاس سے گزرے تو اس سے کہا: اے یہودی کوئی بات کرو۔ اس نے کہا: اے ابوقاسم آپ کیسے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس (انگلی) پر، زمین کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس پر رکھتا ہے اور محمد بن صلت ابوجعفر نے پہلے اپنی چھنگلیا سے بالترتیب اشارہ کیا یہاں تک کہ انگوٹھے تک پہنچ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ" الآیۃ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ حدیث حسن بن شجاع سے محمد بن صلت کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا۔

۳۰۲۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن مطرّف عن عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ہالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی سَمْعَهٗ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْمَرَ اَنْ یَّنْفُخَ فَیَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَکَیْفَ نَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ تَوَکَّلْنَا عَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا

۳۰۲۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جب کہ صور پھونکنے والے نے صور منہ کو لگالیا ہے۔ وہ اپنی پیشانی جھکائے اور کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونکے۔ مسلمانوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: کہو "حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل توکلنا علی اللّٰہ ربنا." یعنی اللہ ہمیں کافی ہے وہ بہترین وکیل ہے ہم اپنے رب اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں کبھی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۲۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم نا سلیمان التیمی عن اسلم العجلی عن بشر بن شغاف عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ اَعْرَابِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ یُّنْفَخُ فِیْهِ

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پوچھا: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ فرمایا: ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلیمان تیمی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۳۰۔ حدثنا ابوکریب نا عبدۃ بن سلیمان نا محمد بن عمرو نا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ

۳۰۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا: اللہ اس کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام انسانوں میں سے

يَهُوْدِيٌّ فِي سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَدَهٗ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهٗ قَالَ تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَاهُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِيْ اَرَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

پسند کر لیا اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا اور کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہو۔ (پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے) تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ونفخ فی الصور"...... الآیۃ (یعنی جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے تمام لوگ ہوش کھو بیٹھیں گے مگر جس کو خدا چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعۃً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے) اس موقع پر سب سے پہلے سر اٹھانے والا میں ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھے یا وہ مستثنیٰ لوگوں میں سے تھے۔ ❶ اور جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ❷

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳۱۔ حدثنا محمود بن غیلان وغیر واحد قالوا انا عبدالرزاق نا الثوری نا ابواسحاق اِنَّ الْاَغَرَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

۳۰۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ (جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمہارے لئے زندگی ہے تم کبھی نہیں مرو گے، تمہارے لئے تندرستی ہے تم کبھی بیمار نہیں ہو گے، تمہارے لئے جوانی ہے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم لوگوں کے لئے نعمتیں ہیں تم کبھی تکلیف نہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے "وتلک الجنۃ التی" ...... الآیۃ (یعنی وہی جنت جس کے تم اپنے اعمال کے بدلے وارث ہوئے)

ابن مبارک وغیرہ یہ حدیث زہری سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۳۰۳۲۔ حدثنا سوید بن نصر نا عبداللّٰہ بن المبارک عن عنبسة بن سعید عن حبیب بن ابی عمرۃ عن مجاهد قَالَ قَالَ...... ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ قَالَ

۳۰۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے مجاہد سے پوچھا کہ جانتے ہو جہنم کتنی وسیع ہے؟ مجاہد کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم نہیں جانتے۔ مجھے حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے

---

❶ وہ اس بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں گے، سے مراد یہ ہے کہ چونکہ موسیٰ دنیا میں ایک مرتبہ بے ہوش ہو چکے ہیں، لہٰذا آخرت میں بے ہوش نہیں ہوں گے اس سے حضرت موسیٰ کی آنحضرت ﷺ پر فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کے فضائل کہیں زیادہ ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ اس سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ آنحضرت ﷺ کو حضرت یونسؑ سے افضل جانے۔ تو یہ غلط ہے۔ اس لئے نبوت میں سب انبیاء برابر ہیں۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ خود کو حضرت یونسؑ سے افضل جانے۔ ظاہر ہے کہ کسی شخص کا کسی نبی سے افضل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَتَدْرِیْ مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ مَا تَدْرِیْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ فَاَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلٰی جَسْرِ جَهَنَّمَ

آنحضرت ﷺ سے "والارض جمیعا".... الآیة (یعنی ساری زمین قیامت کے دن اس پروردگار کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے دائیں ہاتھ میں) فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے پل پر۔

اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

۱۵۸۱۔ سورۂ مومن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳۳۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن منصور والاعمش عن ذر عن یُسَیْعٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

۳۰۳۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دعا ہی تو عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی "وقال ربکم ادعونی".... الآیة (یعنی تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں۔ جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے) یعنی دعا مانگنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

۱۵۸۲۔ سورۂ سجدہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳٤۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن منصور عن مجاهد عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَ ثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰہَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ

۳۰۳٤۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا۔ قریشی موٹے اور کم سمجھ تھے۔ ان (تینوں) میں سے ایک نے کہا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ جو باتیں ہم کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر زور سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر زور سے سنتا ہے تو آہستہ بھی سنتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون".... الآیة (یعنی اور تم اس بات سے تو خود کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں لیکن تم اس خیال میں رہے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں اور تمہارے اس

گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تمہیں برباد کر دیا پھر تم خسارے میں پڑ گئے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳۵۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن عمارة بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شُحُوْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَ خَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ

۳۰۳۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین شخص آئے جن کے پیٹ زیادہ چربی والے اور دل کم سمجھ والے تھے۔ ایک قریشی اور دو اس کے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو اس کے داماد قریشی تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ایک کہنے لگا کیا خیال ہے کیا اللہ تعالیٰ ہماری یہ بات سن رہا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر ہم اپنی آواز بلند کریں تو سنتا ہے اور اگر پست کریں تو نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ تھوڑا سن سکتا ہے تو پورا سنتا ہے۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون ان یشھد" سے "خاسرین" تک۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اسے محمود بن غیلان نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

۳۰۳۶۔ حدثنا ابوجعفر عمر بن علی بن الفلاس نا ابوقتيبة سلم بن قتيبة نا سهيل بن ابی حزم القطعی نا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَّاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ

۳۰۳۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ" ......الآیۃ (یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا معبود اللہ ہی ہے اور پھر اس پر قائم رہے) اور فرمایا بہت سے لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر منکر ہو گئے چنانچہ جو شخص اس پر مرا وہ قائم رہا۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ عفان نے عمرو بن علی سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

۱۵۸۴۔ سورہ شوریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن

۳۰۳۷۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ "قل

جعفر نا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة قال سمعت طاؤسا قال سئل ابن عباس عن هذه الآية قل لا أسئلكم عليه أجرا إلا المودة في القربى فقال سعيد بن جبير قربى آل محمد فقال ابن عباس أعلمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش إلا كان له فيهم قرابة فقال إلا أن تصلوا ما بيني وبينكم من القرابة

"لا اسئلکم" ... الآیۃ (یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں تم لوگوں سے دعوت اسلام پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا مگر حق قرابت) کی تفسیر کیا ہے؟ سعید بن جبیر نے فرمایا: اہل قرابت سے مراد آل محمد (ﷺ) ہے۔ ابن عباس کہنے لگے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ عرب کا کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ چنانچہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں تم لوگوں سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ ہاں البتہ تم لوگ اس قرابت کی وجہ سے جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ (آپس میں) حسن سلوک کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

٣٠٣٨۔ حدثنا عبد بن حميد نا عمرو بن عاصم نا عبيد الله بن الوازع قال ثني شيخ من بني مرة قال قدمت الكوفة فأخبرت عن بلال بن أبي بردة فقلت إن فيه لمعتبرا فأتيته وهو محبوس في داره التي قد كان بنى قال وإذا كل شيء منه قد تغير من العذاب والضرب وإذا هو في قشاش فقلت الحمد لله يا بلال لقد رأيتك وأنت تمر بنا تمسك بأنفك من غير غبار وأنت في حالك هذه اليوم فقال ممن أنت فقلت من بني مرة ابن عباد فقال ألا أحدثك حديثا عسى الله أن ينفعك به قلت هات قال ثنا أبو بردة عن أبيه أبي موسى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصيب عبدا نكبة فما فوقها أو دونها إلا بذنب وما يعفو الله عنه أكثر قال وقرأ وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفو عن كثير

٣٠٣٨۔ قبیلہ بنو مرہ کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ گیا تو مجھے بلال بن ابو بردہ کے حال کے متعلق بتایا گیا میں نے کہا کہ اس میں عبرت ہے۔ میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اسی گھر میں قید تھے جو انہوں نے بنوایا تھا۔ اذیتیں پہنچنے اور مار پیٹ کی وجہ سے ان کی شکل وصورت بدل گئی تھی اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا (کپڑا) تھا۔ میں نے کہا: الحمد للہ اے بلال میں نے تمہیں دیکھا کہ تم ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے غبار نہ ہوتے ہوئے بھی ناک پکڑ کر گزرا کرتے تھے اور آج اس حال میں ہو۔ کہنے لگے تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابن عباد ہوں اور بنو مرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائیں۔ میں نے کہا: سنائیے۔ فرمایا: ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو کوئی تکلیف یا چوٹ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اور جو (گناہ) اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں وہ اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ "وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت"... الآیۃ (یعنی تمہیں جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے کئے ہوئے اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہت گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۰۳۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن بشر العبدی و يعلى بن عبيد عن حجاج بن دينار عن أَبِيْ غَالِبٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ

۱۵۸۴۔ سورۂ زخرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۰۳۹۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک ان میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "ما ضربوه لک الا جدلا۔" (یعنی ان لوگوں نے جو یہ آپ ﷺ سے بیان کیا ہے محض جھگڑنے کی غرض سے بلکہ یہ ہی جھگڑالو)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف حجاج بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور حجاج ثقہ اور مقارب الحدیث ہیں نیز ابوغالب کا نام حزور ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۴۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالملك بن ابراهيم الجدی نا شعبة عن الاعمش ومنصور سمعا ابا الضحى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى

۱۵۸۵۔ سورۂ دخان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۰۔ مسروق کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے قریب زمین میں سے ایسا دھواں نکلے گا کہ اس سے کافروں کے کان بند ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام سا ہو جائے گا۔ مسروق کہتے ہیں کہ اس پر عبداللہؓ غصے ہو گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے (پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے) اور فرمایا: اگر کسی سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا اس کے پاس علم ہو تو بیان کرے یا فرمایا بتا دے اور اگر نہ جانتا ہو تو کہہ دے اللہ جانتا ہے۔ یہ بھی انسان کا علم ہے کہ جو چیز نہیں جانتا۔ اس کے بارے میں کہے کہ "اللہ اعلم" اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے اجرت نہیں مانگتا اور میں اپنے پاس سے بات بنانے والا نہیں۔ اس دھوئیں کی حقیقت یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے تو دعا کی کہ یا اللہ ان پر یوسف کے زمانے کی طرح سات سال کا قحط نازل کر۔ چنانچہ قحط آیا، اور سب چیزیں ختم ہو گئیں۔ یہاں تک کہ کھالیں اور مردار کھانے لگے

اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ

اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ ہڈیاں بھی کھانے لگے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر زمین سے ایک دھواں نکلنے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابوسفیان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی کہ آپ ﷺ کی قوم ہلاک ہوگئی ہے۔ "یوم تاتی السماء بدخان مبین" ......الآیۃ (یعنی جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے) منصور کہتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (وہ لوگ دعا کریں گے) "ربنا اکشف عنا العذاب"......الآیۃ (یعنی اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو دور کردے) کیونکہ قیامت کا عذاب تو دور نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی یہ آیت بھی عبداللہؓ کے قول کی تائید کرتی ہے) عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ بطشہ، ❶ لزام اور دخان کے عذاب گزر چکے ہیں۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ چاند کا پھٹنا بھی گزر گیا۔ اور پھر ان دونوں میں سے ایک یہ بھی کہتے ہیں کہ روم کا غالب ہونا بھی گزر گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ لزام سے مراد جنگ بدر کے موقع پر جو لوگ قتل ہوئے وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۱۔ حدثنا الحسين بن حريث نا وكيع عن موسى بن عبيدة عن يزيد بن ابان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ

۳۰۴۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مؤمن کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں اس کی موت پر روتے ہیں۔ چنانچہ کفار کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "فمابکت علیھم السمآء"..... الآیۃ (یعنی نہ ان پر آسمان رویا نہ زمین اور نہ ہی وہ مہلت پانے والے تھے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید رقاشی ضعیف ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

۱۵۸۶۔ سورۂ احقاف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۲۔ حدثنا علی بن سعيد الكندي نا ابو محياة عن عبد الملك بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نُصْرَتِكَ

۳۰۴۲۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن سلامؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ عبداللہ کہنے لگے آپ کی مدد کے لئے۔ حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ

❶ اس سے مراد غزوۂ بدر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے "یوم نبطش البطشۃ الکبری" (ترجمہ: جس دن ہم ان کی سخت پکڑ کریں گے)۔ واللہ اعلم (مترجم)

قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُاللّٰهِ فَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيٰتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَّغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ

آپ جائیں اور لوگوں کو مجھ سے دور رکھیں کیونکہ آپ کا باہر رہنا میرے لئے اندر رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ لوگوں زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا اور میرے بارے میں کئی آیات نازل ہوئیں چنانچہ "**وشهد شاهد من بني اسرآئيل**"......الآیة (یعنی بنی اسرائیل میں سے ایک گواہی دینے والے نے اس کے مثل گواہی دی اور ایمان لایا (لیکن) تم لوگوں نے تکبر کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے) اور "**كفى بالله شهيدًا بيني وبينكم**" (یعنی اللہ ہی میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) یہ دونوں آیتیں میرے ہی بارے میں نازل ہوئیں۔ (اور جان لو) کہ تم سے اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں جس میں تمہارے نبی رہے پڑوسی ہیں۔ لہٰذا تم لوگ اس شخص (عثمانؓ) کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگوں نے اسے قتل کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے اور تم لوگوں پر اللہ کی وہ تلوار نکل آئے گی جو چھپی ہوئی تھی اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس یہودی ❶ اور عثمان دونوں کو قتل کر دو۔

یہ حدیث غریب ہے اسے شعیب بن صفوان بھی عبدالملک بن عمیر سے وہ ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے نقل کرتے ہیں۔

۳۰۴۳۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود ابوعمرو البصری نا محمد بن ربیعة عن ابن جریج عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا

۳۰۴۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل دیکھتے تو اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو خوش ہو جاتے۔ میں نے آپ ﷺ سے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: معلوم نہیں شاید یہ اسی طرح ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**فلما راوه عارضا مستقبل**"۔ الآیة (یعنی جب ان لوگوں (قوم عاد) نے ابر کو اپنے کھیتوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہیں جو ہم پر برسنے والے ہیں۔ ❷

---

❶ حضرت عبداللہ بن سلام یہودیوں کے بڑے عالم تھے جو سب یہودیوں سے پہلے ایمان لائے۔ (مترجم) ❷ یعنی آنحضرت ﷺ خوف میں مبتلا ہو جاتے کہ کہیں یہ ویسا ہی عذاب نہ ہو جیسا کہ قوم عاد پر آیا تھا۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۴۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم عن داؤد عن الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهٗ مِنَّا اَحَدٌ وَّلٰكِنْ اَفْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَیْلَةٍ وَّ هُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِیْلَ اسْتُطِیْرَ مَا فُعِلَ بِهٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَیْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحْنَا وَكَانَ فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهٖ یَجِیْئُ مِنْ قِبَلِ حِرَآءَ قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِیْ كَانُوْا فِیْهِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ فَاَتَیْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَیْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَ اٰثَارَ نِیْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِیُّ وَ سَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِیْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ یَقَعُ فِیْ اَیْدِیْكُمْ اَوْ فَرَمَا كَانَ لَحْمًا وَّ كُلُّ بَعْرَةٍ اَوْرَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۴۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ جس رات جن آئے تھے کیا آپ لوگوں میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ لیکن ایک مرتبہ مکہ میں آنحضرت ﷺ گم ہو گئے ہم لوگ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا ہے یا کوئی اغوا کر کے لے گیا ہے وہ رات بہت بری گزری جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ صبح ہی صبح غار حراء کی طرف سے آ رہے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے اپنی گھبراہٹ بیان کی تو فرمایا کہ میرے پاس ایک جن مجھے بلانے کے لئے آیا تھا۔ میں وہاں چلا گیا اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ ﷺ ہمیں لے گئے اور ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے پھر جنوں نے آنحضرت ﷺ سے توشہ مانگا وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جائے گا تمہارے لئے ہوگی اور خوب گوشت لگا ہوا ہوگا۔ اور ہر اونٹ کی مینگنیاں اور گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ ❶

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۴۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزهری عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً

۱۵۸۷۔ سورۂ محمد (ﷺ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۵۔ حضرت ابوہریرہؓ، "واستغفر لذنبک" ..... الآیۃ (یعنی اپنے گناہوں اور مؤمن مردوں وعورتوں کے لئے مغفرت مانگئے) کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔ محمد بن عمر بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

---

❶ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس رات کے متعلق متعارض احادیث منقول ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ جن میں ان کے موجود ہونے کا ذکر ہے وہ صرف باعتبار آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے ہیں کیونکہ وہ مجمع جن میں حاضر نہیں ہوئے تھے لہٰذا کئی روایات میں کہتے ہیں کہ وہ ساتھ نہیں تھے کیونکہ وہ تو دور ہی بیٹھے رہے۔ یعنی جانا نہ جانا برابر تھا۔ پھر یہ بھی احتمال ہے کہ یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا ہے کہ ایک میں وہ موجود ہوں اور دوسرے میں نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

۳۰۴۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا شيخ من اهل المدينة عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن أبيه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَ قَوْمُهٗ هٰذَا وَ قَوْمُهٗ

۳۰۴۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وان تتولوا یستبدل قوما"۔ الآیۃ (یعنی اگر تم لوگ روگردانی کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ: ہماری جگہ کون لوگ آئیں گے؟ آپ ﷺ نے سلمانؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ عبدالرحمٰن بن جعفر بھی یہ حدیث علاء بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۴۷۔حدثنا علي بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر نا عبدالله بن جعفر بن نجيح عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَ أَصْحَابُهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ

۳۰۴۷۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم لوگ روگردانی کریں گے تو وہ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا وہ کون لوگ ہیں جو ہماری طرح نہیں ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ آنحضرت ﷺ کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے سلمان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اس کے ساتھی۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (بلند ستارہ) میں بھی لٹکا ہوتا تو اہل فارس میں سے چند لوگ اسے لے آتے۔

عبداللہ بن جعفر بن نجیح، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ روایت کرتے ہیں پھر علی یہی حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے اور وہ عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے نقل کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۸۸۔سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۴۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن ابيه قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ

۳۰۴۸۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ کہا۔ آپ ﷺ چپ رہے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا۔ پھر (اپنے آپ سے) کہنے لگے اے ابن خطاب تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضرت (ﷺ) کو تین مرتبہ سوال

أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِاَنْ يَّنْزِلَ فِيْكَ الْقُرْاٰنُ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَّا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَامَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

کر کے تنگ کیا اور کسی مرتبہ بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا تو اسی لائق ہے کہ تیرے متعلق قرآن نازل ہو۔ کہتے ہیں کہ میں ابھی ٹھہرا بھی نہیں تھا۔ کہ کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے بلا رہا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ یہ ہے:"انا فتحنالک فتحامبینا" (یعنی بے شک ہم نے آپ ﷺ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۴۹۔حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ لَكَ اللّٰهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيْمًا

۳۰۴۹۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی "ليغفرلک الله"......الآیۃ (ترجمہ: تا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے) تو آپ ﷺ حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ مجھے زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی تو صحابہ نے عرض کیا یہ خوشگوار بات مبارک ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے متعلق تو بتا دیا لیکن معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔"ليدخل المؤمنين والمؤمنات...... سے فوزًا عظيمًا" تک۔ (تا کہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تا کہ ان کے گناہ دور کر دے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۰۔حدثنا عبد بن حميد قال ثني سليمان بن حرب نا حَمَّاد بن سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْاٰيَةَ

۳۰۵۰۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تنعیم کے پہاڑ سے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی طرف اسی کافر نکلے۔ صبح کی نماز کا وقت تھا وہ لوگ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو قتل کر دیں لیکن سب کے سب پکڑے گئے اور آنحضرت ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "و هو الذی کف ایدیهم" ......الآیۃ (یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے تم سے اور تمہارے ان سے ہاتھ روک دیئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵۱۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصري نا سفيان بن حبيب عن شعبة عن ثوير عن ابيه عن الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

۳۰۵۱۔ حضرت ابی بن کعبؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ "والزمهم كلمة التقوى" (ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا) میں کلمة تقوی سے مراد لا اله الا اللہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے اسی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسے اسی سند سے مرفوع جانا۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

۱۵۸۹۔ سورۂ حجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۵۲۔ حدثنا محمد بن المثنى نا مومل بن اسماعيل نانافع بن عمر بن جميل الجمحي قال ثنا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ثني عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يٰۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمَعْ كَلَامُهٗ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ

۳۰۵۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے اور عمرؓ کہنے لگے کہ انہیں عامل نہ بنائیے۔ چنانچہ دونوں میں تکرار ہوگئی یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئیں۔ ابوبکرؓ، عمرؓ سے کہنے لگے کہ تمہارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے وہ کہنے لگے نہیں میری قطعاً یہ نیت نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "يآيها الذين آمنوا لاترفعوا اصواتكم"..... الآیۃ (یعنی اے ایمان والو اپنی آوازیں رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو) راوی کہتے ہیں کہ پھر عمرؓ کا یہ حال تھا کہ اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی بات کرتے تو ان کی آواز اس وقت سنائی نہ دیتی جب تک سمجھا کر بات نہ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ زبیر نے اپنے دادا ابوبکرؓ کا اس حدیث میں ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۰۵۳۔ حدثنا ابوعمار الحسين ابن حريث نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ

۳۰۵۳۔ حضرت براء بن عازبؓ "ان الذين ينادونك"...... الآیۃ (یعنی جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں) کا سبب نزول بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میری تعریف عزت اور میری

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِیْ زَيْنٌ وَ اِنَّ ذَمِّی شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مذمت ذلت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شان تو اللہ کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵۴۔ حدثنا ابوسلمة يحيی بن خلف نا بشر بن المفضل عن داوٗد بن ابی هند عن الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰی بِبَعْضِهَا فَعَسٰی اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

۳۰۵۴۔ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کے دو دو تین تین نام ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض ناموں سے پکارا جانا وہ اچھا نہیں سمجھتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تنابزوا بالالقاب" (یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابوسلمہ، بشیر بن مفضل سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ ابوجبیرہ بن ضحاک سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابوجبیرہ، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

۳۰۵۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن المستمر بن الريان عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ قَرَءَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْيُطِيْعُكُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰی اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمِ

۳۰۵۵۔ حضرت ابونضرہؓ فرماتے ہیں کہ ابوسعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی۔ "واعلموا ان فیکم رسول اللّٰہ"......الآیۃ (یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر آپ ﷺ ان میں تمہارا کہنا مانیں تو تم لوگوں کو بڑا ضرر پہنچے۔ اور فرمایا: یہ آیت تمہارے نبی ﷺ پر اس وقت نازل کی گئی۔ جب کہ تمہارے ائمہ اور اس امت کے بہترین لوگ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اگر آنحضرت ﷺ بہت سی چیزوں میں تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو تم لوگ مصرت میں پڑ جاؤ گے تو آج تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے مستمر بن ریان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں۔

۳۰۵۶۔ حدثنا علی بن حجر نا عبداللّٰه بْنُ جعفر نا عبداللّٰه بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْاَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّتَقِیٌّ كَرِيْمٌ عَلَی اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَيِّنٌ عَلَی اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْاٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

۳۰۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے تکبر کرنا دور کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کے نزدیک نیک، متقی اور کریم ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ کے نزدیک بدکار، بدبخت اور ذلیل ہے۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر"......الآیۃ (یعنی اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنایا

أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ شریف وہی ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے اور خبر رکھنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے روایت کے متعلق صرف اسی سند سے جانتے ہیں عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن معین اور کئی راوی انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۷۔ حدثنا الفضل بن سهل البغدادي الاعرج وغير واحد قالوا نا يونس بن محمد عن سلام بن ابي مطيع عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى

۳۰۵۷۔ حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسب مال اور کرم تقویٰ ہے۔

یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف سلام بن ابی مطیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَةُ قٓ

۱۵۹۰۔ سورۂ ق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۵۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا شيبان عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ

۳۰۵۸۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ (یعنی اور ہے تو لاؤ) اور اس وقت تک اسی طرح (هل من مزيد) کہتی رہے گی جب تک اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم نہیں رکھیں گے قدم رکھتے ہی وہ کہنے لگے گی۔ تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور پھر ایک دوسرے میں گھس جائے گی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

۱۵۹۱۔ سورۂ ذاریات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۵۹۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن سلام عن عاصم بن ابي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ

۳۰۵۹۔ حضرت ابووائل قبیلہ ربیعہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں مدینہ آیا تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں بھی اس کی طرح ہو جاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ قوم عاد کا قاصد کیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اچھے واقف کار سے آپ کا واسطہ پڑا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب قوم عاد پر قحط پڑا تو

فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَاكُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُلَهُ الْخَمْرَالَّذِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْاِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَاتَذَرْ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَءَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ

قیل (ایک شخص کا نام) کو بھیجا گیا وہ بکر بن معاویہ کے یہاں ٹھہرا۔ اس نے اسے شراب پلائی اور دو (مشہور) باندیاں اس کے سامنے گانے لگیں پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کا ارادہ کر کے نکلا اور چل دیا۔ پھر دعا کی کہ یا اللہ میں کسی بیماری کے علاج یا کسی قیدی کو چھڑانے کے لئے نہیں آیا کہ میں فدیہ دوں۔ لہٰذا تو اپنے بندے کو جو پلاتا ہو پلا۔ ساتھ ہی ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا اس طرح وہ بکر بن معاویہ کے شراب پلانے کا شکریہ ادا کرتا تھا۔ پھر اس کے لئے کئی بدلیاں آئیں جن میں سے اس نے ایک کالی بدلی پسند کی پھر کہا گیا کہ جلی ہوئی راکھ لے لو جو قوم عاد کے کسی فرد کو نہ چھوڑے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم عاد پر صرف اس انگوٹھی کے حلقے کے برابر ہوا چھوڑی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اذارسلنا علیھم الریح... الآیہ (اور جب ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی وہ جس چیز پر سے گزرتی اسے اس طرح کر دیتی جیسے گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔)

یہ حدیث کئی راوی سلام ابومنذر سے وہ عاصم بن ابی النجود سے وہ ابووائل سے اور وہ حارث بن حسان سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

۳۰۶۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا زيد بن حباب نا سلام بن سليمان النحوى ابوالمنذرنا عاصم بن ابى النجود عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَ اِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ عَمْرَوا بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ نَحْوًا مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ

۳۰۶۰۔ حضرت حارث بن یزید بکری کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور کالے جھنڈے لہرا رہے تھے اور بلال تلوار لٹکائے آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ، عمرو بن عاص کو کسی علاقے میں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پھر سفیان بن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

۱۵۹۲۔ سورۂ طور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۶۱۔ حدثنا ابوهشام الرفاعى نا ابوفضيل عن رشدين بن كريب عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ

۳۰۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستاروں کے بعد (یعنی فجر سے پہلے) دو سنتیں اور سجود (مغرب) کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

بعد بھی دو رکعت منقول ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن فضیل کی روایت سے اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ وہ رشدین بن کریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ محمد اور رشدین بن کریب میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ تو فرمایا: دونوں ایک جیسے ہی ہیں لیکن محمد میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ دونوں ایک جیسے ہیں لیکن رشدین میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵۹۳۔ سورۂ نجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۶۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف عن مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى اِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقُ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَالَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَاَرْعَدَهَا وَ قَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

۳۰۶۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (یعنی شب معراج میں) اور منتہیٰ سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف زمین سے چڑھا اور اس سے زمین کی طرف اترا جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور نبی کو نہیں دیں۔ آپ ﷺ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ کی امت کے سارے کبیرہ گناہ بخش دیئے گئے بشرطیکہ وہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں پھر ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی "اذیغشی السدرۃ مایغشی" (جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں) اور فرمایا کہ سدرہ چھٹے آسمان پر ہے سفیان کہتے ہیں کہ وہ لپٹنے والی چیز سونے کے پروانے تھے اور پھر ہاتھ ہلا کر بتایا کہ اس طرح اڑ رہے تھے۔ مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مخلوق کے علم کی انتہاء ہے اس کے بعد کوئی کسی چیز کے متعلق نہیں جانتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَقَالَ اَخْبَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

۳۰۶۳۔ شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیشؓ سے "فکان قاب" الآیۃ (یعنی پھر اور نزدیک آیا اور دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم) کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: ابن مسعودؓ نے مجھے

● سدرۃ: بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی انتہاء کی جگہ کے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ یہ ایک بیری کا درخت ہے۔ چنانچہ جو بھی احکام وارزاق آتے ہیں وہ پہلے اس تک پہنچتے ہیں اور پھر زمین پر آتے ہیں۔ اسی طرح جو اعمال اوپر جاتے ہیں وہ بھی پہلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتے ہیں، پھر وہاں سے اوپر اٹھا لئے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی جِبْرَائِیْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیل کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۶۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سُفْیَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْیَتَهٗ وَکَلَامَهٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسٰی وَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ یَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِیْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ اَوْ کَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ وَلٰکِنَّهٗ رَاٰی جِبْرَائِیْلَ لَمْ یَرَهٗ فِیْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِیْ جِیَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ

۳۰۶۴۔ شعبی کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی عرفات میں کعبؓ سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے (ابن عباس) کعب سے کوئی بات پوچھی تو وہ تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ کعبؓ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو محمد (ﷺ) اور موسیٰ پر تقسیم کیا۔ چنانچہ موسیٰ سے اللہ نے دو مرتبہ کلام کیا اور محمد ﷺ نے اللہ کا دو مرتبہ دیدار کیا۔ مسروق کہتے ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ فرمانے لگیں کہ تم نے ایسی بات کی ہے جس پر میرا (جسم کا) رواں کھڑا ہوگیا ہے۔ میں نے عرض کیا: تامل کیجئے اور پھر یہ آیت پڑھی۔ "لقد رای من آیات" ... الآیة (یعنی آنحضرت ﷺ نے اپنے پروردگار کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے) فرمانے لگیں: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے وہ تو جبرائیل ہیں۔ تمہیں کس نے بتایا کہ محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا ہے، یا آپ ﷺ نے کوئی ایسی چیز (امت سے) چھپائی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، یا یہ کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم ہے جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے "ان اللہ عندہ علم الساعة"......الآیة (یعنی بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا اور وہی جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا"......) تو وہ شخص جھوٹ باندھتا ہے۔ ہاں البتہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیل کو دیکھا ہے اور انہیں بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ جیاد کے مقام پر کہ ان کے چھ سو پر ہیں جنہوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا ہے۔

داؤد بن ابی ہند بھی ابو ہند سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے چھوٹی ہے۔

۳۰۶۵۔ حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی نا يحيى بن كثير العنبري نا سلم بن جعفر عن الحكم بن ابان عن عكرمة عن ابن عباس قال رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۶۵۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے کہا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے "لاتدرکه ... الآیۃ" (یعنی نظر اس کا ادراک نہیں کر سکتی ...) ابن عباسؓ کہنے لگے تیرا ستیاناس ہو یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے بلکہ محمد (ﷺ) نے تو اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔

۳۰۶۶۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابن عباسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۶۔ حضرت ابن عباسؓ "ولقد رآه نزلة ..." الخ (یعنی انہوں نے اسے ایک اور مرتبہ بھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا پھر اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی پھر دونوں کے درمیان دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا) ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔

۳۰۶۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق وابن ابي رزمة وابونعيم عن اسرائيل عن سماك بن حرب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۷۔ حضرت ابن عباسؓ "ماکذب الفواد ماراى" (یعنی دل نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔

۳۰۶۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع ويزيد بن هارون عن يزيد بن ابراهيم التستري عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَوْ اَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۸۔ حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ سے عرض کیا کہ اگر میں آنحضرت ﷺ کو پاتا تو آپ ﷺ سے ایک سوال پوچھتا۔ ابوذرؓ نے پوچھا کہ کیا پوچھتے؟ کہنے لگے: پوچھتا کہ کیا محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا آپ ﷺ نے جواب دیا وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

۳۰۶۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيدالله بن ابي

۳۰۶۹۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ "ماکذب الفواد"...

زمة عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن عمرو بن دینار عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عبدالرحمن بن یزید عن عَبْدِاللّٰہِ مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی فَقَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّۃٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْمَلَأَ مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الآیۃ کی تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو ان کے وجود نے آسمان و زمین کا احاطہ کر لیا تھا۔

۳۰۷۰۔حدثنا احمد بن عثمان ابو عثمان البصری نا ابو عاصم عن زکریا بن اسحاق عن عمرو بن دینار عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا

۳۰۷۰۔حضرت ابن عباسؓ "الذین یجتنبون کبائر الاثم" الآیۃ (یعنی وہ لوگ ایسے ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ)● اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اگر تو بخشتا ہے تو سب گناہ بخش دے تیرا کون سا ایسا بندہ ہے جو گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵۹۴۔سورۂ قمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۷۱۔ حدثنا علی بن حجرنا علی بن مسہر عن الاعمش عن ابراھیم عن اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَیْنِ فَلْقَۃٌ مِنْ وَّرَآءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَۃٌ دُوْنَہٗ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْھَدُوْا یَعْنِیْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۱۔حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ (آپ ﷺ کے معجزے سے) چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس پار اور دوسرا اس پار۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا۔ یعنی آنحضرت ﷺ اس سے یہ مراد لیا کرتے تھے "اقتربت الساعۃ"......الآیۃ (ترجمہ: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔)

۳۰۷۲۔حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَھْلُ مَکَّۃَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَکَّۃَ مَرَّتَیْنِ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰی قَوْلِہٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

۳۰۷۲۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو چاند مکہ میں دو مرتبہ پھٹا (دو ٹکڑے ہوا) پھر یہ آیات "اقتربت الساعۃ" سے "سحر مستمر" تک نازل ہوئیں (یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور چاند شق ہو گیا اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا

● کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کے لئے اس آیت میں بشارت ہے کہ اس کے صغائر معاف کر دیئے جائیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

جاتا ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن ابن ابی نجیح عن مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا

۳۰۷۳۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن الاعمش عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا

۳۰۷۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چاند پھٹا تو آپ ﷺ نے ہمیں گواہ ٹھہرایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن کثیرنا سلیمان بن کثیر عن حصین عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَارَ فِرْقَتَیْنِ عَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ سَحَرَنَا فَمَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْحَرَ النَّاسَ کُلَّهُمْ

۳۰۷۵۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چاند شق ہوا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر۔ اس پر کفار کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بعض کہنے لگے کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو سب لوگوں پر تھوڑی جادو کر سکے گا۔ ●

یہ حدیث بعض حضرات حصین سے وہ جبیر سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا جبیر بن مطعم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۰۷۶۔ حدثنا ابو کریب وابو بکر بندار قالا نا وکیع عن سفیان عن زیاد بن اسمٰعیل عن محمد بن عباد بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِکُوْا قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ

۳۰۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون" ..... الآیہ (یعنی جس دن یہ لوگ اپنے منہ کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو ہم نے ہر چیز تقدیر کے مطابق پیدا کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

● پھر کفار نے ان لوگوں سے بھی پوچھا جو ان دنوں سفر میں گئے ہوئے تھے کہ کیا چاند شق ہوا تھا۔ انہوں نے بھی اس معجزے کی گواہی دی۔ (مترجم)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۷۷۔ حدثنا عبدالرحمٰن بن واقد ابومسلم نا الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

۱۵۹۵۔ سورۂ رحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۷۷۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ صحابہؓ کی طرف آئے اور سورۂ رحمٰن شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی صحابہؓ چپ رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنوں کے ساتھ پڑھی تھی تو ان لوگوں نے تم سے بہتر جواب دیا چنانچہ جب میں "فبای الاء"..... الآیة پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ زہیر بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ احمد بن زہیر کا خیال ہے کہ زہیر بن محمد وہ نہیں ہیں جو شام کی طرف گئے ہیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں بلکہ شاید یہ کوئی اور ہیں۔ اور لوگوں نے ان کا نام بدل دیا ہے کیونکہ لوگ ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ شام کے لوگ زہیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اہل عراق ان میں سے ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو صحت کے قریب ہوتی ہیں۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۷۸۔ حدثنا ابوکریب نا عبدة بن سلیمان وعبدالرحیم بن سلیمان عن محمد بن عمرو قال نا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

۱۵۹۶۔ سورۂ واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز (جنت) تیار کی ہے۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے نہ کسی کان نے (اس کے متعلق) سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "فلاتعلم نفس" ..... الآیة (یعنی کوئی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا چیز تیار کی گئی ہے جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے) اور جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سائے میں چلنے لگے تو سو سال تک چلنے کے باوجود بھی اسے طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وظل ممدود" (یعنی طویل سایہ ہے) اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے لہذا

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "فمن زحزح عن النار"..... الآیۃ یعنی جو شخص دوزخ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ

۳۰۷۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وظل ممدود وماء مسکوب" (یعنی اور ان کے لئے لمبا لمبا سایہ اور چلتا ہوا پانی ہوگا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۰۸۰۔ حدثنا ابو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

۳۰۸۰۔ حضرت ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے "وفرش مرفوعۃ" (یعنی جنتیوں کے لئے اونچے بچھونے ہوں گے) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسے زمین سے آسمان اور دونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس بلندی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد درجات ہیں۔ یعنی ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے مابین سا فاصلہ ہے۔

۳۰۸۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا اسرائيل عن عبدالاعلى عن ابي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شُكْرَكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا بِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا

۳۰۸۱۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "وتجعلون رزقكم"..... الآیۃ (یعنی تم تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے ہو) پھر فرمایا: یعنی اپنے رزق کا شکر تکذیب کے ساتھ کرتے ہو کہ فلاں ستارے وغیرہ کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان بھی عبدالاعلیٰ سے یہی حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۳۰۸۲۔ حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث الخزاعي المروزي نا وكيع عن موسى بن عبيدة عن يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً قَالَ اِنَّ مِنَ

۳۰۸۲۔ حضرت انسؓ "انا انشأنٰھن"..... الآیۃ (یعنی ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے) کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ خاص طور پر بنائی جانے والی عورتیں وہ ہیں جو دنیا میں بوڑھی، عمش ● اور رمص ● تھیں۔

● عمش کے معنی چندھیا ہونے کے آتے ہیں۔ (مترجم) ● رمص سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی آنکھوں سے کیچڑ بہتا رہتا ہے۔ (مترجم)

الْمُنْشَآتِ اللَّلاتِیْ کُنَّ فِی الدُّنْیَا عَجَائِزُ عُمْشًا رُمْصًا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی دونوں محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۳۰۸۳۔ حدثنا ابو کریب نا معاویة بن هشام عن شیبان عن ابی اسحٰق عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ

۳۰۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ فرمایا: مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالح بھی یہ حدیث ابواسحاق سے اور وہ ابوجحیفہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر کوئی راوی ابواسحاق سے ابومیسرہ کے حوالے سے تھوڑی سی حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵۹۷۔ سورۂ حدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۸۴۔ حدثنا عبد بن حمید و غیر واحد المعنٰی و احد قالوا نا یونس بن محمد نا شیبان بن عبدالرحمٰن عن قتادة قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُهُ اللّٰهُ اِلٰی قَوْمٍ لَایَشْکُرُوْنَهٗ وَلَایَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِیْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّکْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ کَمْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ سَمَائَیْنِ مَابَیْنَهُمَا مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَّا بَیْنَ کُلِّ سَمَائَیْنِ مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ

۳۰۸۴۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ بادل آ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بادل زمین کو سیراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں کی طرف ہانکتے ہیں جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور اسے پکارتے نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُمَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالَّذِیْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالَّذِیْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰی بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ

عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس سے اوپر دو آسمان ہیں جن کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنوائے اور بتایا کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے کے برابر فاصلہ ہے۔ پھر پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے اور وہ آسمان سے اتنا دور ہے جتنا زمین سے آسمان۔ پھر پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ زمین ہے۔ پھر پوچھا: معلوم ہے کہ اس کے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کے نیچے دوسری زمین ہے اس کے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سات زمینیں گنوائیں۔ اور بتایا کہ ہر دو کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم لوگ نیچے کی زمین کی طرف رسی پھینکو گے تو وہ اللہ تک پہنچے گی۔ اور یہ آیت پڑھی "ھو الاول و الآخر و الظاھر" ..... الآیۃ (یعنی وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے ہے اور وہی ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔)

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایوب، یونس بن عبید اور علی بن یزید سے منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس رسی کا اللہ کا علم، اس کی قدرت اور حکومت تک پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ کا علم اس کی قدرت اور حکومت ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں بتایا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

۱۵۹۸۔ سورۂ مجادلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۸۵۔ حدثنا عبد بن حميد والحسن بن علي الحلواني المعنى واحد قالانا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء

۳۰۸۵۔ حضرت سلمہ بن صخر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا مرد ہوں جسے عورتوں سے جماع کی (وہ طاقت) عطا کی گئی ہے جو کسی اور کو نہیں دی گئی۔ چنانچہ جب رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر

عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاۤءِ مَالَمْ يُوْتَى غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِّنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلِيْ فَاَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُّدْرِكَنِي النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدِمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ اِنْطَلِقُوْا مَعِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرُهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَالَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ خَبَرِيْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَااَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِيْ بِيَدِيْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِيْ مَا اَصَابَنِيْ اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰى مَالَنَا عَشَاۤءٌ قَالَ اِذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَاۤئِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِيْ فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ

لیا تا کہ ● رمضان ٹھیک سے گزر جائے اور ایسا نہ ہو کہ میں اس سے رات کو جماع شروع کروں اور دن ہو جائے اور میں اسے چھوڑ بھی نہ سکوں۔ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کی کوئی چیز منکشف ہوگئی پھر میں نے اس کے ساتھ جماع کیا اور صبح ہوئی تو اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں بتا کر کہا کہ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تا کہ میں آپ ﷺ کو اپنے اس فعل کے متعلق بتاؤں۔ وہ کہنے لگے: نہیں اللہ کی قسم ہم ڈرتے ہیں کہ ہمارے متعلق قرآن نازل ہو یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کوئی ایسی بات کہہ دیں کہ جس کی وجہ سے ہم پر عار باقی رہے۔ لہٰذا تم خود جا کر جو مناسب ہو عرض کر دو۔ فرماتے ہیں کہ میں نکل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے (قصہ سننے کے بعد) فرمایا: کیا تم ہی نے ایسا کیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح پوچھا تو میں نے عرض کیا جی ہاں اور یہ میں حاضر ہوں مجھ پر اللہ کا حکم جاری کیجئے میں اس پر صبر کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کیا کہ: اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا سوائے اپنی اس گردن کے میں کسی اور کا مالک نہیں ہوں۔ فرمایا: تو پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مصیبت بھی تو روزوں ہی کی وجہ سے آئی ہے۔ فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہم خود آج رات بھوکے رہے ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بنو زریق سے زکوۃ وصول کرنے والے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں دے اور پھر اس میں سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو پھر جو بچ جائے اسے اپنے اور عیال پر خرچ کر لو۔ فرماتے ہیں۔ کہ پھر میں اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں نے تم لوگوں کے پاس تنگی اور بری تجویز پائی جبکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی زکوۃ مجھے دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

● یعنی انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح حرام ہے۔ (مترجم)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَلِیْ
بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا اِلَیَّ فَدَفَعُوْهَا اِلَیَّ

یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ان کا کہنا ہے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں۔ اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۰۸۶۔ حدثنا عبد بن حميدنا يونس عن شيبان عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوْهُ عَلَیَّ فَرَدُّوْهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّام عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَاِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ

۳۰۸۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کے پاس آیا اور کہا: السام علیکم (یعنی تم پر موت آئے) صحابہؓ نے اسے جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ اس نے ایسی ایسی بات کہی ہے اسے میرے پاس لاؤ۔ جب اسے لائے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا اس نے بتایا کہ ہاں السام علیکم کہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اہل کتاب میں سے جو بھی سلام کرے اسے یہ جواب دیا کرو کہ "علیک ما قلت" (یعنی جو تو نے کہا تجھ ہی پر ہو) پھر یہ آیت پڑھی "واذا جاء وک حیوک"......الآیة (یعنی جب وہ لوگ اہل کتاب آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمارے اس طرح کہنے پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۷۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم نا عبيدالله الاشجعیؒ عن سفيان الثوری عن عثمان بن المغيرة الثقفی عن سالم بن ابی الجعد عن علی ابن علقمة الاَنْمَارِیِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِیَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰى دِيْنَارٌ قُلْتُ لَايُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ

۳۰۸۷۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "یٰایھا الذین آمنوآ اذا ناجیتم الرسول"......الآیة (یعنی اے ایمان والو! جب تم رسول (ﷺ) سے سرگوشی کیا کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مشورہ کیا کہ صدقہ کی کتنی مقدار مقرر کی جائے۔ ایک دینار؟ میں نے عرض کیا: لوگ ایک دینار نہیں دے سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نصف دینار۔ عرض کیا: آدھا بھی نہیں دے سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کتنا مقرر کیا جائے؟ میں نے عرض کیا: ایک جو۔ فرمایا: تم تو بہت کمی کرنے والے ہو۔ اس پر یہ آیت

تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةَ قَالَ فَبِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

نازل ہوئی "ءَ أشفقتم ان تقدموا" الآیۃ (یعنی کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے خیرات دینے سے ڈر گئے۔ چنانچہ جب تم نے نہ کیا تو اللہ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی لہٰذا تم نماز کے پابند رہو... الخ) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے اس امت پر تخفیف کر دی (یعنی یہ منسوخ ہو گیا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ایک جو سے مراد جو کے برابر سونا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

۱۵۹۹۔ سورۂ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹ کر جلا دیا۔ اس مقام کا نام بویرہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ماقطعتم من لينة او تركتموها" الآیۃ (یعنی جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ خدا ہی کے حکم کے مطابق ہے اور تاکہ وہ کافروں کو ذلیل کرے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَأُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا الْآيَةَ

۳۰۸۹۔ حضرت ابن عباسؓ "ماقطعتم من لينة او تركتموها" الآیۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لینہ کھجور کا درخت ہے اور "وليخزي الفاسقين" سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان (یہودیوں) کو ان کے قلعوں سے اتارا پھر جب ان کے درختوں کے کاٹنے کا حکم ہوا تو ان کے دلوں میں خیال آیا کہ ہم نے کچھ درخت کاٹے ہیں اور کچھ چھوڑ دیے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جو درخت ہم نے کاٹے ہیں ان کا کاٹنا باعث ثواب اور جو چھوڑ دیے ہیں ان پر عذاب ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ماقطعتم من لينة" الآیۃ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اسے حفص بن غیاث سے اور وہ حبیب بن ابی عمرہ سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم سے اسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے۔

۳۰۹۰۔ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن فضیل بن غزوان عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِبَاتَ بِهٖ ضَیْفٌ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْیَانِهٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ نَوِّمِی الصِّبْیَةَ وَاَطْفِیءِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِیْ لِلضَّیْفِ مَاعِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس ایک مہمان آیا تو اس کے پاس صرف اتنا ہی کھانا تھا کہ خود کھا سکے اور بچوں کو کھلا سکے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر کے جو کچھ ہے مہمان کے آگے رکھ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ویؤثرون علی انفسهم ولو کان"... الآیة (ترجمہ: اور وہ اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگر چہ ان پر فاقہ ہی ہو۔)

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۹۱۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو بن دینار عن الحسن بن محمد هوابن الحنفیة عن عبیداللّٰه بن ابی رافع قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَّعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَیْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَکَّةَ یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا حَاطِبُ قَالَ لَاتَعْجَلْ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَکَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِیْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَکَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَمَا

سورۂ ممتحنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۹۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیرؓ اور مقداد بن اسودؓ کو حکم دیا کہ روضہ خاخ کے مقام پر جاؤ وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ نکلے۔ ہمارے گھوڑے دوڑ لگاتے ہوئے روضہ خاخ کے مقام پر پہنچے تو ہمیں وہ عورت مل گئی ہم نے کہا کہ خط دو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا: تم خط نکالو ورنہ کپڑے اتار دو۔ اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا اور ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا۔ جس میں اس نے آنحضرت ﷺ کے کسی راز کا ذکر کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ کریں۔ میں ایسا شخص ہوں کہ قریش سے ملا ہوا ہوں اور ان میں سے نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اقارب مکہ میں ہیں جو ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ چونکہ میرا ان سے کوئی نسب کا تعلق نہیں لہٰذا میں نے سوچا کہ ان پر احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اقارب کی حمایت کریں۔ اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ اور نہ ہی کفر سے راضی ہو کر کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا

فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عُمَرُ وَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ وَّكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ

یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا: کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰآیہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی" الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ راوی عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علیؓ کے کاتب تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ کئی حضرات یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ابو عبدالرحمن سلمی سے بھی حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حوالے سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض حضرات یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ اس عورت سے کہا کہ خط نکال ورنہ ہم تجھے ننگا کریں گے۔

۳۰۹۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرحمٰن عن معمرعن الزهري عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ اَلْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَّمْلِكُهَا

۳۰۹۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے "یٰآیہا النبی اذاجائک المؤمنات یبایعنک علٰی ان لایشرکن"...... الآیۃ (یعنی اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ ﷺ کے پاس آئیں کہ ان چیزوں پر آپ سے بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولاد لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان بنالیں اور مشروع باتوں میں آپ ﷺ کے خلاف نہیں کریں گی تو آپ ان کو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے) معمر کہتے ہیں کہ ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے ان عورتوں کے علاوہ جو آپ کی ملکیت میں تھیں کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۳۔ حدثنا عبد بن حميدنا ابونعيم نا يزيدابن عبدالله الشيباني قال سمعت شهر بن حوشب قال

۳۰۹۳۔ حضرت ام سلمہ انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ وہ معروف کیا چیز ہے جس میں ہمارے

حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ قَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَاهٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ لَا يَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِیْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِیْ عَلٰی عَمِّیْ وَلَا بُدَّلِیْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰی عَلَیَّ فَعَاتَبْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِیْ فِیْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرَهٗ حَتّٰی السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ اِمْرَاَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِیْ

لئے آپ ﷺ کی نافرمانی کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے کہ تم نوحہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں قبیلے کی عورتیں میرے چچا کی وفات پر میرے ساتھ نوحہ میں شریک تھیں لہذا ان کا بدلہ دینا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا پھر میں نے کئی مرتبہ عرض کیا تو اجازت دے دی کہ ان کے احسان کا بدلہ دے دوں۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی پر نوحہ نہیں کیا اور عورتوں میں سے میرے علاوہ ایسی کوئی عورت باقی نہ رہی جس نے بیعت کی ہو اور پھر نوحہ بھی کیا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے۔ عبداللہ بن حمید کہتے ہیں کہ ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء بنت یزید بن سکن ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٠٩٤۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا محمد بن كثير عن الاوزاعی عن يحيی بن ابی كثير عن ابی سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَاتَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰی فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ

۱۶۰۱۔ سورۃ الصف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۹۴۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ ہم چند صحابہ رسول بیٹھے ہوئے تھے کہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے تو وہی کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "سبح لله مافی السموات وما فی الارض وهو العزيز الحكيم يٰايها الذين آمنوا لم تقولون" ..... (آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔) عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ سورت پڑھ کر سنائی اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عبداللہ بن سلامؓ نے یہ سورت پڑھی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر ابوسلمہ نے ہمارے سامنے تلاوت کی، ابن کثیر کے سامنے اوزاعی نے اور عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ابن کثیر نے پڑھ کر سنائی۔

محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک، اوزاعی سے وہ یحییٰ بن کثیر سے وہ ہلال بن ابی میمونہ سے وہ عطاء سے اور وہ عبداللہ بن سلام سے یا ابوسلمہ کے واسطے سے عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں ولید بن مسلم بھی یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٠٩٥۔ حدثنا علی بن حجر انا عبداللّٰه بن جعفر نی (قال) ثور بن یزید الدیلی عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ یُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِیْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

۱۲۰۲۔ سورۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٣٠٩٥۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے اس کی تلاوت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے "واخرین منهم لما یلحقوابهم" (یعنی اور دوسروں کے لئے بھی جو ان میں سے ہونے والے ہیں اور ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے) تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو اب تک ہم میں شامل نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مسلمان بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ایمان ثریا (ستارہ) میں بھی ہوتا تو ان میں سے چند لوگ اسے حاصل کر لیتے۔

یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ حدیث اور سند سے بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے نیز ابوغیث کا نام سالم ہے وہ عبداللہ بن مطیع کے مولیٰ ہیں۔ ثور بن زید مدنی اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

٣٠٩٦۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا حصین عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِیْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِانْفَضُّوْا اِلَیْهَا

٣٠٩٦۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ کا ایک قافلہ آیا۔ صحابہ اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے اور یہ آیت نازل ہوئی "واذا راواتجارة اولهوًا" (یعنی اور اگر وہ لوگ کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی دینے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن منیع اسے ہشیم سے وہ حصین سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ جابر سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٠٩٧۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللّٰه بن

۱۲۰۳۔ سورۂ منافقون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٣٠٩٧۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا

موسٰی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن زید بن ارقم قال کنت مع عمی فسمعت عبداللہ بن ابی بن سلول یقول لاصحابہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ولئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل فذکرت ذلک لعمی فذکر ذلک عمی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عبداللہ بن ابی واصحابہ فحلفوا ما قالوا فکذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدقہ فاصابنی شیء لم یصبنی شیء قط مثلہ فجلست فی البیت فقال عمی ما اردت الا ان کذبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقتک فانزل اللہ اذا جاءک المنافقون فبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھا ثم قال ان اللہ قد صدقک

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ واپس آئے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں (یعنی صحابہ و مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچا دی۔ اس پر آپ نے مجھے بلوا کر پوچھا۔ میں نے پوری بات بیان کی تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور ان کو سچا تسلیم کر لیا۔ مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ زندگی میں کبھی اتنا دکھ نہیں ہوا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا تو چچا کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں جھٹلا دیں اور تجھ سے خفا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: "اذاجآء ک المنافقون" ....الخ پھر آپ ﷺ نے مجھے بلوایا اور یہ سورت پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی ہے۔

۳۰۹۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللہ بن موسٰی عن اسرائیل عن ابی سعید الازدی عن زید بن ارقم قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان معنا اناس من الاعراب فکنا نبتدر الماء وکان الاعراب یسبقونا الیہ فسبق اعرابی اصحابہ فیسبق الاعرابی فیملأ الحوض ویجعل حولہ حجارۃ ویجعل النطع علیہ حتی یجیء اصحابہ فاتی رجل من الانصار اعرابیا فارخی زمام ناقتہ لتشرب فابی ان یدعہ فانتزع قباض الماء فرفع الاعرابی خشبۃ فضرب بھا راس الانصاری فشجہ فاتی عبداللہ بن ابی راس المنافقین فاخبرہ وکان من اصحابہ فغضب عبداللہ بن ابی ثم قال لاتنفقوا

۳۰۹۸۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے گئے ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی بھی تھے۔ ہم لوگ تیزی سے پانی کی طرف دوڑے دیہاتی ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ایک دیہاتی نے پہنچ کر حوض بھرا اور اس کے گرد پتھر لگا کر اس پر چمڑا ڈال دیا۔ (تاکہ کوئی اور پانی نہ لے سکے) صرف اس کے ساتھی ہی وہاں آئیں۔ ایک انصاری اس کے پاس گیا اور اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دی تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن دیہاتی نے انکار کر دیا۔ اس پر انصاری نے پانی کی روک ہٹا دی (تاکہ پانی بہہ جائے) اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر مار دی جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس آیا یہ قصہ سن کر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے پاس سے چلے جائیں۔ یعنی دیہاتی

عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِہٖ یَعْنِیْ الْاَعْرَابَ وَکَانُوْا یَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ اِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْیَاْکُلْ ھُوَ وَمَنْ عِنْدَہٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلْیُخْرِجِ الْاَعَزُّ مِنْکُمُ الْاَذَلَّ قَالَ زَیْدٌ وَّاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ فَاَخْبَرْتُ عَمِّیْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذَّبَنِیْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّیْ اِلَیَّ فَقَالَ مَآ اَرَدْتَّ اِلٰٓی اَنْ مَقَتَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذَّبَکَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَیَّ مِنَ الْھَمِّ مَا لَمْ یَقَعْ عَلٰٓی اَحَدٍ قَالَ فَبَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِیْ مِنَ الْھَمِّ اِذْ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَکَ اُذُنِیْ وَضَحِکَ فِیْ وَجْھِیْ فَمَا کَانَ یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِھَا الْخُلْدَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَحِقَنِیْ فَقَالَ مَا قَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِیْ شَیْئًا اِلَّا اَنَّہٗ عَرَکَ اُذُنِیْ وَضَحِکَ فِیْ وَجْھِیْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِیْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَہٗ مِثْلَ قَوْلِیْ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُوْرَۃَ الْمُنَافِقِیْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لوگ۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہوا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کھانا اس وقت لے کر جایا کرو جب یہ لوگ جا چکیں۔ تاکہ صرف وہ اور ان کے ساتھی ہی کھا سکیں پھر کہنے لگا کہ جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگوں کو چاہئے کہ ذلیل لوگوں (یعنی اعراب) کو وہاں سے نکال دیں زید کہتے ہیں کہ میں اس وقت آنحضرت ﷺ کے پیچھے سوار تھا میں نے عبداللہ کی بات سن لی اور پھر چچا کو بتا دی۔ چچا نے رسول اللہ ﷺ کو۔ اور آپ ﷺ نے عبداللہ کو بلوایا تو اس نے آکر قسم کھا کر اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سچا سمجھ کر مجھے جھٹلا دیا۔ پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے ناراض ہوں اور آپ ﷺ اور مسلمان تمہیں جھٹلا دیں۔ کہتے ہیں مجھ پر اس کا اتنا رنج طاری ہوا کہ کسی اور کو نہ ہوا ہوگا۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سر جھکائے چل رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرا کان کھینچ کر میرے سامنے ہنسنے لگے۔ مجھے اگر دنیا میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری بھی ملتی تو بھی میں اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا اس وقت ہوا پھر ابوبکرؓ مجھے ملے اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ میں نے کہا: کچھ فرمایا تو نہیں بس میرا کان ملا اور ہنسنے لگے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ پھر عمرؓ مجھ سے ملے انہوں نے بھی اسی طرح پوچھا اور میں نے بھی وہی جواب دیا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سورۂ منافقون پڑھی۔

۳۰۹۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال انبانا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ کَعْبِ نِ الْقُرَظِیَّ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً یُحَدِّثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ

۳۰۹۹۔ حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس سال پہلے زید بن ارقم کے حوالے سے یہ حدیث سنی کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں

فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ مَاقَالَهٗ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ فَقَالُوْا مَا اَرَدْتَ اِلٰى هٰذِهٖ فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بتائی تو عبداللہ نے قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ اس پر میری قوم کے لوگ مجھے ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس جھوٹ بولنے سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور غمگین وحزین ہو کر سو گیا۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: اللہ نے تمہاری بات کی تصدیق کی ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی: "هم الذين يقولون لاتنفقوا علی من عند رسول الله"......الآیۃ (یعنی ان لوگوں پر خرچ مت کرو......الخ)

۳۱۰۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیٰن عن عمرو بن دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو فَقَالَ لَهُ ابْنُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کا واقعہ ہے۔ اس میں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا۔ اس پر مہاجر کہنے لگے اے مہاجرو اور انصاری انصار کو پکارنے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا۔ کیا بات ہے یہ جاہلیت کی پکار کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: (زمانہ جاہلیت کی اس عادت) کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے یہ بات عبداللہ بن ابی نے سنی تو کہنے لگا کہ ان لوگوں نے اس طرح کیا ہے؟ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے معززین، ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ عمرؓ فرمانے لگے: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ اس پر عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک تم اس بات کا اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں پھر اس نے اقرار کیا۔

۳۱۰۱۔ حدثنا عبدبن حمید نا جعفر بن عون انا ابوجناب الکلبی عن الضحاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ

۳۱۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ حج بیت اللہ کے لئے جا سکے یا اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ

عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَيْتَ رَبِّهٖ اَوْيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ عِنْدَالْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ قُرْاٰنًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ

نہ حج کرے اور نہ زکوٰۃ دے تو موت کے وقت اس کی تمنا ہوگی کہ کاش میں واپس دنیا میں چلا جاؤں۔ ایک شخص نے عرض کیا: ابن عباس اللہ سے ڈرو۔ لوٹنے کی تمنا تو کفار کریں گے۔ فرمایا میں تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھتا ہوں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھیں "یاَیُّھا الذین امنوا لاتلھکم اموالکم"...... سے آخر سورت تک (یعنی اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال و اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے۔ اور پھر وہ کہنے لگے کہ اے رب تو نے مجھے کچھ اور دنوں کی مہلت کیوں نہیں دے دی کہ میں خیرات وغیرہ دے دیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اور جب کسی کی (مدت ختم ہو جاتی ہے) اور اس کی موت آجاتی ہے تو اللہ ہرگز اسے مہلت نہیں دیتے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی اچھی طرح خبر ہے) اس شخص نے پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر دو سو درہم یا اس سے زیادہ ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ حج کب فرض ہوتا ہے؟ فرمایا: توشہ اور سواری ہونے پر۔

عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ ثوری سے وہ یحییٰ بن ابی حیہ سے وہ ضحاک سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابوجناب سے وہ ضحاک سے اور وہ ابن عباسؓ سے اسی طرح انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے اور ابوجناب کا نام یحییٰ ہے وہ حدیث میں قوی نہیں۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۰۴۔ سورۂ تغابن
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۰۲۔ حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا سماك بن حرب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ هٰؤُلَاۤءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ

۱۳۰۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے اس آیت کی تفسیر پوچھی "یاَیُّھا الذین امنوا ان من ازواجکم......" (یعنی اے ایمان والو! تمہاری اولاد اور بیویوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں) فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں لیکن انہیں ان کی بیویوں اور اولاد نے روک دیا۔ چنانچہ جب وہ لوگ مدینہ آئے تو دیکھا کہ لوگ دین کو کافی سمجھ گئے ہیں تو چاہا کہ ان کو سزا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الْاٰيَةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فرمائی اور حکم دیا کہ ان سے ہوشیار رہو۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۲۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيدالله بن عبدالله بن ابي ثور قال سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَقَالَ لِيْ وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِيْ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ

۱۶۰۵۔ سورۂ تحریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں کہ ازواج مطہرات میں سے وہ کون ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ "ان تتوبا الی اللّٰہ"... الآیۃ (یعنی اے دونوں بیویو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں) یہاں تک کہ عمرؓ نے حج کیا میں ان کے ساتھ ہی تھا۔ پھر میں نے برتن سے ان کو وضو کرانے کے لئے پانی ڈالنا شروع کیا اور اسی دوران ان سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنینؓ وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمانے لگے تعجب ہے ابن عباسؓ کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمرؓ کو یہ برا لگا لیکن انہوں نے چھپایا نہیں اور فرمایا: وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر قصہ سنانے لگے کہ ہم قریش والے عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے جب ہم لوگ مدینہ آئے تو ایسے لوگوں سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب رہتی تھیں۔ اس وجہ سے ہماری عورتیں بھی ان سے عادتیں سیکھنے لگیں۔ میں ایک دن اپنی بیوی کو غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے یہ بہت ناگوار گزرا وہ کہنے لگی تمہیں کیوں ناگوار گزر رہا ہے اللہ کی قسم ازواج مطہرات بھی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک آپ ﷺ سے (بات کرنا) ترک کر دیتی ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو نقصان میں رہ گئی۔ میں قبیلہ بنو امیہ کے ساتھ عوالی کے مقام پر رہائش پذیر تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا۔ میں اور وہ باری باری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اور ایک دن میں اور دونوں ایک دوسرے کو

النُّزُوْلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَنْزِلُ یَوْمًا وَّیَاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْوَحْیِ وَغَیْرِهٖ وَاَنْزِلُ یَوْمًا فَاٰتِیْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَیْلَ لِیَغْزُوْنَا قَالَ فَجَآءَ نِیْ یَوْمًا عِشَآءً فَضَرَبَ عَلَی الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ قُلْتُ اَجَآءَ تْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ هٗ قَالَ قُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ خَسِرَتْ وَ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّیْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَاۤ اَدْرِیْ هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِیْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَیْتُ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ یَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَاۤ اَجِدُ فَاَتَیْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ اَیْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَاۤ اَجِدُ فَاَتَیْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا قَالَ فَوَلَّیْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ یَدْعُوْنِیْ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَدْ اَذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِیٌٔ عَلٰی رَمْلِ حَصِیْرٍ فَرَاَیْتُ اَثَرَهٗ فِیْ جَنْبَیْهِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَ كَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْرَاَیْتَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا یَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَآئِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ یَوْمًا عَلَی امْرَاَتِیْ فَاِذَا هِیَ

وحی وغیرہ کے متعلق بتایا کرتے تھے ہم لوگوں میں (ان دنوں) اس بات کا چرچا تھا کہ غسان ہم لوگوں سے جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ایک دن میرا پڑوسی آیا اور رات کے وقت میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نکلا تو کہنے لگا کہ ایک بڑی بات ہوگئی ہے میں نے کہا کیا ہوا، کیا غسان آ گیا ہے؟ کہنے لگا: نہیں اس سے بھی بڑا حادثہ ہوا ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حفصہ ناکام اور محروم ہوگئی۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز پڑھی اور کپڑے وغیرہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ جب حفصہؓ کے ہاں پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگی۔ مجھے نہیں معلوم۔ آنحضرت ﷺ اس حجرے میں الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرؓ کے لئے اجازت مانگو وہ اندر گیا اور واپس آ کر بتایا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد چند آدمی بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب بیٹھ گیا لیکن وہی سوچ غالب ہوئی تو دوبارہ اس لڑکے کو اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا۔ میں دوبارہ مسجد کی طرف آ گیا۔ لیکن اس مرتبہ اور شدت سے اس فکر کا غلبہ ہوا اور میں پھر لڑکے کے پاس آیا اور اسے اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس مرتبہ بھی اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جانے کے لئے مڑا تو وفعتہً اس لڑکے نے مجھے پکارا اور کہا کہ اندر چلے جاؤ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں داخل ہوا تو رسول اکرم ﷺ ایک چٹائی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ جس کے نشانات آنحضرت ﷺ کے دونوں جانب واضح تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! دیکھئے ہم قریش والے عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو ہم ایسی قوم سے ملے جن کی عورتیں ان پر حاوی ہوتی ہیں اور ان کی عادتیں ہماری عورتیں بھی سیکھنے لگیں چنانچہ میں ایک مرتبہ اپنی بیوی پر غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے بہت

تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أُهْبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا قَالَ فِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الْآيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

برا لگا تو کہنے لگی کہ تمہیں کیوں برا لگتا ہے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بھی آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں۔اور ایسی بھی ہیں جو پورا پورا دن آنحضرت ﷺ سے خفا رہتی ہیں۔عمر نے عرض کیا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ اس نے کہا ہاں اور ہم میں سے ایسی بھی ہیں جو دن سے رات تک آپ ﷺ سے خفا رہتی ہیں میں نے کہا بے شک تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ برباد ہوگئی۔کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتی کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ اس سے ناراض نہ ہو جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے اس پر رسول اکرم ﷺ مسکرائے۔عمر نے عرض کیا کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کے سامنے کبھی مت بولنا، ان سے کوئی چیز مت مانگنا۔تمہیں جو چیز چاہیے ہو مجھ سے طلب کر لیا کرو اور اس خیال میں مت رہو کہ تمہاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اکرم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے (یعنی اس کی برابری نہ کر) اس مرتبہ رسول اکرم ﷺ دوبارہ مسکرائے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بیٹھا رہوں فرمایا: ہاں۔کہتے ہیں پھر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں تین کھالوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت پر کشادگی (وسعت رزق) کرے۔اس نے فارس اور روم کو اس کی عبادت نہ کرنے کے باوجود خوب مال دیا ہے۔اس مرتبہ آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب کیا تم ابھی تک شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیا ہے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا اور آپ ﷺ کو قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے بتایا کہ جب انتیس ۲۹ دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ ہی سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہ میں تمہارے سامنے ایک بات ذکر کرتا ہوں تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "یاایھا النبی قل لازواجک ان

لَا تُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَّ لَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَنِّتًا

كُنْتُنَّ"۔۔۔ الآیۃ (یعنی اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع دے کر بخوبی رخصت کر دوں اور اگر اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے نیک کرداروں کے لئے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ (ﷺ) اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیں گے چنانچہ میں نے عرض کیا کہ اس میں والدین سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو ترجیح دیتی ہوں۔ معمر کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دوسری بیویوں کو نہ بتایئے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے نہ کہ مشقت میں ڈالنے کے لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۴۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو داود الطيالسي نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۱۶۰۶۔ سورۂ قلم کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۴۔ عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی تو عرض کیا: اے ابو محمد! ہمارے ہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ فرمایا: میری ایک مرتبہ ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہر چیز لکھ دی۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرحمٰن بن

۱۶۰۷۔ سورۂ حاقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۵۔ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کی

سعد عن عمرو بن ابی قیس عن سماك بن حرب عن عبدالله بن عمیرة عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عبدالمطلب زعم انه كان جالسا فی البطحاء فی عصابة و رسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فیهم اذ مرت علیهم سحابة فنظروا الیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تدرون ما اسم هذه قالوا نعم هذا السحاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تدرون كم بعد ما بین السماء والارض قالوا لا والله ماندری قال فان بعد ما بینهما اما واحدة واما اثنتان او ثلث وسبعون سنة والسماء التی فوقها كذلك حتی عد هن سبع سموات كذلك ثم قال فوق السماء السابعة بحر بین اعلاه واسفله كما بین السماء الی السماء وفوق ذلك ثمانیة اوعال بین اظلافهن وركبهن مثل ما بین سماء الی سماء ثم فوق ظهورهن العرش بین اسفله واعلاه مثل ما بین السماء الی السماء والله فوق ذلك

ایک جماعت بطحا۔ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدلی گزری لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں یہ بادل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور مزن عرض کیا جی ہاں مزن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور عنان بھی۔ عرض کیا جی ہاں عنان بھی۔ پھر پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے۔ فرمایا: ان دونوں میں اکہتر ۷۱، بہتر ۷۲ یا تہتر ۷۳ برس کا فرق ہے۔ پھر اس سے اوپر کا آسمان بھی اتنا ہی دور ہے۔ اور اسی طرح ساتوں آسمان گنوائے پھر فرمایا: ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے اس کے نچلے اور اوپر کے کناروں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا۔ اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی طرح ہیں۔ ان کے کھروں اور ٹخنوں کا درمیانی فاصلہ بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا ہے اور ان کی پیٹھ پر عرش ہے اس کے نچلے اور اوپری کنارے کے درمیان بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس کے اوپر اللہ ہے۔

عبد بن حمید، یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن سعد حج کے لئے کیوں نہیں جاتے تا کہ لوگ ان سے یہ حدیث سن سکیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور بھی سماک سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ مرفوع ہے پھر شریک بھی سماک سے اس کا کچھ حصہ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن: بن عبداللہ بن سعد رازی سے یحییٰ بن موسیٰ عبدالرحمٰن بن سعد رازی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خچر پر سوار تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنایا ہے۔

ومن سورة سال سائل

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۶۰۸۔ سورۂ معارج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۶۔ حدثنا ابو کریب نار شدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی

۳۱۰۶۔ حضرت ابوسعیدؓ اس آیت "یوم تکون السماء کالمهل" (یعنی جس دن آسمان مہل کی طرح ہو جائے گا) کی تفسیر

الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ

آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مہل ● سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔

سُوْرَةِ الْجِنِّ

۱۶۰۹۔ سورۂ جن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۰۷۔ حدثنا عبد بن حميد ثنى ابوالوليد نا ابوعوانة عن ابى بشر عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَارَاٰهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَالَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْامَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْامَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَا لِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْايَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا

۳۱۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ جنوں کو دیکھا اور نہ ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار جانے کے لئے نکلے تو شیطانوں اور وحی کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا اور ان پر شعلے برسنے لگے۔ اس پر شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے ہم سے آسمان کی خبریں روک دی گئی ہیں اور شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کسی نئے حکم کی وجہ سے ہے لہٰذا تم لوگ مشرق و مغرب میں گھوم پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ہم سے خبریں روک دی گئی ہیں وہ نکلے تو جو لوگ تہامہ کی طرف جا رہے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نخلہ کے مقام پر پہنچے۔ آپ ﷺ عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے تھے کہ اس جگہ فجر کی نماز پڑھنے لگے۔ جب جنوں نے قرآن سنا تو کان لگا کر سننے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم یہی چیز ہے جو تم لوگوں تک خبریں پہنچنے سے روک رہی ہے پھر وہ واپس اپنی قوم کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے۔ اے قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی "قل اوحی الی انه استمع" (یعنی آپ ﷺ کہیے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتاتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور

● امام ترمذی سے اس حدیث کو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کرنے میں تسامح ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں مہل کا لفظ آسمان کی صفت بیان کرنے کے لئے مذکور ہے۔ جبکہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو جہنم میں کفار کو پلائی جائے گی۔ اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ " كالمهل يشوى الوجوه" (سورۂ کہف:۲۹)

عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّيْ وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهِ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے" یعنی اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول ہی نازل کر دیا۔ پھر اسی سند سے ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے کہ یہ بھی جنوں کا ہی قول تھا "وانه لما قام عبدالله يدعوه"..... الاية کہتے ہیں جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو صحابہ بھی پڑھنے لگے پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو صحابہ بھی سجدہ کرتے اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو صحابہ بھی کرتے۔ تو ان لوگوں کو صحابہ کی اطاعت پر تعجب ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگے۔ "لما قام عبدالله" ..... الاية (یعنی جب خدا کا خاص بندہ اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ اس بندے پر بھیڑ لگانے لگتے ہیں۔)

۳۱۰۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا ابواسحق عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادُوْهُ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوْا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِإِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيْسُ مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهُ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ أُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جن آسمان کی طرف چڑھا کرتے تھے تاکہ وحی کی باتیں سن سکیں چنانچہ ایک کلمہ سن کر نو بڑھا دیتے۔ لہٰذا جو بات سنی ہوتی وہ تو سچ ہو جاتی اور جو زیادہ کرتے جھوٹی ہو جاتی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو ان کی بیٹھک چھن گئی۔ انہوں نے ابلیس سے اس کا تذکرہ کیا۔ اس سے پہلے انہیں تاروں سے بھی نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس کہنے لگا کہ یہ کسی نئے حادثے کی وجہ سے ہوا ہے جو زمین پر وقوع پذیر ہوا ہے۔ پھر اس نے اپنے لشکر بھیجے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شاید مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہوئے پایا۔ چنانچہ واپس آئے اور اس سے ملاقات کر کے بتایا۔ وہ کہنے لگا یہی نیا واقعہ ہے جو زمین پر ہوا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

۱۶۱۰۔ سورۂ مدثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۰۹۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ

۳۱۰۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو وحی کے متعلق بتاتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چلا جا رہا

عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ

تھا کہ آسمان سے ایک آواز آئی سنائی دی میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا پھر میں نے کہا کہ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ پھر مجھے کمبل اوڑھا دیا گیا اور یہ آیات نازل ہوئیں "یٰاَیُّھا المدثر" سے "والرجز فاھجر" تک (ترجمہ: اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو اور ڈراؤ۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور بتوں سے الگ رہو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسى عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ اَبَدًا

۳۱۱۰۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ دوزخی کو اس پر ستر برس میں چڑھایا جائے گا اور پھر دھکیل دیا جائے گا اور پھر ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ عطیہ نے بھی ابوسعیدؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۳۱۱۱۔ حدث ابن ابی عمرنا سفیان عن مجالد عن الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ يَهُوْدُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ اِنِّيْ سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَاءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ

۳۱۱۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ چند یہودیوں نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں؟ صحابہؓ نے فرمایا ہمیں علم نہیں لیکن ہم پوچھیں گے پھر ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور عرض کیا: اے محمد (ﷺ) آپ ﷺ کے صحابہ آج ہار گئے فرمایا: کس طرح؟ کہنے لگا کہ یہودیوں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارا نبی جانتا ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ صحابہ نے کیا جواب دیا؟ کہنے لگا کہ انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں بتاسکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ قوم ہار گئی جس سے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا جو وہ نہیں جانتے؟ (اس میں تو ہار نے والی کوئی بات نہیں) بلکہ یہودیوں نے تو اپنے نبی سے کہا تھا کہ ہمیں اعلانیہ اللہ کا دیدار کرایئے۔ اللہ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ اور وہ میدہ ہے۔ پھر جب وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ سے پوچھنے لگے کہ جہنم

هٰكَذَا فِيْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِيْ مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ

کے کتنے خزانچی ہیں۔آپ ﷺ نے ہاتھوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا ایک مرتبہ دس انگلیوں سے اور ایک مرتبہ نو انگلیوں سے (یعنی ۱۹) کہنے لگے ہاں۔پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے؟ وہ چند لمحے چپ رہے اور پھر کہنے لگے کہ اے ابو قاسم روٹی کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: میدے کی روٹی ہے۔

اس حدیث کی ہم صرف مجالد کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۱۱۲۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزارنا زيد بن حباب انا سهيل بن عبدالله القطعي وهوا خوحزم بن ابی حزم القُطَعِي عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ

۳۱۱۲۔حضرت انس بن مالکؓ رسول اکرم ﷺ سے اس آیت "هو اهل التقوى"......الآية کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں چنانچہ جو مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرایا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اسے معاف کردوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے سہیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور انہوں نے یہ حدیث ثابت سے نقل کی ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۱۱۔سورۂ قیامہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن موسٰى ابن ابی عائشة عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ

۳۱۱۳۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو اپنی زبان ہلاتے تاکہ اسے یاد کرلیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لاتحرک به"......الآية (اے پیغمبر آپ قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ اسے جلدی جلدی لیں اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے) چنانچہ راوی اپنے ہونٹ ہلا کر بتاتے اور سفیان نے بھی اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح ہلایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہؓ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

۳۱۱٤۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثنى شبابة عن اسرائيل عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۱۱۴۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ایک برس کی مسافت سے دیکھ سکے گا۔اور ان میں سب سے زیادہ بلند مرتبے

مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَّاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

وا زادہ ہوگا جو اللہ رب العزت کا صبح وشام دیدار کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں۔ "وجوہ یومئذ ناضرۃ"...... (یعنی اس روز سب چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔)

یہ حدیث غریب ہے اسے کئی لوگ اسرائیل سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ عبدالملک بن جبر نے اسے ثویر کے حوالے سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔ پھر اشجعی نے بھی اسے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کیا ہے اور اس سند میں ثوری کے علاوہ کسی نے مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۱۲۔ سورۂ عبس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۵۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموى قال ثنى ابى قال هذا ما عرضنا على هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ وَ تَوَلّٰى فِى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ن الْاَعْمٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِىْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِىْ هٰذَا اُنْزِلَ

۳۱۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سورۂ عبس عبداللہ بن ام مکتوم (نابینا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے دین کا راستہ بتایئے۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت زعماء مشرکین میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ اس سے باتیں کرتے رہے اور عبداللہ سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے؟ فرمایا: نہیں اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

یہ حدیث غریب ہے بعض اسے ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سورۂ عبس عبداللہ بن ام مکتوم کے متعلق نازل ہوئی۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۳۱۱۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْيَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ

۳۱۱۶۔ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن تم لوگوں کو ننگے سر، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے؟ فرمایا: اے فلاں عورت "لکل امرئ منهم يومئذ شان يغنيه" ...... (یعنی (اس روز) ان میں سے ہر ایک ایسا مشغول ہوگا کہ کسی اور طرف متوجہ ہی نہیں ہو سکے گا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۱۷۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبری نا عبدالرزاق نا عبداللّٰہ بن بحیر عن عبد الرحمٰن وھوابن یزید الصنعانیّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَأْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

۱۶۱۳۔ سورۂ تکویر کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ یہ تین سورتیں پڑھ لے۔ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۱۸۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حکیم عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۱۴۔ سورۂ مطففین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۱۸۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے، استغفار کرے اور توبہ کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھا دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ''ران'' ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ''كلا بل ران''......الآیة (یعنی ہرگز ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے) میں کیا ہے۔

۳۱۱۹۔ حدثنا یحیی بن درست البصری نا حماد بن زید عن ایوب عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِی الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ

۳۱۱۹۔ حضرت ابن عمرؓ ''یوم یقوم الناس'' ......الآیة (یعنی جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس روز لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ان کے آدھے کان تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

ہناد یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۰۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبيدالله بن موسٰى عن عثمان بن الاسود عن ابن اَبِيْ مُلَيْكَة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

۱۶۱۵۔ سورۂ انشقاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ کرلی گئی وہ برباد ہوگیا۔ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتے ہیں کہ "فاما من اوتی کتابہ" ......الآیۃ (یعنی جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف نیکوں کا پیش ہونا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی راوی بھی عبدالوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔

۳۱۲۱۔ حدثنا محمد بن عبيد الهمداني نا علي ابن ابي بكر عن همام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ

۳۱۲۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا حساب کیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔

یہ حدیث قتادہ کی روایت سے غریب ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا روح بن عبادة وعبيدالله بن موسٰى عن موسٰى بن عبيدة عن ايوب بن خالد عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ

۱۶۱۶۔ سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم موعود قیامت کا دن، یوم مشہود عرفہ کا دن اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ سورج اس سے افضل (جمعہ سے) کسی دن میں نہ طلوع ہوا اور نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مؤمن اس وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتے ہیں اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دیتے ہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نزدیک حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں جب کہ شعبہ، سفیان ثوری اور کئی ائمہ موسیٰ بن عبیدہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر بھی قران بن تمام اسدی سے اور وہ موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابوعبدالرزاق ہے۔ ان پر یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے حافظے کی وجہ سے اعتراض کیا ہے۔

۳۱۲۳۔حدثنا محمود بن غيلان وعبد بن حميد المعنى واحد قالا نا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت البناني عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن صهيب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى العصر همس والهمس في قول بعضهم تحرك شفتيه كانه يتكلم فقيل له انك يارسول الله اذا صليت العصر همست قال ان نبيا من الانبياء كان اعجب بامته فقال من يقوم لهؤلاء فاوحى الله اليه ان خيرهم بين ان انتقم منهم وبين ان اسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط عليهم الموت فمات منهم في يوم سبعون الفا قال وكان اذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الاخر قال كان ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن له فقال الكاهن انظروا لي غلاما فهما او قال فطنا لقنا فاعلمه علمي هذا فاني اخاف ان اموت فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من يعلمه قال فنظروا له على ما وصف فامروه ان يحضر ذلك الكاهن و ان يختلف اليه فجعل يختلف اليه وكان على طريق الغلام راهب في صومعة قال معمر احسب ان اصحاب الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل به حتى اخبره فقال انما اعبد الله قال فجعل الغلام يمكث عند الراهب ويبطئ على الكاهن فارسل الكاهن الى اهل الغلام انه لا يكاد يحضرني فاخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب اذا قال لك الكاهن اين كنت فاخبرهم انك كنت عندالكاهن قال فبينما الغلام على ذلك اذ مر بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم ان تلك الدابة

۳۱۲۳۔حضرت صہیب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد آہستہ آہستہ کچھ پڑھا کرتے تھے (ہمس کے معنی بعض کے نزدیک اس طرح ہونٹ ہلانا ہے کہ ایسا معلوم ہو کہ کوئی بات کر رہے ہیں) آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت کا عجب ہوا تو انہوں نے دل ہی دل میں کہا کہ ان کا کون مقابلہ کرسکتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ انہیں اختیار دے دیں کہ یا تو خود پر کسی دشمن کا مسلط ہونا اختیار کریں یا پھر ہلاکت۔ انہوں نے ہلاکت اختیار کی اور ان میں سے ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا جس کا ایک کاہن تھا وہ اسے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ اس کاہن نے کہا کہ میرے لئے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کرو یا کہا کہ ذہین وفطین لڑکا تلاش کرو تا کہ میں اپنا یہ علم سکھلا سکوں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ اگر میں مر جاؤں تو تم لوگوں میں سے یہ علم اٹھ جائے اور اس کا جاننے والا کوئی نہ رہے۔ لوگوں نے اس کے بتائے ہوئے اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے کہا کہ روزانہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرو اور اس کے پاس آتے جاتے رہا کرو۔ اس نے آنا جانا شروع کر دیا اس کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب ہوتا تھا معمر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ان دنوں عبادت خانوں کے لوگ مسلمان ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا جب بھی وہاں سے گزرتا تو اس راہب سے دین کے متعلق باتیں سیکھتا۔ یہاں تک کہ اس راہب نے اسے بتایا کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اس پر اس لڑکے نے راہب کے پاس زیادہ ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس کم۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کو پیغام بھیجا کہ مجھے نہیں لگتا کہ اب یہ لڑکا میرے پاس آئے اس نے راہب کو یہ بات بتائی تو اس نے اسے کہا کہ ایسا کرو کہ اگر تمہارے گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو تم کہو کہ کاہن کے پاس ہوتا تو کہو کہ گھر تھا۔ وہ اسی طرح کرتا رہا کہ ایک دن اس کا ایک ان جماعت پر گزر ہوا جنہیں کسی جانور نے روک رکھا تھا بعض کا خیال تھا کہ وہ جانور شیر تھا۔ اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا کہ یا اللہ

اَسَدٌ قَالَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْئَلُكَ اَنْ اَقْتُلَهٗ ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوْا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ اَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمٰى فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِيْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعَ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِيْ رَدَّهٗ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰى فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قِتْلَةً لَا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهٗ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ اَعْمٰى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِهِمَا فَقَتَلَهٗ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَّاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادُوْا اَنْ يُّلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ يَّنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهٗ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِيْ حَتّٰى تَصْلُبَنِيْ وَتَرْمِيَنِيْ وَتَقُوْلَ اِذْ رَمَيْتَنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ حِيْنَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ اُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ قَالَ فَخَدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَّمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ

راہب کی بات سچ ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسے قتل کر سکوں۔ پھر اس نے پتھر مار دیا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اسے کس نے قتل کیا۔ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے۔ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ایسا علم سیکھ لیا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا یہ بات ایک اندھے نے سنی تو اس سے کہنے لگا کہ اگر تم میری بینائی لوٹا دو تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا لڑکا کہنے لگا میں تم سے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ اگر تمہاری آنکھیں تمہیں مل جائیں تو تم اس پر ایمان لے آؤ جس نے تمہاری بینائی لوٹائی ہو اس نے حامی بھر لی تو لڑکے نے دعا کی اور اس کی آنکھوں میں بینائی آ گئی اس پر وہ ایمان لے آیا۔ جب یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو اس نے سب کو بلوایا اور کہنے لگا کہ میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کروں گا۔ چنانچہ اس نے راہب اور اس سابق نابینا شخص میں سے ایک کو آرے سے چروا دیا اور دوسرے کو کسی اور طریقے سے قتل کروا دیا۔ پھر لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر گرا دو وہ لوگ اسے اس پہاڑ پر لے گئے اور جب اس جگہ پہنچے جہاں سے اسے گرانا چاہتے تھے تو خود گرنے لگے یہاں تک کہ لڑکے کے علاوہ سب مر گئے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس واپس گیا تو اس نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف چل پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور اس لڑکے کو بچا لیا۔ پھر وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک مجھے باندھ کر تیر نہ چلاؤ اور تیر چلاتے وقت یہ نہ پڑھو "بسم اللہ رب ھذا الغلام" (یعنی اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔) چنانچہ بادشاہ نے اسے باندھنے کا حکم دیا اور تیر چلاتے وقت اسی طرح کہا جس طرح لڑکے نے بتایا تھا۔ جب تیر مارا گیا تو اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا لوگ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی کے پاس نہیں تھا لہٰذا ہم سب بھی اسی کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ (بادشاہ سے کہا گیا) تم تو تین آدمیوں کی مخالفت سے گھبرا رہے تھے۔ لو یہ سارا عالم تمہارا مخالف ہو گیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے خندق کھدوائی اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگوا دی۔ پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ

النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ حَتّٰى بَلَغَ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهُ عَلٰى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ

جو اپنے نئے دین کو چھوڑ دے گا ہم بھی اسے چھوڑ دیں گے اور جو اس پر قائم رہے گا ہم اسے آگ میں پھینک دیں گے۔ اس طرح وہ انہیں اس خندق میں ڈالنے لگا (اسی کے متعلق) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "قتل اصحاب الاخدود ..... سے العزیز الحمید" تک (ترجمہ: یعنی خندق والے ملعون ہوئے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے۔ جس وقت وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اسے دیکھ رہے تھے۔ اور ان کافروں نے مسلمانوں میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں پایا تھا کہ وہ اس خدا پر ایمان لائے تھے جو زبردست اور حمد کے لائق ہے) راوی کہتے ہیں کہ لڑکا تو دفن کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نعش حضرت عمرؓ کے زمانے میں نکلی تھی اور اس کی انگلی اس وقت بھی اسی طرح اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۱۷۔ سورۂ غاشیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲۴۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں۔ اگر ان لوگوں نے اس کا اقرار کر لیا تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "انما انت مذکر لست"...... الایۃ (یعنی آپ ﷺ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ ان پر مسلط نہیں ہیں۔)

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۱۸۔ سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۵۔ حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا عبد الرحمٰن بن مهدی وابوداؤد قالا نا همام نا قتادة عن عمران بن عصام عن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ

۳۱۲۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے "والشفع والوتر" (یعنی جفت اور طاق) کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس سے مراد نمازیں ہیں بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے جانتے ہیں خالد بن قیس بھی اسے قتادہ ہی سے نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۱۶۱۹۔ سورۃ الشمس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۶۔ حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَّنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰى مَايَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُّضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِّنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَايَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِّمَّا يَفْعَلُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۶۔ حضرت عبداللہ بن زمعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت صالحؑ کی اونٹنی اور اسے ذبح کرنے والے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا پھر آپ ﷺ نے "اذانبعث اشقاھا" پڑھا (یعنی جب اس قوم کا سب سے زیادہ بد بخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا) اور فرمایا: ایک بد بخت، شریر اور اپنی قوم کا طاقتور ترین شخص (جو ابوزمعہ کی طرح تھا) اٹھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی کیوں اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارے اور پھر دوسرے دن اس کے ساتھ سوئے بھی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ گوز مار کر مت ہنسا کرو۔ اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہی کئے پر کیوں ہنستا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالَّيْلِ

۱۶۲۰۔ سورۃ واللیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۷۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدی نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسلمي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَمَعَهٗ عُوْدٌ يَّنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْ خَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ لکھا جا چکا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا پھر ہم لوگ اپنے متعلق لکھے گئے پر بھروسہ کیوں نہ کر بیٹھیں؟ جو نیکی والا ہوگا وہ نیک عمل ہی کرے گا اور جو بد بخت ہوگا وہ اسی طرح کے عمل کرے گا۔ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کے لئے وہی آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے وہ

كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بنا ہے۔ جو نیک بخت ہے اس کے لئے بھلائی کے کام آسان کر دیئے گئے اور جو بد بخت ہے اس کے لئے بُرائی کے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں "فاما من اعطی" سے آخر حدیث تک (یعنی جس نے دیا اور اچھی بات کو سچا سمجھا ہم اسے راحت کی چیز کے لئے سامان مہیا کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لاپرواہی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا اسے تکلیف کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے۔)

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

۱۶۲۱۔ سورۂ ضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

۳۱۲۸۔ حضرت جندب بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھا کہ آپ ﷺ کی انگلی سے خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے۔ تجھ سے اللہ کی راہ میں اس تکلیف کی وجہ سے خون نکل آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصے تک آپ ﷺ کے پاس جبرائیل نہ آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماودعک ربک"...... (یعنی آپ ﷺ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ دشمنی کی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری اسے اسود بن قیس سے نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

۱۶۲۲۔ سورۂ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۹۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر وابن ابی عدی عن سعید عن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ

۳۱۲۹۔ حضرت انس بن مالکؓ اپنی ہی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ سو رہا تھا اور نہ ہی جاگ رہا تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ دو اور بھی تھے وہ لوگ ایک طشت لائے جس میں زمزم تھا۔ اس نے میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے انس سے پوچھا کہ کیا مطلب؟ تو فرمایا: پیٹ کے نیچے تک۔ پھر میرے دل کو نکالا اور آب زمزم سے دھونے

لِأَنَسٍ مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ قَلْبِي بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا پھر اس میں ایمان اور حکمت بھر دیا گیا اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّيْنِ

۱۶۲۳۔ سورۂ والتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن اسمعیل بن امیة قال سمعت رجلا بدویا اعرابیا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُونِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ

۳۱۳۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ والتین پڑھے "الیس اللّٰه باحکم الحاکمین" تک پہنچے تو یہ کہے "بلی وانا علی ذلک من الشاهدین" (یعنی میں بھی اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں)۔

سُورَةُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

۱۶۲۴۔ سورۂ علق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الکریم الجزری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا

۳۱۳۱۔ حضرت ابن عباسؓ "سندع الزبانیة" (یعنی ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (ﷺ) کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کی گردن روند دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اسے دیکھتے ہی پکڑ لیں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۱۳۲۔ حدثنا عبداللّٰه بن سعید الاشج نا ابوخالد الاحمر عن داود بن ابی هند عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرَ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ

۳۱۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آیا اور کہنے لگا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا۔ (تین مرتبہ یہی جملہ دھرایا) آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے ڈانٹا۔ وہ کہنے لگا: تم جانتے ہو کہ مجھ سے زیادہ کسی کے ہم نشین نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "فلیدع نادیه سندع الزبانیه" (یعنی وہ اپنے ہم نشینوں کو بلائے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر وہ اپنے دوستوں کو بلا لیتا تو اللہ کے فرشتے اسے پکڑ لیتے۔

لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۲۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد الطیالسی نا القاسم بن الفضل الحدانی عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَاتُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَامُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْاُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَّلَا تَنْقُصُ

۱۴۲۵۔ سورۂ قدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۲۳۔ حضرت یوسف بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسن بن علیؓ سے معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے بعد کہا کہ آپ نے مسلمانوں کے منہ پر کالک مل دی ہے۔ انہوں نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے مجھے الزام مت دو پھر فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر بنوامیہ کے لوگ نظر آئے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انا اعطینک الکوثر" یعنی اے محمد (ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو جنت میں نہر عطا کی ہے پھر یہ سورت نازل ہوئی "انآ انزلناہ فی لیلۃ القدر"......الخ (یعنی ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ ﷺ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ سب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے) کہ اس میں آپ ﷺ کے بعد بنوامیہ حکومت کریں گے۔ قاسم کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی حکومت کے دن گنے تو انہیں پورے کے پورے ایک ہزار ماہ پایا۔ نہ ایک دن کم نہ زیادہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں بعض اسے قاسم بن فضل سے اور وہ یوسف بن مازن سے نقل کرتے ہیں۔ قاسم بن حدانی کو یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن ثقہ قرار دیتے ہیں۔ اس سند میں یوسف بن سعد مجہول ہیں۔ ہم اسے ان الفاظ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۱۲۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عبدة بن ابی لبابة وعَاصِمٍ سَمِعَا زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُاللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَايَسْتَثْنِيْ اِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ

۳۱۲۴۔ حضرت زر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ تمہارے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر جاگے گا۔ وہ شب قدر کو پالے گا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعودؓ) کی مغفرت کرے وہ جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور یہ کہ یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ وہی ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابومنذر (ابی بن کعبؓ) تم کس طرح کہہ سکتے ہو؟ فرمایا: اس نشانی یا فرمایا: اس علامت کی وجہ سے جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائی کہ اس

يَوْمَئِذٍ لَاشُعَاعَ لَهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دن سورج اس طرح نکلتا ہے کہ اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۵۔حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۶۔سورۂ بینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۵۔حضرت مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح پکارا "یا خیر البریة" (اے تمام مخلوق سے بہتر) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

سورة اذا زلزلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۶۔ حدثنا سوید بن نصرانا عبداللّٰه بن المبارك نا سعيد بن ابی ايوب عن يحيی بن ابی سليمان عن سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ م بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۷۔سورۂ زلزال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث اخبارھا" (یعنی اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی) اور فرمایا: جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر مرد وعورت کے متعلق بتائے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اور کہے گی کہ اس نے اس طرح کیا۔ اس طرح کیا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وهب بن جرير نا شعبة عن قتادة عن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ

۱۶۲۸۔سورۂ تکاثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۳۷۔حضرت عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورۂ تکاثر پڑھ رہے تھے پھر فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے۔ حالانکہ (اے ابن آدم) تیرا مال تو صرف وہی ہے۔ جو تو نے صدقے کے طور پر دے دیا

مَالِیْ وَهَلْ لَکَ مِنْ مَّالِکَ اِلَّامَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ اَوْ اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ

یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۳۸۔ حدثنا ابو کریب نا حکام بن سلم الرازی عن عمرو بن قیس عن الحجاج عن المنهال بن عمرو عن زِرِّبْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَازِلْنَا نَشُکُّ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰی نَزَلَتْ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ

۳۱۳۸۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم عذاب قبر کے متعلق شک ہی میں تھے یہاں تک کہ یہ سورت نازل ہوئی "الھکم التکاثر"۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۳۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبد الرحمٰن بن حاطب عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّ النَّعِیْمِ نُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ

۳۱۳۹۔ حضرت زبیر بن عوامؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن"...... (یعنی پھر تم سے اس دن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا) تو زبیرؓ نے پوچھا: یارسول اللہ (ﷺ)! کون سی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہمارے پاس کھجور اور پانی کے علاوہ ہے کیا؟ فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۰۔ حدثنا عبد بن حمید نا احمد بن یونس عن ابی بکر بن عیاش عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ قَالَ النَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَیِّ النَّعِیْمِ نُسْاَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَّسُیُوْفُنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ سَیَکُوْنُ

۳۱۴۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن یومئذعن النعیم" تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے پاس دو ہی تو چیزیں ہیں پانی اور کھجور۔ پھر ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔

ابن عیینہ کی محمد بن عمرو سے منقول حدیث (حضرت زبیرؓ کی) میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ سفیان بن عیینہ ابوبکر بن عیاش سے احفظ اور زیادہ صحیح ہیں۔

۳۱۴۱۔ حدثنا عبد بن حمید نا شبابة عن عبداللّٰه بن العلاء عن الضحاك بن عبدالرحمٰن بن عرزم الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِی الْعَبْدَ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ

۳۱۴۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے تجھے جسم کی صحت عطا نہیں کی کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا۔

لَكَ حِسْمَكَ وَنُوْرِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک: ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عزرب ہیں انہیں ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۶۲۹۔ سورۂ کوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبدالرزاق عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَاهٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۲۔ حضرت انسؓ سورۂ کوثر کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ پھر فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔

۳۱۴۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا سريج بن النعمان انا الحكم بن عبدالملك عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْعُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى طِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا

۳۱۴۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آ گئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

۳۱۴۴۔ حدثنا هناد نا محمد بن فضيل عن عطاء بن السائب عن مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں جانب سونے کے خیمے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے۔ اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داود عن شعبه عن ابی بشر عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْأَلُهٗ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

۱۲۳۰۔ سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہ کی موجودگی میں مجھ سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: آپ ان سے مسائل پوچھتے ہیں جب کہ یہ ہماری اولاد کے برابر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیوں اس سے پوچھتا ہوں۔ ❶ پھر ابن عباسؓ سے "اذا جآء نصر اللّٰه والفتح" (یعنی جب خدا کی مدد اور فتح آ پہنچے) کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: اس میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے وفات کی خبر دی گئی ہے۔ پھر پوری سورت پڑھی۔ اس پر حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابو بشر سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس کے یہ الفاظ ہیں "اتسئله ولنا ابن مثله" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ تَبَّتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۶۔ حدثنا هناد واحمد بن منيع قالا نا ابومعاوية نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنِّيْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ اَوْ مُصَبِّحُكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۱۔ سورۂ لہب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ صفا پر چڑھے اور پکارنے لگے "یاصباحاه" اس پر قریش آپ ﷺ کے پاس جمع ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ دیکھو اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام کو تم تک پہنچنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب کہنے لگا۔ کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے "تبت یدآ ابی لهب وتب" نازل فرمائی (یعنی ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔)

❶ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباسؓ کے لئے دعا کی تھی کہ یا اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۷۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابوسعد وهو الصنعانی عن ابی جعفرالرازی عن الربيع بن انس عن اَبِیْ الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌاللّٰهُ الصَّمَدُ وَالصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَیْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَیْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَبِيْهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

۳۱۴۸۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبيدالله بن موسى عن ابی جعفر الرازی عن الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ

۱۶۳۲۔ سورۂ اخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۷۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے اس پر اللہ تعالیٰ نے "قل ھو اللہ احد" نازل فرمائی (یعنی کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی اولاد نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے) صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی۔ اس لئے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز یقیناً مرے گی۔ اور جو مرے گا اس کا وارث بھی ہوگا۔ لیکن اللہ نہ مریں گے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوگا۔ "کفو" کے معنی مشابہ اور برابری کے ہیں یعنی اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔

۳۱۴۸۔ حضرت ابوعالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ چنانچہ جبرائیل سورۂ اخلاص لے کر نازل ہوئے۔ پھر اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کرتے۔

یہ حدیث میرے نزدیک گزشتہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے ابوسعد محمد بن میسر ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۴۹۔ حدثنا محمد بن المثنی نا عبدالملك بن عمرو عن ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَا لْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ

۱۶۳۳۔ سورۂ فلق اور ناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۴۹۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: عائشہ اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگا کرو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِاِبْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ

سے کہنے لگے کہ تم جلدی آ گئے میری عمر تو ہزار سال ہے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن آپ نے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے تھے۔ اس پر آدم نے انکار کر دیا۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی منکر ہو گئی اور بھول گئے۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۶۳۵۔

۳۱۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا یزید بن هارون انا العوام بن حوشب عن سليمان بن ابي سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ

باب ۱۶۳۵۔

۳۱۵۲۔ حضرت انس بن مالکؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے فرمایا: ہاں: لوہا عرض کیا: لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آگ۔ عرض کیا: اس سے سخت؟ فرمایا: پانی۔ عرض کیا: اس سے سخت۔ فرمایا: ہوا۔ عرض کیا: اس سے سخت..... فرمایا: ہاں اس سے بھی سخت ہے اور وہ ابن آدم ہے جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہو اور اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوتی ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

اَبْوَابُ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دعاؤں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۶۳۶۔ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ

۳۱۵۳۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبرى انا ابو داؤد الطيالسى نا عمران القطان عن قتادة عن سعيد

باب ۱۶۳۶۔ دعا کی فضیلت۔

۳۱۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں۔

بن ابی الحسن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن بشار اسے عبدالرحمن بن مہدی سے اور وہ عمران قطان سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۳۷۔ منہ

باب ۱۶۳۷۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۵۴۔ حدثنا علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن ابن لھیعۃ عن عبیداللہ بن ابی جعفر عن ابان بن صالح عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء مخ العبادۃ

۳۱۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۱۵۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویۃ عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ھو العبادۃ ثم قرأ و قال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین

۳۱۵۵۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دعا ہی تو عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وقال ربکم ادعونی" الایۃ (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منصور اور اعمش اسے ذر سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اسے صرف ذر ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۳۸۔ منہ

باب ۱۶۳۸۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۵۶۔ حدثنا قتیبۃ نا حاتم بن اسماعیل عن ابی الملیح عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لم یسأل اللہ یغضب علیہ

۳۱۵۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

وکیع اور کئی راوی یہ حدیث ابوملیح سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے ابوعاصم کے حوالے سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

باب ۱۶۳۹۔ ماجاء فی فضل الذکر

باب ۱۶۳۹۔ ذکر کی فضیلت۔

۳۱۵۷۔ حدثنا ابو کریب نا زید بن حباب عن معاویۃ بن صالح عن عمرو بن قیس عن عبداللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام

۳۱۵۷۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس سے متعلق رہوں۔ فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے

قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَايَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ذکر سے تر رہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۴۰۔مِنْهُ

باب ۱۶۴۰۔اسی کے متعلق۔

۳۱۵۸۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن ابي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا اَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً

۳۱۵۸۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرنے والوں کا۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ فرمایا: اگر غازی اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو قتل کرے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والوں کا درجہ اس سے افضل ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف دراج کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۴۱۔ مِنْهُ

باب ۱۶۴۱۔اسی کے متعلق۔

۳۱۵۹۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبدالله بن سعيد هوابن ابي هند عن زيادمولى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَااُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَ اَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٍلَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاشَيْءٌ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

۳۱۵۹۔حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک تمہارے بہترین اور پاکیزہ ترین اعمال کے متعلق نہ بتاؤں جن سے تمہارے درجات بلند ترین ہوں گے اور جو تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہیں نیز وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمہارے کفار کی گردنیں مارنے اور ان کے تمہاری گردنیں مارنے سے بھی افضل ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا: اللہ کا ذکر۔ معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں اللہ کے عذاب سے نجات دینے والے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

بعض حضرات یہ حدیث عبداللہ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں بعض اسے انہی سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۴۲۔مَاجَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَالَهُمْ مِّنَ الْفَضْلِ

باب ۱۶۴۲۔مجلس ذکر کی فضیلت۔

۳۱۶۰۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن ابى اسحاق عن الاغرابي مسلم اَنَّهٗ شَهِدَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ

۳۱۶۰۔حضرت ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے نیز ان پر تسکین (تسلی) نازل کر دی

هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی فرشتوں کے پاس یاد کرتے ہیں۔

۳۱۶۱۔حدثنا محمد بن بشارنا مرحوم بن عبدالعزیز العطار نا ابونعامة عن اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَيْنَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَّكُمْ اِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ وَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ

۳۱۶۱۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ کہنے لگے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ پوچھا: کیا اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ کہنے لگے: میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھ رہا ہوں (تم لوگ تو) جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے بہت کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کے ایک حلقے کی طرف تشریف لائے اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان کیا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم یہی وجہ ہے۔ فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی جان لو کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ اور ابوعثمان نہدی کا عبدالرحمٰن بن مل ہے۔

باب ۱۶۴۲۔ مَاجَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

باب ۱۲۴۳۔جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے متعلق۔

۳۱۶۲۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشارنا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن صالح مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ

۳۱۶۲۔حضرت ابوہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کسی مجلس میں اللہ کا ذکر اور رسول کریم ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے تو اس مجلس والے نقصان میں ہیں لہٰذا اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کردے۔

غَفَرَلَهُمْ

یہ حدیث حسن ہے اور ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۶۴۴۔ مَاجَاءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب ۱۶۴۴۔ مسلمان کی دعا کی قبولیت۔

۳۱۶۳۔حدثنا قتیبة نا ابن لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْا بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَاسَاَلَ اَوْكَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ

۳۱۶۳۔حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یا تو اسے وہی چیز عطا کر دیتے ہیں یا اس کے برابر کسی برائی کو اس سے دور کر دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحم کے لئے دعا نہ کی ہو۔

اس باب میں ابوسعید اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۶۴۔حدثنا محمد بن مرزوق نا عبید بن واقد نا سعید بن عطیة اللیثی عن شهر بن حَوْشَبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

۳۱۶۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی کے وقت اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہئے کہ راحت کے وقت بکثرت دعا کرے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۶۵۔حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی نا موسی بن ابراهیم بن کثیر الانصاری قال سمعت طلحة بن خراش قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

۳۱۶۵۔حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا: افضل ترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور افضل ترین دعا الحمد للہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۳۱۶۶۔ حدثنا ابوکریب ومحمد بن عبید المحاربی قالا نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة عن ابیه عن خالد بن سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عروة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

۳۱۶۶۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں اور بہی کا نام عبداللہ ہے۔

باب ۱۶۴۵۔ مَاجَاءَ اَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهٖ

۳۱۶۷۔ حدثنا نصر بن علی الکوفی نا ابوقطن عن حمزة الزیات عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهٗ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ

باب ۱۶۴۵۔ دعا کرنے والا پہلے اپنے لئے دعا کرے۔

۳۱۶۷۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اگر کسی کو یاد کر کے اس کے لئے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لئے دعا کر لیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوقطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

باب ۱۶۴۶۔ مَاجَاءَ فِي رَفْعِ الْاَيْدِيْ عِنْدَ الدُّعَاءِ

۳۱۶۸۔ حدثنا ابوموسٰی محمد بن المثنی وابراهیم بن یعقوب وغیر واحد قالوا نا حماد بن عیسی الجهنی عن حنظلة بن ابی سفیان الجمحی عن سالم بن عبداللّٰه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ

باب ۱۶۴۶۔ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا۔

۳۱۶۸۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اگر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اپنے چہرے پر پھیرے بغیر واپس نہ لوٹاتے۔ محمد بن مثنیٰ بھی اپنی حدیث میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں جب کہ وہ قلیل الحدیث ہیں۔ ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں۔ حنظلہ بن ابوسفیان جمحی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں۔

باب ۱۶۴۷۔ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَّسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَائِهٖ

۳۱۶۹۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابی عبید مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ

باب ۱۶۴۷۔ دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق۔

۳۱۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے۔ اور یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبید کا نام سعد ہے۔ وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں نیز انہیں عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۶۴۸۔ مَاجَاءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا اَصْبَحَ وَاَمْسٰى

۳۱۷۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد هو الطیالسی نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیه عن

باب ۱۶۴۸۔ صبح اور شام کی دعائیں۔

۳۱۷۰۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص روزانہ صبح و شام یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں

ابان بن عثمان قال سمعت عثمان بن عفان يقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن عبد يقول في صباح كل يوم ومساء كل ليلة بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم ثلث مرات فيضره شيء وكان ابان قد اصابه طرف فالج فجعل الرجل ينظر اليه فقال له ابان ما تنظر اما ان الحديث كما حدثتك ولكني لم اقله يومئذ ليمضي الله على قدره

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

پہنچا سکتی۔ "بسم اللہ الذی... السمیع العلیم" تک (یعنی اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان وزمین کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) راوی حدیث ابان کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کہنے لگے کیا دیکھتے ہو حدیث وہی ہے جیسے کہ میں نے بیان کی ہے اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی جس دن یہ ہوا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کا حکم جاری کر دے۔

۳۱۷۱۔ حدثنا ابوسعيد الاشج نا عقبة بن خالد عن ابی سعد بن سعيد بن المرزبان عن ابي سلمة عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حين يمسي رضيت بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا كان حقا على الله ان يرضيه

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۱۷۱۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ شام کو یہ دعا پڑھے "رضیت ...... نبیا" تک تو اللہ پر یہ حق ہے کہ اسے راضی کر دے۔ (ترجمہ: میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔)

۳۱۷۲۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا جرير عن الحسن بن عبيدالله عن ابراهيم بن سويد عن عبدالرحمن بن يزيد عن عبدالله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شريك له اراه قال له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذبك من شر هذه الليلة وشر ما بعدها واعوذبك من الكسل وسوء الكبر واعوذبك من عذاب النار وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا و اصبح الملك لله والحمد لله

۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "امسینا" سے "عذاب القبر" تک (یعنی ہم نے اور کائنات نے اللہ کے حکم سے شام کی۔ تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا: کہ بادشاہت اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (اے اللہ) میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ نیز میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں پھر جہنم اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں) پھر صبح کے وقت بھی اسی طرح دعا کرتے اور امسینا کی جگہ "اصبحنا" فرماتے۔

شعبہ بھی یہ حدیث ابن مسعود سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۳۱۷۳۔حدثنا علی بن حجر نا عبداللّٰہ بن جعفرانا سھیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ اَصْحَابَہٗ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۷۳۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو"اللھم بک اصبحنا" سے "الیک المصیر" تک (یعنی یا اللہ ہم نے تیرے ہی حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف لوٹیں گے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو"اللھم بک امسینا" سے آخر تک (یعنی اے اللہ تیرے ہی حکم سے شام کی ہے اسی سے صبح کی تھی۔ اسی سے جیتے اور اسی سے مریں گے پھر تیری طرف ہی اکٹھے ہو کر آئیں گے۔)

باب ۱۶۴۹۔مِنْہُ

۱۶۴۹۔اسی سے متعلق۔

۳۱۷٤۔حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبۃ عن یعلی بن عطاء قال سمعت عمرو بن عاصم الثَّقَفِیُّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُہٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّالشَّیْطَانِ وَ شِرْکِہٖ قَالَ قُلْہُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۷۴۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صبح و شام کوئی دعا پڑھنے کا حکم دیجئے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو"اللھم عالم الغیب....." شرکہ تک (یعنی اے اللہ اے غیب اور کھلی باتوں کے جاننے والے۔ آسمان و زمین کے پالنے والے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تجھ سے اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔

باب ۱۶۵۰۔مِنْہُ

باب ۱۶۵۰۔اسی کے متعلق۔

۳۱۷۵۔حدثنا الحسین بن حریث نا عبدالعزیز بن ابی حازم عن کثیر بن زید عن عثمانَ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی سَیِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ

۳۱۷۵۔حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں استغفار کے سردار کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ یہ دعا ہے "اللھم" سے "الا انت" تک (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک میری استطاعت ہے تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ تجھ سے اپنے کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اقرار کرتا ہوں نیز اپنے گناہوں کا بھی اعتراف

ذُنُوبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا یَقُوْلُهَا اَحَدُ کُمْ حِیْنَ یُمْسِیْ فَیَاْتِیْ عَلَیْهِ قَدْرٌ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا یَقُوْلُهَا حِیْنَ یُصْبِحُ فَیَاْتِیْ عَلَیْهِ قَدْرٌ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

کرتے ہوئے تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں) پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص شام کو یہ دعا پڑھے گا اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے گا تو جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔ اسی طرح صبح کے وقت پڑھنے والے کے لئے شام تک۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابن ابزیؓ اور ابن بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عبدالعزیز بن ابی حازم: زاہد کے بیٹے ہیں۔

باب ١٦٥١ ـ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ

باب ۱۶۵۱۔ سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں۔

٣١٧٦ ـ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان بن عیینة عن ابی اسحاق الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ کَلِمٰتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَیْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَآءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

۳۱۷۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو اگر تم سوتے وقت پڑھ لو تو اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو اسلام پر مرو گے اور اگر صبح ہوگی تو وہ بھی خیر پر ہوگی "اللھم" سے "ارسلت" تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اور اپنا کام بھی تجھ ہی کو سونپا۔ رغبت کی وجہ سے بھی اور تیرے ڈر سے بھی۔ نیز میں نے اپنی پیٹھ کو تیری ہی پناہ دی کیونکہ تجھ سے بھاگ کر نہ کہیں پناہ ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ۔ میں تیری بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر بھی ایمان لایا) براء کہتے ہیں کہ میں نے کہا تیرے بھیجے ہوئے رسول پر تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ منصور بن معتمر اسے سند سے وہ براء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب تم سونے کے لئے آؤ اور باوضو ہو تو یہ دعا پڑھو۔

٣١٧٧ ـ حدثنا محمد بن بشارنا عثمان بن عمرانا علی بن المبارك عن یحیی بن ابی کثیر عن یحیی بن اسحاق بن اَخِیْ رَافِعِ بْنِ خدیج عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ

۳۱۷۷۔ حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور پھر اسی رات میں مرجائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ اللھم سے "برسولک" (یعنی اے اللہ میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا، اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا، اپنے کام تجھے سونپ دیئے کیونکہ تیرے عذاب سے بچنے کا تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں (دے

وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ لَامَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

سکتا) میں تیری کتاب اور تیرے رسول (ﷺ) پر ایمان لایا۔)

یہ حدیث رافع بن خدیج کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۱۷۸۔ حدثنا اسحق بن منصورنا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابت عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ

۳۱۷۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "الحمدلله" سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا ہمیں (مخلوق کے شر) سے بچایا اور ہمیں ٹھکانہ دیا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ ان کا ٹھکانہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۵۲۔ مِنْهُ

باب ۱۶۵۲۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۷۹۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰه نا ابومعاوية عن الوصافي عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرَةِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا

۳۱۷۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سوتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں یا درخت کے پتوں کے برابر یا (صحراء) عالج کی ریت کے برابر یا دنیا کے ایام کے برابر ہی ہوں "استغفر اللّٰه" سے "اتوب اليه" (یعنی میں اللہ کی مغفرت کا طلب گار ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو زندہ ہے اور سنبھالنے والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن ولید وصافی ہی کی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۵۳۔ مِنْهُ

باب ۱۶۵۳۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۸۰۔ حدثنا ابن ابي عمرنا سفيان عن عبدالملك بن عمير عن ربعي بن حراش عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

۳۱۸۰۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے "اللهم" سے آخر تک (یعنی یا اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸۱۔ حدثنا ابوكريب نا اسحاق بن منصور عن ابراهيم بن يوسف بن ابي اسحاق عن ابيه عن ابي

۳۱۸۱۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بناتے اور یہ دعا کرتے "رب قني" سے

سحاق عن ابی بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

آخر تک۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ثوری اسے ابواسحاق سے وہ براءؓ سے نقل کرتے ہوئے ابواسحاق اور براء کے درمیان کسی راوی کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ ابواسحاق سے ابوعبیدہ کے واسطے سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۶۵۴۔ مِنْهُ

۳۱۸۲۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عون انا خالد بن عبداللّٰه عن سهيل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۵۴۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۸۲۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر کوئی سونے لگے تو یہ دعا پڑھا کرے "اللھم" سے آخر تک (یعنی اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، اے ہمارے رب، اے ہر چیز کے رب، اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے اور اے تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے۔ میں تجھ سے ہر شر پہنچانے والی چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے اس کے بالوں سے پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو سب سے اوپر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن میں ہے تجھ سے ماوراء کوئی چیز نہیں (اے اللہ) میرا قرض ادا کردے اور مجھے فقر سے غنی کردے۔)

باب ۱۶۵۵۔ مِنْهُ

۳۶۸۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَايَدْرِيْ مَاخَلَفَهٗ عَلَيْهِ بَعْدَهٗ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ

باب ۱۶۵۵۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۸۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی بستر پر سے اٹھ کر جائے اور پھر دوبارہ لیٹنے لگے تو اسے اپنے تہبند کے کونے سے (کپڑے سے) جھاڑے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آئی۔ اور پھر جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے "باسمک ربی" سے "صالحین" تک۔ (اے میرے رب! میں نے تیرے نام سے کروٹ رکھی اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاتا ہوں لہٰذا اگر تو میری جان لے لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی اس طرح نگہبانی کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی نگہبانی کرتا ہے) اور جب جاگے تو یہ دعا پڑھے "الحمد للہ" سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے

ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت بخشی، مجھ میں میری روح لوٹا دی اور اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی۔

باب ۱۶۵۶۔ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۳۱۸۴۔ حدثنا قتیبة نا المفضل بن فضالہ عن عقیل عن ابن شہاب عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ كُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ كَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَاَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰی رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۵۶۔ جو شخص سوتے وقت قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

۳۱۸۴۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے پھر سورۂ اخلاص، الفلق اور الناس تینوں سورتیں پڑھ کر ان میں پھونکتے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا بدن پر مل لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھر جسم کے اگلے حصے پر اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

باب ۱۶۵۷۔ مِنْهُ

۳۱۸۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحاق عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْیَانًا یَقُوْلُ مَرَّةً وَّ اَحْیَانًا لَا یَقُوْلُهَا

باب ۱۶۵۷۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۸۵۔ حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ نوفل خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز سکھائیے کہ میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ فرمایا: سورۂ کافرون پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں شرک سے براءت ہے۔ شعبہ کبھی ایک مرتبہ پڑھنے کا کہتے اور کبھی نہیں۔

موسیٰ بن حزام بھی یحییٰ سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے وہ فروہ سے اور وہ اپنے والد نوفل سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور پھر اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا سے زیادہ صحیح ہے۔ زہیر اسے ابواسحاق سے وہ فروہ سے وہ نوفل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ روایت شعبہ کی روایت سے اشبہ اور اصح ہے۔ ابواسحاق کے ساتھیوں نے اس میں اضطراب کیا ہے۔ اور یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ عبدالرحمن بن نوفل (فروہ کے بھائی) بھی اسے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۳۱۸۶۔ حدثنا ہشام بن یونس الکوفی المحاربی عن لیث عن اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ تَنْزِیْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

۳۱۸۶۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے۔

ثوری اور کئی راوی اسے اسی طرح ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابوزبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث جابرؓ سے سنی ہے تو جواب دیا نہیں۔ بلکہ صفوان یا ابن صفوان سے سنی ہے۔ شبابہ بھی مغیرہ سے وہ ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے لیث ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۱۸۷۔ حدثنا صالح بن عبداللّٰہ نا حماد بن زید عن ابی لبابة قال قالت عائشة قالت كان النبيُّ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ لا ينامُ حتّٰى يقرأَ الزُّمَرَ وبني اسرائيلَ

۳۱۸۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ زمر اور سورۂ اسراء پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن زیاد کے مولی ہیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں اور ان سے حماد بن زید کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۳۱۸۸۔ حدثنا علی بن حجر نا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبدالرحمٰن بن ابی بلالٍ عن العِرباضِ بن سارية انّ النبيَّ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ كانَ لاينامُ حتّٰى يقرأَ المُسبِّحاتِ و يقولُ فيها اٰيةٌ خيرٌ مِّن ألفِ اٰيةٍ

۳۱۸۸۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سبح اور سبحان سے شروع ہونے والی سورتیں نہ پڑھ لیتے اور فرماتے کہ ان سورتوں میں ایک ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۸۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری نا سفیان عن الجریری عن ابی العلاء بن الشِّخِّيرِ عن رجلٍ مِّن بني حنظلة قال صحبتُ شدّادَ بنَ اوسٍ في سفرٍ فقال الا اُعلِّمُكَ ما كانَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ يُعلِّمُنا ان نقولَ اللّٰهمَّ انّي اسألُكَ الثّباتَ في الأمرِ واسألُكَ عزيمةَ الرُّشدِ واسألُكَ شكرَ نعمتِكَ وحسنَ عبادتِكَ واسألُكَ لسانًا صادقًا و قلبًا سليمًا واعوذُ بكَ مِن شرِّ ما تعلمُ واسألُكَ مِن خيرِ ما تعلمُ واستغفرُكَ مِمّا تعلمُ انّكَ انتَ علّامُ الغيوبِ قال وقال رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ ما مِن مسلمٍ ياخذُ مضجعَهُ يقرأُ سورةً مِّن كتابِ اللّٰهِ الّا وكّلَ اللّٰهُ بهِ ملكًا فلا يقربُهُ شيءٌ يؤذيهِ حتّٰى يهبَّ متى هبَّ

۳۱۸۹۔ قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شداد بن اوسؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ فرمانے لگے میں تمہیں ایک چیز سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ "اللّٰھم" سے "علام الغیوب" تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی پختگی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں۔ اور تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے پھر میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے) اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں چنانچہ تکلیف دینے والی کوئی چیز اس کے بیدار ہونے تک اس کے قریب نہیں آتی۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

باب ١٦٥٨ـ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب ۱۶۵۸۔ سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھنا۔

٣١٩٠ـ حدثنا ابوالخطاب زياد بن يحيى البصرى نا ازهر السمان عن ابن عون عن ابن سيرين عن عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْاَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلَى مَاهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَّ ثَلَثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَّ تَسْبِيْحٍ وَّتَكْبِيْرٍ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۳۱۹۰۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فاطمہؓ نے مجھ سے اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے گٹھے پڑ جانے کی شکایت کی تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لیتیں تو اچھا ہوتا (وہ گئیں اور غلام مانگا) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے کہ جب تم سونے لگو تو تینتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عون کی روایت سے کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔

٣١٩١ـ حدثنا محمد بن يحيى نا ازهر السمان عن ابن عون عن محمد عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا مَجَلَ يَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ

۳۱۹۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے ہاتھوں کے چھل جانے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

باب ١٦٥٩ـ مِنْهُ

باب ۱۶۵۹۔ اسی سے متعلق۔

٣١٩٢ـ حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن علية نا عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّ يَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّ يُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهٗ وَتُكَبِّرُهٗ وَتَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ

۳۱۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی مسلمان انہیں اختیار کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر گنا کرتے تھے پھر فرمایا کہ وہ زبان پر ڈیڑھ سو اور میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں (دوسری خصلت یہ بیان فرمائی) کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ یہ زبان کے لئے سو اور میزان کے لئے ایک ہزار کلمات ہیں تم میں سے کون ہے جو رات و دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے۔ ● صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان پر مداومت کیوں

● یعنی اگر اتنی برائیاں بھی ہوں تو بھی وہ معاف ہو جاتی ہیں۔ (مترجم)

اَلْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفٌ وَ خَمْسُ مِائَةٍ سَيِّئَةٍ قَالُوْا كَيْفَ لَانُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ هُوَ فِيْ مَضْجِعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ

نہیں کر سکتے؟ فرمایا: جب تم نماز میں ہوتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا۔ پھر جب وہ سونے کے لئے بستر کی طرف جاتا ہے تو اسے تھپکنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ اور ثوری، عطاء بن ابی سائب سے مختصراً نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں زید بن ثابتؓ، انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۹۳۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ

۳۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۱۹٤۔ حدثنا محمد بن اسمعیل بن سمرة الاحمسی الکوفیّ نا اسباط محمدنا عمرو بن قیس الملائی عن الحکم بن عتیبة بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَايَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ

۳۱۹۴۔ حضرت کعب بن عجرہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اگر نماز کے بعد پڑھی جائیں تو ان کا پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ اور حافظ ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حکم سے نقل کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے جب کہ منصور بن معتمر اسے حکم سے مرفوع نقل کرتے ہیں۔

باب ۱٦٦٠۔ مَاجَاءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ۱۲۶۰۔ رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا۔

۳۱۹۵۔ حدثنا محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمة نا الولید بن مسلم نا الا وزاعی ثنی عمیر بن ھانئ قال ثنی جنادة بن ابی امیة قَالَ ثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

۳۱۹۵۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوا اور یہ دعا پڑھے "لا الٰہ" سے "الا باللہ" تک پھر کہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے یا فرمایا کہ کوئی دعا بھی کرے تو قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول ہوتی ہے (ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں۔

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اَوْقَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتَجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اللہ کی ذات پاک ہے۔تعریفیں اسی کے لئے ہیں اوراس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے یا نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم سے اسے علی بن حجر نے مسلمہ بن عمرو کے حوالے سے نقل کیا ہے مسلمہ کہتے ہیں کہ عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے اور ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرتے تھے۔

باب ١٦٦١ ـ مِنْهُ

باب۱۶۶۱۔اسی سے متعلق۔

٣١٩٦ ـ حدثنا اسحق بن منصور نا النضر بن شميل ووهب بن جرير و ابوعامر العقدى و عبدالصمد بن عبد الوارث قالوانا هشام الد ستوائى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة قَالَ ثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ نِالْاَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُعْطِيْهِ وَضُوْءَ هٗ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِىَّ مِنَ الَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۳۱۹۶۔حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا اور آپ ﷺ کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔پھر بہت دیر تک سنتا رہتا کہ آپ ﷺ سمع الله لمن حمده کہتے اور الحمدلله رب العالمين پڑھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٦٦٢ ـ مِنْهُ

باب۱۶۶۲۔اسی سے متعلق۔

٣١٩٧ ـ حدثنا عمروبن اسمعيل بن مجالد بن سعيد الهمدانى نا ابى عن عبد الملك بن عمير عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَا نَفْسِىْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

۳۱۹۷۔حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔"اللّٰهم باسمک اموت واحيى"(یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں)۔ پھر جب بیدار ہوتے تو "الحمدلله" سے آخر تک پڑھتے (یعنی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٦٦٣ ـ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَاقَامَ مِنَ الَّيْلِ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب۱۶۶۳۔تہجد کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔

٣١٩٨ ـ حدثنا الانصارى نا معن نا مالك بن انس عن ابى الزبير عن طاؤس الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ الَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ

۳۱۹۸۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰهم" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔تو ہی آسمانوں اور زمین کا قائم کرنے والا ہے،تمام

اَلْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

۔تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمان وزمین اور ان میں موجود چیزوں کا رب ہے۔تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے۔تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔اے اللہ میں تیرے ہی لئے اسلام لایا، تجھ ہی پر ایمان لایا۔تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی لئے لڑا اور تجھ کو حاکم تسلیم کیا تو میری مغفرت فرمادے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے میرے اعلانیہ اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرمادے۔تو ہی میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

باب ۱۶۶۴۔ مِنْهُ

باب ۱۲۶۴۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۹۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا محمد بن عمران بن ابی لیلٰی قال ثنی ابی قال ثنی ابن ابی لیلٰی عن داؤد بن علی ھو ابن عبداللّٰه بن عباس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَ تُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَ تُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ

۳۱۹۹۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو نماز تہجد سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا "اللّٰھم" سے آخر تک۔ (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا طلبگار ہوں کہ جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے۔ میرے کام کو جمع بنادے، اس کی برکت سے میری پریشانی کو دور کر دے، میرے غیبی امور کو اس سے سنوار دے، میرے موجود درجات کو بلند کر دے، مجھے اس سے سیدھی راہ سکھا، میرے چہیتوں کو جمع کر دے، اور مجھے ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ مجھے ایسا ایمان ویقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا کر کہ اس سے میں دنیا وآخرت میں تیری کرامت کے شرف کو پہنچوں۔ اے اللہ میں تجھ سے قضا میں کامیابی، شہداء کے مرتبے، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے امور کو درست کرنے والے، اے دلوں کو شفا عطا کرنے والے! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح بچا جس طرح تو سمندروں کو آپس میں ملنے سے بچاتا ہے۔ نیز ہلاک کرنے والی دعا اور قبر کے فتنے سے بھی اسی طرح بچا۔ اے اللہ جو خیر میری عقل

فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَ اَسْأَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

میں نہ آئے، میری نیت اور سوال بھی اس وقت تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا تُو کسی بندے کو دینے والا ہو تو میں بھی تجھ سے اس خیر کو طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے سخت قوت والے اور اے اچھے کام والے میں تجھ سے قیامت کے دن کے چین اور یوم خلود کو ان مقربین کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔ جو گواہی دینے والے رکوع وسجود کرنے والے اور وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو بڑا مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کر دے نہ کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والوں میں سے، تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والوں اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرنے والوں میں سے کر دے۔ ہم تیری ہی وجہ سے اس سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کریں اور تیری مخالفت کرنے والوں سے تیری دشمنی کی وجہ سے دشمنی رکھیں۔ اے اللہ! یہ دعا ہے اب تیرا کام ہے اور یہ تو میری کوشش ہے توکل تو تجھ ہی پر ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں، میری قبر میں، میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں بائیں، میرے اوپر نیچے، میری سماعت میں، میری نظر میں، میرے بالوں میں، میرے بدن میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں میرے لئے نور ڈال دے۔ اے اللہ میرا نور بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور کو ٹھہرا دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی ذات سے مخصوص کر دیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں، پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا اور پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری اسے سلمہ بن کہیل سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس حدیث کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔

بَابُ ١٦٦٥ ـ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

باب ۱۶۶۵۔ تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں۔

٣٢٠٠ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا

۳۲۰۰۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال

نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا یحیی بن ابی کثیر قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآءِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

کیا کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز پڑھنی شروع کرتے تو کیا پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اللھم" سے) آخر تک (یعنی اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اور اے پوشیدہ اور غیر پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ کرے گا جن کے متعلق ان میں اختلاف تھا۔ مجھے اپنے حکم سے وہ راستہ بتا دے جس میں حق سے اختلاف کیا گیا ہے تو ہی صراط مستقیم پر ہے۔

باب ۱۶۶۶۔ مِنْهُ

۳۲۰۱۔ حدثنا محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نا یوسف بن الماجشون قال اخبرنی ابی عن عبدالرحمٰن الاعرج عن عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ

باب ۱۶۶۶۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۰۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے "وجهت وجهي" سے "اتوب الیک" تک (یعنی میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کو پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (مائل) نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بالیقین میری نماز، میرے ساری عبادات میرا جینا اور میرا مرنا سب خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں ماننے والوں میں سے پہلے ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے اس لئے کہ گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے بہترین اخلاق عطا فرما تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں مجھ سے برائیاں دور کر دے کیونکہ یہ بھی صرف تو ہی کر سکتا ہے میں تجھ پر ایمان لایا۔ تو بڑی برکت والا اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) پھر جب رکوع کرتے تو "اللھم" سے "عصبی" تک پڑھتے (یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے

رَبَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ اٰخِرُمَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے لئے جھک گئے) پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم" سے "من شیء" تک (ترجمہ: اے اللہ اے ہمارے رب آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، کے برابر تو یقیناً تیرے ہی لئے ہیں اور مزید جتنی تو چاہے) پھر سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم" سے "الخالقین" تک (یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اس کی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے۔ چنانچہ وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے پھر آخر میں التحیات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے "اللّٰھم اغفرلی" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، نیز اعلانیہ اور پوشیدہ گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۲۔حدثنا الحسن بن الخلال نا ابوالولید الطیالسی نا عبدالعزیز بن ابی سلمة ویوسف بن الماجشون قال عبدالعزیز ثنی عمی وقال یوسف اخبرنی ابی قال ثنی الاعرج عن عبیداللّٰه بن اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

۳۲۰۲۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے "وجہت وجھی" سے "اتوب الیک" تک۔● (ترجمہ: لبیک ... الخ اے اللہ! میں حاضر ہوں اور تیری ہی اطاعت کرتا ہوں۔ خیر پوری کی پوری تیرے ہاتھ میں ہے جب کہ شر سے تیری قربت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اے ہمارے رب! میں تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تو بابرکت اور بہت بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) پھر رکوع کرتے تو "اللھم" سے عصبی تک پڑھتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اللھم ربنا سے "من شئی" "بعد" تک پڑھتے پھر سجدے میں جاتے تو "اللھم لک سجدت" سے احسن الخالقین" تک پڑھتے پھر تشہد اور سلام کے درمیان "اللھم

● باقی دعا کے معنی گزشتہ حدیث میں گزر چکے ہیں۔ "لبیک" سے "اتوب الیک" تک معنی یہاں مذکور ہیں۔ اس کے بعد کی دعا کے معنی بھی پیچھے گزر چکے ہیں۔ یعنی حدیث ۳۲۰۸ میں۔ (مترجم)

وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَايَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَابِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمَآءِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَمَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

سے آخر تک پڑھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۳۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا سلیمان بن داؤد الهاشمی نا عبدالرحمٰن بن ابی الزناد عن موسٰی بن عقبة عن عبدالله بن الفضل عن عبدالرحمٰن عن الاعرج عن عبیدالله بن ابی رافع عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَاقَضٰى قِرَاءَتَهٗ وَاَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَاقَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ

۳۲۰۳۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے اسی طرح قراءت کے بعد کھڑے ہو کر بھی کرتے اس کے علاوہ تشہد اور سجدوں وغیرہ کے دوران ہاتھ نہ اٹھاتے (رفع یدین نہ کرتے) پھر دو رکعتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے "وجهت وجهي" سے "اتوب الیک" (ترجمہ:.... لامنجا سے آخر تک۔ یعنی تیرے عذاب سے صرف تو ہی پناہ دے سکتا ہے اور اس سے بھاگ کر تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں دے سکتا۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ

وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَايَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَامَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَاُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهٗ فِيْ رُكُوْعِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْاَمَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

کرتا ہوں) پھر قرأت کرتے اور رکوع میں جا کر یہ دعا پڑھتے "اللّٰهم لک رکعت" سے "رب العالمین" تک پھر رکوع سے سر اٹھاتے اور "من شیء" بعد تک دعا پڑھتے۔ پھر سجدے میں جاتے تو "اللّٰهم لک سجدت" سے "احسن الخالقین" تک پڑھتے۔ پھر نماز ختم کرنے لگتے تو "اللّٰهم اغفرلی" سے آخر تک دعا پڑھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی اور ہمارے بعض ساتھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ میں سے بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ دعائیں نوافل میں پڑھی جائیں فرائض میں نہیں۔ ابو اسماعیل ترمذی، سلیمان بن داؤد ہاشمی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک زہری کی سالم سے ان کے والد کے حوالے سے منقول حدیث کے مثل ہے۔

باب ۱۶۶۷۔ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب ۱۶۶۷۔ سجدہ تلاوت کی دعائیں۔

۳۲۰۴۔ حدثنا قتیبة نا محمد بن یزید بن خنیس نا الحسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابی یزید عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُنِیَ اللَّیْلَةَ وَاَنَا نَآئِمٌ کَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُھَا وَھِیَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ لِیْ جَدُّکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ مِثْلَ مَااَخْبَرَہُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

۳۲۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں جب میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے اسے یہ کہتے ہوئے بھی سنا۔ "اللّٰھم" سے "عبدک داؤد" تک (یعنی یا اللہ! میرے لئے اس کا اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (بوجھ) گناہ ہلکا کر پھر اسے مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا) ابن جریج، عبیداللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ پھر رسول اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو میں نے آپ ﷺ کو وہی دعا پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوھاب الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی العالیة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ

۳۲۰۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ دعا پڑھتے "سجد وجھی" ...... آخر تک (یعنی میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس میں اپنی طاقت وقوت سے کان اور آنکھ بنائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۶۸۔ مَاجَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ

باب ۱۲۶۸۔ گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعائیں۔

۳۲۰۶۔ حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن اسحق بن عبداللہ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ یَعْنِیْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ کُفِیْتَ وَوُقِیْتَ وَتَنَحّٰی عَنْہُ الشَّیْطَانُ

۳۲۰۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت "بسم اللّٰہ...... الا باللّٰہ" تک پڑھ لے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو شر سے بچا لیا گیا تیرے لئے یہ کافی ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے (ترجمہ: اللہ کے نام سے میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۶۹۔ مِنْہُ

باب ۱۲۶۹۔ اسی کے متعلق۔

۳۲۰۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن منصور عن عامر الشعبی عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذبک من ان نزل اونضل او نظلم او نظلم اونجھل او یجھل علینا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے "بسم اللہ"..... آخر تک۔ (یعنی اللہ کے نام سے، میں اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ میں تجھ سے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا بھٹک جاؤں یا میں کسی پر یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں جہالت میں پڑ جاؤں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے)

باب ۱۶۷۰۔ مایقول اذا دخل السوق

باب ۱۶۷۰۔ بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۰۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون قال نا ازھر بن سنان نا محمد بن واسع قال قدمت مکۃ فلقینی عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ

۳۲۰۸۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت "لاالہ الااللہ" سے "قدیر" تک پڑھ لے اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ ❶ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کے لئے ہیں وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے اسے آل زبیر کے خزانچی عمرو بن دینار نے سالم بن عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی، حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان سے وہ دونوں عمرو بن دینار سے وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو بازار میں جائے اور یہ دعا پڑھے "لا الہ الااللہ" سے "قدیر" تک تو اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔

باب ۱۶۷۱۔ ماجاء مایقول العبد اذا مرض

باب ۱۶۷۱۔ اگر کسی کو کوئی مرض لاحق ہو جائے تو یہ دعا پڑھے۔

۳۲۰۹۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا اسمعیل بن محمد بن جحادۃ نا عبد الجبار بن عباس عن ابی اسحق عن الاعز ابی مسلم قال اشھد علی ابی سعید و ابی ھریرۃ انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لاالہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ وقال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لاالہ الا

۳۲۰۹۔ حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص "لاالہ الااللہ واللہ اکبر" کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ (وہاں) "میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں بہت بڑا ہوں" اور جو شخص "لاالہ الااللہ وحدہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" (وہاں) میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں تنہا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں"

❶ ہزار ہزار کا عدد ان چیزوں کی کثرت کے لئے بطور کنایا استعمال کیا گیا ہے۔ (مترجم)

اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ

نیز جو شخص "لاالٰہ الااللّٰہ لہ الملک ولہ الحمد" کہتا ہے تو اللہ جواب میں کہتا ہے "میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، بادشاہت اور تمام تعریفیں میرے ہی لئے ہیں" پھر اگر کوئی "لاالٰہ الااللّٰہ ولاحول ولا قوۃ الاباللّٰہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے یا نیکی کرنے کی طاقت صرف میری ہی طرف سے ہے۔" رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر مرجائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی ابواسحاق سے وہ ایک اعرابی مسلم سے اور وہ ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ غیر مرفوع ہے اور اس کے ہم معنی ہے۔ محمد بن بشار نے یہ حدیث محمد بن جعفر سے اور انہوں نے شعبہ سے نقل کی ہے۔

باب ١٦٧٢ ـ مَاجَاءَ مَايَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلٰی

باب ۱۶۷۲۔ اگر کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا پڑھے؟

٣٢١٠ ـ حدثنا محمد بن عبدالله بن بزيع قال نا عبدالوارث بن سعيد عن عمرو بن دينار مولى آل الزبير عن سالم بن عبدالله بن عُمَر عن ابن عُمَر عن عُمَر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَّا كَانَ مَاعَاشَ

۳۲۱۰۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت و آزمائش میں گرفتار دیکھ کر "الحمدللّٰہ" سے "تفضیلاً" تک پڑھے گا۔ وہ جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے گرفتار کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے بھی روایت ہے۔ یہ آل زبیر کے خزانچی ہیں محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے اکثر ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جن میں وہ منفرد ہیں یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو سخت مصیبت یا بدنی تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس سے پناہ مانگے اس کے سامنے نہیں۔ ابوجعفر سمنانی اور کئی حضرات مطرف بن عبداللہ مدنی سے وہ عبداللہ بن عمر عمری سے وہ سہل بن ابی صالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے تو یہ دعا پڑھے (جو اوپر مذکور ہے) چنانچہ اسے وہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ١٦٧٣ ـ مَايَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

باب ۱۶۷۳۔ مجلس سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا۔

٣٢١١ ـ حدثنا ابوعبيدة بن ابى السفر الكوفى واسمه احمد بن عبدالله الهمدانى نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرنى موسى بن عقبة

۳۲۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بہت لغو باتیں ہوں اور پھر اٹھنے سے پہلے "سبحانک" سے "اتوب الیک" تک پڑھ لے تو

أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ یَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَیْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

اس نے جو باتیں اس مجلس میں کی ہوتی ہیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔)

اس باب میں ابو برزہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے سہیل کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۲۱۲۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا المحاربی عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ یُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ یَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

۳۲۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مجلس سے اٹھتے وقت سو مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور یہ گنا جاتا تھا۔ "رب اغفرلي" سے آخر تک (یعنی اے رب مجھے معاف فرما دے تو ہی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ١٦٧٤ ۔ مَایَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب ۱۶۷۴۔ کرب کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۱۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْا عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْحَكِیْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ

۳۲۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کرب کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "لاالٰہ الا اللّٰہ" سے آخر تک (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم (بردبار) اور حکیم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ آسمانوں اور بڑے عرش کا مالک ہے۔)

محمد بن بشار بھی ابن عدی سے وہ قتادہ سے وہ ابو عالیہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مرفوعاً اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱٤۔ حدثنا ابوسلمة یحیی بن المغیرة المخزومی المدینی وغیر واحد قالوا انا ابن ابی فدیك عن ابراهیم بن الفضل عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهٗ

۳۲۱۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی وجہ سے سخت فکر میں مبتلا ہوتے تو سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے "سبحان الله العظيم" اور جب دعا کے لئے کوشش کرتے تو کہتے "ياحي ياقيوم."

الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَآءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۶۷۵۔ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب ۱۶۷۵۔ کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا۔

۳۲۱۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابی حبيب عن الحارث بن يعقوب عن يعقوب بن عبدالله بن الا شج عن بسر بن سعيد عن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ

۳۲۱۵۔ حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہؓ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ فرمایا: جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور "اعوذ بكلمات الله التامات من شرما خلق" (یعنی میں مخلوق کے فساد سے اللہ کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھ لے اسے وہاں سے روانہ ہونے تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ مالک بن انس بھی یعقوب اشج سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ ابن عجلان سے بھی یعقوب بن عبداللہ بن اشج کے حوالے سے منقول ہے۔ وہ اسے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ خولہ سے مذکورہ بالا حدیث ابن عجلان کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۶۷۶۔ مَايَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب ۱۶۷۶۔ سفر کے لئے جاتے ہوئے پڑھنے کی دعا۔

۳۲۱۶۔ حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن عبدالله بن بشر الخثعمی عن اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ اِصْبَعَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

۳۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لئے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے (آسمان کی طرف) اشارہ کرتے۔ (شعبہ نے بھی انگلی دراز کر کے دکھائی) پھر فرماتے "اللهم" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ اپنی خیر خواہی سے میرے ساتھ رہ اور اپنے ہی ذمے میں لوٹا۔ اے اللہ زمین کی (مسافت کو) ہمارے لئے چھوٹا کر دے اور سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں)

سوید بن نصر بھی عبداللہ بن مبارک سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عدی کی شعبہ کے حوالے سے منقول حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۱۷۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زيد عن عاصم الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجَسَ

۳۲۱۷۔ حضرت عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللهم سے آخر تک (یعنی اے اللہ تو ہی سفر

قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَ اخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ

کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! سفر میں ہمارے ساتھ رہ اور ہمارے گھر والوں کی نگہبانی کر۔ یا اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت اور رنجیدہ یا نامراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ نیز ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے یا اطاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مظلوم کی بد دعا اور اہل و مال میں کوئی برائی دیکھنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی منقول ہے اس سے مراد خیر سے شر کی طرف لوٹنا ہے۔

باب ۱۶۷۷۔ مَاجَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِہٖ

باب ۱۶۷۷۔ سفر سے لوٹنے پر پڑھنے کی دعائیں۔

۳۲۱۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود قال انبانا شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت الرَّبِیْعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

۳۲۱۸۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے۔ آئبون سے آخر تک (یعنی ہم سفر سے سلامتی کے ساتھ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثوری یہی حدیث ابو اسحاق سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہوئے ربیع بن براء کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۶۷۸۔ مِنْہُ

باب ۱۶۷۸۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۱۹۔ حدثنا علی بن حجر انا اسمعیل بن جعفر عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَانِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَآبَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا

۳۲۱۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے لوٹتے تو مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑنے پر اپنی اونٹنی کو دوڑاتے۔ اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے بھی مدینہ کی محبت کی وجہ سے تیز چلاتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۷۹۔ مَاجَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

باب ۱۶۷۹۔ کسی کو رخصت کرتے وقت کے دعائیہ کلمات۔

۳۲۲۰۔ حدثنا احمد بن عبداللہ السلیمی البصری نا ابوقتیبۃ سلم بن قتیبۃ عن ابراھیم بن عبدالرحمٰن بن یزید بن اُمَیَّۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِہٖ فَلَا یَدَعُھَا حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ ھُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ

۳۲۲۰۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود آنحضرت ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ پھر فرماتے "استودع" سے آخر تک یعنی میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین وایمان اور آخری اعمال کا امین بناتا ہوں۔

دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی حضرت عمرؓ سے منقول ہے۔

۳۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اُدْنُ مِنِّيْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

۳۲۲۱۔ حضرت سالمؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے تو اسے کہتے کہ قریب آؤ تاکہ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ کسی کو رخصت کیا کرتے تھے پھر "استودع اللہ" سے آخر تک کہتے۔

یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابٌ ۱۶۸۰۔ مِنْهُ

باب ۱۶۸۰۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

۳۲۲۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کے لئے جا رہا ہوں مجھے توشہ دیجئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا توشہ دے۔ عرض کیا اور زیادہ دیجئے۔ فرمایا اور تیرے گناہ معاف کرے۔ عرض کیا اور زیادہ کیجئے۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ فرمایا اور تیرے لئے تو جہاں کہیں بھی ہو خیر کو آسان کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ ۱۶۸۱۔ مِنْهُ

باب ۱۶۸۱۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

۳۲۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا اور جب وہ چلا تو دعا کی کہ یا اللہ اس کے لئے زمین کی مسافت کو کم کر دے اور اس پر سفر آسان کر۔

یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ ۱۶۸۲۔ مَاذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

باب ۱۶۸۲۔ مسافر کی دعا کی قبولیت۔

۳۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۲۲۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں مظلوم، مسافر اور باپ کی بیٹے کے لئے۔

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ

علی نے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے اور انہوں نے یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں "مستجابات لا شک فیھن" (یعنی تین دعائیں بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوجعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے۔ انہیں ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ ان کا نام کیا ہے۔

باب ١٦٨٣۔ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ اِذَا رَکِبَ دَابَّۃً

باب ۱۶۸۳۔ سواری پر سوار ہونے کی دعا۔

٣٢٢٥۔ حدثنا قتیبة ثنا ابوالاحوص عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِیًّا اُوْتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْکَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُكَ

۳۲۲۵۔ حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس ان کے سوار ہونے کے لئے سواری لائی گئی۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا "بسم اللہ" پھر جب اس پر بیٹھ گئے تو "سبحان الذی" سے "لمنقلبون" تک پڑھا۔ (یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ ہم تو اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے) پھر تین تین مرتبہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھی "سبحانک"...... الا انت" تک (یعنی تیری ذات پاک ہے میں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا لہٰذا تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ نہیں بخش سکتا) پھر ہنسنے لگے تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا۔ پھر آپ ﷺ ہنسے۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: تمہارے رب کو اپنے بندے کا یہ کہنا بہت پسند ہے کہ اے رب مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٢٢٦۔ حدثنا سوید بن نصر انا عبداللّٰه بن المبارك انا حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن علی بن عبداللّٰه الْبَارِقِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَهٗ کَبَّرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ

۳۲۲۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب کسی سفر کے لئے جاتے اور سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر "سبحان الذی" سے "لمنقلبون" تک دعا پڑھتے۔ پھر یہ دعا کرتے "اللھم" سے "فی اھل" تک (اے اللہ مجھے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے لئے چلنا آسان کر اور زمین کی مسافت کو چھوٹا کر دے اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل وعیال کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ ہمارے

مَاتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ اٰئِبُوْنَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ساتھ رہ اور اہل وعیال کی نگہبانی فرما۔) پھر جب گھر واپس لوٹتے تو فرماتے "آئبون... الخ" (یعنی انشاء اللہ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ١٦٨٤ ـ مَاجَاءَ مَايَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

١٦٢٧ ـ حدثنا عبدالرحمن بن الاسود ابوعمرو البصرى نا محمد بن ربيعة عن ابن جريج عن عطاء عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

باب ۱۶۸۴۔ آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آندھی دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم سے آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی سے خیر اور اس میں موجود خیر کا سوال کرتا ہوں۔ نیز میں اس کے ساتھ بھیجی گئی خیر کا بھی طلبگار ہوں۔ پھر میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ١٦٨٥ ـ مَايَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

٣٢٢٨ ـ حدثنا قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن حجاج بن ارطاة عن ابى مطر عن سالم بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

باب ۱۶۸۵۔ بادل کی گرج سننے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل کی گرج اور کڑکڑاہٹ سنتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللھم" سے آخر تک (یعنی اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر، ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں اس (عذاب وغیرہ) سے پہلے معاف کر دے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ١٦٨٧ ـ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

٣٢٢٩ ـ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدى نا سليمان بن سفيان المدينى قال ثنى بلال بن يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

باب ۱۶۸۶۔ چاند دیکھنے کی دعا۔

۳۲۲۹۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "اللھم" سے آخر تک (یعنی اے اللہ ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۸۸۔ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۳۲۳۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا سفيان عن عبدالملك بن عمير عن عبدالرحمٰن بن أبي لَيْلى عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

باب ۱۶۸۸۔ غصہ کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ دو شخص آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ یہاں تک کہ ایک کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کہہ لے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے گا۔ "اعوذ باللّٰہ"......الخ.

اس باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار بھی عبدالرحمٰن سے اور وہ سفیان سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ معاذؓ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا سماع ثابت نہیں کیونکہ معاذؓ کا انتقال حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوا اور اس وقت عبدالرحمٰن کی عمر چھ سال تھی۔ شعبہ بھی حکم سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اچھی طرح روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن نے عمر بن خطابؓ سے روایت بھی کی ہے اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ ان کی کنیت۔ ابوعیسیٰ اور والد کا نام یسار ہے۔ عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے انصار میں سے ایک سو بیس صحابہؓ کی زیارت کی ہے۔

باب ۱۶۸۸۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۳۲۳۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا بكر بن مضر عن ابن الهاد عن عبدالله بن خبّاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَاٰى وَ اِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ

باب ۱۶۸۸۔ برا خواب دیکھنے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس پر اللہ کی تعریف بیان کرے اور خواب لوگوں کو سنائے اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے تاکہ اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔

اس باب میں ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حدیث صحیح غریب ہے۔ ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ان سے امام مالک اور بہت سے حضرات روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۶۸۹۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى الْبَاكُوْرَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۳۲۳۲۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك و نا قتيبة عن مالك عن سهيل بن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ

باب ۱۶۸۹۔ پہلا پھل دیکھنے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۲۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے۔ "اللّٰھم" سے "ومثلہ معہ" تک (یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھلوں، ہمارے شہر، ہمارے صاع اور ہمارے مد

لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

میں برکت پیدا فرما۔ اے اللہ ابراہیمؑ تیرے دوست، بندے اور نبی تھے انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں میں تجھ سے مدینہ کے لئے وہی کچھ مانگتا ہوں جو انہوں نے مکہ کے لئے مانگا تھا بلکہ اس سے دوگنا) پھر آپ ﷺ جس چھوٹے بچے کو دیکھتے اسے بلاتے اور وہ پھل عنایت کرتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۰۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا

باب ۱۲۹۰۔ کھانے کے بعد پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا علي بن زيد عن عمر هو ابن ابي حرملة عن ابن عباس قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ لِيَ الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ اُوْثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

۳۲۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولیدؓ اور میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ مجھے پینے کے لئے دیا اور فرمایا کہ حق تو تمہارا ہے لیکن اگر تم چاہو تو خالد کو اپنے اوپر مقدم کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے جوٹھے پر کسی کو مقدم نہیں کر سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائیں اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے۔ "اللهم بارک لنا فيه واطعمنا خيراً منه" (یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو دودھ پلائیں تو یہ دعا پڑھے "اللهم بارک لنا فيه وزدنا منه" (یعنی اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما۔) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔

یہ حدیث حسن ہے بعض اسے علی بن زید سے عمر بن حرملہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن حرملہ کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

باب ۱۶۹۱۔ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب ۱۲۹۱۔ کھانے سے فراغت پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا ثور بن يزيد نا خالد بن معدان عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

۳۲۲۴۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "الحمدلله" سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریف اور پاک تعریف اسی کے لئے ہے۔ (اے اللہ) اس میں برکت پیدا فرما۔ ہم اس سے بے پرواہ اور بے نیاز نہیں ہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۳۵۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا حفص بن غیاث وابوخالد الاحمر عن حجاج بن ارطاۃ عن ریاح بن عبیدۃ قال حفص عن ابن اخی ابی سعید وقال ابوخالد عن مولی لِاَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ وَشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

۳۲۳۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر کوئی چیز کھاتے پیتے تو یہ دعا پڑھتے "الحمدللّٰہ"...... آخر تک یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔)

۳۲۳۶۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا عبداللّٰہ بن یزید المقری ثنا سعید بن ابی ایوب قال ثنی ابومرحوم عَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

۳۲۳۶۔ حضرت معاذ بن انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا "الحمدللّٰہ" سے "ولاقوۃ" تک تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (ترجمہ: تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری قدرت وطاقت نہ ہونے کے باوجود یہ عنایت فرمایا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

باب ۱۶۹۲۔ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَھِیْقَ الْحِمَارِ

باب ۱۶۹۲۔ گدھے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے۔

۳۲۳۷۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن جعفر بن ربیعۃ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَاسْئَلُوااللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطَانًا

۳۲۳۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو "اعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم" پڑھو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۳۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ

باب ۱۶۹۳۔ تسبیح، تکبیر، تہلیل اور الحمدللہ کہنے کی فضیلت۔

۳۲۳۸۔ حدثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا عبداللّٰہ بن بکر السھمی عن حاتم بن ابی صغیرۃ عن ابی بلج عن عمرو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

۳۲۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو "لاالٰہ الااللّٰہ" سے "الاباللّٰہ" تک کہے اور اس کے تمام چھوٹے گناہ معاف نہ کر دیے جائیں خواہ وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے شعبہ بھی حدیث ابوبلج سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت غیر مرفوع ہے۔ ابوبلج۔ یحیٰی بن ابی سلیم ہیں۔ بعض انہیں ابن سلیم کہتے ہیں۔ محمد بن بشار بھی بن عدی سے وہ حاتم سے وہ ابوبلج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر محمد بن بشار محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابوبلج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہی۔ یہ بھی غیر مرفوع ہے۔

۳۴۳۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبدالعزیز العطار نا ابونعامة السعدی عن ابی عثمان النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۳۴۳۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے درمیان ہے پھر فرمایا: اے عبداللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن ملک اور ابونعامہ کا عمرو بن عیسیٰ ہے۔ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے درمیان ہونے سے مراد اللہ کا علم اور اس کی قدرت ہے۔

باب ۱۶۹۴۔

۳۴۴۰۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا سیار نا عبدالواحد بن زیاد عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن القاسم بن عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرٰهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِأْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

باب ۱۶۹۴۔

۳۴۴۰۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میری ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ خالی ہے۔ اور اس کے درخت سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۲۴۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا یحیی بن سعیدنا موسی الجھنی قال نی مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَآئِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ تُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۴۱۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے ہم نشینوں سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز ہے؟ کسی شخص نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے بدلے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ہزار گناہ (صغیرہ) مٹا دیے جاتے ہیں۔

باب ۱۶۹۵۔

۳۲۴۲۔ حدثنا احمد بن منیع وغیر واحد قالوا ناروح بن عبادة عن حجاج الصواف عن اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

باب ۱۶۹۵۔

۳۲۴۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص **سبحان اللّٰه العظيم وبحمده** کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابوزبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن رافع نے اسے مؤمل کے حوالے سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۴۳۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا المحاربی عن مالک بن انس عن سمی عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سو مرتبہ "**سبحان اللّٰه وبحمده**" کہا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

۳۲۴۴۔ حدثنا یوسف بن عیسٰی نا محمد بن فضیل عن عمارة بن القعقاع عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ

۳۲۴۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان کے لئے ہلکے، میزان پر بھاری، اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ **سبحان اللّٰه العظيم** اور **سبحان اللّٰه وبحمده**۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۵۔ حدثنا اسحٰق بن موسٰی الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِالْبَحْرِ

۳۲۴۵۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ''لا الٰہ الا اللہ'' سے ''قدیر'' روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لئے اس روز شام تک شیطان سے پناہ کا کام دے گا اور قیامت کے دن اس سے اچھے اعمال صرف وہی شخص پیش کر سکے گا جو اس کو اس سے زیادہ پڑھتا رہا ہو گا اسی سند سے رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ جس نے سو مرتبہ سبحان اللّٰه وبحمده پڑھا اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۴۶۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا عبدالعزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلَیْهِ

۳۲۴۶۔حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص صبح و شام ''سبحان اللّٰه وبحمده'' سو سو مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس سے افضل عمل وہی شخص لا سکے گا جو اس سے زیادہ مرتبہ یا اتنی ہی مرتبہ پڑھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۷۔ حدثنا اسمٰعیل بن موسٰی نا داود بن الزبرقان عن مطر الوراق عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ

۳۲۴۷۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا: سو مرتبہ ''سبحان اللّٰه وبحمده'' پڑھا کرو اس لئے کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ پھر جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے سو اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ نیز جو اس سے زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے مزید عطا فرمائیں گے اور جو اللہ سے

وَمَنِ اسْتَغْفَرَاللّٰهَ غَفَرَلَهٗ

مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۴۸۔ حدثنا محمد بن وزیر الواسطی نا ابوسفیان الحمیری عن الضحاك بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَّمَنْ حَمِدَاللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْقَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَاللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ

۳۲۴۸۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ سبحان اللہ پڑھا گویا کہ اس نے سو حج کئے اور جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ الحمدللہ کہا گویا کہ اس نے سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کرایا یا فرمایا: گویا کہ اس نے سو جہاد کئے۔ اور جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ "لاالٰہ الااللہ" کہا گویا کہ اس نے اولاد اسماعیل سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح وشام سوسو مرتبہ اللہ اکبر پڑھا۔ قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال وہی پیش کر سکے گا جس نے اس سے زیادہ مرتبہ یا اس کے برابر پڑھا ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم سے حسین بن اسود نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابوبشر سے اور انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے۔ زہری کہتے ہیں کہ رمضان میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا رمضان کے علاوہ ہزار مرتبہ کہنے سے افضل ہے۔

باب ۱۶۹۶۔

۳۲۴۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن الخليل بن مرة عن ازهر بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ

باب ۱۶۹۶۔

۳۲۴۹۔ حضرت تمیم داریؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص دس مرتبہ "اشھد" سے "کفوًا احد" تک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۳۲۵۰۔ حدثنا اسحق بن منصور انا علی بن معبدنا عبیداللہ بن عمرالرقی عن زید بن ابی انیسة عن شهربن حوشب عن عبدالرحمٰن ابْنِ غَنْمٍ عَنْ

۳۲۵۰۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی طرح بیٹھ کر (جیسے نماز میں تشہد میں بیٹھتا ہے) کسی سے بات کئے بغیر دس مرتبہ "لاالٰہ الااللہ" سے "قدیر" تک پڑھے گا

اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ

اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ اس دن ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ نیز اسے شیطان کی پہنچ سے دور کر دیا جائے گا اور اسے اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۶۹۷۔ مَاجَاءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۶۹۷۔ متفرق دعاؤں کے متعلق۔

۳۲۵۱۔ حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الكوفی نا زيد بن حباب عن مالك بن مغول عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهٗ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ

۳۲۵۱۔ حضرت بریدہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ سے دعا مانگتے ہوئے سنا "اللھم ...... کفواً احد" تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں نے گواہی دی ہے کہ تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو تنہا اور بے نیاز ہے۔ جو نہ خود کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے) تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے۔ اگر اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔ زید کہتے ہیں کہ میں نے کئی سال کے بعد یہ حدیث زہیر بن معاویہ کے سامنے بیان کی تو فرمایا کہ مجھے یہ حدیث ابواسحاق نے مالک بن مغول کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میں نے سفیان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی مالک سے روایت کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شریک اسے ابواسحاق سے وہ ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ ابواسحاق نے یہ حدیث مالک بن مغول سے روایت کی ہے۔

۳۲۵۲۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسٰی بن یونس عن عبیداللّٰه بن ابی زیاد القداح عن شَهْرِ بْنِ

۳۲۵۲۔ حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے "والھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو

حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآاِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمٓ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

الرحمٰن الرحیم" اور سورۂ آل عمران کی ابتدائی آیت "الم اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۵۳۔حدثنا قتیبة نا رشدین بن سعد عن ابی ھانی الخولانی عن اَبِیْ عَلِیِّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِاللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ

۳۲۵۳۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اس کی رحمت کا سوال کرنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرو جیسا کہ اس کا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی تعریف بیان کی۔پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی دعا کرو قبول کی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے حیوۃ بن شریح، ابوہانیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ابوہانیؒ کا نام حمید بن ہانیؒ اور ابوعلی جنبی کا عمرو بن مالک ہے۔

۳۲۵۴۔حدثنا عبداللّٰه بن معاویة الجمحی نا صالح المری عن هشام بن حسان عن مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ

۳۲۵۴۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس وقت دعا کرو کہ قبولیت کا یقین ہو۔اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو ولعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں کرتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۵۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا المقری نا حیوة قال نی ابو ھانیٔ ان عمرو بن مالك الجنبی اخبره اَنَّهٗ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِاللّٰهِ وَالثَّنَاءِ

۳۲۵۵۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔اس نے درود شریف نہیں پڑھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے پھر اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو کہا کہ اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کرے،پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَاشَاءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٦٩٨۔

٣٢٥٦۔حدثنا ابو کریب نا معاویة بن هشام عن حمزة الزيات عن حبيب بن ابی ثابت عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

باب ۱۶۹۸۔

۳۲۵۶۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے "اللھم" ....آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حکمت اور کرم والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔امام بخاری کہتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب ١٦٩٩۔

٣٢٥٧۔ حدثنا ابو کریب نا ابواسامة عن الاعمش عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

باب ۱۶۹۹۔

۳۲۵۷۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور خادم مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللھم رب..... آخر تک پڑھا کرو۔ (یعنی اے اللہ! اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب۔ اے تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، دانے کو اور گٹھلی کو اگانے والے میں ہر اس چیز کے فساد سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جس کی پیشانی (باگ ڈور) تیرے دست قدرت میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں میرا قرض ادا فرما اور مجھے فقر سے مستغنی کر دے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اعمش کے بعض ساتھی بھی اسی اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات اعمش سے ابوصالح کے حوالے سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس میں ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ١٧٠٠۔

٣٢٥٨۔حدثنا ابو کریب نا یحیی بن اٰدم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن

باب ۱۷۰۰۔

۳۲۵۸۔حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک....."آخر تک (یعنی اے اللہ

عبداللّٰہ بن الحارث عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہے اور ایسا نفس جو سیر نہ ہوتا ہے اور ایسا علم جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

اس باب میں جابرؓ، ابوہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۰۱۔

۳۲۵۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابومعاویة عن شعیب بن شیبة عن الحسن البَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَاحُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَاحُصَيْنُ اَمَا لَوْاَنَّكَ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

باب ۱۷۰۱۔

۳۲۵۹۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ عرض کیا سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا: پھر امید وخوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا: اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تجھے فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہوئے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللھم...... آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمران بن حصینؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

باب ۱۷۰۲۔

۳۲۶۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر نا ابومصعب عن عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

باب ۱۷۰۲۔

۳۲۶۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اللھم... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے فکر، غم، تھکن، سستی، بخل، قرض کی زیادتی اور مردوں کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث عمرو بن عمرو کی روایت سے اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۶۱۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۳۲۶۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللھم"...... آخر تک (یعنی اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، بزدلی،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

بخل، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۰۳۔ مَاجَآءَ فِيْ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ بِالْيَدِ

باب ۱۷۰۳۔ انگلیوں پر تسبیح گننے کے متعلق۔

۳۲۶۲۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ

۳۲۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے ہوئے دیکھا۔

یہ حدیث حسن اس سند سے حسن غریب ہے یعنی اعمش کی عطاء سے روایت سے۔ شعبہ اور ثوری اسے عطاء بن سائب سے طول کے ساتھ نقل کرتے ہیں اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۳۲۶۳۔ حدثنا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حميد عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا كُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَاتُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۳۲۶۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ پرندے کے بچے کی طرح لاغر ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ عرض کیا: میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے عذاب آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ۔ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے تھے۔ اللّٰهم اٰتنا في الدنيا... آخر تک (یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۰۴۔

باب ۱۷۰۴۔

۳۲۶۴۔ حدثنا ابو کریب نا محمد بن فضيل عن محمد بن سعد الانصاری عن عبدالله بن ربيعة الدمشقی قال اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ

۳۲۶۴۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤدؑ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللّٰهم"... "الماء البارد" تک۔ (یعنی یا اللہ! میں تجھ سے تیری اور ہر اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی محبت کو میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز کر دے۔) راوی کہتے ہیں کہ جب

خَيْثَكَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ قَالَ وَكَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ

رسول اللہ ﷺ حضرت داؤد کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۰۵۔

۳۲۶۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابن ابی عدی عن حماد بن سلمة عن ابی جعفر الخطمی عن محمد بن كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَازَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ

باب ۱۷۰۵۔

۳۲۶۵۔ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے "اللّٰھم ....." آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت بھی عطا فرما جس کی محبت تیری نزدیک فائدہ مند ہو۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے اسے اپنی پسند کی چیز کے لئے میری قوت بنا دے۔ اے اللہ تو نے میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو مجھے عطا نہیں کیا اسے اپنی پسندیدہ چیز کے لئے میری فراغت کا سبب بنا دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوجعفر کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

باب ۱۷۰۶۔

۳۲۶۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابواحمد الزبیری قال ثنی سعد بن اوس عن بلال بن یحیی العبسی عن شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِكَفِّیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّیْ يَعْنِیْ فَرْجَهُ

باب ۱۷۰۶۔

۳۲۶۶۔ حضرت شکل بن حمیدؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور "اللّٰھم ....منیی" تک پڑھا۔ (یعنی اے اللہ میں اپنے کانوں، آنکھوں، زبان، دل اور منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) منی سے مراد شرمگاہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں یعنی سعد بن اوس، بلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۷۰۷۔

۳۲۶۷۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن ابی الزبیر المکی عن طاؤس الْيَمَانِیْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

باب ۱۷۰۷۔

۳۲۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت یاد کراتے ہوں۔ "اللّٰھم" سے آخر تک (یعنی یا اللہ میں دوزخ، قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۶۸۔ حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۶۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ "اللھم" سے آخر تک یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب، قبر کے فتنے، میری کے فتنے، فقر کے فتنے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرما جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور جرمانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۲۶۹۔ حدثنا هارون نا عبدة عن هشام بن عروة عن عباد بن عبدالله بن الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۶۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ "اللھم"۔۔۔ آخر تک (یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ ● سے ملا۔)

باب ۱۷۰۸۔

۳۲۷۰۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ

۳۲۷۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سو رہی تھی کہ میں نے آپ ﷺ کو نہ پا کر ہاتھ سے ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ ﷺ سجدے میں تھے۔ اور یہ دعا کر رہے تھے۔ "اعوذ" آخر تک (یعنی تیرے غصے سے تیری رضا کی

● رفیق اعلیٰ انبیاء کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد خود ذات باری تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت بندوں کے رفیق ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

فَوَقَعَ يَدِي عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

اور تیرے عذاب سے تیرعفو کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔ قتیبہ بھی اسے یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں "اعوذبک منک لا احصی"۔۔۔۔ (یعنی میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا۔)

باب ۱۷۰۹۔

۳۲۷۱۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ

۳۲۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ اسے چاہئے کہ سوال کو کسی چیز کے ساتھ متعلق نہ کرے کیونکہ اسے روکنے یا منع کرنے والا کوئی نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۱۰۔

۳۲۷۲۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابی عبدالله الاغر عن ابی سَلَمَةَ بن عبدالرحمٰن عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهٗ

۳۲۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزانہ رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو دنیا کے آسمان پر آجاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اسے قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے تاکہ میں اسے معاف کروں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جبیر بن مطعمؓ، رفاعہ جہنیؓ، ابودرداءؓ اور عثمان بن ابی العاصؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۷۳۔ حدثنا محمد بن یحیی الثقفی المروزی نا حفص بن غیاث عن ابن جریج عَنْ عبدالرحمٰن بن سابط عن اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

۳۲۷۳۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابوذرؓ اور ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رات کے آخری حصے میں مانگی جانے والی دعا افضل ہے اور اس کی قبولیت کی امید ہے اور اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۱۱۔

۳۲۷۴۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن انا حیوۃ بن شریح الحمصی عن بقیہ بن ولید عن مسلم بن زیاد قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۱۔

۳۲۷۴۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے گا اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس سے سرزد ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔ "اللھم...... رسولک" تک (یعنی اے اللہ! ہم نے صبح کی ہم تجھے، تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

باب ۱۷۱۲۔

۲۱۷۵۔ حدثنا علی بن حجر نا عبدالحمید بن عمر الهلالی عن سعید بن ایاس الجریری عن اَبِي السُّلَيْلِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِيْ وَصَلَ اِلَيَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا

باب ۱۷۱۲۔

۳۲۷۵۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی چنانچہ جو میں سن سکا وہ یہ ہے "اللھم...... رزقنی" تک۔ (یعنی اے اللہ میرے گناہ معاف فرما۔ میرے گھر میں کشادگی پیدا کر اور جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس میں دیکھا کہ کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔

ابو السلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے۔ کوئی نقیر بھی کہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۳۔

۳۲۷۶۔ حدثنا علی بن حجر انا ابن المبارک یحیی بن ایوب عن عبیداللہ بن زحر عن خالد بن اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ

باب ۱۷۱۳۔

۳۲۷۶۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے یہ دعا کیے بغیر اٹھے ہوں "اللھم اقسم" آخر تک (یعنی اے اللہ! ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی فرمانبرداری ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ وہ ہمیں جنت تک پہنچا دے۔ تیرا اتنا یقین تقسیم کر دے کہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جائیں اور جب تک ہم زندہ رہیں ہمیں ہماری سماعت، بصر اور قوت سے مستفید کر اور اسے

عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

ہمارا وارث کر دے (اے اللہ) ہمارا انتقام اسی تک محدود کر دے جو ہم پر ظلم کرے۔❶ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرما، ہمارے دین میں مصیبت نازل نہ فرما۔❷ دنیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات اسے خالد بن ابی عمران سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں۔

۳۲۷۷۔حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عثمان الشحام نا مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَیَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ اِلْزَمْهُنَّ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُنَّ

۳۲۷۷۔حضرت مسلم بن ابی بکرۃؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے سنا "اللّٰھم ..... عذاب القبر" تک۔ تو پوچھا کہ بیٹے یہ دعا تم نے کس سے سنی؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے۔ کہنے لگے: تو پھر ہمیشہ اسے پڑھتے رہا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے غم، سستی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۴۔

۳۲۷۸۔حدثنا علي بن خشرم نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن ابي اسحق عن الحارث عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْ اٰخِرِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۳۲۷۸۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کریں؟ وہ یہ ہیں "لا الہ الا اللّٰہ ..... رب العرش العظیم" تک۔ (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔) علی بن خشرم کہتے ہیں کہ علی بن حسین بن واقد بھی اپنے والد سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اس میں آخر میں "الحمد للّٰہ رب العظیم" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابو اسحاق کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔

---

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ بے قصور سے انتقام نہ لیا جائے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا کہ ایک کے بدلے دس کو قتل کر دیتے تھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

❷ دین میں مصیبت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً ہمیں فساق کی صحبت یا گناہوں میں گرفتار ہونے سے محفوظ رکھنا کہ ہماری عاقبت خراب نہ ہو جائے۔ (مترجم)

باب ۱۷۱۵ ـ

۳۲۷۹ـ حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا یونس بن ابی اسحق عن ابراهیم بن محمد بن سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ

باب ۱۷۱۵ ـ

۳۲۷۹ـ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونسؑ) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ لازماً اس کی دعا قبول فرمائیں گے وہ یہ ہے "لا الٰہ ... الظالمین" تک (یعنی تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔)

ایک مرتبہ محمد بن یوسف نے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن سعد کے واسطے سے سعد سے نقل کی۔ نیز کئی راوی یہ حدیث یونس بن ابواسحاق سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ سعد سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں یہ نہیں کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر ابواحمد زبیری اسے یونس سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ اپنے والد سے اور وہ سعد سے محمد بن یوسف ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۱۶ ـ

۳۲۸۰ـ حدثنا یوسف بن حماد البصری نا عبدالاعلی عن سعید عن قتادة عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَةً غَیْرَ وَاحِدَةٍ مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

باب ۱۷۱۶ ـ

۳۲۸۰ـ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

یوسف، عبدالاعلی سے وہ ہشام سے وہ محمد بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۷۱۷

۳۲۸۱ـ حدثنا ابراهیم بن یعقوب نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم نا شعیب ابن ابی حمزة عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً

باب ۱۷۱۷ ـ

۳۲۸۱ـ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ (۱) ہو اللہ الذی ... آخر تک۔

● (۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ وللّٰه الاسماء الحسنی فادعوه بها (یعنی اللہ کے لئے بہترین نام ہیں تم انہی ناموں سے ذریعہ سے پکارا کرو) اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکارو تو اس کے ناموں سے پکارو۔ دعا کے ذریعے دعا کرو، اس کی تسبیح بھی انہی اسماء کے ذریعہ کرو، اس کا ذکر بھی انہی اسماء کے ذریعہ کرو اور انہی اسماء گرامی کے ذریعہ اس کی اطاعت اور عبادت کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اسماء کی صفت حسنیٰ بیان فرمائی، جس کے معنی عمدگی اور خوبصورتی کے ہیں۔ یعنی اللہ ہی کے نام ہیں جو حسنیٰ کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حسن و جمال اور خوبصورتی کیا ہے جسے خود خدائے بزرگ و برتر نے ان اسماء کی صفت میں بیان کیا ہے۔ امام رازی نے اس کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ سب سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ کی ذات گرامی سب سے اعلیٰ، بلند، تمام صفات سے موصوف اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ لہٰذا جو ذات ہمہ وقت موصوف ہو اس کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اسماء بھی انہی صفات سے متصف ہوں گے۔ کیونکہ ذات اسماء ہی کے ذریعے پہچانی جاتی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف اوصاف بیان کئے۔ مثلاً وحدانیت، جلال، عزت، تخلیق وغیرہ اور جب انسان خدا کو ان اسماء کے ساتھ پاتا ہے تو تمام صفات اس کے مجسم ہو کر آجاتے ہیں تو اس کا ہر رونگٹا شہادت دیتا ہے کہ خدا ہی وہ ذات ہے جو تنہا بھی ہے، رحمٰن بھی ہے، خالق بھی ہے اور تمام عیوب سے پاک بھی ہے۔

(۳) ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف کا اظہار فرمایا ہے۔ جن میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں تنہا ہے اسی طرح اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ جن اسماء میں یہ صفات پائی جائیں وہ بدرجہ اولیٰ حسن و جمال سے متصف ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں علماء کا یہ متفقہ موقف ہے کہ اس حدیث کا مفہوم ظاہری الفاظ نہیں کیونکہ جنت کا دارومدار تو نیک اعمال پر ہے۔ اگر صرف ان کے یاد کرنے پر ہی جنت کا دارومدار ہو تو نزول قرآن اور رسالت نبوی کا مقصد باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ اس حدیث کے مقصد کے تعین میں مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ اس سے مراد اسماء حسنیٰ کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا، یعنی جس اسم سے جو حکم ظاہر ہوتا ہے اس کے مطابق عبادت کرنا۔ مثلاً رحمٰن ورحیم پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کے ساتھ رحم وکرم اور مہربانی سے پیش آنا۔ اگر بندے میں یہ صفات پیدا ہو جائیں گی تو اس کے جنتی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۲۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہر اسم کو قرآن میں تلاش کیا جائے اور اس آیت سے جو مفہوم ظاہر ہوتا ہے اس پر عمل کیا جائے۔

۳۔ جو صفات خداوندی اسماء کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے معنی پر غور وفکر کیا جائے۔

۵۔ یہ کہ اپنے دل پر ان اسماء کا اثر قبول کیا جائے۔

ان اقوال کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ جن اسماء کا تعلق عمل سے ہے مثلاً حلیم وغیرہ تو بندے کا فرض ہے کہ اپنی ذات میں حلم وغیرہ کا مادہ پیدا کرے۔ جبکہ جن اسماء کا تعلق عقیدے سے ہے مثلاً خالق وغیرہ تو اس میں ان اسماء کے مطابق اپنا عقیدہ درست رکھے اور کسی کو خالق تسلیم نہ کرے۔

۳۲۸۲۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا زيد بن حباب ان حميد المكى مولى بن علقمة حدثه ان عطاء بن اَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۳۲۸۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہاں چرا کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! باغ کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان میں چرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا: سبحان اللہ سے آخر تک کہنا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۸۳۔ حدثنا عبدالوارث بن عبد الصمد بن عبدالوارث قال ثنى ابى قال ثنى محمد بن ثابت هو البُنَانِيُّ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

۳۲۸۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہیں چرا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا: جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

یہ حدیث ثابت بن انس کی روایت سے اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۸۔

۳۲۸۴۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا عمرو بن عاصم ناحماد بن سلمة عن ثابت عن عمر بن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَهْلِیْ خَيْرًا مِنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَاللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِيْهَا۔

باب ۱۷۱۸۔

۳۲۸۴۔ حضرت ام سلمہؓ، حضرت ابوسلمہؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہئے کہ "انا للہ ...... خیرا" تک پڑھے۔ (یعنی ہم سب اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت کا ثواب تجھ سے چاہتا ہوں۔ مجھے اس کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بہتر چیز دے۔) پھر جب ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرما۔ جب وہ فوت ہوگئے تو ام سلمہؓ نے انا للہ...... آخر تک پڑھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی ام سلمہ ہی کے واسطے سے منقول ہے ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

باب ۱۷۱۹۔

۳۲۸۵۔ حدثنا یوسف بن عیسٰی نا الفضل بن موسٰی نا سلمة بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ یَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَاُعْطِیْتَهَا فِی الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ

باب ۱۷۱۹۔

۳۲۸۵۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیا وآخرت میں معافی مانگا کرو۔ وہ دوسرے دن پھر حاضر ہوا اور وہی سوال کیا: آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے دنیا وآخرت میں معافی مل گئی تو (تجھے اور کیا چاہئے) تو کامیاب ہوگیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۸٦۔ حدثنا قتیبة بن سعید انا جعفر بن سلیمان الضبعی عن کهمس بن الحسن عن عبداللّٰه بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ مَااَقُوْلُ فِیْهَا قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

۳۲۸٦۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی رات ہے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: "اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی" یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف کردے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸۷۔ حدثنا احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللّٰه بن الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْئَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَمَکَثْتُ اَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْئَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِیْ یَاعَبَّاسُ یَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۲۸۷۔حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتایئے کہ میں رب سے مانگوں؟ فرمایا: عافیت مانگا کر میں تھوڑے دن بعد پھر گیا اور وہی سوال کیا تو فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! اللہ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگا کر۔

یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ: عبداللہ بن حارث بن نوفل ہیں۔ ان کا عباسؓ سے سماع ثابت ہے۔

باب ۱۷۲۰۔

۳۲۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابراهیم بن عمر ابن ابی الوزیر نا زنفل بن عبداللّٰه ابوعبداللّٰه عن ابن اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ن الصِّدِّیْقِ اَنَّ

باب ۱۷۲۰۔

۳۲۸۸۔حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے۔ "اللهم"......سے آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے لئے خیر

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ

پسند فرما اور میرے کام میں برکت پیدا فرما۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ انہیں زنفل بن عبداللہ العرفی کہتے ہیں۔ یہ عرفات میں تنہا رہا کرتے تھے ان کا اس حدیث کے بیان کرنے میں میں کوئی متابع نہیں۔

باب ۱۷۲۱۔

۳۲۸۹۔ حدثنا اسحق بن منصورنا حبان بن هلال نا ابان هوابن يزيد العطار نا يحيى ان زيد بن سلام حدثه ان ابا سلام حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْعَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْمُوْبِقُهَا

۳۲۸۹۔ حضرت ابومالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔ الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے اور "سبحان اللہ والحمدللہ" آسمانوں اور زمین کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ (ایمان کی) دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن (تیری) نجات یا ہلاکت کی حجت ہے اور ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بیچ رہا ہوتا ہے پھر یا تو وہ اسے (اطاعت وفرمانبرداری) کی وجہ سے آزاد کرالیتا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) خود کو برباد کرلیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۲۲۔

۳۲۹۰۔ حدثنا الحسن بن عرفه نا اسمعيل بن عياش عن عبدالرحمٰن بن زياد عن عبدالله بن يزيد عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ

۳۲۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ نصف میزان ہے، الحمدللہ اسے بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ بغیر کسی چیز کے حائل ہوئے اللہ رب العزت کے پاس پہنچتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۲۹۱۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابى اسحق عن جُرَيِّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْيَدِهِ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ

۳۲۹۱۔ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یا میرے ہاتھ پر یہ چیزیں گن کر بتائیں کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان، الحمدللہ کامل میزان اور اللہ اکبر آسمان وزمین کے مابین خلا کو بھر دیتا ہے نیز روزہ نصف صبر ہے، اور پاکی نصف ایمان ہے۔

نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَان

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ اور ثوری، ابو اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۲۳۔

۳۲۹۲۔ حدثنا محمد بن حاتم لمؤدب نا علی ابن ثابت نتی قیس بن الربیع و کان من بنی اسد عن الاغر بن الصباح عَنْ خَلِیْفَةَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَكْثَرُ مَادَعَابِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

باب ۱۷۲۳۔

۳۲۹۲۔ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ وقوف عرفات کے موقع پر زوال کے بعد اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللھم...... آخر تک (یعنی اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں جس طرح تو خود بیان کرے اور ہمارے بیان کرنے سے بہتر۔ اے اللہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اور میرا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے اللہ! میری میراث بھی تیرے ہی لئے ہے۔ یا الٰہی میں تجھ سے عذاب قبر، سینے کے وسوسے اور (کسی) کام کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لاتی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

باب ۱۷۲۴۔

۳۲۹۳۔ حدثنا محمد بن حاتم المودب نا عمار بن محمد بن اخت سفیان الثوری نا الليث بن ابی سلیم عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب ۱۷۲۴۔

۳۲۹۳۔ حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہوسکیں تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ (ﷺ) نے بہت سی دعائیں کیں ہم یاد نہ کرسکے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کردے وہ یہ ہے کہ یہ دعا کیا کرو "اللھم"...... آخر تک (یعنی اے اللہ ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا رسول اکرم ﷺ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر وشر کا پہنچانے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۲۵۔

۳۲۹۴۔ حدثنا ابوموسٰی الانصاری نا معاذ بن معاذ عن ابی کعب صاحب الحریر قال نی......

باب ۱۷۲۵۔

۳۲۹۴۔ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس اکثر کیا دعا کیا

شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَاكَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِاَكْثَرِ دُعَائِكَ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقَالَ يَااُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا......الْاٰيَةِ

کرتے تھے؟ فرمایا "یا مقلب القلوب "علی دینک" تک (یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) پھر کہنے لگیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اکثر یہی دعا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: ام سلمہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر حدیث کے راوی معاذؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لاتزغ......" الآیۃ (یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد کج نہ کیجئے۔)

اس باب میں عائشہؓ، نواس بن سمعان، انسؓ، جابرؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور نعیم بن ہمارؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب ٢٦ ۔ ١٧ ۔

٣٢٩٥۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا الحكم بن ظهير نا علقمة بن مرثد عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَاَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ لَااِلٰهَ غَيْرُكَ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

باب ۱۷۲۶۔

۳۲۹۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! رات میں کسی وسوسے یا خوف کی وجہ سے سو نہیں سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو "اللھم......" آخر تک۔ (یعنی اے اللہ اے سات آسمانوں اور ان کے سائے میں چلنے والوں کے رب، اے زمین والوں کو پالنے والے، اے شیاطین اور ان کے گمراہ کیے ہوئے لوگوں کے رب میرا اپنی پوری مخلوق کے شر سے ہمسایہ ہو جا، کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا دشمنی نہ کر سکے۔ تیری ہمسائیگی زبردست ہے تیری ثنا برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں معبود صرف تو ہی ہے۔)

اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکم بن ظہیر سے بعض محدثین نے احادیث نقل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر اس کے علاوہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن وہ مرسل ہے۔

٣٢٩٦۔ حدثنا علي بن حجرنا اسماعيل بن عياش عن مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ

۳۲۹۶۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے۔ "اعوذ...... یحضرون" تک (یعنی میں اللہ کے غضب، عقاب، اس کے بندوں کے فساد، شیطانی وساوس اور ان (شیطانوں) کے ہمارے پاس آنے سے اللہ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔) (اگر وہ یہ دعا پڑھے گا) تو وہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

تَضُرُّهُ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وُلْدِهِ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ

عبدالرحمٰن بن عمروؓ یہ دعا اپنے بالغ بچوں کو سکھایا کرتے تھے اور نابالغ بچوں کے لئے لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۲۷۔

۳۲۹۷۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر نَاشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ مَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

۳۲۹۷۔ عمرو بن مرہ، ابووائل سے اور وہ عبداللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کہ کیا تم نے خود ابن مسعود سے سنا؟ فرمایا: (ہاں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی تمام فواحش کو حرام قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سب سے زیادہ پسند ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۲۸۔

۳۲۹۸۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابی حبيب عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

۳۲۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ، حضرت ابوبکرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتایئے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ فرمایا: "اللهم انی ظلمت" آخر تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو معاف کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں۔ مجھے بھی معاف کردے اور اپنی طرف سے مغفرت اور رحم فرما کیونکہ تو غفور اور رحیم ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۲۹۔

۳۲۹۹۔ حدثنا محمد بن حاتم نا ابوبدر شجاع بن الوليد عن الرحل بن معاوية اخی زهير بن معاوية عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ قَالَ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

۳۱۹۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر کوئی سخت کام آن پڑتا تو یہ دعا کرتے "یا حی ..... استغیث" تک (یعنی اے زندہ اور (زمین و آسمان کو) قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں) اسی سند سے یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یا ذا الجلال و الاکرام" کو لازم پکڑو۔ (یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے)۔

یہ حدیث غریب ہے اور انسؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔ چنانچہ محمود بن غیلان اسے مؤمل سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ "یا ذوالجلال والاکرام" پڑھتے رہا کرو۔" یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے۔ حماد بن سلمہ سے بھی حمید کے حوالے سے حسن بصری سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں غلطی کی ہے وہ حمید کے واسطے سے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۳۰۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الجریری عن ابی الورد اللَّجلاج عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْئَلْهُ الْعَافِيَةَ

۳۳۰۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا "اللھم انی ...... النعمۃ" تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) تو پوچھا کہ پوری نعمت کیا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک بہتری کی دعا کی تھی (اس سے وہی مراد ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد دوزخ سے نجات اور جنت میں داخل ہونا ہے پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو یاذوالجلال والاکرام کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے لہٰذا سوال کرو (مانگو) پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو اللہ سے صبر مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا: یہ تو بلا ہے اب اس سے عافیت مانگو۔

احمد بن منیع بھی اسماعیل سے اور وہ جریری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۷۳۰۔

باب ۱۷۳۰۔

۳۳۰۱۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعیل بن عیاش عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین عن شھر بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ

۳۳۰۱۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے پاک ہو کر جائے اور نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے وہ رات کے کسی بھی حصے میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اسے عطا فرمائیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور شہر بن حوشب سے منقول ہے وہ ابوظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۰۲۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعیل بن عیاش عن محمد بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ

۳۳۰۲۔ ابوراشد حبرانی کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے مجھے ایک ورقہ دیا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ

حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰى اِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا اِنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مَااَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهٗ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّالشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءً اَوْاَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

ﷺ سے لکھوایا تھا میں نے اسے دیکھا تو اس میں یہ تحریر تھا: ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صبح و شام پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو "اللھم" ..... آخر تک (یعنی اے اللہ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، اے عالم الغیب اور عالم الحاضر تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز اس سے بھی تیری پناہ کا طلب گار ہوں کہ خود کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان سے کراؤں۔)

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۰۳۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا الفضل بن موسى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَالْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهٖ

۳۳۰۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو اس کے پتے جھڑے۔ پھر فرمایا: الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر سے اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اعمش نے انسؓ سے کوئی حدیث سنی یا نہیں ہاں انہیں دیکھا ضرور ہے۔

۳۳۰٤۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن الجلاح ابي كثير عن ابي عبدالرحمان الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اَثَرِالْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ

۳۳۰۴۔ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص "لاالہ الااللہ ..... قدیر" تک مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ عمارہ بن شبیب نے آنحضرت ﷺ سے کچھ سنا یا نہیں۔

باب ۱۷۳۱۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

۳۳۰۵۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عاصم بن ابی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْأَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَازِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهٗ حَاكَ فِيْ صَدْرِيْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَأً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْنَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِيٍّ يَامُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقُلْنَا لَهٗ وَيْحَكَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْسَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِيْ لِلتَّوْبَةِ لَايُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۳۱۔ توبہ اور استغفار کی فضیلت اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت۔

۳۳۰۵۔ حضرت زر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس گیا تاکہ ان سے موزوں کے مسح کے بارے میں پوچھوں۔ کہنے لگے: زر کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا علم حاصل کرنے کے لئے: فرمایا: فرشتے طالب علم کی طلب علم کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا: میں ایک صحابی ہوں میرے دل میں قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق تردد ہوا کہ کیا جاتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں تم سے یہی پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ کیا اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ کہنے لگے: ہاں۔ آپ ﷺ ہمیں سفر کے دوران تین دن و رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ البتہ غسل جنابت اس حکم سے مستثنیٰ تھا۔ لیکن قضائے حاجت یا سونے کے بعد وضو کرنے پر یہی حکم تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے آنحضرت ﷺ سے محبت کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور زور زور سے پکارا: یا محمد۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اسے اسی آواز سے حکم دیا کہ آؤ۔ ہم نے اس سے کہا: تیری بربادی ہو اپنی آواز کو پست کر۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے اور تمہیں اس طرح آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میں آواز دھیمی نہیں کروں گا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک آدمی ایک قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے اب تک ملا بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے اور مجھے بتایا کہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان و زمین بنائے تھے اور وہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔

٣٣٠٦۔حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ مَاجَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّهٗ حَاكَ اَوْقَالَ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَّانَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِالْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ يَامُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَايُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

٣٣٠٦۔اس کا ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر گیا ہے صرف اس میں اعرابی کو سخت مزاج اور احمق کہا گیا ہے پھر آخر میں یہ ہے کہ (پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی "یوم یاتی بعض ......الآیۃ" یعنی اس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

باب ١٧٣٢۔

٣٣٠٧۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا علي بن عياش الحمصي نا عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبير بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ

باب ١٧٣٢۔

٣٣٠٧۔حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک کہ (موت کی وجہ سے) اس کا غرغرہ بجنے لگے۔

تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے محمد بن بشار، ابو عامر عقدی سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد ثابت سے وہ مکحول سے وہ جبیر بن نفیر سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۳۳۔

۳۳۰۸۔ حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبدالرحمٰن عن ابي الزناد عن الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِّنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا

باب ۱۷۳۳۔

۳۳۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنا اونٹ کھونے کے بعد پانے پر خوش ہوتا ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ نعمان بن بشیرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۳٤۔

۳۳۰۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن محمد بن قيس قاص عمر بن عبدالعزيز عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ

باب ۱۷۳۴۔

۳۳۰۹۔ حضرت ابو ایوبؓ سے منقول ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک بات چھپائی تھی وہ یہ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا تا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کعب بھی ابو ایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ نے یہ حدیث عبدالرحمٰن سے انہوں نے غفرہ کے مولیٰ عمرو سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔

باب ۱۷۳۵۔

۳۳۱۰۔ حدثنا عبدالله بن اسحاق الجوهري نا ابو عاصم نا كثير بن فائد نا سعيد بن عبيد قال سمعت بكر بن عبدالله الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَاكَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَاابْنَ اٰدَمَ لَوْبَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَاتُشْرِكُ بِيْ

باب ۱۷۳۵۔

۳۳۱۰۔ حضرت انس بن مالکؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا۔ میں تجھے معاف کرتا رہوں گا۔ خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک ہی پہنچ جائیں۔ تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت (معافی) عنایت کروں گا۔

شَيْئًا لَاتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۳۶۔

۳۳۱۱۔ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد نا العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَاللّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَحْمَةً

۳۳۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں اور ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی مخلوق میں نازل فرمائی جس کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں اللہ رب العزت کے پاس ہیں۔

اس باب میں سلمانؓ اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۳۸۔

۳۳۱۲۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَاطَمِعَ فِى الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ

۳۳۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مؤمن یہ جان لے کہ اللہ کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ جنت کی طمع نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کے متعلق جان لے کہ کتنی ہے تو وہ بھی اس سے ناامید نہ ہو۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے جانتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۳۹۔

۳۳۱۳۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّ رَحْمَتِىْ تَغْلِبُ غَضَبِىْ

۳۳۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی ذات کے متعلق تحریر فرمایا: کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۱٤۔ حدثنا محمد بن ابی ثلج رجل من اهل بغداد ابوعبداللّٰه صاحب احمد بن حنبل ثنا یونس بن محمد نا سعید بن زربی عن عاصم الْاَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ قَدْصَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِىْ

۳۳۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ (اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا، اور عظمت و کرم والا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی

دَعَاهُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

ہے! اس نے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے۔ اگر اس (کے وسیلے) سے دعا کی جائے تو دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر سوال کیا جاتا ہے تو عطا کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی انسؓ سے ہی منقول ہے۔

باب ۱۷۴۰۔

۳۳۱۵۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا ربعي بن ابراهيم عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن سعيد بن ابي سعيد المَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَاَظُنُّهٗ قَالَ اَوْ اَحَدُهُمَا

باب ۱۷۴۰۔

۳۳۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس شخص کے ناک میں خاک جس کی زندگی میں رمضان آیا اور اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور اس شخص کے ناک میں بھی خاک جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پانے کے باوجود (ان کی خدمت کی وجہ سے) جنت نہیں پائی۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک)۔

اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ربعی بن ابراہیم اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں ان کی کنیت ابوعلیہ ہے۔ ان سے منقول ہے کہ ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا کافی ہے۔

۳۳۱۶۔ حدثنا يحيى بن موسٰى نا ابوعامر العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبدالله بن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عن ابيه عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

۳۳۱۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ درود نہ بھیجے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۴۱۔

۳۳۱۷۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا عمر بن حفص بن غياث نا ابي عن الحسن بن عبيدالله عن عطاء بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

باب ۱۷۴۱۔

۳۳۱۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''اللھم''...... آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے دل کو برف اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے۔ اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل

بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

سے صاف کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۴۲۔

باب ۱۷۴۲۔

۳۳۱۸۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون ابن عبد الرحمٰن بن ابی بكر القرشی عن موسٰی بن عقبة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَاسُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَاللّٰهِ بِالدُّعَاءِ

۳۳۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عافیت مانگنا ہر چیز مانگنے سے زیادہ محبوب ہے۔ نیز فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی فائدہ مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی لہٰذا اے اللہ کے بندو دعا کرنا ضروری سمجھو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی بکر قریشی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ملیکی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہیں۔ قاسم بن دینار کوفی یہ حدیث اسحاق بن منصور سے اور وہ اسرائیل سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۱۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابوالنضر نا بكر بن خنيس عن محمد القرشی عن ربيعة بن يزيد عن ابی اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ

۳۳۱۹۔ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ راتوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت بناؤ کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ نیز یہ کہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، گناہوں سے دوری پیدا ہوتی ہے، یہ برائیوں کا کفارہ ہے اور بدنی امراض کو دور کرتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بلالؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد القرشی محمد بن سعید شامی بن ابوقیس محمد بن حسان ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا گیا۔ معاذ بن صالح یہ حدیث ربیعہ سے وہ ابوادریس سے وہ ابوامامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابوامامہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے اس میں جسمانی بیماریوں کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث ابوادریس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو انہوں نے بلالؓ سے نقل کی ہے۔

باب ۱۷۴۳۔

باب ۱۷۴۳۔

۳۳۲۰۔ حدثنا الحسن بن عرفة قال ثنی عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی عن محمد بن عمرو عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یُّجَاوِزُ ذٰلِكَ

۳۳۲۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی۔ کم ہی ہوں گے جو اس سے تجاوز کریں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عمرو اسے ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ اور سند سے بھی ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۷۴۴۔

۳۳۲۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الحضری عن سفیان الثوری عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بن الحارث عن طُلَیْقِ بْنِ قَیْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرْلِیَ الْهُدٰی وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَکَّارًا لَكَ ذَکَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ

باب ۱۷۴۴۔

۳۳۲۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "رب اعنی"... آخر تک (یعنی اے میرے رب میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میرے لئے مکر کر نہ کہ میرے خلاف دوسروں کے لئے (اے اللہ) مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لئے آسان کر دے، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرے ہی شکر کرتا ہوں، تیرا ہی ذکر کروں، تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ وزاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں۔ اے رب میری توبہ قبول فرما۔ میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حجت کو ثابت کر، میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے۔ میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔

محمود بن غیلان، محمد بن بشر عبدی سے اور وہ سفیان سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۴۵۔

۳۳۲۲۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن ابی حمزة عن ابراهیم عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ

باب ۱۷۴۵۔

۳۳۲۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے ظالم کے لئے بددعا کر دی اس نے بدلہ لے لیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوحمزہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ میمون اعور ہیں۔ قتیبہ یہ حدیث حمید سے وہ ابوالاحوص سے اور وہ ابوحمزہ سے اسی سند سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

باب ١٧٤٦ـ

٣٣٢٣ـ حدثنا موسى بن عبدالرحمن الكندي الكوفي نا زيد بن حباب قال واخبرني سفيان الثوري عن محمد بن عبدالرحمن عن الشعبي عن عبدالرحمن بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ

باب ۱۷۴۶ـ

۳۳۲۳ـ حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ "لاالٰہ الااللّٰہ.... قدیر" تک پڑھا اسے اسمٰعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

یہ حدیث ابوایوبؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

باب ١٧٤٧ـ

٣٣٢٤ـ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالصمد بن عبد الوارث نا هاشم هوا بن سعيد الكوفي ثنا كنانة مولى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ الْاٰفِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهٖ اَلَا اُعَلِّمُكِ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهٖ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمْنِيْ فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

باب ۱۷۴۷ـ

۳۳۲۴ـ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتادوں جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: "سبحان اللّٰہ عدد خلقہ" پڑھا کرو (یعنی اللہ کی ذات اس کی مخلوق کے تعداد کے برابر پاک ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صفیہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یعنی ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے۔ اس کی سند معروف نہیں اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

٣٣٢٥ـ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن عبدالرحمن قال سمعت كريبا يحدث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيْبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَازِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ

۳۳۲۵ـ حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو (تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں۔ تم وہ پڑھا کرو۔ "سبحان اللّٰہ عدد خلقہ" (تین مرتبہ) "سبحان اللّٰہ رضی نفسہ" (اس کے نفس کی چاہت کے مطابق) یہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ "سبحان اللّٰہ زنۃ عرشہ" (... اس کے عرش کے وزن کے برابر) یہ بھی تین مرتبہ اور پھر فرمایا "سبحان اللّٰہ مداد کلماتہ"

عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

یعنی (.....اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر) اور یہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں یہ مدنی اور ثقہ ہیں مسعودی اور ثوری نے ان سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

باب ۱۷۴۸۔

۳۳۲۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی قال انبانا جعفر بن میمون صاحب الانماط عن ابی عثمان النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

۳۳۲۶۔ حضرت سلیمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کامل الحیاء اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ انہیں محروم لوٹائے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات یہ حدیث انہی سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۳۳۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عیسٰی نا محمد بن عجلان عن القعقاع عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِّدْ أَحِّدْ

۳۳۲۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو انگلیوں سے دعا مانگ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سے دعا کرو ایک سے دعا کرو۔

یہ حدیث غریب ہے اس سے مراد تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔

أَحَادِيثُ شَتّٰى مِنْ أَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کے متعلق مختلف احادیث

۳۳۲۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدی نا زهیر وهو ابن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقیل إِنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ قَالَ قَامَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ

۳۳۲۸۔ حضرت رفاعہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے پھر فرمایا: (ہجرت کے) پہلے سال آنحضرت ﷺ بھی جب منبر پر کھڑے ہوئے تو روئے اور فرمایا: اللہ سے عفو اور عافیت مانگا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں۔

باب ۱۷۴۹۔

۳۳۲۹۔ حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا ابویحیی الحمانی نا عثمان بن واقد عن ابی نصیرة عن مولی لابی

۳۳۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گناہ کے بعد استغفار کیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ اس نے

بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَہٗ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً

ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کیا ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابونصیر کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۳۰۔ حدثنا یحیی بن موسی وسفیان بن وکیع المعنی واحد قالا نا یزید بن ھارون انا الاصبغ بن زید نا اَبُوالْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِہٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَفِیْ سِتْرِاللّٰہِ حَیًّا وَّمَیِّتًا

۳۳۳۰۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطابؓ نے نئے کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھی "الحمدللّٰہ... حیاتی" تک (یعنی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر ڈھانپنے اور زندگی سنوارنے کے لئے کپڑے پہنائے) اور پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جس نے نیا کپڑا پہننے پر یہ دعا پڑھی اور پھر پرانا کپڑا صدقے میں دے دیا وہ اللہ کی حفاظت، اس کی پناہ اور پردے میں رہے گا خواہ زندہ رہے یا مر جائے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب اسے عبید بن زحر سے وہ علی بن یزید سے وہ قاسم سے اور وہ ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۳۱۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبداللہ بن نافع الصائغ قراءۃ علیہ عن حماد بن ابی حمید عن زید بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً وَّاَسْرَعُوْا اِلَی الرَّجْعَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَّمْ یَخْرُجْ مَارَاَیْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَۃً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً مِّنْ ھٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً وَّاَسْرَعَ رَجْعَۃً قَوْمٌ شَھِدُوْا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِکَ اَسْرَعُ رَجْعَۃً وَّاَفْضَلُ غَنِیْمَۃً

۳۳۳۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ وہ لوگ بہت مال غنیمت لوٹنے کے بعد جلد واپس آ گئے۔ چنانچہ ایک شخص جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا کہنے لگا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی لشکر اتنی جلدی واپس آئے اور اتنا مال غنیمت ساتھ لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان سے بھی جلد لوٹنے والوں اور ان سے افضل مال غنیمت لانے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ ہیں جنہوں نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور پھر آفتاب کے طلوع ہونے تک بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے۔ وہ لوگ ان سے بھی جلد واپس آنے والے اور افضل مال غنیمت لانے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید کا نام محمد اور کنیت ابوابراہیم ہے۔ یہ انصاری مدنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۳۳۳۲۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن سفیان عن عاصم بن عبداللہ عن سالم عن ابن

۳۳۳۲۔ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عمرے کے لئے جانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بھائی

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَیْ اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَآءِكَ وَلَا تَنْسَنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہمیں بھی دعا میں شریک کرنا بھولنا نہیں۔

۳۳۳۳۔ حدثنا عبداللّٰہ ابن عبدالرحمٰن انا یحیی بن حسان انا ابومعاویة عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن سَیَّارٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَآءَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۳۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس حاضر ہوا جو زرِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد کیجئے۔ فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تمہارے اوپر کے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا فرما دیں گے۔ دعا یہ ہے کہ ''اللھم.....'' آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے۔)

۳۳۳۴۔ حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر انا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰہ بن سَلِمَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِیًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَیْهِ مَاقَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِاشْفِهٖ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَیْتُ وَجْعِیْ بَعْدُ

۳۳۳۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں بیمار ہوا تو آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر دور ہے تو تندرستی عطا فرما اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی تم نے کیا کہا؟ انہوں نے دوبارہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پیر سے مارا اور دعا کی کہ یا اللہ! اسے عافیت عطا فرما یا فرمایا کہ اسے شفا دے۔ (یہ شعبہ کا شک ہے) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے اس مرض کی شکایت نہیں ہوئی۔

۳۳۳۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن ادم عن اسرائیل عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِیْضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَاءً لَّایُغَادِرُ سَقَمًا

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۳۵۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ''اذھب''.....آخر تک (یعنی اے اللہ! مرض کو دور کر اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔)

۳۳۳۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ہارون نا حماد بن سلمۃ عن ہشام بن عمرو الفزاری عن عبدالرحمٰن بن الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

۳۳۳۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللھم"...... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۳۳۷۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا زکریا بن عدی نا عبیداللہ ھو ابن عمرو عن عبدالملک بن عمیر عن مصعب بن سعد وعمرو بن میمون قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

۳۳۳۷۔ حضرت سعدؓ سے منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح یاد کرایا کرتے تھے جس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کو، اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ کر پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللھم"... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں بزدلی، بخل، بڑھاپے کی عمر، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابواسحاق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی کہتے کہ عمرو بن میمون، عمر سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کچھ اور کہتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح ہے۔

۳۳۳۸۔ حدثنا احمد بن الحسن نا اصبغ بن الفرج اخبرنی عبداللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث انہ اخبرہ عن سعید بن ابی ہلال عن خزیمۃ عن عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ أَوْقَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

۳۳۳۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس گیا اس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکر پڑے ہوئے تھے اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے آسان یا افضل چیز بتاتا ہوں "سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء"...... آخر تک۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر پاکی ہے۔ پھر جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جس جس چیز کو وہ قیامت تک پیدا کرے گا اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اس کی تعریف بھی اتنی ہی تعداد میں اور حول قوت اور اسی کی طرف سے اتنی ہی تعداد میں ہے۔)

یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۳۳۹۔حدثنا سفیان بن وکیع نا عبداللّٰہ بن نمیر وزید بن حباب عن موسٰی بن عبیدۃ عن محمد بن ثابت عن ابی حکیم مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعَبْدُ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۳۹۔حضرت زبیر بن عوامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان نہ کرتا ہو کہ ملک قدوس کی تسبیح بیان کرو۔

۳۳۴۰۔ حدثنا احمد بن الحسن انا سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی اناالولید بن مسلم نا ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح وعکرمۃ مولی ابن عباس عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ تَفَلَّتَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھِنَّ وَیَنْفَعُ بِھِنَّ مَنْ عَلَّمْتَہٗ وَیُثَبِّتُ مَاتَعَلَّمْتَ فِیْ صَدْرِکَ قَالَ اَجَلْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّھَا سَاعَۃٌ مَّشْھُوْدَۃٌ وَّالدُّعَاءُ فِیْھَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِیْ یَعْقُوْبُ لِبَنِیْہِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ یَقُوْلُ حَتّٰی تَاْتِیَ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِیْ وَسَطِھَا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِیْ اَوَّلِھَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَاُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃِ یٰسٓ وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّالِثَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَفِی الرَّکْعَۃِ الرَّابِعَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَتَبَارَکَ الْمُفَصَّلَ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَھُّدِ فَاحْمَدِاللّٰہِ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰہِ وَصَلِّ عَلَیَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰی

۳۳۴۰۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ علی بن ابی طالبؓ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے سینے سے قرآن نکلتا جارہا ہے۔ میں اس کے حفظ پر قادر نہیں رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوحسنؓ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ تمہیں بھی فائدہ پہنچائیں گے اور جسے بتاؤ گے اس کے لئے بھی فائدہ مند ہوں گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں رہے گا۔ عرض کیا: جی ضرور سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی شب کو اگر تم رات کے آخری حصے میں اٹھ سکو تو یہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہیں اور دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ چنانچہ میرے بھائی یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی کہا تھا کہ میں عنقریب جمعہ کی رات کو تم لوگوں کے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔ لیکن اگر اس وقت نہ اٹھ سکو تو درمیانی حصے میں اٹھ جاؤ اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو رات کے پہلے تہائی حصے میں ہی چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰس، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو۔ پھر جب (قعدۂ اخیر میں) التحیات سے فارغ ہونے کے بعد خوب اچھے طریقے سے اللہ کی حمد وثنا بیان کرو۔ پھر اسی طرح مجھ پر اور تمام انبیاءؑ پر درود بھیجو، پھر تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت مانگو، پھر ان بھائیوں کے لئے بھی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ "اللّٰھم...... العظیم" تک (یعنی اے اللہ مجھ پر جب تک میں زندہ ہوں اس طرح اپنا رحم فرما کہ میں ہمیشہ کے لئے گناہ ترک کردوں

سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَابُ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ وَنَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ بِهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَبَا الْحَسَنِ۔

اور لایعنی باتوں سے پرہیز کروں، مجھے اپنے پسندیدہ امور کے متعلق خوب غور و فکر کرنا عطا فرما۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کی کوئی اور خواہش نہ کر سکے، اے اللہ! اے رحمٰن میں تجھ سے تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل پر اپنی کتاب کا حفظ اس طرح لازم کر دے جس طرح تو نے مجھے یہ (کتاب) سکھائی ہے۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کی اسی طرح تلاوت کروں جس طرح تو پسند کرتا ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق، اے ذوالجلال والاکرام، اور اے ایسی عزت والے جس کی کوئی خواہش بھی نہیں کر سکتا اے اللہ! اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے پرنور کر دے اسے میری زبان پر جاری کر دے، اس سے میرا دل اور سینہ کھول دے اور اس سے میرا بدن دھو دے اس لئے کہ حق پر میری تیرے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف تو ہی ہے جو میری مدد کر سکتا ہے۔ کسی گناہ سے بچنے کی طاقت یا نیکی کرنے کی قوت بھی صرف تیری ہی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظیم ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن تم اسے تین، پانچ یا سات جمعہ تک پڑھو۔ اللہ کے حکم سے تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔ اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اسے پڑھنے والا کوئی مومن کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعے گزرنے کے بعد حضرت علیؓ ویسی ہی مجلس میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں پہلے چار آیتیں یاد کرتا اور جب پڑھنے لگتا بھول جاتا اور اب چالیس آیتیں یاد کرنے کے بعد بھی پڑھنے لگتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن میرے سامنے ہے۔ اسی طرح جب میں کوئی حدیث سنتا تھا تو جب پڑھنے لگتا تو وہ دل سے نکل جاتی۔ اور اب احادیث سنتا ہوں تو بیان کرتے وقت اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم ابوالحسن مومن ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۳۴۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا حماد بن واقد عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوااللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْئَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ

۳۳۴۱۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت دعا کی قبولیت کا انتظار کرنا ہے۔

احمد بن واقد بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حماد بن واقد کا حافظہ قوی نہیں۔ ابونعیم یہی حدیث اسرائیل سے وہ حکیم بن جبیر سے وہ ایک شخص سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ اشبہ ہے۔

۳۳۴۲۔ حدثنا احمد بن منیع نا ابومعاویۃ نا عاصم الاحول عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِھٰذَا الْاَسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

۳۳۴۲۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللھم..... بخل" تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں) اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ بڑھاپے اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۴۳۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا محمد بن یوسف عن ابن ثوبان عن ابیہ عن مکحول عن جبیر ابن نُفَیْرٍ اَنَّ عُبَادَۃَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَّدْعُوْ بِدَعْوَۃٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ اِیَّاھَا اَوْصَرَفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا مَالَمْ یَدْعُ بِمَاْثَمٍ اَوْقَطِیْعَۃِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ

۳۳۴۳۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ وہی چیز عطا نہ کریں، یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کریں۔ بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لئے دعا نہ کی ہو۔ اس پر ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ہم بہت زیادہ دعائیں کرنے لگیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ثوبان کا نام۔ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے۔

۳۳۴۴۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا جریر عن منصور عن سعد بن عبیدۃ قَالَ نَبِیَ الْبَرَاءُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَ کَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ

۳۳۴۴۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کے لئے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح وضو کرو۔ پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھا کرو "اللھم..... ارسلت" تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا کام تجھ کو سونپا اور تجھ ہی کو امید اور خوف کے وقت

أَمْرِیْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ فِیْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُّهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ

اپنا پشت پناہ بنایا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ سے فرار ہو کر نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات۔ میں تیری نازل کی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا) پھر اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو دین اسلام پر مرو گے۔ براء کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات یاد کرنے کے لئے دہرائے تو "آمنت برسولک"۔ کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" آمنت بنبیک....."

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے براء بن عازبؓ سے منقول ہے لیکن وضو کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

۳۳۴۵۔ حدثنا عبد بن حميدنا محمد بن اسمعيل بن ابی فديك نا ابن ابی ذئب عن ابی سعيد البراد عن مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَيْلَةٍ مُّطِيْرَةٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

۳۳۴۵۔ حضرت عبداللہ بن حبیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم شدید تاریک برسات کی رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تاکہ آپ ﷺ ہماری امامت کریں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو تلاش کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں خاموش رہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہو۔ میں اس مرتبہ بھی کچھ نہ بولا تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ فرمایا: سورۂ اخلاص سورۂ فلق اور سورۂ ناس روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لئے کافی ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوسعید براد کا نام ابواسید بن ابی اسید ہے۔

۳۳۴۶۔ حدثنا ابوموسٰى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن يزيد بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِیْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِی النَّوٰى بِإِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّیْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَأَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ يَّمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِیْ وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

۳۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر کھجوریں لائی گئیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کھاتے اور گٹھلی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے رکھ دیتے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ان دو انگلیوں سے گٹھلیاں رکھنا میرا گمان ہے اور انشاء اللہ صحیح ہوگا۔ پھر کوئی پینے کی چیز لائی گئی وہ بھی آپ ﷺ نے پی اور پھر اپنے دائیں طرف والے کو دے دی۔ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ دعا کی۔ "اللھم"..... آخر تک (یعنی اے اللہ! انہیں جو کچھ تو نے عطا کیا ہے اس میں برکت پیدا فرما، ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۴۷۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا موسى بن اسمعيل نا حفص بن عمر الشني نی ابی عمر بن مرة قال سمعت بلال بن يسار بن زيد انه سمع النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

۳۴۴۷۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص "استغفر اللّٰه... اتوب الیه" تک پڑھ کر مغفرت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے خواہ وہ جہاد ہی سے بھاگا ہو۔ (ترجمہ: میں اس اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۴۴۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزيمة بن ثابت عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهْ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهٗ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

۳۴۴۸۔ حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لئے عافیت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی (نابینا پن) پر صبر کرو اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ میرے لئے دعا ہی کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اس طرح دعا کرو۔ اللّٰھم آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی محمد (ﷺ) کے وسیلے ● سے سوال کرتا اور متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت کے نبی ہیں۔ میں آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنے رب سے اپنی اس حاجت کو پورا کرنے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے صرف ابوجعفر کی روایت سے جانتے ہیں یہ خطمی کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

۳۴۴۹۔ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن انا اسحٰق بن موسى قال نی معن نی معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب قال سمعت اباامامة يقول نی عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

۳۴۴۹۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت ذاکرین میں شامل ہو سکو تو ایسا کر لیا کرو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

● علماء اس حدیث سے وسیلہ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنانا نہ مطلقاً جائز ہے اور نہ مطلقاً ناجائز بلکہ کسی کو مختار مطلق سمجھ کر وسیلہ بنانا تو شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ لہٰذا یہ حرام ہے۔ لیکن اگر محض واسطہ اور ذریعہ سمجھ کر بنایا جائے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ مترجم۔

۳۳۵۰۔ حدثنا ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم ثنی عفیر بن معدان انه سمع ابا دوس الیحصبی یحدث عن ابی عائذ الیحصبی عن عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِيَ الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ

۳۳۵۰۔ حضرت عمارہ بن زعکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ وہ ہے جو مجھے جہاد کے وقت قتال میں یاد کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۵۱۔ حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا وهب بن جریر ثنی ابی قال سمعت منصور بن زاذان یحدث عن میمون بن اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدِمُهٗ قَالَ فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۳۳۵۱۔ حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت پر مامور کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھے اپنے پاؤں سے مار کر فرمایا: میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے متعلق بتاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لاحول ولا قوة الا بالله"

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۵۲۔ حدثنا موسی بن حزام وعبد بن حمید وغیر واحد قالوا نا محمد بن بشر قال سمعت هانئ بن عثمان عن امه حمیضة بنت یاسر عَنْ جَدَّتِهَا عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَّلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ

۳۳۵۲۔ حضرت یسیرہؓ جو مہاجرات میں سے تھیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ تسبیح تہلیل اور تقدیس ❶ پڑھتی رہا کرو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا۔ اور وہ بولیں گی۔ پھر غافل نہ ہونا کیونکہ اس سے تم اسباب رحمت بھول جاؤ گی۔

یہ حدیث صرف ہانی بن عثمان نے نقل کی ہے۔ محمد بن ربیعہ بھی ہانی ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۵۳۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال اخبرنی ابی عن المثنی بن سعید عن قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزٰى قَالَ

۳۳۵۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ "اللهم ..." آخر تک (یعنی اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور میرا مددگار ہے۔ میں صرف تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

❶ تقدیس سے مراد یہ پڑھنا ہے "سبحان الملک القدوس" یا پھر "سبوح قدوس ربنا ورب الملئکة والروح"۔ (مترجم)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۵۴۔حدثنا ابوعمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی قال ثنی عبداللّٰہ بن نافع عن حماد بن اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

۳۳۵۴۔حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا وہ ہے جو عرفات کے دن مانگی جائے اور میرا اور پچھلے تمام انبیاء کا بہترین قول یہ ہے "لا الٰہ الا اللّٰہ"......آخر تک۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔حماد بن ابی حمید محمد بن ابوحمید ابوابراہیم انصاری ہیں۔یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

باب ۱۷۵۰۔

۳۳۵۵۔ حدثنا محمد بن حمید نا علی بن ابی بکر عن الجراح بن الضحاك الكندی عن ابی شیبة عن عبداللّٰہ بْنِ عُكَیْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَّاتُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَیْرِالضَّآلِّ وَلَاالْمُضِلِّ

۳۳۵۵۔حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔"اللّٰہم......"آخر تک (یعنی اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر اور میرا ظاہر نیک کردے اے اللہ تو لوگوں کو جو مال اور اہل وعیال عطا کرتا ہے اس میں سے میں تجھ سے بہترین چیزیں مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ کسی کو گمراہ کریں۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۵۶۔ حدثنا عقبة بن مكرم نا سعید بن سفیان الجحدری ناعبداللّٰہ بن معدان قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ بْنُ كُلَیْبٍ الْجَرْمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ وَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

۳۳۵۶۔حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں بائیں ران پر تھا۔مٹھی بند کی ہوئی تھی اور شہادت کی انگلی کو پھیلا کر یہ دعا کر رہے تھے۔"یا مقلب القلوب......"آخر تک۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۵۷۔ حدثنا عبدالوارث بن عبدالصمد ثنی ابی نا محمد بن سالم ثنا ثابت البنانی قال قال لی یامحمد اذا اشتکیت فضع یدیک حیث تشتکی ثم قل بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا ثم ارفع یدک ثم اعد ذلک وترا فان انس بن مالک حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ بذلک

۳۳۵۷۔ حضرت محمد بن سالم، ثابت بنانی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا: اے محمد اگر کہیں تکلیف ہوتو اس جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرو''بسم اللہ ... ھذا'' تک (یعنی اللہ کے نام سے میں اس درد کے شر سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں) پھر ہاتھ ہٹالو اور یہی عمل طاق تعداد میں کرو اس لئے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے یہ عمل بیان فرمایا تھا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۵۸۔ حدثنا حسین بن علی ابن الاسود البغدادی نا محمد بن فضیل عن عبدالرحمن بن اسحاق عن حفصۃ بنت ابی کثیر عن ابیھا ابی کثیر عن ام سلمۃ قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قولی اللھم ھذا استقبال لیلک واستدبار نھارک واصوات دعائک وحضور صلوتک اسالک ان تغفرلی

۳۳۵۸۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی''اللھم ...'' آخر تک (یعنی اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے۔ اور تجھے پکارنے والوں کی آواز کا نیز تیری نماز کے حاضر ہونے کا بھی وقت ہے۔ لہٰذا میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر یا ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۳۳۵۹۔ حدثنا الحسین بن علی بن یزید الصدائی البغدادی نا الولید بن قاسم الھمدانی عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماقال عبد لا الہ الا اللہ قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش مااجتنب الکبائر

۳۳۵۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ ''لاالٰہ الااللہ'' کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۶۰۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا احمد بن بشیر وابواسامۃ عن مسعر عن زیاد بن علاقۃ عن عمہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء

۳۳۶۰۔ حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے''اللھم ...'' آخر تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے بری عادات، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

۳۳۶۱۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم انا الحجاج بن ابي عثمان عن ابي الزبير عن عون بن عبدالله عن ابن عمر قال بينا نحن نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قال رجل من القوم الله اكبر كبيرا والحمدلله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القائل كذا وكذا فقال رجل من القوم انا يارسول الله قال عجبت لها فتحت لها ابواب السماء قال ابن عمر ماتركتهن منذ سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۳۶۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے "اللہ اکبر ... اصیلا" تک پڑھا۔ (یعنی اللہ بہت بڑا ہے۔ تمام اور بہت سی تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اللہ صبح و شام پاکی والا ہے) آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) پوچھا کہ کس نے یہ کہا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ جب سے میں نے یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑے۔

یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ابی عثمان حجاج بن میسرہ صواف ہیں۔ ان کی کنیت ابوصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۳۳۶۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم قال اخبرني الجريري عن ابي عبدالله الجسري عن عبدالله بن الصامت عن ابي ذر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاده او ان ابا ذر عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بابي انت وامي يارسول الله اي الكلام احب الى الله فقال مااصطفاه الله لملائكته سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده

۳۳۶۲۔ حضرت ابوذرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عیادت کی تو ابوذرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اللہ کو کون سا کلام زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند کر رکھا ہے۔ "سبحان اللہ وبحمدہ۔"

۳۳۶۳۔ حدثنا ابوهشام الرفاعي محمد بن يزيد الكوفي نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمي عن ابي اياس معاوية بن قرة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لايرد بين الاذان والاقامة قالوا فماذا نقول يارسول الله قال سلوا الله العافية في الدنيا والآخرة

۳۳۶۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم اس وقت کیا دعا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس حدیث میں یہ عبارت زیادہ بیان کی ہے کہ لوگوں نے پوچھا تو پھر ہم اس وقت کیا دعا کیا کریں۔ فرمایا: اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ محمود بن غیلان بھی وکیع اور عبدالرزاق سے وہ ابواحمد اور ابونعیم سے وہ سفیان سے وہ زید سے وہ معاویہ سے وہ انسؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ابواسحاق ہمدانی نے بھی یہ حدیث برید بن ابی مریم سے انہوں نے انس سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۱۔

۳۳۶۴۔ حدثنا ابوكريب محمد بن العلاء نا ابومعاوية عن عمر بن راشد عن يحيى بن ابي كثير عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِفَافًا

۳۳۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلکے پھلکے لوگ آگے نکل گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ذکر ان پر سے گناہوں کے بوجھ اتار دیتا ہے لہٰذا وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے ہو کر حاضر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۶۵۔ حدثنا ابوكريب نا ابومعاوية عن الاعمش عن اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

۳۳۶۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا "سبحان اللہ ... اللہ اکبر" تک کہنا مجھے ان سب چیزوں سے عزیز ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دنیا و مافیہا سے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۶۶۔ حدثنا ابوكريب نا عبدالله بن نمير عن سعد ابن القمّی عن ابی مجاهد عن اَبِيْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلَاثَةُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

۳۳۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ روزے دار کی افطار کے وقت اور عادل حاکم کی نیز اللہ تعالیٰ مظلوم کی بددعا کو بادل سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصے کے بعد کروں۔

یہ حدیث حسن ہے اور سعدان القمی سعدان بن بشیر ہیں ان سے عیسیٰ بن یونس، ابوعاصم اور کئی بڑے محدثین روایت کرتے ہیں۔ ابومجاہد کا نام سعد طائی اور کنیت ابومدلہ ہے یہ ام المومنین عائشہؓ کے مولیٰ ہیں۔ ہم انہیں اسی حدیث سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ان سے طول کے ساتھ منقول ہے۔

۳۳۶۷۔ حدثنا ابو کریب نا عبداللّٰہ بن نمیر عن موسٰی بن عبیدۃ عن محمد بن ثابتٍ عن ابی ھُرَیْرَۃَ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَایَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۶۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللھم... آخر تک (یعنی اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا اس سے مجھے فائدہ عطا فرما اور مجھے مزید علم عطا فرما۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور میں دوزخیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۳۶۸۔ حدثنا ابو کریب نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُلًا عَنْ کُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی بُغْیَتِکُمْ فَیَجِیْئُوْنَ فَیَحُفُّوْنَ بِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَیَّ شَیْءٍ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ یَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وَیَذْکُرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَاقَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْرَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْکَ لَکَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِیْدًا وَّاَشَدَّ تَمْجِیْدًا وَّاَشَدَّلَکَ ذِکْرًا قَالَ فَیَقُوْلُ وَاَیَّ شَیْءٍ یَطْلُبُوْنَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ یَطْلُبُوْنَ الْجَنَّۃَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْھَا فَیَقُوْلُوْنَ لَاقَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْرَاَوْھَا قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْھَا لَکَانُوْا اَشَدَّلَھَا طَلَبًا وَّاَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالُوْا یَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَیَقُوْلُ فَھَلْ رَاَوْھَا فَیَقُوْلُوْنَ لَاقَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْرَاَوْھَا فَیَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْھَا لَکَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا ھَرَبًا وَّاَشَدَّمِنْھَا خَوْفًا وَّاَشَدَّ مِنْھَا تَعَوُّذًا قَالَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ یُرِدْھُمْ اِنَّمَا جَاءَ ھُمْ لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُ ھُمُ الْقَوْمُ لَایَشْقٰی لَھُمْ جَلِیْسٌ

۳۳۶۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نامہ اعمال لکھنے والوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور انہیں دنیا کے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا وہ کہتے ہیں: ہم نے انہیں تیری تعریف بیان کرتے ہوئے، تیری بزرگی بیان کرتے ہوئے اور تیرا ذکر کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیں تو اور شدت سے تحمید و بزرگی بیان کرنے لگیں اور اس سے زیادہ شدت سے ذکر کرنے لگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: تیری جنت کے طلبگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیں تو اور زیادہ شدت اور حرص سے اسے مانگیں گے پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ، دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ لوگ دوزخ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگیں، اور زیادہ ڈریں اور پہلے سے بھی زیادہ پناہ مانگیں۔

چنانچہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کی مغفرت کردی۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص ان میں ایسے ہی اپنے کسی کام سے آیا تھا۔ انہیں دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہؓ سے اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۳۳۶۹۔ حدثنا ابو كريب نا ابو خالد الاحمر عن هشام بن الغاز عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ

۳۳۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "لاحول ولاقوة الا باللّٰہ" زیادہ پڑھا کرو۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص "لاحول ولاقوة الا باللّٰہ ولا منجا من اللّٰہ الا الیہ" پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں ان میں سے ادنیٰ ترین فقر ہے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ مکحول کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

۳۳۷۰۔ حدثنا ابو كريب نا ابومعاوية عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ وَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

۳۳۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک "اختیاری" دعا قبول کی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو ملنے والی ہے جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷۱۔ حدثنا ابو كريب نا ابومعاوية وابن نمير عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً

۳۳۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت کے سامنے اسے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ "میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں" سے مراد یہ ہے کہ میں اپنی رحمت و مغفرت اس کے ساتھ کر دیتا ہوں۔ بعض علماء محدثین بھی اس کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت و مغفرت نازل ہوتی ہے۔

۳۳۷۲۔ حدثنا ابوکریب نا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

۳۳۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگا کرو۔ اسی طرح عذاب قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے بھی پناہ مانگا کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۷۳۔ حدثنا یحیی بن موسٰی نا یزید بن هارون انا هشام بن حسان عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهٗ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّیْلَةَ قَالَ سُهَیْلٌ فَکَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْنَهَا فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا کُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا

۳۳۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا "اعوذ...... خلق" تک تو اسے اس رات کوئی زہر اثر نہیں کرے گا۔ سہیل کہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے اسے سکھایا کرتے اور ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان میں سے کسی لڑکی کو کسی چیز نے ڈنگ مارا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ مالک اسے سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عبیداللہ بن عمر اور کئی راوی یہ حدیث سہیل سے روایت کرتے ہوئے اس میں ابوہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۳۷۴۔ حدثنا یحیی بن موسٰی نا وکیع نا ابوفضالة الفرج بن فضالة عن ابی سعید دالْمَقْبُرِیِّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ دُعَآءٌ حَفِظْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَكَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ

۳۳۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ ﷺ سے سیکھی تھی۔ میں اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔ "اللھم"...... آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں تیرا زیادہ سے زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔)

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۷۵۔ حدثنا یحیی بن موسٰی نا ابومعاویة نا اللیث هو ابن ابی سلیم عن زیاد عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

۳۳۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول کی جاتی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوا اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُدَّخَرَلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَادَعَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْيَسْتَعْجِلْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالُوْا يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ

ہے۔خواہ دنیا ہی میں اسے وہ چیز عطا کر دی جائے یا اسے اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جائے یا پھر اس دعا کی وجہ سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔بشرطیکہ اس کی دعا کسی گناہ یا قطع رحم کے لئے نہ ہو اور وہ جلدی نہ کرے۔صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یعنی یہ کہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۳۷۶۔ حدثنا يحيى نا يعلى بن عبيد قال نا يحيى بن عبيدالله عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطُهٗ يَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اٰتَاهَا اِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهٗ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا

۲۳۷۶۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اپنے ہاتھ یہاں تک بلند کرے کہ اس کے بغل کھل جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے عطا نہ کریں بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے۔صحابہؓ نے پوچھا کہ جلدی کس طرح کرے گا؟ یعنی اس طرح کہنے لگے کہ میں نے بہت مانگا لیکن مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔

یہ حدیث زہری بھی ابوعبید سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔

۲۳۷۷۔حدثنا يحيى بن موسى نا ابوداؤد نا صدقة بن موسى نا محمد بن واسع عن سمير بن نهار الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ

۲۳۷۷۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اللہ کی بہترین عبادت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۳۷۸۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عمرو بن عون نا ابوعوانة عن عمر بن اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَنْظُرَنَّ اَحَدُكُمْ مَاالَّذِيْ يَتَمَنّٰى فَاِنَّهٗ لَايَدْرِيْ مَايُكْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِيَّتِهٖ

۲۳۷۸۔حضرت ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دیکھے کہ کیا تمنا کر رہا ہے۔کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی تمناؤں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔●

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۷۹۔ حدثنا يحيى بن موسى نا جابر بن نوح قال نا محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۷۹۔حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔"اللھم" .... آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے میری سماعت اور بصر سے فائدہ پہنچا اور انہیں میرا وارث کر دے● اور مجھ پر جو ظلم

● یعنی انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک چیز کی آرزو کرے تاکہ وبال آخرت کا سبب نہ بن جائے۔(مترجم)۔ ● میرا وارث کر دے یعنی انہیں میری زندگی تک باقی رکھ۔واللہ اعلم۔(مترجم)

يَلْقَوْنَ فَيَقُوْلُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي

کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے لے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السِّجْزِيُّ نَا قَطَنٌ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ

۳۳۸۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے رب سے اپنی ہر حاجت مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگے۔

یہ حدیث غریب ہے کئی راوی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ رسول خدا ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس سند میں انہوں نے انسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ صالح بن عبداللہ بن جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا "ہر شخص کو اپنی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو یہ بھی اسی سے مانگے۔" یہ حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے جو قطن نے جعفر بن سلیمان سے نقل کی ہے۔

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب وخصائل کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

بَابُ ۱۷۵۲۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷۵۲۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت۔

۳۳۸۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيْمَ إِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفَى مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

۳۳۸۱۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسمٰعیلؑ کو چنا ان سے بنوکنانہ کو ان میں سے قریش کو ان میں سے بنوہاشم کو اور ان میں سے مجھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

۳۳۸۲۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ قریش آپس میں بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ ﷺ

يزيد بن ابى زياد عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِىْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِالْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَالْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَالْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا

کی مثال ایسے درخت سے دی جو کوڑی پر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سے بہترین فرقے میں پیدا کیا۔ پھر دو فرقوں کو پسند کیا۔ پھر قبیلوں میں سے پسند کیا اور مجھے بہترین قبیلے میں کیا پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ: حارث بن نوفل ہیں۔

۳۳۸۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابواحمد نا سفيان عن يزيد بن ابى زياد عن عبدالله بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَّخَيْرِهِمْ نَفْسًا

۳۳۸۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلبؓ رسول اللہ (ﷺ) کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا کیا۔ پھر دو گروہ کئے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا۔ پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے ان میں سے بھی بہترین گھرانے میں مجھے پیدا کیا اسی طرح بہترین ذات میں بھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری بھی یزید بن ابی زیاد سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یعنی اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث جو انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۴۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا سليمان بن عبدالرحمٰن الدمشقى نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعى نا شَدَّادُ اَبُوْعَمَّارٍ ثَنِىْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَّاصْطَفَانِىْ

۳۳۸۴۔ حضرت واثلہ بن اسقع کہتے ہیں ... الخ۔ اس کا ترجمہ حدیث نمبر ۳۳۸۸ میں گزر چکا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ

۳۳۸۵۔ حدثنا ابوهمام الولید بن شجاع بن الولید البغدادی نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیٰی بن کثیر عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

۳۳۸۵۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا، یا رسول اللہ (ﷺ) آپ پر نبوت کب واجب ہوئی فرمایا: جب آدم کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۳۸۶۔ حدثنا الحسین بن یزید الکوفی نا عبدالسلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا یَئِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ

۳۳۸۶۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قبر میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور اگر یہ نا امید ہوں گے تو میں انہیں بشارت دوں گا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔اور میں اولادِ آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۸۷۔ حدثنا الحسین بن یزید نا عبدالسلام بن حرب عن یزید بن ابی خالد عن المنهال بن عمرو عن عبداللّٰه بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدًا مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ

۳۳۸۷۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔اس کے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۵۳۔

۳۳۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا سفیان وهو الثوری عن لیث وهو ابن ابی سُلَیْمٍ قَالَ ثَنِیْ کَعْبٌ ثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلُوااللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِیْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَایَنَالُهَا

۳۳۸۸۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا کرو۔لوگوں نے پوچھا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَاهُوَ

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند میں مذکور کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہو۔

۳۳۸۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعامر العقدی نا زهير بن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيل عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تُمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ

۳۳۸۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور تمام انبیا کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت خوبصورت گھر بنایا۔ اسے مکمل اور خوبصورت کرنے کے بعد ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومتے اور تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی، میری مثال بھی انبیاء میں اسی طرح ہے اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن انبیاء کا امام ہوں گا۔ اور (ان کی) شفاعت کروں گا۔ کوئی فخر نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۹۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفين عن بن جدعان عن اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۳۳۹۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ میرے ہی ہاتھ میں حمد الٰہی کا جھنڈا ہوگا کوئی فخر نہیں، اس دن آدمؑ سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ اور میں ہی وہ شخص ہوں جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۹۱۔ حدثنا محمد بن اسمعيل اخبرنا عبدالله بن يزيد المقرئى نا حيوة انا كعب بن علقمة سمع عبدالرحمٰن بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا

۳۳۹۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لئے وسیلہ مانگے

ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِي اِلَّالِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قریشی ہیں اور مصر کے رہنے والے ہیں جب کہ نفیر کے پوتے عبدالرحمٰن شامی ہیں۔

۳۳۹۲۔ حدثنا علی بن نصر بن علی الجهضمی نا عبیداللّٰه بن عبدالمجید نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اَنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اِلَّا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ

۳۳۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو ان کی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں سے ابراہیمؑ کو دوست بنا لیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ روح اللہ ہیں اور کن سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو چن لیا۔ چنانچہ آپ ﷺ آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا: میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے کہ ابراہیمؑ اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰ اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰ روح اللہؑ اور اس کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدمؑ کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ ❶ جان لو کہ میں اللہ کا محبوب ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہہ رہا، میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولیں گے۔ پھر میں اس میں مؤمن فقراء کے ساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی بطور فخر نہیں کہہ رہا ہوں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں یہ بھی بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔)

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۹۳۔ حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری نا

۳۳۹۳۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ توریت میں

❶ یعنی انبیاءؑ کے متعلق مذکورہ تمام درجات حق ہیں۔ (مترجم)

ابو قتیبة مسلم بن قتیبة قال ثنی ابو مودود المدنی نا عثمانُ بن الضحاك عن محمد بن يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْمُوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ

محمد (ﷺ) کی صفات مذکور ہیں اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے ابو مودود کہتے ہیں کہ حجرۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔عثمان بن ضحاک بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ان کا معروف نام ضحاک بن عثمان مدنی ہیں۔

۳۳۹۴۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا جعفر بن سليمان الضبعی عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ وَاِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

۳۳۹۴۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اس دن ہر چیز روشن ہوگئی تھی اور جس دن انتقال ہوا اس روز ہر چیز تاریک ہوگئی۔ہم نے ابھی آپ ﷺ کو دفن کرنے کے بعد ہاتھوں سے خاک بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہمارے دل بدل گئے۔ ❶

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۵۴۔ مَاجَاءَ فِي مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷۵۴۔آنحضرت ﷺ کی پیدائش۔

۳۳۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار العبدی نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت محمد بن اسحاق يحدث عن المطلب بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّي وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا

۳۳۹۵۔حضرت قیس بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہاتھیوں والے سال میں پیدا ہوئے۔حضرت عثمان بن عفانؓ نے قبیلہ بنو یعمر بن لیث کے ایک شخص قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ کہنے لگے:
رسول اللہ ﷺ مجھ سے (رتبہ میں) بڑے ہیں لیکن میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا۔میں نے ان سبز پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے (جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا) اس کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

❶ یعنی دلوں میں ایمان کا وہ نور نہ رہا جو آپؐ کی حیات طیبہ میں تھا۔یہ مقام عبرت ہے کہ آج اتنی مدت گزر جانے کے بعد کتنا فرق آ گیا ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۵۵۔ مَاجَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۹۶۔ حدثنا الفضل بن سهل ابو العباس الاعرج البغدادي نا عبدالرحمٰن بن غزوان نا يونس بن ابي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ أَبُوطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَاعَلَّمَكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرِ

مَالَ

عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا أَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ

باب ۱۷۵۵۔ نبوت کی ابتداء سے متعلق۔

۳۳۹۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ابوطالب تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تو نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ چل دیے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو وہ اپنے صومعہ (معتکف) سے اترا۔ ان لوگوں نے اپنے اونٹوں سے کجاوے اتار دیئے۔ وہ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ کبھی ان لوگوں کی طرف آیا اور نہ ہی کبھی التفات کیا۔ وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے مالک کے رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔ قریش کے مشائخ کہنے لگے۔ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ وہ کہنے لگا: جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو۔ اور یہ دونوں نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے پھر واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ ﷺ اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ جب تشریف لائے تو بدلی آپ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپ ﷺ پر سایہ ہو گیا۔ راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی ان کی طرف جھک گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگا کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے باہر نکلے گا۔ لہٰذا ہر راستے پر کچھ لوگ متعین کئے گئے ہیں جب ہمیں تم لوگوں کا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔ راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہیں کہنے لگے ہمیں بتایا گیا کہ وہ (نبی) تمہارے راستے

قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْطَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبَابَكْرٍ وَّبِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ

میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو کیا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگے: نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا ولی کون ہے؟ کہنے لگے: ابوطالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس بھیج دیا اور ابوبکرؓ اور بلالؓ کو آپ ﷺ کے ساتھ بھیجا اور پھر اس راہب نے انہیں کعک اور زیتون بطور توشہ دیا۔ ●

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۵۶۔ مَاجَاءَ فِيْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

باب ۱۷۵۶۔ آپ ﷺ کتنی عمر کے تھے جب مبعوث ہوئے۔

۳۳۹۷۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن هشام بن حسان عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

۳۳۹۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی چنانچہ آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال اور مدینہ میں دس سال رہے پھر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۹۸۔ حدثنا محمدبن بشار نا ابن ابی عدی عن هشام عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

۳۳۹۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

محمد بن بشار بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری بھی ان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۳۹۹۔ حدثنا قتيبة عن مالك بن انس حدثنا الانصارى نا معن نا مالك بن انس عن ربيعة بن ابى عبدالرحمٰن عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا

۳۳۹۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، آپ ﷺ کے سر کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا تو آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ تیرہ سال مکہ میں رہے، پھر دس برس مدینہ میں اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ

● محدثین میں سے بعض اس حدیث کو اس لئے ضعیف قرار دیتے ہیں کہ بلالؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ سے بھی دو سال چھوٹے تھے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں۔ لہٰذا ممکن ہے کہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ (مترجم)

بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰی رَأْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَکَّةَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَةِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَةِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ سَنَةً وَلَیْسَ فِیْ رَأْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَیْضَاءَ

ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۷۔ مَاجَاءَ فِیْ اٰیَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

باب ۱۷۵۷۔ آنحضرت ﷺ کے معجزات اور خصائص۔

۳۴۰۰۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غیلان قالا نا ابوداؤد الطیالسی نا سلیمان بن معاذ الضبی عن سماك بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَکَّةَ حَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

۳۴۰۰۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں ایک پتھر تھا جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ جن دنوں میں مبعوث ہوا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۰۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا یزید بن هارون نا سلیمان التیمی عن اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتَّی اللَّیْلِ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَتَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا کَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ مَاکَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی السَّمَاءِ

۳۴۰۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک کونڈے سے صبح سے رات تک (ہم لوگ) کھاتے رہے۔ وہ اس طرح کہ دس آدمی اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمرہ سے پوچھا کہ کیا اس میں مزید نہیں ڈالا جاتا تھا؟ فرمایا: تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو اس میں اسی طرف سے بڑھایا جارہا تھا۔ اور ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلاء کا نام یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

باب ۱۷۵۸۔

باب ۱۷۵۸۔

۳۴۰۲۔ حدثنا عباد بن یعقوب الکوفی نا الولید بن ابی ثور عن السدی عن عباد بن ابی یزید عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ یَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۰۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر پتھر اور درخت آپ ﷺ کو سلام کرتا کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی حضرات اسے والید بن ابی ثور سے اور وہ عباد بن ابی زید سے نقل کرتے ہیں۔ فروہ بھی انہی میں ہیں جن کی کنیت ابومغراء ہے۔

باب ۱۷۵۹ـ

باب ۱۷۵۹ـ

۳۴۰۳ـ حدثنا محمود بن غیلان نا عمر بن یونس عن عکرمة بن عمار عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ

۳۴۰۳ـ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنادیا جب آپ ﷺ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور اسے چھوا تو وہ چپ ہوگیا۔

اس باب میں ابی، جابرؓ، ابن عمرؓ، سہل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۰۴ـ حدثنا محمدبن اسماعیل نا محمد بن سعید نا شریك عن سماك عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهٖ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ

۳۴۰۴ـ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں کس طرح یقین کروں کہ آپ ﷺ نبی ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس خوشے سے کہلوادوں کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تب تمہیں یقین آجائے گا چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ کر آپ ﷺ کے سامنے گرگیا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۰۵ـ حدثنا محمد بن بشار نا ابوعاصم نا عزرة بن ثابت نا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا اَبُوْزَيْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِیْ وَدَعَالِیْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ

۳۴۰۵ـ حضرت ابوزید بن اخطبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھرا اور میرے لئے دعا کی۔ راوی حدیث عزرہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے صرف چند بال سفید تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۳۴۰۶ـ حدثنا اسحاق بن موسٰی الانصاری نا معن قال عرضت علٰی مالك بن انس عن اسحاق

۳۴۰۶ـ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا

بن عبداللّٰہ بن اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَاطَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ قَدْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ بِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا

ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو بھوک ہے کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ کہنے لگیں۔ ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھا دی اور مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ میں وہاں پہنچا تو آنحضرت ﷺ کو بہت سے لوگوں کے ساتھ پایا۔ میں وہاں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کھانا دے کر؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ وہ لوگ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے تھا۔ یہاں تک کہ میں ابوطلحہ کے پاس آیا اور انہیں ماجرا سنایا۔ ابوطلحہ فرمانے لگے: ام سلیم، رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ چنانچہ ابوطلحہ نکلے اور آپ ﷺ سے ملے پھر دونوں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور ام سلیم نے ان پر گھی ڈال دیا۔ اور پھر آنحضرت ﷺ نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا اور حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلائے۔ وہ کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے پھر دس کو بلایا اور اس طرح سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

باب ۱۷٦٥۔

۳٤۱۲۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا حمید بن عبدالرحمٰن نا زهیرٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَلْبَرَآءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷٦۵۔

۳۴۱۲۔ حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں۔ چاند کی طرح تھا۔

باب ۱۷٦٦۔

۳٤۱۳۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابونعیم نا المسعودی عن عثمان بن مسلم بن هرمز عن نافع بن جبیر بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّئًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷٦٦۔

۳۴۱۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت ہوئے تھے۔ سر بھی بڑا تھا اور جوڑ (گھٹنے، کہنیاں وغیرہ) بھی۔ سینے سے ناف تک باریک بال تھے۔ جب چلتے تو آگے کی طرف جھکتے۔ گویا کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف آ رہا ہو۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع اسے ابی سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷٦٧۔

۳٤۱٤۔ حدثنا ابو جعفر محمد بن الحسن بن ابی حلیمة من قصر الاحنف واحمد بن عبدة الضبی وعلی بن حجر قالوا انا عیسٰی بن یونس نا عمر بن عبد اللّٰه مولٰی غفرة نی ابراهیم بن محمد من ولد علی بن ابی طالب قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ

باب ۱۷٦٧۔

۳۴۱۴۔ حضرت علیؓ جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے۔ بلکہ میانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے بال نہ بہت گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ تھوڑے سے گھنگریالے تھے۔ بہت موٹے بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا بلکہ چہرے میں قدرے گولائی تھی۔ رنگ سرخ وسفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت تھا۔ آپ ﷺ کے بدن پر بال نہیں تھے۔ بس سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیری تھی، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے بھرے تھے، جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ نیچے اتر رہے ہوں۔ اگر کسی کی طرف دیکھتے تو پورے گھوم کر دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں۔ آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان نبوت

شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً أَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی مہر تھی، وہ خاتم النبیین اور سب سے اچھے سینے والے (حسد سے پاک)، سب سے بہترین لہجے والے، سب سے نرم طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ سا کوئی نہیں دیکھا۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو آپ کی صفات کی تفسیر کرتے ہوئے سنا کہ "ممغط" بہت لمبے کو کہتے ہیں میں نے ایک اعرابی کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ "تمغط فی نشابته" یعنی اپنا تیر بہت کھینچا۔ "متردد" اس شخص کو کہتے ہیں جس کا بدن کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے میں گھسا ہوا ہو۔ "قطط" ان بالوں کو کہتے ہیں جو بہت گھنگھریالے ہوں اور "رجل" وہ جن میں تھوڑا سا خم ہو۔ "مطهم" یعنی نہایت فربہ اور زیادہ گوشت والا۔ "مکلثم" یعنی گول چہرے والا۔ "مشرب" جس کی رنگت سرخ وسفید ہو۔ "ادعج" جس کی آنکھیں خوب سیاہ ہوں۔ "اهدب" جس کی پلکیں لمبی ہوں۔ "کتد" دونوں شانوں کی درمیانی جگہ۔ اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ "مسربه" سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر۔ "شثن" جس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں، ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے ہیں۔ "تقلع" یعنی پیر گاڑ کر چلنا۔ "صبب" یعنی بلندی سے اترنا۔ "جلیل المشاش" یعنی بڑے جوڑوں والا، اس سے مراد شانوں کا اوپر کا حصہ ہے کہ وہ بلند تھا۔ "عشرة" اس سے مراد صحبت ہے اس لئے کہ عشیر صاحب کو کہتے ہیں۔ "بديهة" یعنی اچانک۔ "بدهته بأمر" یعنی اسے چونکا دیا۔

باب ۱۷۶۸۔

۳۴۱۵۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهري عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدًا هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنِهٖ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

۳۴۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی بے سروپا باتیں نہیں کیا کرتے تھے بلکہ واضح اور الفاظ جدا جدا کرکے بات کیا کرتے تھے تاکہ جو بیٹھا ہو یاد کرلے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں یونس بن یزید اسے زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۱۶۔ حدثنا محمد بن يحيى نا ابوقتيبة سلم بن قتيبة عن عبدالله بن المثنى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

۳۴۱۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن مثنی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۶۹۔

۳۴۱۷۔ حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن عُبَیدِاللّٰهِ بنِ الْمُغِیرَةِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۱۷۔ حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن حبیب سے بھی منقول ہے وہ عبداللہ بن حارث سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں ہم سے احمد بن خالد نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ لیث سے وہ یزید بن حبیب سے اور وہ عبداللہ بن حارثؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ہنسی آپ کی مسکراہٹ تھی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے لیث بن سعد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۷۰۔ مَاجَاءَ فِیْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب ۱۷۷۰۔ مہر نبوت۔

۳۴۱۸۔ حدثنا قتیبة نا حاتم بن اسماعیل عن الجعد بن عبدالرحمٰن قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِیْ وَدَعَالِیْ بِالْبَرَکَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَی الْخَاتَمِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

۳۴۱۸۔ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا ہے اور بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور میں نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔

اس باب میں سلمانؓ، قرہ بن ایاس مزنیؓ، جابر بن سمرہؓ، ابورمثہؓ، بریدہ اسلمیؓ، عبداللہ بن سرجسؓ، عمرو بن اخطب اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۱۹۔ حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی نا ایوب بن جابر عن سماکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی الَّذِیْ بَیْنَ کَتِفَیْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَیْضَةِ الْحَمَامَةِ

۳۴۱۹۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے شانوں کے درمیان والی مہر ایک سرخ غدود تھی جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۱۔

باب ۱۷۷۱۔

۳۴۲۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا عباد بن العوام انا الحجاج هوابن ارطاة عن سماکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّکَانَ لَایَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَّکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ

۳۴۲۰۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی پنڈلیاں باریک تھیں آپ ﷺ ہنستے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔

بِالْكَحْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۷۲۔

۳۴۲۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو قطن نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب

باب ۱۷۷۲۔

۳۴۲۱۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دہان مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی اور آپ کی ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو موسیٰ محمد سے وہ جعفر سے وہ شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے اور وہ جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ضليع الفم، اشكل العينين، منهوس العقب تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سماک بن حرب سے پوچھا کہ ضليع الفم کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: کشادہ دہن۔ میں نے پوچھا: مااشكل العينين: فرمایا: بڑی آنکھ والے۔ میں نے پوچھا: منهوس العقب: فرمایا: کم گوشت والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۳۔

۳۴۲۲۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن ابي يونس عن ابي هريرة قال مارأيت شيئا احسن من رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان الشمس تجري في وجهه وما رأيت احدا اسرع في مشيه من رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كانما الارض تطوى له وانا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترث

باب ۱۷۷۳۔

۳۴۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ سورج آپ کی شکل میں گھوم رہا ہو۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ گویا کہ زمین آپ کے لئے لپٹتی جاری ہو ہم (آپ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے اور آپ ﷺ بے پرواہ چلتے جاتے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۷۷۴

۳۴۲۳۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن جابر رضي اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال عرض علي الانبياء فاذا موسى ضرب من الرجال كانه من رجال شنوءة ورأيت عيسى بن مريم فاذا اقرب الناس من رأيت به شبها عروة بن مسعود ورأيت ابراهيم فاذا اقرب من رأيت شبها صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبرائيل فاذا اقرب من رأيت به شبها دحية

باب ۱۷۷۴۔

۳۴۲۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب معراج میں) انبیاء میرے سامنے آئے تو (میں نے دیکھا کہ) موسیٰ چھریرے بدن کے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہیں۔ عیسیٰ بن مریم سے عروہ بن مسعودؓ مشابہت رکھتے ہیں اور ابراہیم تمہارے ساتھی سے مشابہت رکھتے تھے یعنی آنحضرت ﷺ سے نیز جبرائیل کو دیکھا تو دحیہ کلبیؓ ان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۷۵۔ مَاجَاءَ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

باب ۱۷۷۵۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت عمر۔

۳۴۲۴۔ حدثنا احمد بن منیع ویعقوب بن ابراھیم الدورقی قالانا اسمعیل بن علیۃ عن خالد ن الحذاء قال نبی عمار مولی بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

۳۴۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

نضر بن علی بھی بشر بن مفضل سے وہ خالد حذاء سے وہ عمار سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۶۔

باب ۱۷۷۶۔

۳۴۲۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا روح بن عبادۃ نازکریا بن اسحاق نا عمرو بن دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

۳۴۲۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا۔ یعنی جس دوران آپ ﷺ پر وحی آتی رہی اور جب فوت ہوئے تو تریسٹھ سال کے تھے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ اور دغفل بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ دغفل کا آنحضرت ﷺ سے سماع صحیح نہیں۔ یہ حدیث عمرو بن دینار کی روایت سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۷۷۔

باب ۱۷۷۷۔

۳۴۲۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمدبن جعفر نا شعبة عن ابن اسحاق عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَا بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

۳۴۲۶۔ حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیانؓ کو خطاب کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ، اور عمرؓ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔ میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۸

باب ۱۷۷۸۔

۳۴۲۷۔ حدثنا العباس العنبری والحسین بن مھدی البصری قالانا عبدالرزاق عن ابن جریج قال

۳۴۲۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

اخبرت عن ابن شہاب الزهری عن عروة عن عائشة وقال الحسین بن مهدی فی حدیثه ابن جریج عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مناقب

وَاِسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِيْقٌ

ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

۳۴۲۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا الثوری عن ابی اسحاق عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَأُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِّنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

۳۴۲۸۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) کو دوست بناتا لیکن تمہارا ساتھی (یعنی رسول اللہ ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۲۹۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا اسمٰعیل بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن هشام بن عروة عن اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۲۹۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے سردار ابوبکرؓ ہم سب میں بہتر اور آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۳۰۔ حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسماعیل بن ابراهیم عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۴۳۰۔ حضرت عبداللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے؟ کہنے لگیں ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُوبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ ان کے بعد؟ لیکن اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۳۴۳۱۔ حدثنا قتيبة نا محمد بن فضل عن سالم بن ابی حفصة والاعمش وعبدالله بن صهبان وابن ابی ليلى وكثير النواء كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

۳۴۳۱۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ ابوبکرؓ و عمرؓ بھی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔

باب ۱۷۷۹۔

۳۴۳۲۔ حدثنا محمد بن عبدالملك بن ابی الشوارب نا ابوعوانة عن عبدالملك بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلّٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلاً خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكٰى أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلاً وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ

۳۴۳۲۔ حضرت ابومعلیٰؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ چاہے تو جتنی مدت اس کا دل چاہے دنیا میں رہے اور جو بھی چاہے کھائے پیئے یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کرلے۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابوبکرؓ رونے لگے۔ صحابہ کہنے لگے کہ اس شیخ پر تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک نیک آدمی کا قصہ بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اس کی ملاقات اختیار کی۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے اور آپ کے ارشاد کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ اس سے مراد آپ ہی ہیں۔ چنانچہ عرض کیا: یارسول اللہ! بلکہ ہم آپ ﷺ پر اپنے آباء واجداد اور اپنے اموال فدا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ابی قحافہ سے زیادہ ہم پر احسان کرنے والا، مال خرچ کرنے والا اور بخوبی دوستی کے حقوق ادا کرنے والا کوئی نہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی کو بناتا۔ لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھر فرمایا: جان لو کہ تمہارا دوست (آنحضرت ﷺ) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

خَلِيْلُ اللّٰهِ

اس باب میں ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابو عوانہ سے بھی منقول ہے وہ عبدالملک بن عمیر سے اسی سند سے منقول ہے "امن الینا" سے مراد یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے ہیں۔

۳۴۳۳۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبداللّٰه بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابی النضر عن عُبَيد بن حُنَين عَنْ ابی سعید الخدری انّ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ على المنبر فقال انّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَاللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَاتُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۳۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو دنیاوی زندگی کی زینت کو اختیار کرلے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے والی چیزوں کو اختیار کرلے۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا: ہم اپنے آباء اور امہات کو آپ ﷺ پر قربان کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس بات پر تعجب کرنے لگے اور لوگ کہنے لگے اس شیخ کو دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے متعلق بتارہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیاوی اور اخروی زندگی میں سے ایک چیز اختیار کرنے کے لئے کہا اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ چنانچہ (حقیقت یہ تھی کہ) اختیار رسول اللہ ﷺ ہی کو دیا گیا تھا۔ ابوبکرؓ ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والے اور سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر صدیق اس کے مستحق تھے لیکن اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔ (دیکھو) مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ کوئی کھڑکی نہ رہے۔ ❶

باب ۱۷۸۰۔

۳۴۳۴۔ حدثنا علي بن الحسن الكوفي نا محبوب بن محرز القواريری عن داؤد بن يزيد الاودی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ

باب ۸۰ نا۔

۳۴۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ ہی کو بناتا۔ جان لو کہ تمہارا ساتھی

❶ اس سے مراد وہ کھڑکیاں ہیں جو لوگوں نے مسجد میں آنے جانے کے لئے بنائی ہوئی تھیں۔ یہ مسجد میں کھلتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے سب کے بند کرنے کا حکم دیا لیکن ابوبکرؓ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا۔ اس میں ان کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

(آنحضرت ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۴۳۵۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان بن عيينة عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

۳۴۳۵۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا۔

اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے عبدالملک بن عمیر سے وہ ربعی کے موں سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر احمد بن منیع اور کئی حضرات بھی سفیان بن عیینہ سے اور وہ عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں کبھی تدلیس بھی کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی زائدہ کے واسطے سے عبدالملک سے اور کبھی بلا واسطہ ان سے نقل کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعید بھی سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ربعی کے موالی ہلال سے وہ ربعی سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۴۳۶۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا وكيع عن سالم ابي العلاء المرادي عن عمرو بن هرم عن رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَابَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

۳۴۳۶۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ کب تک میں تم لوگوں میں ہوں۔ لہٰذا میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا۔

۳۴۳۷۔ حدثنا علي بن حجر انا الوليد بن محمد الموقري عن الزهري عن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَاعَلِيُّ لَاتُخْبِرْهُمَا

۳۴۳۷۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں پچھلے لوگ ہوں یا آنے والے۔ (یعنی تمام لوگوں کے) ہاں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ۔ اے علی انہیں بتانا نہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث اس سند سے بھی حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۳۸۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَاتُخْبِرْهُمَا یَاعَلِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۴۳۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنت کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں علی انہیں مت بتانا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعقوب بن ابراہیم اسے سفیان سے وہ شعبی سے وہ حارث سے وہ حضرت علیؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنتیوں کے تمام ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ اے علیؓ انہیں مت بتانا۔

۳۴۳۹۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا عقبة بن خالد نا شعبة عن الجریری عن اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا

۳۴۳۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کیا میں لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ● کیا میں پہلا اسلام لانے والا نہیں۔ کیا مجھے فلاں فلاں فضیلتیں حاصل نہیں۔

یہ حدیث بعض حضرات شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے عبدالرحمن سے وہ شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اس میں ابوسعید کا ذکر نہیں۔

۳۴۴۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا الحکم بن عطیة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْهِ اَحَدٌ مِّنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّهُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْهِ وَیَتَبَسَّمَانِ اِلَیْهِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْهِمَا

۳۴۴۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب انصار و مہاجرین میں سے کسی کی طرف تشریف لاتے اور وہ بشمول ابوبکرؓ و عمرؓ بیٹھے ہوتے تو کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ہاں البتہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ آپ ﷺ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۷۸۱۔

باب ۱۷۸۱۔

۳۴۴۱۔ حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید بن مسلمة عن اسماعیل بن اُمَیَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

۳۴۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ دائیں طرف ابوبکرؓ تھے اور بائیں طرف عمرؓ۔

● شاید اس سے مراد خلافت ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

ابن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آپ ﷺ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴۲۔ حدثنا یوسف بن موسی القطان البغدادی نا مالك بن اسماعیل عن منصور بن ابی الاسود قال نی کثیر ابو اسمعیل عن جمیع ابن عُمَیْرٍ التَّیْمِیِّ عن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۴۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ تم میرے غار میں بھی ساتھی تھے لہذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہوگے۔

باب ۱۷۸۲۔

باب ۱۷۸۲۔

۳۴۴۳۔ حدثنا قتیبة نا ابن ابی فدیك عن عبدالعزیز بن المطلب عن ابیه عن جدہ عن عبداللّٰه بن حنطب اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

۳۴۴۳۔ حضرت عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن حنطب نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا۔ یعنی وہ صحابی نہیں ہیں۔

۳۴۴۴۔ حدثنا ابوموسی اسحاق بن موسی الانصاری نا معن هو ابن عیسی نا مالك بن انس عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا

۳۴۴۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں۔ چنانچہ عائشہؓ نے عرض کیا ابوبکرؓ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے جس کی وجہ سے لوگ ان کی قرأت نہیں سن سکیں گے۔ لہذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ امامت کریں۔ لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ اس مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ آپ ﷺ سے کہو کہ ابوبکرؓ رو پڑیں گے ..... حفصہؓ نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں ہی ہو تا جنہوں نے یوسف کو قید خانے جانے پر مجبور

قَامَ فِیْ مَقَامِكَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْكِ خَیْرًا

کر دیا۔ جاؤ اور ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر حفصہؓ، عائشہؓ سے کہنے لگیں کہ تم سے مجھے کبھی خیر نہیں پہنچی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۷۸۳۔

۳٤٤٥۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نا احمد بن بشیر عن عیسی بن میمون الانصاری عن القاسم بن مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ

باب ۱۷۸۳۔

۳۴۴۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی قوم میں ابوبکرؓ ہوں تو ان کے علاوہ امامت کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۷۸٤۔

۳٤٤٦۔ حدثنا اسحٰق بن موسٰی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن الزهری عن حمید بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَاعَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

باب ۱۷۸۴۔

۳۴۴۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا (دو روپے یا دو درہم وغیرہ) خرچ کرے گا تو اس کے لئے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ جنت تیرے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جو شخص نماز حسن خوبی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتا ہے اسے نماز کے دروازے پر بلایا جائے گا، جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ وخیرات دینے والوں کو صدقے کے دروازے سے اور روزے داروں کو باب ریان ● سے بلایا جائے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ کسی شخص کا تمام دروازوں سے بلایا جانا ضروری تو نہیں کیونکہ ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے (بطور اعزاز اور تکریم کے) تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا: ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہوگے۔

● یہ ایک دروازے کا نام ہے۔ روزے داروں کو اس دروازے سے اس لئے گزارا جائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے پیاس سے نجات پائیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۴۷۔ حدثنا هارون بن عبدالله البزاز البغدادی نا الفضل بن دکین نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ يَااَبَابَكْرٍ مَااَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَااَسْبِقُهٗ اِلٰى شَیْءٍ اَبَدًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۴۷۔ حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ اگر آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابوبکرؓ آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا: ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ اس پر میں نے کہا کہ میں کبھی ان پر سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

باب ۱۷۸۵۔

۳۴۴۸۔ حدثنا عبد بن حميد اخبرنی يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابی عن ابی عن ابيه قال اخبرنی محمد بن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَءَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِیْ فَاْتِیْ اَبَابَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۸۵۔

۳۴۴۸۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی بات کی۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا۔ وہ کہنے لگی یارسول اللہ! اگر میں دوبارہ حاضر ہونے پر آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا: اگر ایسا ہو تو ابوبکرؓ کے پاس جانا۔

باب ۱۷۸۶۔

۳۴۴۹۔ حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن اسحاق بن راشد عن الزهری عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۷۸۶۔

۳۴۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ ●

● ان دروازوں سے مراد وہ دروازے ہیں جو مسجد میں کھلتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۸۷۔

۳۴۵۰۔ حدثنا الانصاری نا معن نا اسحاق بن یحیی بن طلحة عن عمہ اسحاق بن طلحة عن عائشة انّ ابابکر دخل علی رسول الله صلّی الله علیه وسلّم فقال انت عتیق الله من النار فیومئذ سُمّی عتیقًا

باب ۱۷۸۷۔

۳۴۵۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ ابوبکرؓ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد کئے ہوئے ہو۔ یعنی (عتیق ہو چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا

یہ حدیث غریب ہے بعض حضرات اسے معن سے اور وہ موسیٰ بن طلحہؓ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۸۸۔

۳۴۵۱۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا تلید بن سلیمان عن ابی الجحاف عن عطیة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم مامن نبیّ الّا وله وزیران من اهل السّماء ووزیران من اهل الارض فامّا وزیرای من اهل السّماء فجبرئیل ومیکائیل وامّا وزیرای من اهل الارض فابوبکر وعمر رضی الله عنه۔

باب ۱۷۸۸۔

۳۴۵۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے دو اہل آسمان سے اور دو اہل زمین کی طرف سے وزیر ہیں۔ چنانچہ اہل آسمان سے جبرائیل اور میکائیل اور اہل زمین سے ابوبکرؓ اور عمرؓ میرے وزراء ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے سفیان ثوری سے منقول ہے کہ ابوجحاف پسندیدہ شخص ہیں۔

۳۴۵۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت اباسلمة بن عبدالرحمٰن یحدّث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم بینما رجل راکب بقرة اذ قالت لم اُخلق لهذا انّما خُلقت للحرث فقال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم امنت بذلك انا وابوبکر وعمر قال ابوسلمة وما هما فی القوم یومئذ

۳۴۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے پر سوار ہوا تو وہ کہنے لگی کہ میں سواری کے لئے پیدا نہیں کی گئی مجھے تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں اس روز وہاں موجود نہیں تھے۔

محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حضرت عمر بن خطابؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۴۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار و محمد بن رافع قال انا ابوعامر العقدی نا خارجة بن عبدالله

۳۴۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے

هوالانصاری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَیْهِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اسلام کو تقویت پہنچا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ کے نزدیک محبوب نکلے۔

یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۸۹۔

۳۴۵۴۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابوعامر هوالعقدی نا خارجة بن عبدالله هوالانصاری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَانَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِیْهِ وَقَالَ فِیْهِ عُمَرُ اَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِیْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِمَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ۱۷۸۹۔

۳۴۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان سے حق جاری کر دیا۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اترا ہو۔ (یعنی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔)

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۹۰۔

۳۴۵۵۔ حدثنا ابوكريب نا يونس بن بكير عن النضر ابی عمر عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ

باب ۱۷۹۰۔

۳۴۵۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمرؓ کے اسلام سے تقویت پہنچا۔ چنانچہ صبح عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض محدثین ابوعمر نضر پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۷۹۱۔

۳۴۵۶۔ حدثنا محمد بن المثنی نا عبدالله بن داوٗد الواسطی ابومحمد ثنی عبدالرحمٰن اخی محمد بن المنكدر عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ یَاخَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَّا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

باب ۱۷۹۱۔

۳۴۵۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ انہوں نے فرمایا: تم اگر ایسا کہہ رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرؓ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔اس باب میں ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۵۷۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبدالله بن داود عن حماد بن زيد عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَاأَظُنُّ رَجُلًا يَّنْتَقِصُ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۵۷۔حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والا شخص ابوبکرؓ وعمرؓ کی شان میں تنقیص نہیں کرسکتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۹۲۔

۳۴۵۸۔ حدثنا سلمة بن شبيب المقرى عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح بن هَامَان عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۳۴۵۸۔حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف مشرح بن ہامان کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۹۳۔

۳۴۵۹۔حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهرى عن حمزة بن عبدالله بن عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَاَنِّيْ اُوْتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ

۳۴۵۹۔حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا تعبیر ہوئی۔فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۶۰۔حدثنا علی بن حجرنا اسماعيل بن جعفر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِّنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّيْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۳۴۶۰۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک جوان کے لئے ہے۔میں سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ کہنے لگے۔وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۹٤۔

۳٤٦۱۔ حدثنا الحسین بن حریث ابو عمار المروزی نا علی بن الحسین بن واقد قال ثنی ابی قال ثنی عبداللّٰہ بن بریدۃ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ بُرَیْدَۃ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ یَابِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ مَادَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ اَمَامِیْ دَخَلْتُ الْبَارِحَۃَ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ اَمَامِیْ فَاَتَیْتُ عَلٰی قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرَفٍ مِنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِیٌّ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَااَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَمَااَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَھَا وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھِمَا

باب ۱۷۹٤۔

۳٤٦۱۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اکرم ﷺ نے بلالؓ کو بلایا اور پوچھا کہ اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں داخل ہونے میں مجھ سے سبقت لے گئے؟ کیونکہ میں جب بھی جنت میں گیا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آہٹ محسوس کی آج رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں تمہارے چلنے کی آہٹ پہلے سے موجود تھی۔ پھر میں ایک سونے سے بنے ہوئے چوکور اور اونچے محل کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہے؟ کہنے لگے ایک عربی کا۔ میں نے کہا: عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش میں سے ایک شخص کا میں نے کہا: قریشی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے محمد (ﷺ) کی امت میں سے ایک شخص کا۔ میں نے کہا۔ میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب کا۔ پھر بلالؓ نے (اپنی آہٹ جنت میں سنے جانے کے متعلق جواب دیتے ہوئے) عرض کیا: یارسول اللہ! میں جب بھی اذان دیتا ہوں اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث ہوتا ہے میں دوبارہ وضو کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اللہ کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا اس کا حق ہے۔ لہٰذا دو رکعت ادا کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے پہلے ہوتے ہو۔ ❶

اس باب میں جابرؓ، معاذؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک سونے کا محل دیکھا تو پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ فرشتوں نے کہا یہ عمر بن خطابؓ کا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بعض روایات میں منقول ہے کہ آج رات میں جنت میں داخل ہوا سے مراد خواب ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انبیاءؑ کا خواب وحی ہے۔

۳٤٦۲۔ حدثنا الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد ثنی ابی قال حدثنی عبداللّٰہ بن بریدۃ قَالَ سَمِعْتُ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّکَ اللّٰہُ سَالِمًا اَنْ

۳٤٦۲۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو صحیح سالم واپس لے آیا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو ابوبکرؓ آگئے وہ بجاتی رہی پھر

❶ اس حدیث میں حضرت بلالؓ کی رسول اللہ ﷺ پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ وہ چوبداری حیثیت سے آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے واللہ اعلم (مترجم)

أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَاعُمَرُ إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَاعُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ

علیؓ اور عثمانؓ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن اس کے بعد عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو اپنے نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر، شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی۔ پھر ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ (یکے بعد دیگرے) آئے تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے بھی بجانا بند کر دیا۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

٣٤٦٣ ـ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نازيد بن الحباب عن خارجة بن عبدالله بن سليمان بن زيد بن ثابت قال انا يزيد بن رومان عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَاعَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ قَالَ فَقَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ

٣٤٦٣ ـ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور غل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ آؤ دیکھو۔ میں گئی اور ٹھوڑی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ میری ٹھوڑی آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان تھی۔ فرمانے لگے کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ ابھی تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر ومنزلت ہے۔ لہٰذا میں نے کہا: نہیں۔ اتنے میں عمرؓ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے

❶ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو وہ دف بجاتی رہی، جبکہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ بھی موجود تھے۔ لیکن عمرؓ کے داخل ہونے پر آپ ﷺ نے اسے شیطانی کام قرار دیا۔ بعض علماء اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد سے صحیح وسالم لوٹنا چونکہ باعث سرور وفرحت تھا، پھر اس نے نذر بھی مانی ہوئی تھی۔ لہٰذا اس آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ لیکن چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی اس کی نذر پوری ہو جاتی تھی، لہٰذا زیادہ بجانے سے وہ کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے اجازت دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام نہیں اور بعد میں اسے شیطانی کام قرار دینے سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم بھی اسی صورت میں ہے کہ فتنے کا خوف نہ ہو ورنہ حرام ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْفَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

ہوئے۔ ❶ پھر میں بھی لوٹ آئی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۹۵۔

۳۴٦٤۔ حدثنا سلمة بن شبیب نا عبداللّٰه بن نافع الصائغ نا عاصم بن عمرو العمری عن عبداللّٰه بن دینار عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

باب ۱۷۹۵۔

۳۴۶۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی پھر ابوبکرؓ کی پھر عمرؓ کی۔ پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا اور اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرمین (مکہ اور مدینہ) کے لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین اور میرے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

باب ۱۷۹٦۔

۳۴٦۵۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سعد بن ابراهیم عن اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

باب ۱۷۹٦۔

۳۴۶۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں میں بھی محدثون ❷ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ ❸

---

❶ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شیطان آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر نہیں بھاگا اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال ہیں اور کوتوال ہی کو دیکھ کر لوگ زیادہ ڈرتے ہیں۔ پھر عمرؓ کو یہ فضیلت نبی کریم ﷺ کے توسط سے تو حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جو انتہائی فراست اور تخمینہ لگا کر بات کرے۔ یہ بات دولت اللہ ہی کی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے فرشتے بات کرتے ہیں۔ بعض روایات بھی اس معنی کی تائید کرتی ہیں۔ کیونکہ اس میں مکلمون کا لفظ آیا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صحیح بات جاری ہو۔ واللہ اعلم (مترجم) ❸ کچھ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مجتہدین امت کی تقلید کو ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مقلدین کے یہاں تقلید کا مقصد کسی امام کو مستقل بالذات مطاع سمجھنا نہیں بلکہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چنانچہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دین کی اصل دعوت تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت بھی اسی لئے کی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اقوال و افعال سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی ترجمانی فرمائی ہے۔ لیکن قرآن و سنت میں بعض احکامات ایسے ہیں جنہیں ہر معمولی تعلیم یافتہ شخص پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس بہت سے احکام ایسے بھی ہیں جو تفصیل، وضاحت اور بیان کے متقضی ہیں۔ نیز جو قرآن ہی کی کسی دوسری آیت یا آنحضرت ﷺ کی کسی حدیث سے متعارض معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس دوسری قسم سے احکام مستنبط کرنے میں بہت سی دشواری پیش آتی ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ صرف اپنی بصیرت اور سمجھ بوجھ پر اعتماد کر کے ایسے معاملات میں خود ہی کوئی فیصلہ کر کے اسی پر عمل کیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ بجائے خود فیصلہ کرنے کے یہ دیکھا جائے کہ ہمارے جلیل القدر اسلاف نے ان ارشادات سے کیا مفہوم اخذ کیا ہے۔ چنانچہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم..... کے مصداق ان بزرگوں کے فہم و بصیرت پر اعتماد کیا جائے۔ جنہیں علوم قرآن و سنت کا ماہر قرار دیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابن عیینہ کے بعض ساتھی سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ محدثون وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی کامل سمجھ عطا فرمائی ہے۔

باب ۱۷۹۷۔

۳۴۶۶۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا عبداللہ بن عبدالقدوس نا الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن عبداللہ بن سلمۃ عَنْ عَبِیْدَۃَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ

۳۴۶۶۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر ایک شخص داخل ہوگا وہ جنتی ہے۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے پھر فرمایا: ایک جنتی شخص آنے والا ہے اس مرتبہ عمرؓ آئے۔

یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے اور اس باب میں ابوموسیٰؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۶۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد الطیالسی عن شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّرْعٰی غَنَمًا لَہٗ اِذْجَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَشَاۃً فَجَآءَ صَاحِبُھَا فَانْتَزَعَھَا مِنْہُ فَقَالَ الذِّئْبُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَارَاعِیَ لَہٗ غَیْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِکَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ وَمَا ھُمَا فِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ

۳۴۶۷۔حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اس کی بکری پکڑ لی اس بکری کا مالک آیا اور اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا کہنے لگا: تم اس دن کیا کرو گے جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔ ❶

محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سعد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۶۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبۃ عن قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ

۳۴۶۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اگر انصاف اور حقیقت پسندی سے کام لیا جائے تو آخر الذکر دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت انتہائی خطرناک اور دوسری صورت انتہائی محتاط ہے۔ کیونکہ کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ہم اس قدر تہی دست ہیں کہ قرون اولیٰ کے علماء کے علم و فہم، ذکاوت و حافظہ، دین و دیانت تقویٰ و پرہیز گاری کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں۔ لہٰذا اگر اپنی فہم پر اعتماد کرنے کے بجائے اسلاف میں سے کسی کے فہم پر اعتماد کیا جائے تو کہا جائے گا کہ ہم نے فلاں عالم کی تقلید کی ہے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ تقلید کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ سے بذات خود واجب الاطاعت سمجھ کر اس کی اتباع کی جائے بلکہ اس سے صرف قرآن وسنت کی پیروی مقصود ہے اور قرآن وسنت کی مراد کو سمجھنے کے لئے بحیثیت شارح شرع ان کی بیان کی ہوئی تشریحات پر اعتماد کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت کے قطعی احکام میں کسی امام یا مجتہد کی تقلید ضروری نہیں کیونکہ اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی اطاعت کا اصل مقصد اس کے بغیر ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

❶ آنحضرت ﷺ کا ان دو حضرات کی عدم موجودگی میں یہ فرمانا ان کے ایمان کی تعریف میں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ

احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْعَمْرٍو وَّاَبُوْعَبْدِاللّٰهِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب ان کی دو کنیتیں ہیں، ابوعمرو اور ابوعبداللہ

۳۴۶۹۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ

۳۴۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (مکہ کے ایک پہاڑ) حراء پر تھے آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ چنانچہ اس ٹیلے پر حرکت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔

اس باب میں عثمانؓ، سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہیل بن سعدؓ، انسؓ اور بریدہ اسلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۹۸۔

۳۴۷۰۔ حدثنا ابوهشام الرفاعی نا يحيی بن اليمان عن شيخ من بنی زهرة عن الحارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ۱۷۹۸۔

۳۴۷۰۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرا رفیق عثمان ہے یعنی جنت میں۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے۔

باب ۱۷۹۹۔

۳۴۷۱۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن نا عبدالله بن جعفر الرقی نا عبيدالله بن عمرو عن زيد هو ابن ابی انيسة عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ

باب ۱۷۹۹۔

۳۴۷۱۔ حضرت ابوعبدالرحمن سلمیؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کہ وہ وقت یاد کرو جب پہاڑ حراء ہلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ رک جاؤ۔ تم پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں

حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ دُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ اَشْيَاءَ عَدَّهَا

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کون ہے جو اس تنگی اور مشقت کی حالت میں خرچ کرے (جو خرچ کرے گا اس کا صدقہ وخیرات) قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس لشکر کو تیار کرایا۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ کے لئے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ دومہ کے کنوئیں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کئے پانی نہیں پی سکتا تھا۔ اور میں نے اسے خرید کر امیر وغریب اور مسافر کے لئے وقف کر دیا تھا۔ کہنے لگے۔ اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سی باتیں گنوائیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمٰن اسے عثمانؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۷۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابوداوٗد نا السكن بن المغيرة ويكنى ابا محمد مولى لآل عثمان قال انا الوليد بن ابى هشام عَنْ فَرْقَدٍ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَاعَلٰى عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَاعَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ

۳۴۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے لئے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! سواونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہیں جو اللہ کی راہ کے لئے وقف ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ دوبارہ کھڑے ہوئے میں دوسواونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سواونٹ اپنے ذمے لے لئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمانؓ کچھ بھی کرے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمانؓ کے کسی عمل پر اس کی پکڑ نہیں ہوگی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۷۳۔ حدثنا محمد بن اسماعيل نا الحسن بن واقع الرملى نا ضمرة عن بن شوذب عن عبدالله بن القاسم عن كثير مولى عبدالرحمٰن بن سَمُرَةَ

۳۴۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی حدیث حسن بن واقع کہتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اس طرح

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

مذکور ہے کہ وہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور آپ ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنی گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تین مرتبہ یہی فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۴۷۴۔ حدثنا ابوزرعة نا الحسن بن بشر نا الحكم بن عبدالملك عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ

۳۴۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان بن عفانؓ آنحضرت ﷺ کے پیغامبر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عثمان، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا❶ اور آنحضرت ﷺ کا ہاتھ عثمانؓ کے لئے لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۷۵۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن و عباس بن محمد الدوری وغیر واحد المعنی واحد قالوا نا سعید بن عامر قال عبداللہ انا سعید بن عامر عن یحیی بن الحجاج المنقری عن ابی مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيْءَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْكَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ

۳۴۷۵۔ حضرت ثمامہ بن حزن قشیریؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے چھت پر چڑھے تو میں بھی موجود تھا فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے چنانچہ انہیں لایا گیا۔ گویا کہ وہ دو اونٹ یا دو گدھے تھے۔ حضرت عثمانؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں بئر رومہ کے علاوہ میٹھا پانی نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا۔ اس کے لئے جنت کی بشارت ہے چنانچہ میں نے

❶ یعنی آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کو گویا کہ عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرا کر بیعت کی۔ (مترجم)

وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِرُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَرُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِىْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِىَ الْيَوْمَ اَنْ اُصَلِّىَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِىْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْالِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّىْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا

اسے خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں کھاری پانی پی رہا ہوں۔ کہنے لگے اے اللہ! ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسجد نبوی ﷺ چھوٹی پڑ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فلاں لوگوں سے زمین خرید کر مسجد میں شامل کرے گا۔ اسے جنت کی بشارت ہے۔ میں نے اسے بھی خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ کہنے لگے ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے غزوہ تبوک کا پورا لشکر اپنے مال سے تیار کیا تھا۔ کہنے لگے ہاں معلوم ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر چڑھے۔ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے اس پر وہ پہاڑ (فخر کی وجہ سے) ہلنے لگا یہاں تک کہ اس کے چند پتھر بھی نیچے گر گئے۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی لات ماری اور فرمایا: ثبیر! رک جا تجھ پر نبی ﷺ، صدیقؓ اور دو شہید ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ اس پر فرمانے لگے۔ اللہ اکبر۔ ان لوگوں نے بھی گواہی دے دی۔ اور رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالوهاب الثقفي نا ايوب عن اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىِّ اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۷۶۔ حضرت ابو اشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ شام میں بہت سے خطباء کھڑے ہوئے جن میں صحابہ بھی تھے۔ آخر میں مرہ بن کعبؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے اگر نبی کریم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ پھر فتنوں کے متعلق بتایا اور کہا کہ یہ عنقریب ظاہر ہوں گے اتنے میں وہاں سے ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے ہوئے گزرا تو کہنے لگے۔ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا (اور اس شخص کی طرف

مَاقُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ

اشارہ کیا) میں ان کی طرف گیا تو دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان ہیں۔ پھر میں مرۃؓ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ یہ؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ عبداللہ بن حوالہؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۰۰۔

۳۴۷۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا حجين بن المثنى نا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن عبدالله ابن عامر عن النُّعمان بن بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاعُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

۳۴۷۷۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص ❶ پہنائیں۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۱۔

۳۴۷۸۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا العلاء بن عبدالجبار العطار نا الحارث بن عمير عن عبيدالله بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

۳۴۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ کو اسی ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ اور کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۹۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا شاذان الاسود بن عامر عن سنان بن هارون عن كليب بن وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ

۳۴۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمانؓ) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۲۔

---

❶ قمیص سے مراد خلافت ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۴۸۰۔ حدثنا صالح بن عبداللہ نا ابو عوانۃ عن عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَوْ تَحْتَهٗ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهٗ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۸۰۔ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے لئے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگ کہنے لگے: قریش ہیں۔ پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابن عمرؓ ہیں کہنے لگا۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر پوچھتا ہو کہ کیا عثمانؓ جنگ احد کے موقع پر میدان سے فرار ہوئے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہیں تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا: ہاں۔ کہنے لگا اللہ اکبر (پھر تم لوگ ان کی فضیلت کے قائل کیوں ہو؟) پھر ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: آؤ میں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دوں جہاں تک احد سے فرار کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ رہ گئی جنگ بدر تو حقیقت یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر ہے اور تمہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا جائے گا۔ اب آؤ بیعت رضوان کی طرف تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور مکہ میں ان سے زیادہ عزت رکھتا ہوتا تو آپ ﷺ عثمانؓ کے بجائے اسی کو بھیجتے۔ چونکہ بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی اس لئے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ پھر ابن عمرؓ نے فرمایا: اب یہ چیزیں سننے کے بعد تم جا سکتے ہو۔

باب ۱۸۰۳۔

۳۴۸۱۔ حدثنا الفضل بن ابی طالب البغدادی وغیر واحد قالوا نا عثمان بن زفر نا محمد بن زیاد عن محمد بن عجلان عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ

باب ۱۸۰۳۔

۳۴۸۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا: یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا لہٰذا

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ

اللہ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور محمد بن زیاد جو میمون بن مہران کے دوست ہیں ضعیف ہیں جب کہ ابو ہریرہؓ کے دوست محمد بن زیاد ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے۔ نیز ابو امامہؓ کے ساتھ محمد بن زیاد ہانی شامی بھی ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

باب ۱۸۰۴۔

۳۴۸۲۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابی عثمان النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ يَااَبَامُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَى الْبَابِ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ

۳۴۸۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلا اور ہم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے وہاں اپنی حاجت پوری کی اور مجھے حکم دیا کہ دروازے پر رہو تا کہ کوئی بغیر اجازت میرے پاس نہ آسکے ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے: ابو بکرؓ۔ میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ وہ اندر آگئے پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا تو بتایا کہ: عمر ہوں میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: ان کے لئے بھی کھول دو اور انہیں بھی جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آئے اور میں نے انہیں خوشخبری سنادی۔ پھر تیسرا شخص آیا: تو میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ عثمانؓ بھی اندر آنے کے اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: کھول دو اور انہیں بھی ایک بلوے میں شہید ہونے پر جنت کی بشارت دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے منقول ہے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۸۳۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابی ويحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابی خالد عَنْ قَيْسٍ نَبِيْ اَبُوْسَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

۳۴۸۳۔ حضرت ابو سہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب گھر میں موجود تھے تو مجھ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْتُرَابٍ وَّاَبُوالْحَسَنِ

٣٤٨٤۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن يزيد الرشك عن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَاقَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ

حضرت علی بن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب ان کی بھی دو کنیتیں ہیں۔ ابوتراب اور ابوحسن

۳۴۸۴۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا: چنانچہ وہ ایک چھوٹا لشکر لے کر گئے اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار صحابہ نے عہد کیا کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہونے پر بتادیں گے کہ علیؓ نے کیا کیا۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور اس کے بعد اپنے گھروں کی طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لشکر سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو ان چاروں میں سے ایک کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ دیکھئے علیؓ نے کیا کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی چہرہ پھیر لیا۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا۔ لیکن جب چوتھے نے اپنی بات پوری کی تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں تھے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ علیؓ سے تم کیا چاہتے ہو۔ علیؓ مجھ سے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا دوست ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔

٣٤٨٥۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت

۳۴۸۵۔ حضرت ابوسریحہؓ یا زید بن ارقمؓ کہتے ہیں (شعبہ کو شک ہے) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علیؓ بھی اس کا

اباالطفیل یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ اَوْزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَکَّ شُعْبَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

دوست ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ اسے میمون بن عبداللہ سے وہ زید بن ارقم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسیدؓ ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

۳۴۸۶۔ حدثنا ابن الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ابوعتاب سھل بن حماد نا المختار بن نافع نا ابوحیان التیمی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ زَوَّجَنِیَ ابْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِالْھِجْرَۃِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَہُ الْحَقُّ وَمَالَہٗ صَدِیْقٌ رَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ تَسْتَحْیِیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰھُمَّ اَدِرِالْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ

۳۴۸۶۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۴۸۷۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن شریک عن منصور عن ربعی بن حراش قَالَ نَاعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَۃِ فَقَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْحُدَیْبِیَۃِ خَرَجَ اِلَیْنَا نَاسٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْھِمْ سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِّنْ رُّءُ وْسَآءِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خَرَجَ اِلَیْکَ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَآءِ نَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَیْسَ لَھُمْ فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِّنْ اَمْوَالِنَا وَضِیَاعِنَا فَارْدُدْھُمْ اِلَیْنَا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُمْ فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ سَنُفَقِّھُھُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَتَنْتَھُنَّ اَوْلَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ مَّنْ

۳۴۸۷۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا: کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرک ہماری طرف آئے۔ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی مشرک سردار تھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ ﷺ کے پاس چلے گئے ہیں۔ جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائدادوں سے فرار ہوئے ہیں لہٰذا آپ ﷺ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل قریش تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگ مسلط کریں گے جو تمہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزمالیا ہے۔ ابوبکرؓ وعمرؓ اور

❶ شیعہ حضرات کا حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر اس حدیث سے استدلال قطعاً درست نہیں کیونکہ مولیٰ کے کئی معنی ہیں، کبھی رب، کبھی مالک، کبھی معتق، کبھی دوست اور اس کے علاوہ بھی کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے ایک معنی کے ساتھ مخصوص کر دینا باطل اور خلاف عقل ہے۔ پھر اگر فرض کرلیا جائے کہ مولیٰ سے مراد خلیفہ ہی ہے تب بھی اس سے ان کی خلافت تو ثابت ہوتی ہے، لیکن خلافت بلافصل نہیں۔ اور خلافت کے ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اگر اس کا اشتقاق ولایت سے کیا جائے۔ جس کے معنی امارت کے ہیں۔ لیکن اگر اس کا اشتقاق ولایت سے کیا جائے جس کے معنی نصرت، عشق اور دوستی کے آتے ہیں تو اس صورت میں اس سے امارت یا خلافت مراد لی نہیں جاسکتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

يُضرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِامْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيْمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: وہ جوتی ٹانکنے والا۔ آپ ﷺ نے علیؓ کو اپنی جوتی گانٹھنے کے لئے دی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علیؓ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا وہ اپنی جگہ جہنم میں تلاش کرلے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے صرف ربعی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۸۔ حدثنا قتيبة نا جعفر بن سليمان عن ابى هارون الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ہم انصار لوگ منافقین کو ان کے حضرت علیؓ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابوہارون عبدی کے متعلق شعبہ کلام کرتے ہیں پھر یہ حدیث اعمش سے بھی ابوصالح کے حوالے سے ابوسعیدؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۹۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلى نا محمد بن فضيل عن عبدالله بن عبدالرحمٰن ابى نصر عن المساور الحميدى عن اُمِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَايُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۹۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ منافقین علیؓ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مؤمن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۶۔

۳۴۹۰۔ حدثنا اسمٰعيل بن موسٰى الفزارى ابن بنت السدى نا شريك عن ابى ربيعه عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَّاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَاَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ

باب ۱۸۰۶۔

۳۴۹۰۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ہمیں بتایئے کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؓ بھی انہی میں سے ہیں۔ اور ابوذر، مقداد اور سلمان۔

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۰۷۔

۳۴۹۱۔ حدثنا اسمعیل بن موسٰی الفزاری عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ

۳۴۹۱۔ حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؓ مجھ سے اور میں اس سے ہوں (عہد وتقض میں) میرے علاوہ علیؓ ہی میری نیابت کر سکتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۹۲۔ حدثنا یوسف بن موسٰی القطان البغدادی نا علی بن قادم نا علی بن صالح بن حی عن حکیم بن جبیر عن جمیع ابن عُمَیْرِ التَّیْمِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۴۹۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے انصار ومہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو علیؓ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ میں بھائی چارہ کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۰۹۔

۳۴۹۳۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا عبیداللّٰه بن موسٰی عن عیسٰی بن عمر عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیْ هٰذَا الطَّیْرَ فَجَاءَ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَهٗ

۳۴۹۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھا سکے۔ چنانچہ علیؓ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ لیکن یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا اور حسین بن علیؓ کو دیکھا ہے۔

۳۴۹۴۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شمیل اَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدَ الْجَمَلِیِّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۱۰۔

۳۴۹۵۔حدثنا اسمعيل بن موسى نا محمد بن عمر الرومي نا شريك عن سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُالْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

باب ۱۸۱۰۔

۳۴۹۵۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔

یہ حدیث غریب اور منکر ہے۔ بعض اسے شریک سے روایت کرتے ہوئے صنابحی کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم اسے شریک کے ثقات کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۹۶۔ حدثنا قتيبة ناحاتم بن اسماعيل عن بكير بن مسمار عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَاتُرَابٍ قَالَ اَمَا مَاذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِالنَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَّخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَاتَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَانُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْالِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ

۳۴۹۶۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ فرمایا: جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔ اور ان تینوں میں سے ایک کا میرے لئے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ علیؓ کہنے لگے یارسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں۔ (یعنی کیا میں اس جہاد میں شریک ہونے کا بھی اہل نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ نے ہارونؑ کو مقرر کیا تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ (وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت ختم ہو چکی ہے۔ دوسری چیز یہ کہ جنگ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آج میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم سب چاہتے تھے کہ آج جھنڈا اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا وہ حاضر ہوئے تو ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابنآئنا وابنآئكم"... الآية (آیت مباهله) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے

فاطمہؓ علیؓ حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۱۱۔

۳۴۹۷۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابی زیاد نا الاحوص بن جواب عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن البراء قال بعث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم جیشین وأمّر علی احدهما علیّ بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلیٌّ قال فافتتح علیٌّ حصنًا فاخذ منه جاریةً فکتب معی خالدٌ کتابًا الی النبیّ صلی اللّٰه علیه وسلم یشی به قال فقدمت علی النبیّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقرأ الکتاب فتغیّر لونه ثم قال ماتری فی رجلٍ یحب اللّٰه ورسوله ویحبه اللّٰه ورسوله قال قلت اعوذ باللّٰه من غضب اللّٰه ومن غضب رسوله فانّما انا رسولٌ فسکت

۳۴۹۷۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کئے۔ ایک کا امیر حضرت علیؓ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوئی تو پورے لشکر کے امیر علیؓ ہوں گے۔ چنانچہ علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالد نے میرے ہاتھ ایک خط خدمت اقدس ﷺ میں روانہ کیا جس میں حضرت علیؓ کی شکایت کی۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں میں نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۲۔

۳۴۹۸۔ حدثنا علی بن المنکدر الکوفی نا محمد بن فضیل عن الاجلح عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللّٰه قال دعا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علیًّا یوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمّه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ماانتجیته ولکنّ اللّٰه انتجاه

۳۴۹۸۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن فضیل کے علاوہ کئی راوی اجلح سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں۔ کچھ کہوں۔

باب ۱۸۱۳۔

۳۴۹۹۔ حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصة عن عطیة عن ابی سعید قال

۳۴۹۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علی میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَاعَلِيُّ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَامَعْنَى الْحَدِيْثِ قَالَ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ

میں رہے۔علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو فرمایا: اس سے مراد مسجد سے گزرنا ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔امام بخاری اسے غریب کہتے ہیں۔

باب ۱۸۱٤۔

باب ۱۸۱۴۔

۳۵۰۰۔ حدثنا اسمعیل بن موسٰی نا علی بن عابس عن مسلم الْمُلَائِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ

۳۵۰۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی اور علیؓ نے منگل کو نماز پڑھی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ مسلم اسے حبہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۰۱۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا ابونعیم عن عبدالسلام بن حرب عن یحیی بن سعید عن سعید بن الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

۳۵۰۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تم میرے لئے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ کے لئے ہارونؑ تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعد سے کئی روایتوں سے رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے۔

۳۵۰۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری عن شریک عن عبداللہ بن محمد بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ

۳۵۰۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میرے لئے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارونؑ کی موسیٰ کے نزدیک تھی۔فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اس باب میں سعدؓ، زید بن ارقمؓ ابوہریرہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔

---

❶ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں حضرات کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے لہٰذا وہ وہیں سے گزر سکتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس مسجد کی قید لگائی ہے۔نہ کہ مطلقاً ہر مسجد کے متعلق فرمایا۔(مترجم)

۳۵۰۳۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا ابراهیم بن المختار عن شعبه عن ابی بلج عن عمرو بن مَیْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ

۳۵۰۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے شعبہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۰۴۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا علی بن جعفر بن محمد قال اخبرنی اخی موسی بن جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ حَسَنٍ وَّحُسَیْنٍ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۳۵۰۴۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حسنؓ اور حسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں اور ان کے والدین سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۵۔

باب ۱۸۱۵۔

۳۵۰۵۔ حدثنا محمد بن حمید نا ابراهیم بن المختار عن شعبة عن ابی بلج عن عمرو بن مَیْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی عَلِیٌّ

۳۵۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے شعبہ کی ابو بلج سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن سلیم ہے بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سے پہلے اسلام لانے والے ابوبکرؓ ہیں اور حضرت علیؓ آٹھ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے نیز عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ ایمان لائیں۔

۳۵۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنّٰی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی حمزة عن رجل من الْاَنْصَارِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِیٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِیْمَ النَّخَعِیِّ فَاَنْکَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَکْرِ نِالصِّدِّیْقُ

۳۵۰۶۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے علیؓ ایمان لائے۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا نہیں سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

باب ۱۸۱۶۔

باب ۱۸۱۶۔

۳۵۰۷۔ حدثنا عیسی بن عثمان بن اخی یحیی ابن عیسی الرملی عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَقَدْ عَہِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ اِنَّہٗ لَایُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْنَ دَعَالَہُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۵۰۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جو نبی امی تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مؤمن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں اس قرن میں سے ہوں جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۰۸۔ حدثنا محمد بن بشار ویعقوب بن ابراہیم وغیر واحد قالوا نا ابوعاصم عن ابی الجراح قال نی جابر بن صبیح قال حدثتنی ام شراحیل قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْہِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَاتُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا

۳۵۰۸۔ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں علیؓ بھی تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؓ کو نہ دیکھ لوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ابو محمد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۰۹۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن یحیی بن عباد بن عبداللّٰہ بن الزبیر عن ابیہ عن جدہ عُبْدِاللّٰہِ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَیْنِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَہٗ طَلْحَۃَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ

۳۵۰۹۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں آنحضرت ﷺ کے جسم پر دو زرہیں تھیں۔ آپ ﷺ ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے چنانچہ طلحہ کو بٹھایا اور (ان پر پاؤں رکھ کر) چڑھ گئے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۱۰۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا ابوعبدالرحمٰن

۳۵۱۰۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں میرے کانوں نے

بن منصور العنزی عن عقبة بن علقمة الیشکری قال سمعت علیّ بن ابی طالب یقول سمعت اُذُنی من فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو یقول طلحة والزبیر جاراي في الجنة

آنحضرت ﷺ کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۱۱۔ حدثنا قتیبة نا صالح بن موسٰی عن الصلت بن دینار عن ابی نضرة قال قال جابر بن عبداللّٰہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی شھید یمشی علی وجه الارض فلینظر الی طلحة

۳۵۱۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق بعض اہل علم کلام کرتے ہیں بعض محدثین صالح بن موسیٰ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

۳۵۱۲۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن یحیی بن طلحة عن عمه موسی بن طلحة قال دخلت علی معاویة قال الا ابشرك سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول طلحة ممن قضی نحبه

۳۵۱۲۔ حضرت موسیٰ بن طلحہؒ فرماتے ہیں کہ میں معاویہؓ کے پاس گیا تو کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے معاویہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۷۔

۳۵۱۳۔ حدثنا محمد بن العلاء نا یونس بن بکیرنا طلحة بن یحیی عن موسٰی وعیسٰی بن طلحة عن ابیھما طلحة ان اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالوا لاعرابی جاھل سله عمن قضی نحبه من ھو وكانوا لايجترءون علی مسئلته یوقرونه ویھابونه فسأله الاعرابی فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم انی اطلعت من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما رانی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال این

باب ۱۸۱۷۔

۳۵۱۳۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک جاہل اعرابی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ وہ کون ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں؟ صحابہ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کی توقیر کرتے اور ڈرتے تھے۔ چنانچہ اس اعرابی نے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ پوچھا اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ اتنے میں میں بھی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد کے دروازے میں پہنچا اور آنحضرت ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا: میں ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے

السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ

ہے جنہوں نے اپنا کام مکمل کرلیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ کئی کبار محدثین اسے ابوکریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی یہ حدیث ابوکریب ہی سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے کتاب الفوائد میں بیان کیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

زبیر بن عوامؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۱۴۔ حدثنا هنادنا عبدة عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْهِ یَوْمَ قُرَیْظَةَ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ

۳۵۱۴۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو قریظہ سے لڑائی میں میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۱۸۔

باب ۱۸۱۸۔

۳۵۱۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا معاویة بن عمرو نازائدة عن عاصم عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

۳۵۱۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں میرا حواری زبیر بن عوامؓ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔

باب ۱۸۱۹۔

باب ۱۸۱۹۔

۳۵۱۶۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود الحفری وابونعیم عن سفیان عن محمد بن الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ وَزَادَ اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْهِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا

۳۵۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں۔ میرا مددگار زبیرؓ ہے۔ ابونعیم اس حدیث میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بات جنگ خندق کے موقع پر فرمائی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے پاس کفار کے متعلق خبر لے کر آئے کہ وہ بھاگ گئے ہیں یا نہیں؟ زبیرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا اور زبیرؓ نے تینوں مرتبہ یہی کہا کہ: میں لاتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۰۔

۱۸۲۰۔

۳۵۱۷۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن صخر بن

۳۵۱۷۔ حضرت ہشام بن عروہؓ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر

جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلَى ابْنِهٖ عَبْدِاللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَامِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذٰلِكَ اِلٰى فَرْجِهٖ

زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ میری شرم گاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بن عبدعوف زہری کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۱۸۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن عبدالرحمٰن بن حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

۳۵۱۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ جنتی ہیں۔ عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زیدؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ سب کے سب جنت میں ہیں۔ ابومصعب، عبدالعزیز بن محمد سے وہ عبدالرحمٰن بن حمید سے وہ اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ نیز یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حمید بھی اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۱۹۔ حدثنا ابومصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد عن عبدالرحمٰن بن حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَااَبَاالْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُوالْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۳۵۱۹۔ حضرت سعید بن زیدؓ نے چند لوگوں کو یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمٰنؓ، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ انہوں نے ان نو اشخاص کا ذکر کیا۔ دسویں کا ذکر نہیں کیا۔ لوگ کہنے لگے اے ابواعور ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق بھی بتائیے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے۔ (لہٰذا سنو!) کہ ابواعور بھی جنتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۱۔

۳۵۲۰۔ حدثنا قتیبة نا بکر بن مضر عن صخر بن عبداللّٰه عن ابی سلمة عن عائشة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقول ان امرکن مما یهمنی بعدی ولن یصبر علیکن الا الصابرون قال ثم تقول عائشة فسقی اللّٰه اباك من سلسبیل الجنة ترید عبدالرحمٰن بن عوف وقد کان وصل ازواج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بمال بیعت باربعین الفا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۲۱۔

۳۵۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہراتؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں کی فکر رہتی ہے کہ تمہارا کیا ہوگا۔ تمہارے حقوق ادا کرنے پر صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر عائشہؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے باپ یعنی عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ازواج مطہرات کو ایسا مال (بطور ہدیہ) دیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔

۳۵۲۱۔ حدثنا اسحق بن ابراهیم بن حبیب بن الشهید البصری واحمد بن عثمان قالا نا قریش بن انس عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة ان عبدالرحمٰن بن عوف اوصی بحدیقة لامهات المؤمنین بیعت باربع مائة الف

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۲۱۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ازواج مطہرات کے لئے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔ ❶

مَنَاقِبُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِکُ بْنُ وُهَیْبٍ

ابواسحاق سعد بن ابی وقاصؓ کے عمدہ خصائل۔ ان کا نام مالک بن وہیب ہے

۳۵۲۲۔ حدثنا رجاء بن محمد العذری نا جعفر بن عون عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس عن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك

۳۵۲۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے اس کی دعا قبول فرما۔

یہ حدیث اسماعیل سے بھی منقول ہے وہ قیس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جب سعدؓ تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما۔

باب ۱۸۲۲۔

۳۵۲۳۔ حدثنا ابو کریب وابو سعید الاشج قالا نا

باب ۱۸۲۲۔

۳۵۲۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعدؓ تشریف لائے تو

❶ گزشتہ حدیث میں چالیس ہزار کا اور اس میں چار لاکھ کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ چالیس ہزار دینار اور چار لاکھ درہم مراد ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

ابو اسامة عن مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرَأٌ خَالَهُ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں اگر کسی کا ان جیسا ماموں ہو تو مجھے دکھائے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ سعد قبیلہ بنوزہرہ کے تھے اور آنحضرت ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اسی لئے آپ ﷺ نے انہیں اپنا ماموں کہا۔

باب ۱۸۲۳۔

۳۵۲۴۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفیان بن عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ اِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ

۳۵۲۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کو ایک ساتھ کسی پر فدا نہیں کیا۔ لیکن غزوہ احد میں سعد سے فرمایا کہ اے طاقتور پہلوان تیر چلاؤ۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ کئی حضرات یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ اسے لیث بن سعد سے وہ عبدالعزیز بن محمد سے وہ یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے میرے لئے اپنے والدین کو غزوہ احد کے موقع پر جمع کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بن شداد بن ہاد سے بھی منقول ہے وہ علیؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم سے محمود بن غیلان نے وکیع کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ سفیان سے وہ سعد بن ابراہیم سے وہ عبداللہ بن شداد سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو غزوہ احد میں سعد سے فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد تیر مار۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ ان کے علاوہ میں نے نبی ﷺ کو کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۲۵۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید عن عبداللّٰه بن عامر بن رَبِيْعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

۳۵۲۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کسی جنگ سے واپس آئے تو رات کو آنکھ نہ لگی۔ کہنے لگے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ کہتی ہیں کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے تھے کہ کسی کے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاص۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا: مجھے خوف لاحق ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے لہٰذا میں حفاظت کرنے کے لئے چلا آیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور پھر سو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْاَعْوَرِ وَاسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۵۲۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم انا حصين عن هلال بن يساف عن عبدالله بن ظالم المازني عن سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِی الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُّ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَالِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ فَقَالَ اُثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا

ابواعور کے عمدہ خصائل ومناقب، ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے

۳۵۲۶۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نو شخصوں کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی گواہی دوں تو بھی گناہ گار نہیں ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ حراء پر تھے کہ آپ ﷺ نے حراء کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ سب کون کون تھے؟ فرمایا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ پوچھا گیا کہ دسواں کون ہے؟ فرمایا: میں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے سعید بن زیدؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ احمد بن منیع نے اسے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۵۲۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابی اسحاق عن صلة ابْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّیْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْاِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً

ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۲۷۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے ایک امین کو بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ چنانچہ لوگ اس منصب پر فائز ہونے کی تمنا کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ابوعبیدہؓ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد کے حوالے سے شعبہ سے اور انہوں نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے کہ حذیفہ نے فرمایا: صلہ بن زفر سونے جیسے ہیں۔ (یعنی بہت اچھے ہیں۔)

۳۵۲۸۔ حدثنا احمد الدورقی نا اسماعیل بن ابراهیم عن الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْعُبَيْدَةَؓ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ

۳۵۲۸۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے صحابہ میں سے سب سے زیادہ کس سے پیار تھا؟ فرمایا: ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۳۵۲۹۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

۳۵۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کتنے بہترین آدمی ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۳۰۔ حدثنا قتیبة نا ابوعوانة عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالله بن الحارث قَالَ ثَنِيْ عَبْدُالْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَااَغْضَبَكَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ اِلْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ

۳۵۳۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ عباسؓ آنحضرت ﷺ کے پاس غضبناک حالت میں آئے میں بھی وہیں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا بات ہے؟) کیوں غصے میں ہیں؟ فرمایا: یارسول اللہ! قریش کو ہم سے کیا دشمنی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خوش ہوکر ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ کو بھی غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے محبوب نہ رکھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲٤۔

۳۵۳۱۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقی نا شبابة نا ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال العباس عم رسول الله صلی الله عليه وسلم وان عم الرجل صنو ابيه او من صنو ابيه

باب ۱۸۲۴۔

۳۵۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس اللہ کے رسول کے چچا ہیں۔ اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوزناد کے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۲۵۔

۳۵۳۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقی نا وهب بن جرير نا ابی قال سمعت الاعمش يحدث عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علیؓ ان النبی صلی الله عليه وسلم قال لعمر فی العباس ان عم الرجل صنو ابيه وكان عمر كلمه فی صدقته

باب ۱۸۲۵۔

۳۵۳۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ عمرؓ نے ان سے صدقے کے متعلق کوئی بات کی تھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۳۳۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهری نا عبدالوهاب بن عطاء عن ثور بن يزيد عن مكحول عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم للعباس اذا كان غداة الاثنين فأتنی انت وولدك حتی ادعو لهم بدعوة ينفعك الله بها وولدك فغدا وغدونا معه فألبسنا كساء ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لاتغادر ذنبا اللهم احفظه فی ولده

۳۵۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عباسؓ سے فرمایا: کہ پیر کے دن صبح آپ اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئیں۔ تاکہ میں آپ لوگوں کے لئے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو نفع پہنچائے چنانچہ ہم ان کے ساتھ گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں ایک چادر اوڑھا دی اور پھر دعا کی کہ یا اللہ عباس اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی (ایسی مغفرت کر) کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ انہیں اپنے بیٹوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مناقب جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه

جعفر بن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۳٤۔ حدثنا علی بن حجر نا عبدالله بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم رأيت جعفرا يطير فی الجنة مع الملائكة

۳۵۳۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے۔ عبداللہ بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۲۶۔

۳۵۳۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالوهاب الثقفي نا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابي هريرة قال ما احتذى النعال ولا انتعل ولا ركب المطايا ولا ركب الكور بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من جعفر

۳۵۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص نے یہ کام جعفر سے بہتر نہیں کئے۔ جوتی پہننا، سواری پر سوار ہونا اور اونٹ کی کاٹھی پر چڑھنا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۳۶۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا عبيدالله بن موسى نا اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لجعفر بن ابي طالب اشبهت خلقي وخلقي وفي الحديث قصة

۳۵۳۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر بن ابی طالبؓ سے فرمایا: تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳۷۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا اسماعيل بن ابراهيم ابويحيى التيمي نا ابراهيم ابواسحق المخزومي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال ان كنت لاسأل الرجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن الآيات من القرآن انا اعلم بها منه ما اسأله الا ليطعمني شيئا فكنت اذا سألت جعفر بن ابي طالب لم يجبني حتى يذهب بي الى منزله فيقول لامرأته يا اسماء اطعمينا فاذا اطعمتنا اجابني وكان جعفر يحب المساكين ويجلس اليهم ويحدثهم ويحدثونه فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكنيه بابي المساكين

۳۵۳۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ صحابہؓ سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اگرچہ میں خود اس سے زیادہ بھی جانتا ہوتا۔ صرف اس لئے کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے۔ چنانچہ اگر میں جعفر سے کوئی چیز پوچھتا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جا کر ہی جواب دیتے۔ اور اپنی بیوی سے کہتے اسماء ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھلا دیتیں تو جواب دیتے وہ مساکین سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھتے، وان سے اور وہ ان سے باتیں کرتے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ انہیں ابوالمساکین کہا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابواسحاق کا نام ابراہیم بن فضل مدنی ہے۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّالْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالبؓ اور حسین بن علی ابن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۳۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداوٗد الحفری عن سفیٰن عن یزید بن ابی زیاد عن ابن اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۵۳۸۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سفیان بھی جریر اور ابن فضیل سے اور وہ یزید سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں۔

۳۵۳۹۔ حدثنا سفیان بن وکیع وعبد بن حمید قالا ناخالد بن مخلد نا موسٰی بن یعقوب الزمعی عن عبداللّٰه بن ابی بکر بن زید بن المهاجر قال اخبرنی مسلم بن ابی سهل النبال قال اخبرنی الحسین بن اسامة بن زید قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَّااَدْرِیْ مَاهُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَاهٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِ فَکَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَّحُسَیْنٌ عَلٰی وَرِکَیْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا

۳۵۳۹۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام سے آنحضرت ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ اپنے اوپر کچھ لپیٹے ہوئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے کھولا تو آپؐ کے کولہے پر حسنؓ اور حسینؓ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۴۰۔ حدثنا عقبة بن مکرم البصری العمی نا وهب بن جریر بن حازم نا ابی عن محمد بن اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ یُصِیْبُ

۳۵۴۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں کہ ایک عراقی نے ابن عمرؓ سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے۔ اور انہی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند کو قتل کیا ہے ● میں نے

● اس سے مراد حضرت امام حسینؓ ہیں۔ (مترجم)

الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنْيَا

آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے شعبہ اسے محمد بن ابی یعقوب سے نقل کرتے ہیں اور ابوہریرہؓ بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی نعم وہی عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

۳۵۴۱۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر نا رزین قَالَ حَدَّثَتْنِيْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَايُبْكِيْكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

۳۵۴۱۔ حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی پر خاک تھی میں نے پوچھا تو فرمایا: میں ابھی حسینؓ کا قتل دیکھ کر آیا ہوں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۴۲۔ ابو سعید الاشج نا عقبة بن خالد ثنی یوسف بن ابراهیم انّه سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ

۳۵۴۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ سے۔ نیز آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سونگھتے اور کلیجے سے لگا لیتے۔

یہ حدیث انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۸۲۷۔

۳۵۴۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن عبداللّٰه الانصاری نا الاشعث هوابن عبدالملك عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ

۳۵۴۳۔ حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سے مراد حسنؓ ہیں۔

باب ۱۸۲۸۔

۳۵۴۴۔ حدثنا الحسین بن حریث نا علی بن

۳۵۴۴۔ حضرت ابو بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ

الحسین بن واقد ثنی ابی ثنی عبداللہ بن بریدۃ قال سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَھُمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ نَظَرْتُ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُھُمَا

دے رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آ گئے۔ دونوں نے سرخ قمیص پہنی ہوئی تھیں۔ چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گر جاتے تھے۔ آپ ﷺ منبر پر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ ہیں۔ لہٰذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر گر کر چل رہے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۴۵۔ حدثنا الحسن بن عرفۃ نا اسماعیل بن عیاش عن عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن رَاشِدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

۳۵۴۵۔ حضرت یعلی بن مرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حسینؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اللہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جو حسینؓ سے محبت کرتا ہے۔ حسینؓ بھی نواسوں میں سے ایک نواسا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۴۶۔ حدثنا محمد بن یحیی نا عبدالرزاق عن معمر عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنْھُمْ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

۳۵۴۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں حسینؓ سے زیادہ کوئی آنحضرت ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

۳۵۴۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا اسمعیل بن اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ

۳۵۴۷۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہ تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیق، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۵۴۸۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شمیل نا ھشام بن حسان عن حفصۃ بنت سِیْرِیْنَ قَالَتْ ثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَقُوْلُ بِقَضِیْبٍ فِیْ

۳۵۴۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا۔ جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا۔ وہ اپنی چھڑی ان کی ناک میں پھیرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ میں نے اس طرح کا حسین نہیں دیکھا تو اس کا کیوں تذکرہ کیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ میں

اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا: یہ آنحضرت ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۴۹۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا عبیداللّٰہ بن موسٰی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ھانیٔ بن ھانیٔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

۳۵۴۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حسنؓ سینے سے سر تک آنحضرت ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسینؓ سینے سے نیچے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۵۰۔ حدثنا واصل بن عبدالاعلی نا ابومعاویۃ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَأْسِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَصْحَابِهٖ نُضِّدَتْ فِى الْمَسْجِدِ فِى الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِىْ مَنْخَرَىْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا

۳۵۵۰۔ حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لاکر رحبہ کی مسجد میں ڈال دیے گئے تو میں بھی وہاں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا جو آیا اور سروں میں سے ہوتا ہوا عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہوگیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۹۔

۳۵۵۱۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن واسحاق بن منصور قالا نا محمد بن یوسف عن اسرائیل عن میسرۃ بن حبیب عن المنھال بن عمرو عن زر بن حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِىْ اُمِّىْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِىْ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِىْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّىْ فَقُلْتُ لَهَادَ عِيْنِىْ اٰتِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّىْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ

باب ۱۸۲۹۔

۳۵۵۱۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کتنے دن بعد حاضر ہوتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنے دنوں سے میرا آنا جانا چھوٹا ہوا ہے اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں میں نے کہا: اچھا اب جانے دیجئے میں آج ہی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور پھر آنحضرت ﷺ سے اپنی اور آپ کی مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہوں گا۔ میں گیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپ ﷺ

وَاَسْأَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

عشاء تک نماز میں مشغول رہے اور پھر عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ حذیفہ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر فرمایا: یہ ایک ایسا فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ آج اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے کے لئے آنے کی اجازت چاہی کہ فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی اور حسنؓ وحسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

٣٥٥٢۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو اسامة عن فضیل بن مرزوق عن عدی بن ثابت عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

۳۵۵۲۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حسنؓ وحسینؓ کو دیکھا تو دعا کی کہ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٥٥٣۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

۳۵۵۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حسن بن علیؓ کو کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے لڑکے تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی تو بہترین ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور زمعہ بن صالح کو بعض علماء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

٣٥٥٤۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدی بن ثابت قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

۳۵۵۴۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حسن بن علیؓ کو کندھے پر بیٹھائے ہوئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے عمدہ خصائل

۳۵۵۵۔ حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الكوفي نا زيد بن الحسن بن جعفر بن محمد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَةِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَنْ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ

۳۵۵۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حج کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک قرآن کریم اور دوسرے میرے اہل بیت۔

اس باب میں ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

۳۵۵۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن سليمان الاصبهاني عن يحيى بن عبيد عن عطاء عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَجَلَّلَهُمْ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ

۳۵۵۶۔ رسول اللہ ﷺ کے پروردہ عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت "انما یرید اللّٰہ لیذھب"... الآیۃ (یعنی اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی کو دور کر دے) ام سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔ علیؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب پر چادر ڈالنے کے بعد عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ اس پر ام سلمہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں بھی انہی میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔

اس باب میں ام سلمہؓ، معقل بن یسارؓ، ابوحمراءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۵۷۔ حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن عطية عن ابي سعيد الاعمش عن حبيب بن اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا

۳۵۵۷۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت۔ یہ دونوں حوض (کوثر)

اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَ عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهِمَا

پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔لہٰذا دیکھیں کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۵۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن کثیر النواء عن ابی ادریس عن المسیب بن نجبة قال قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَآءَ رُفَقَآءَ اَوْقَالَ رُقَبَآءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَیْفَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

۳۵۵۸۔حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجباء یا فرمایا: نقباء عطا فرمائے ہیں جو اس کے رفقاء ہوتے ہیں لیکن مجھے چودہ عطا کئے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، مصعبؓ، ابن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

۳۵۵۹۔ حدثنا ابوداؤد سلیمٰن بن الاشعث نا یحیی بن معین نا ھشام بن یوسف عن عبداللّٰہ بن سلیمان النوفلی عن محمد بن علی بن عبداللّٰہ بن عباس عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا یَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ

۳۵۵۹۔حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور اسی طرح میرے اہل بیت سے میری وجہ سے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۶۰۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا حمید بن عبدالرحمٰن عن داؤد العطار عن معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَیَآءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

۳۵۶۰۔حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں، اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ، سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفانؓ، حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب

وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

سے زیادہ قرأت جاننے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوقلابہ بھی انسؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد الثقفي نا خالد الحذاء عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى

۳۵۶۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں انہوں نے پوچھا کیا میرا نام لے کر؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی بن کعبؓ بھی یہی حدیث آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا شعبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

۳۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی (ﷺ) میں انصار میں سے چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا۔ ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ابوزید کون ہیں؟ فرمایا: میرے ایک چچا ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۶۳۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ

۳۵۶۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کتنے بہترین انسان ہیں اسی طرح عمرؓ، ابوعبیدہؓ، اسید بن حضیرؓ، ثابت بن قیسؓ، معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمرو بن جموحؓ بھی کیا خوب لوگ ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۶۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفين عن ابي اسحاق عن صلة بن زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ

۳۵۶۴۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

بُنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَاعُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُوإِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً

ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو فی الحقیقت امین ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ اس خدمت کے انجام دینے کی تمنا کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوعبیدہؓ کو بھیجا۔ ابواسحاق (راوی حدیث) جب یہ حدیث صلہ سے بیان کرتے تو فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمر وابن انسؓ سے بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ ہے۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سلمان فارسیؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۶۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن الحسن بن صالح عن ابی ربیعۃ الایادی عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ

۳۵۶۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عمار بن یاسرؓ کے عمدہ خصائل ومناقب ان کی کنیت ابوالیقظان ہے

۳۵۶۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

۳۵۶۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو فرمایا: اسے آنے دو۔ مرحبا اے پاک ذات اور پاک خصلت والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۶۷۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا عبیداللہ بن موسٰی عن عبدالعزیز بن سیاہ عن حبیب بن ابی ثابت عن عطاء بن يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا

۳۵۶۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کو جن دو کاموں میں بھی اختیار دیا گیا انہوں نے ان میں سے بہتر ہی کو اختیار کیا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند سے صرف عبدالعزیز سیاہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ کوفی شیخ ہیں۔ محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے۔ یہ بھی ثقہ ہیں ان سے یحیٰی بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۳۵۶۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع ناسفیان عن عبدالملک بن عمیر عن مولی الربعی عن ربعی بن حراش عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَاقَدْرُ بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَکُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْا

۳۵۶۸۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تم لوگوں میں ہوں لہٰذا میرے بعد آنے والے ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا، عمارؓ کی راہ پر چلنا اور ابن مسعودؓ کی بات کی تصدیق کرنا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد! سے سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ہلال سے (ربعی کے مولیٰ) سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۹۔ حدثنا ابومصعب المدینی ناعبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ یَاعَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ

۳۵۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار تمہیں بشارت ہو کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے۔

اس باب میں ام سلمہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو یسرؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبُوْذَرِ ٍالْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوذر غفاریؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۷۰۔ حدثنا محمود بن غیلان ابن نمیر عن الاعمش عن عثمان بن عمیر هو ابوالیقظان عن ابی حرب بن اَبِی الْاَسْوَدِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَااَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ

۳۵۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان نے کسی ابوذر سے زیادہ سچے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔

اس باب میں ابوذرؓ اور ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۷۱۔ حدثنا العباس العنبری نا النضر بن محمد ناعکرمة بن عمار ثنی ابوزمیل عن مالك بن مرثد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَااَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسٰی

۳۵۷۱۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: آسمان نے کسی ابوذر سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے زیادہ سچے اور وفا شعار شخص کو زمین نے اٹھایا۔ وہ عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح پوچھا گویا کہ رشک کر رہے ہوں کہ کیا

بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَارَسُولَ اللهِ أَفَنُعَرِّفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوهُ

ہم انہیں بتادیں؟ فرمایا ہاں بتادو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے بعض اسے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ابوذر زمین پر عیسیٰ بن مریم کی طرح زہد کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

٣٥٧٢ ـ حدثنا علي بن سعيد الكندي نا ابو محياة يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَ قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانُكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ"

عبداللہ بن سلامؓ کے عمدہ خصائل اور مناقب

۳۵۷۲۔ حضرت عبدالملک بن عمیر، حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبداللہ بن سلام ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ کی مدد کے لئے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم باہر رہ کر لوگوں کو مجھ سے دور رکھو تو یہ میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ وہ باہر آئے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ وشهد شاهد من بني اسرائیل ...الآیۃ۔ اور "قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم" الآیۃ میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (جان لو کہ) اللہ کی تلوار میان میں ہے۔ اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ رہتے تھے۔ لہٰذا تم لوگ اس شخص کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تمہارے ہمسائے فرشتے تم سے دور ہو جائیں گے اور تم پر اللہ کی تلوار میان سے نکل آئے گی جو پھر قیامت تک کبھی میان میں واپس نہیں جائے گی۔ لوگ کہنے لگے اس یہودی کو بھی عثمانؓ کے ساتھ قتل کر دو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالملک بن عمیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان بھی اسے عبدالملک بن عمیر سے وہ عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن سلامؓ سے نقل کرتے ہیں۔

٣٥٧٣ ـ حدثنا قتيبة نا الليث عن معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الْخَوْلَانِيِّ عَنْ

۳۵۷۳۔ حضرت یزید بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو ان سے درخواست کی گئی کہ انہ

يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهٗ يَااَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانُهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

ابوعبدالرحمن ہمیں وصیت کیجئے۔ فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر فرمایا: ایمان اور علم اپنی جگہ موجود ہیں جوانہیں تلاش کرے گا وہ یقینا پالے گا۔ تین مرتبہ یہی فرمانے کے بعد فرمایا: علم کو چار شخصوں کے پاس تلاش کرو۔ ایک ابودرداءؓ، دوسرے سلمان فارسیؓ، تیسرے عبداللہ بن مسعودؓ اور چوتھے عبداللہ بن سلامؓ۔ جو یہودی تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ان دس میں سے ہیں جو جنتی ہیں۔

اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۷۴۔ حدثنا ابراهيم بن اسماعيل بن يحيى بن سلمة بن كهيل ثنى ابى عن ابيه عن سلمة بن كهيل عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۳۵۷۴۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ میں سے ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا۔ عمار کے راستے پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود کی نصیحت پر عمل کرنا۔

یہ حدیث اس سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ ابوزعراء کا نام عبداللہ بن ہانیؓ ہے لیکن ابوزعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔ وہ عمرو بن عمرو ہیں وہ ابواحوص کے بھتیجے اور ابن مسعودؓ کے دوست ہیں۔

۳۵۷۵۔ حدثنا ابو كريب نا ابراهيم بن يوسف بن ابى اسحاق عن ابيه عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَامُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۷۵۔ حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو صرف عبداللہ بن مسعودؓ ہی کے متعلق معلوم ہوتا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ اور ان کی والدہ اکثر آپ ﷺ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۷۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا اسرائیل عن ابی اسحاق عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَّدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَّدَلًّا وَّسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِيْ بَيْتِهٖ فَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷۶۔ عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حذیفہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں وہ شخص بتایئے جو آنحضرت ﷺ سے دوسرے لوگوں کی نسبت چال ڈھال میں زیادہ قریب تھا۔ تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور احادیث سنیں۔ فرمایا: ایسے شخص عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں۔ وہ آپ ﷺ کے پوشیدہ خانگی حالات سے بھی واقف ہوتے تھے۔ جن کا ہمیں علم تک نہ ہوتا آنحضرت ﷺ کے جھوٹ سے محفوظ صحابہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سب میں ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعودؓ کے علاوہ کوئی اللہ سے اتنا قریب نہیں جتنے وہ ہیں۔

۳۵۷۷۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا صاعد الحرانی نا زهیر نا منصور عن ابی اسحاق عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

۳۵۷۷۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں بغیر مشورے کے کسی لشکر کا امیر مقرر کرتا تو ابن مسعودؓ کو کرتا۔

اس حدیث کو ہم صرف حارث کی علیؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان بن وکیع اپنے والد سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابواسحاق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر مقرر کرتا تو ام عبد (ابن مسعودؓ) کو کرتا۔

۳۵۷۸۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ابن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابوحذیفہؓ کے مولیٰ سالم سے۔

۳۵۷۹۔ حدثنا الجراح بن مخلد البصری نا معاذ ابن هشام ثنی ابی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ

۳۵۷۹۔ حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ فرماتے ہیں میں مدینہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی نیک دوست عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوہریرہؓ سے ملوا دیا میں ان کے پاس بیٹھا اور اپنی دعا کے متعلق بتایا: انہوں نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ کا

سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ

رہنے والا ہوں اور خیر کا طلب مجھے یہاں لائی ہے۔ فرمایا: کیا وہاں مستجاب الدعوات ❶ سعید بن مالک نہیں ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھنے اور جوتیاں سیدھی کرنے والے ابن مسعود نہیں ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ کے رازدار حذیفہ نہیں ہیں؟ کیا وہ عمار نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی دعا کے مطابق شیطان سے دور کر دیا ہے؟ اور کیا دو کتابوں والے سلمان نہیں ہیں قتادہ کہتے ہیں۔ دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ ❷

یہ حدیث حسن غریب ہے اور خثیمہ: عبدالرحمٰن بن سبرہ کے بیٹے ہیں سند میں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حذیفہ بن الیمان کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۸۰۔ حدثنا عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن انا اسحٰق بن عیسٰی عن شریك عن ابی الیقظان عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَاحَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ ابْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

۳۵۸۰۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش آپ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں اور پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ لیکن جو چیز تم سے حذیفہ بیان کرے اس کی تصدیق کرنا اور جو عبداللہ بن مسعود پڑھے وہی پڑھنا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابووائل سے منقول ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ انشاء اللہ زاذان سے۔

یہ حدیث حسن ہے اور شریک سے منقول ہے۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

زید بن حارثہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۸۱۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا محمد بن بکر عن ابن جریج عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَاسَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۵۸۱۔ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے اسامہ کو بیت المال سے ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار دیئے تو انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم انہوں نے کسی غزوہ میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی۔ فرمایا: اس لئے کہ اسامہ کے والد زید رسول اللہ ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ عزیز اور اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ لہٰذا میں نے آنحضرت ﷺ کے

❶ یعنی ان لوگوں میں سے جن کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مترجم) ❷ حضرت سلمانؓ پہلے نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ لہٰذا انہیں دو کتابوں والا کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیْ

محبوب شخص کو اپنے محبوب پر مقدم کیا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۲۔ حدثنا قتیبة نا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن موسٰی بن عقبة عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاكُنَّا نَدْعُوْ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ

۳۵۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "**ادعوهم لاٰبائهم هو اقسط عندالله**" (یعنی انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کیا کرو۔)

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۸۳۔ حدثنا الجراح بن مخلد وغیر واحد قالوا نا محمد بن عمر بن الرومی نا علی بن مسهر عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابی عمرو الشیبانی قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِیَ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَیْدٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَیْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ

۳۵۸۳۔ حضرت جبلہ بن حارثہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ فرمایا: وہ یہ ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں نہیں روکتا۔ زید نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کو اختیار نہیں کرسکتا۔ جبلہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن رومی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸۴۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبداللّٰه بن مسلمة عن مالك بن انس عن عبداللّٰه بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ

۳۵۸۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زیدؓ کو مقرر کر دیا۔ لوگ ان کی امارت پر طعن کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو کیا ہوا تم تو اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے۔ اللہ کی قسم وہ امارت کا مستحق اور میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز تھا۔ اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر اسے اسماعیل بن جعفر سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اسامہ بن زید کے عمدہ خصائل

۳۵۸۵۔ حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن سعید بن عبید بن السباق عن مُحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَیْهِ عَلَیَّ وَیَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ یَدْعُوْلِیْ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۵۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھا تو میں اور کچھ لوگ مدینہ واپس آ گئے۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ ﷺ کی زبان بند ہو چکی تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی لیکن اپنے ہاتھ مجھ پر رکھتے اور انہیں اٹھاتے۔ میں جانتا تھا کہ آپ ﷺ میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔

۳۵۸۶۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن طلحة بن یحیٰی عن عائشة بنتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَعْنِیْ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَآئِشَةُ اَحِبِّیْهِ فَاِنِّیْ اُحِبُّهٗ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسامہ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: آپ چھوڑ دیجے میں پونچھ دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ اس سے محبت کرو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

۳۵۸۷۔ حدثنا احمد بن الحسن نا موسٰی بن اسمعیل نا ابو عوانة قال حدثنا عمر بن ابی سلمة ابن عبدالرحمٰن عن اَبِیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَآءَ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ یَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَآءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَیُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

۳۵۸۷۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے۔ اور مجھ سے کہا کہ اے اسامہ آنحضرت ﷺ سے ہمارے لئے اجازت مانگو۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں انہیں اجازت دے دو۔ وہ اندر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم آپ ﷺ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ ﷺ کے نزدیک آپ کے اہل میں سے آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد سے۔ عرض کیا: ہم آپ کی اولاد کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ گھر والوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا: ان میں سے میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے۔ پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت

فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ

عباسؓ فرمانے لگے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جریر بن عبداللہ بجلی کے عمدہ خصائل

۳۵۸۸۔ حدثنا احمد بن منیع نا معویة بن عمرو الازدی نا زائدة عن بیان عن قیس ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَاحَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ

۳۵۸۸۔ حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی عطا سے محروم نہیں کیا اور مجھے جب بھی دیکھتے ہنستے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن منیع اسے معاویہ بن عمرو سے وہ زائدہ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی عطا سے محروم نہیں کیا اور جب بھی مجھے دیکھا مسکرائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبداللہ بن عباسؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۸۹۔ حدثنا بندار و محمود بن غیلان قالا نا ابواحمد عن سفیان عن لیث عن اَبِیْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

۳۵۸۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبرائیل کو دیکھا اور آنحضرت ﷺ نے دو ہی مرتبہ ان کے لئے دعا کی۔

یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابوجہضم نے ابن عباسؓ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۳۵۹۰۔ حدثنا محمد بن حاتم المودب نا قاسم بن مالك المزنی عن عبد الملك بن ابی سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ

۳۵۹۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دو مرتبہ اللہ سے دعا کی کہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

یہ حدیث اس سند سے عطا کی روایت سے حسن غریب ہے۔ عطا سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اسے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یا اللہ! اسے حکمت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۵۹۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال رأیتُ فِی المنام کانّما بیدی قطعۃ استبرق ولا اشیرُ بھا الی موضعٍ من الجنّۃ الّا طارت بی الیہ فقصصتُھا علی حفصۃ فقصّتھا حفصۃ علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال انّ اخاک رجلٌ صالحٌ اوانّ عبداللّٰہ رجلٌ صالحٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۹۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں اس سے جنت کی جس جانب بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حفصہ کو سنایا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۵۹۲۔ حدثنا عبداللہ بن اسحاق الجوھری انا ابوعاصم عن عبداللہ بن المؤمل عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ انّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم رأی فی بیتِ الزّبیر مصباحًا فقال یاعائشۃ ماأری اسماء الّا قد نفست فلا تسمّوہ حتّٰی اسمّیہ فسمّاہ عبداللّٰہ وحنّکہ بتمرۃ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عبداللہ بن زبیرؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۹۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ (کی روشنی) دیکھی تو فرمایا: عائشہ مجھے یقین ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے۔ تم لوگ اس کا نام نہیں رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۵۹۳۔ حدثنا قتیبۃ نا جعفر بن سلیمان عن الجعد ابی عثمان عن انس بن مالک قال مرّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فسمعت امّی امّ سلیم صوتہ فقالت بابی وامّی یارسول اللّٰہ انیس قال فدعالی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ثلاث دعواتٍ قد رأیت منھنّ اثنتین فی الدّنیا وانا ارجو الثّالثۃ فی الاٰخرۃ

انس بن مالکؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۹۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ ﷺ کی آواز سن کر عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یا رسول اللہ! یہ انیس ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے تین دعائیں کیں ان میں سے دو تو میں نے دنیا میں دیکھ لیں اور تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس بن مالکؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۳۵۹۴۔حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹۴۔حضرت ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! انس بن مالک آپ ﷺ کا خادم ہے اس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اس کا مال واولاد زیادہ کر اور جو کچھ اسے دیا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔

۳۵۹۵۔حدثنا زید بن اخزم الطائی نا ابو داؤد عن شعبة عن جابر عن اَبِیْ نَصْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا

۳۵۹۵۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک سبزی توڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے نام پر میری کنیت رکھ دی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جابر جعفی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابونصر سے روایت کرتے ہیں۔ ابونصر: خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری ہیں یہ انس سے بہت احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹۶۔حدثنا ابراهیم بن یعقوب نا زید بن الحباب نا میمون اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ نَاثَابِتُ دِالْبُنَانِیُّ قَالَ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَاثَابِتُ خُذْعَنِّیْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّیْ اِنِّیْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۳۵۹۶۔حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے فرمایا: اے ثابت مجھ سے علم حاصل کرلو کیونکہ مجھ سے معتبر آدمی نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ میں نے اسے آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے جبرائیل سے اور جبرائیل نے اللہ رب العزت سے۔

ابوکریب بھی زید بن حباب سے وہ میمون ابوعبداللہ سے وہ ثابت سے اور وہ انس سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ علوم جبرائیل سے حاصل کئے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۹۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواسامة عاصم الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ يَعْنِیْ يُمَازِحُهٗ

۳۵۹۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اکثر مجھے اے دو کان والے کہا کرتے تھے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں: یعنی مذاق کے طور پر۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۹۸۔حدثنا محمود بن غیلان نا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَالَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ

۳۵۹۸۔حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعالیہ سے پوچھا کہ کیا انس نے آنحضرت ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا: آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی کی۔ ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اور اس میں ایک درخت تھا

يُحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ

جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوہریرہؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۵۹۹۔ حدثنا ابوموسیٰ محمد بن المثنی نا عثمان بن عمرنا ابن ابی ذئب عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ

۳۵۹۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ ﷺ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں۔ لیکن یاد نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلائی اور پھر آپ ﷺ نے بہت سی باتیں کیں ان میں سے میں کچھ نہیں بھولا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

۳۶۰۰۔ حدثنا محمد بن عمر بن علی المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سماك عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَهُ

۳۶۰۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر چادر بچھا دی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اور اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۶۰۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء عن الوليد بن عبدالرحمن عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيْثِهِ

۳۶۰۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا: آپ ﷺ ہم سب سے زیادہ خدمت اقدس ﷺ میں حاضر رہتے تھے اور سب سے زیادہ احادیث حفظ کی ہوئی تھیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۰۲۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن نا احمد بن سعيد الحراني انا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحاق عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ يَااَبَامُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي اَبَاهُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ

۳۶۰۲۔ مالک بن عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبیداللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابومحمد آپ ﷺ نے اس یمنی (ابوہریرہؓ) کو دیکھا ہے کیا وہ تم سے زیادہ احادیث جانتا ہے؟ کیونکہ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو تم لوگوں سے نہیں سنتے یا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے؟ فرمایا: یہ صحیح ہے کہ اس نے ہم سے زیادہ

بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْيَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ مِسْكِيْنًا لَاشَيْءَ لَهٗ ضَيْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهٗ مَعَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوْتَاتٍ وَغِنًى وَكُنَّا نَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَانَشُكُّ اِلَّا اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ

احادیث سنی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھا اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ ﷺ کا مہمان رہتا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا۔ جب کہ ہم لوگ گھر بار والے مالدار لوگ تھے۔ ہم صبح وشام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے آنحضرت ﷺ سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی نیک شخص کو کبھی آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں یونس بن بکیر وغیرہ یہ حدیث محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۰۳۔ حدثنا بشر بن ادم بن ابنة ازهر السمان نا عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابو خلدة نا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَاكُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ

۳۶۰۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا دوس سے۔ فرمایا: میرا خیال تھا کہ اس قبیلے میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس میں خیر ہو۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابو عالیہ کا رفیع ہے۔

۳۶۰٤۔ حدثنا عمران بن موسى القزاز نا حماد بن زيد نا المهاجر عن ابى العالية الرياحى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَايُفَارِقُ

۳۶۰٤۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں لایا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں برکت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے انہیں جمع کر کے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: لو پکڑو اور اسے اپنے توشہ دان میں رکھ دو۔ جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور اسے جھاڑنا نہیں۔ میں نے اس میں سے کتنے ہی توکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے پھر خود بھی اس سے کھاتے لوگوں کو بھی کھلاتے۔ اور وہ تھیلی کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جس روز حضرت عثمانؓ کو قتل کیا گیا اس روز وہ گر گئی۔

حَفِظِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهٗ انْقَطَعَ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔

۳۶۰۵۔حدثنا احمد بن سعید المرابطی نا روح بن عبادة نا اسامۃ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ لِمَ کُنِّیْتَ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَهَابُكَ قَالَ کُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ وَکَانَتْ لِیْ هُرَیْرَةٌ صَغِیْرَةٌ فَکُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا کَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَکَنَّوْنِیْ اَبَاهُرَیْرَةَ

۳۶۰۵۔حضرت عبداللہ بن رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی کنیت ابوہریرہ کیوں رکھی گئی؟ فرمایا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو میں اسے ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا اور اس سے کھیلتا رہتا۔ اس طرح لوگ مجھے ابوہریرہ کہنے لگے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۰۶۔حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن وهب بن منبه عن اخیه همام بن منبه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَکُنْتُ لَا اَکْتُبُ

۳۶۰۶۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ احادیث کسی کو یاد نہیں وہ بھی اس لئے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۰۷۔حدثنا محمد بن یحیی ابومسهر عن سعید بن عبدالعزیز عن ربیعة بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ

۳۶۰۷۔حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاویہؓ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ! اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۰۸۔ حدثنا محمد بن یحیی نا عبداللّٰه بن محمد النفیلی نا عمرو بن واقد عن یونس بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ

۳۶۰۸۔حضرت ابوادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطابؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے معاویہ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر کو معزول کر کے معاویہ کو مقرر کر دیا

بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَاتَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ

عمیر کہنے لگے۔ معاویہ کے متعلق اچھی بات ہی سوچو کیونکہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عمرو بن عاص ؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۰۹۔ حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن مشرح بن هَامَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

۳۶۰۹۔ حضرت عقبہ بن عامر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص مؤمن ہوا۔ ❶

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کی سند قوی نہیں۔

۳۶۱۰۔ حدثنا اسحاق بن منصور نا ابواسامة عن نافع بن عمر الجمحی عن ابن ابی ملیکة عن طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ

۳۶۱۰۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف نافع بن عمرو الجمحی کی روایت سے جانتے ہیں۔ نافع ثقہ ہیں لیکن اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

خالد بن ولید ؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۱۱۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن هشام بن سعد عن زید بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَاهُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ

۳۶۱۱۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر کے دوران آنحضرت ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے۔ تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے آپ ﷺ مجھ سے پوچھتے کہ ابوہریرہ ؓ یہ کون ہے؟ میں بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے کہ یہ کتنا اچھا بندہ ہے اور کسی کے متعلق فرماتے یہ کتنا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے تو پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: خالد بن ولید۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولید کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

❶ یعنی انہیں ایمان قلبی عطا کیا گیا۔ (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ زید بن اسلم نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں یا نہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اس باب میں ابو بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سعد بن معاذ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۱۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

۳۶۱۲۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بھیجا گیا۔ لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس پر تعجب میں پڑ گئے ہو۔ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال بھی اس سے اچھے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۱۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبدالرزاق انا ابن جريج اخبرني ابوالزبير اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

۳۶۱۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ ہمارے سامنے رکھا گیا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان کی وفات پر رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔

اس باب میں اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۱۴۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبدالرزاق نا معمر عن قتادة عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ

۳۶۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے۔ کیونکہ اس نے بنو قریظہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو فرمایا: فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قیس بن سعد بن عبادہؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۱۵۔ حدثنا محمد بن مرزوق البصري نا محمد بن عبدالله الانصاري ثني ابي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۶۱۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ قیس بن سعد کا مرتبہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک امیر کے کوتوال کا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے امور انجام دیا کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ يَعْنِیْ مِمَّا يَلِیْ مِنْ اُمُوْرِهٖ؟

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ بھی انصاری سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں ہے۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

جابر بن عبداللہؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۱۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو نہ خچر پر سوار تھے اور نہ کسی ترکی گھوڑے پر، بلکہ پیدل تشریف لائے۔

۳۶۱۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن حماد بن سلمة عن اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً

۳۶۱۷۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اونٹ کی رات میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اونٹ کی رات سے مراد وہ رات ہے جس کے متعلق کئی سندوں سے منقول ہے کہ جابرؓ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور اپنا اونٹ آپ ﷺ کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا۔ جابرؓ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اس رات آپ ﷺ نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن عمرو بن حزام ہے۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ جابرؓ ان کی پرورش کرتے اور انہیں خرچ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان پر رحم فرماتے تھے جابرؓ سے ایک روایت میں یہی منقول ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مصعب بن عمیرؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۱۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد نا سفیان عن الاعمش عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ

۳۶۱۸۔ حضرت خبابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضامندی کے لئے ہجرت کی۔ لہٰذا ہمارا اجر اللہ ہی پر ہے۔ ہم میں سے کئی اس حالت میں فوت ہو گئے کہ دنیاوی اجر میں سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کی امیدیں بارآور ثابت ہوئیں۔ اور وہ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ مصعب بن عمیرؓ اس حال میں فوت ہوئے کہ ایک کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا وہ بھی ایسا کہ اگر ان کا سر ڈھکتے تو پیر ننگے ہو جاتے اور پیر ڈھکتے تو سر ننگا

رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ

ہو جاتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا سر ڈھک دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم سے اسے ہناد نے ابن ادریس کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ ابووائل سے اور وہ خباب بن ارت سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ الْبَرَآءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

براء بن مالک ؓ کے عمدہ خصائل ومناقب

۳۶۱۹۔ حدثنا عبداللّٰہ بن ابی زیاد نا سیار نا جعفر بن سلیمان نا ثابت وعلی بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ

۳۶۱۹۔ حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے غبار آلود بالوں والے، پریشان اور پرانے کپڑوں والے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف کوئی التفات بھی نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کچی کر دے انکی لوگوں میں سے براء بن مالک ؓ بھی ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوموسیٰ اشعری ؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۲۰۔ حدثنا موسٰی بن عبدالرحمٰن الکندی نا ابویحیی الحمّانی عن بریدة بن عبداللّٰہ بن ابی بردة عن اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

۳۶۲۰۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آل داؤد کی سریلی آوازوں میں سے آواز عطا کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں بریدہ ؓ ابوہریرہ ؓ اور انس ؓ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سہل بن سعد ؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۲۱۔ حدثنا محمد بن عبداللّٰہ بن بزیع نا الفضیل بن سلیمان نا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۳۶۲۱۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ خندق کھدوا رہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے ہم مٹی نکال رہے تھے۔ جب آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہٰذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوحازم سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہیں۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ قتادہ سے اور وہ انس بن مالک ؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں۔ لہٰذا انصار ومہاجرین کی تکریم کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انس ؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۸۳۰ ۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ رَّاٰیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۰۔ صحابی ہونے کی فضیلت۔

۳۶۲۲۔ حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی البصری نا موسی بن ابراهیم بن کثیرالانصاری قال سمعت طلحة بن خراش یَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَّاٰنِیْ قَالَ طَلْحَۃُ فَقَدْ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ وَقَالَ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتُ طَلْحَۃَ قَالَ یَحْیٰی وَقَالَ لِیْ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتَنِیْ وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰہَ

۳۶۲۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکے گی۔ جس نے مجھے دیکھا ہو یا اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ کہنے لگے میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے فرمایا: تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۲۳۔ حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة هُوَالسَّلْمَانِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِکَ تَسْبِقُ اَیْمَانُھُمْ شَھَادَاتِھِمْ اَوْشَھَادَاتُھُمْ اَیْمَانَھُمْ

۳۶۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ ان کے بعد ان کے بعد والے اور ان کے بعد ان کے بعد والے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قسموں سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی دینے سے پہلے قسمیں کھائیں گے۔

اس باب میں عمرؓ، عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۱ ۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

باب ۱۸۳۱۔ بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت۔

۳۶۲۴۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

۳۶۲۴۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے۔ بیعت (رضوان) کی ان میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۲ ۔ فِیْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۱۸۳۲۔ جو شخص صحابہؓ کو برا بھلا کہے۔

۳۶۲۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذکوان اَبَاصَالِحٍ

۳۶۲۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اس لئے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّااَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ

قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے بھی برابر نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "نصیفہ" سے نصف مد مراد ہے۔ حسن بن علی بھی ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو سعید خدریؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۲۶۔ حدثنا محمد بن یحیی نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا عبیدة بن ابی رائطة عن عبدالرحمٰن بْنِ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ

۳۶۲۶۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور انہیں ہدف ملامت نہ بنانا۔ اس لئے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض کیا۔ اور جس نے انہیں ایذا پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا کہ اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی اللہ عنقریب اسے (اپنے عذاب میں) گرفتار کر دیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۲۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ازهر السمان عن سلیمان التیمی عن خداش عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ

۳۶۲۷۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس جس نے بیعت رضوان میں بیعت کی وہ سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے سرخ اونٹ ● والے کے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۲۸۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَایَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَةَ

۳۶۲۸۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حاطب کا ایک غلام ان کی شکایت لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں موجود تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

● سرخ اونٹ والے سے مراد جد بن قیس منافق ہے جو بیعت میں شریک نہیں ہوا اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا۔ (مترجم)

۳۶۲۹۔ حدثنا ابو کریب نا عثمان بن نا جیة عن عبداللّٰہ بن مسلم ابی طیبة عن عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

۳۶۲۹۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو جس زمین پر فوت ہوگا۔ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور ہو کر اٹھے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم بھی اسے ابوطیبہ سے وہ بریدہؓ اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۰۔ حدثنا ابوبکر بن نافع نا النضر بن حماد نا سیف بن عمر عن عبیداللّٰہ بن عمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ

۳۶۳۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہوں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے عبیداللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۴۳۔ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

باب ۱۸۴۳۔ حضرت فاطمہؓ کی فضیلت۔

۳۶۳۱۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِیْ ھِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ فِیْ اَنْ یُّنْکِحُوْا اِبْنَتَھُمْ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ اِبْنَتِیْ وَیُنْکِحَ اِبْنَتَھُمْ فَاِنَّھَا بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَارَابَھَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَااٰذَاھَا

۳۶۳۱۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح علیؓ سے کر دیں۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ تین مرتبہ اسی طرح کہنے کے بعد فرمایا: ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ علی بن ابی طالبؓ میری بیٹی کو طلاق دینا چاہے تو دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ میری بیٹی میرے دل کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگتا ہے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے مجھے بھی ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۳۲۔ حدثنا ابراھیم بن سعید الجوھری نا الاسود بن عامر عن جعفر الاحمر عن عبداللّٰہ بن عطاء عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ

۳۶۳۲۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے علیؓ سے تھی ابراہیم کہتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۳۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا اسمعیل بن علیة عن ایوب عن ابن اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَھْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَااٰذَاھَا وَیُنْصِبُنِیْ مَااَنْصَبَھَا

۳۶۳۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو یہ بات آنحضرت ﷺ تک پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف پہنچاتی ہے جو چیز اسے تعب دیتی ہے وہ مجھے بھی تعب دیتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی ابن ابی ملیکہ سے وہ ابوزبیر اور کئی حضرات سے روایت کرتے ہیں جب کہ بعض حضرات ابن ابی ملیکہ سے مسور کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے روایت کی ہو۔ چنانچہ عمرو بن دینار بھی ابن ابی ملیکہ سے اور وہ مسور سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۴۔ حدثنا سلیمان بن عبدالجبار البغدادی ناعلی بن قادم نااسباط بن نصرالھمدانی عن السدی بن صُبَیْحٍ مَوْلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ

۳۶۳۴۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا: میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور جن سے تم صلح کرو گے ان سے میں بھی صلح کروں گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ام سلمہؓ کے مولیٰ معروف نہیں ہیں۔

۳۶۳۵۔ حدثنا محمود بن غیلان ناابواحمد الزبیری ناسفیان عن زبید عن شھر بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ کِسَآءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَخَاصَّتِیْ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ

۳۶۳۵۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسنؓ و حسینؓ علیؓ اور فاطمہؓ کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم خیر ہی پر ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب کی سب سے بہتر روایت ہے۔ اس باب میں انسؓ، عمرو بن ابی سلمہؓ اور ابوحمراء سے بھی روایت ہے۔

۳۶۳۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عثمان بن عمر نا اسرائیل عن میسرة بن حبیب عن المنھال بن عمرو عن عائشة بِنْتِ طَلْحَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِھَا

۳۶۳۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عادات، چال چلن، خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہؓ بنت محمد ﷺ سے زیادہ آپ ﷺ سے مشابہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آنحضرت ﷺ بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپ ﷺ کا

وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَاءٍ فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَاحَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذَنْ لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِنْ وَجْعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ

ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ پر گر پڑیں۔ آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ پھر سر اٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ وہ عورتوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں لیکن بہر حال عورت تھیں۔ پھر جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں گر کر سر اٹھا کر روئیں اور دوسری مرتبہ ہنسیں؟ انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں، میں نے یہ راز چھپایا۔ بات یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ اس مرض میں وفات پا جائیں گے اس پر میں رونے لگیں اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی اس پر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

۳۶۳۷۔ حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا عبدالسلام بن حرب عن اَبِی الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَاعَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا

۳۶۳۷۔ جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ فرمایا: فاطمہؓ سے۔ پھر پوچھا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے شوہر سے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ بکثرت روزے رکھتے اور راتوں نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابٌ۔ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب حضرت عائشہؓ کی فضیلت۔

۳۶۳۸۔ حدثنا یحیی بن درست نا حماد بن زید عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ

۳۶۳۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے کہ آئے تو آنحضرت ﷺ کو ہدایا بھیجیں۔ میری سوکنیں سب حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے ام سلمہ لوگ ہدایا

صَوَاحِبَاتِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَاأُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُالنَّاسَ يُهْدُوْنَ إِلَيْهِ أَيْنَ مَاكَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِيْ قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِالنَّاسَ يُهْدُوْنَ أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَاأُمَّ سَلَمَةَ لَاتُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَاأُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرَهَا وَقَدْرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَاالْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

بھیجنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم بھی اسی طرح خیر چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ آپ ﷺ جہاں بھی ہوں وہیں ہدایا بھیجا کریں۔ ام سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا تو آپ ﷺ نے منہ پھیرلیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی دوسری طرف منہ پھیرلیا۔ لیکن جب تیسری مرتبہ بھی انہوں نے یہی بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ! تم مجھے عائشہ کے متعلق تنگ نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ اس کے علاوہ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض حضرات یہ حدیث حماد بن زید سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہشام بن عروہ سے عوف کے حوالے سے بھی منقول ہے وہ رمیثہ سے اور وہ ام سلمہ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ سے حماد بن زید ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۹۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبدالرزاق عن عبدالله بن عمرو بن علقمة المكي عن ابن ابي حسين عن ابن ابي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَائِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

۳۶۳۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جبرائیل ایک مرتبہ ایک ریشمی کپڑے پر میری صورت میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: یہ دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی بیوی ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی اسے عبداللہ بن دینار سے اسی سند سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابواسامہ بھی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۴۰۔ حدثنا سويد بن نصرنا عبدالله بن المبارك نا معمر عن الزهري عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَالَانَرٰى

۳۶۴۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ جبرائیل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ کہتی ہیں میں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦٤١۔ حدثنا سوید انا عبداللّٰه بن المبارك نا زكريا عن الشعبى عن ابى سلمة بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۳۶۴۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦٤٢۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا خالد بن سلمة المخزومى عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَااَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَامِنْهُ عِلْمًا

۳۶۴۲۔ حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگوں (صحابہ) کو کسی حدیث کے بارے میں اشکال ہوتا اور اس کے بارے میں عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٣٦٤٣۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب وبندار قالا يحيى بن حماد نا عبد العزيز بن المختار نا خالد الحذّاء عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيْ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

۳۶۴۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ذات سلاسل کے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ جب میں آیا تو آپ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے پوچھا: آدمیوں میں سے؟ فرمایا: اس کے والد سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٦٤٤۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهرى نا يحيى بن سعيد الاموى عن اسمعيل بن ابى خالد عن قيس بن اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

۳۶۴۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کے والد سے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسماعیل اسے قیس سے روایت کرتے ہیں۔

٣٦٤٥۔ حدثنا على بن حجر نا اسمعيل بن جعفر

۳۶۴۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عن عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن بن معمر عَنِ الْاَنْصَارِیُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

عائشہؓ کی ساری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید (گوشت اور روٹی) کی تمام کھانوں پر۔

اس باب میں عائشہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ انصاری مدنی ہے وہ ثقہ ہیں۔

۳۶۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَّالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اُغْرُبْ مَقْبُوْحًا مَّنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۴۶۔ عمرو بن غالب کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ کی موجودگی میں کسی شخص نے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا۔ تو انہوں نے فرمایا: مردود اور بدترین آدمی دفع ہوجا! تو آنحضرت ﷺ کی لاڈلی رفیقہ حیات کو اذیت پہنچاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۷۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا ابوبکر بن عیاش عن اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَّقُوْلُ هِیَ زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِیْ عَائِشَةَ

۳۶۴۷۔ حضرت عبداللہ بن زیادؓ اسدی کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عائشہؓ دنیا و آخرت (دونوں میں) آنحضرت ﷺ کی بیوی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۸۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر بن سلیمان عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا

۳۶۴۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے محبوب ترین شخص کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: عائشہ۔ پوچھا کہ مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے والد۔

یہ حدیث اس سند سے انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۳۵۔ فِیْ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب ۱۸۳۵۔ خدیجہؓ کی فضیلت۔

۳۶۴۹۔ حدثنا ابوهشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِیْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۳۶۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خدیجہؓ کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی کسی بیوی پر رشک نہیں آیا۔ اگر وہ ہوتیں تو میرا کیا حال ہوتا۔ اس کی وجہ صرف اتنی تھی کہ آنحضرت ﷺ بکثرت انہیں یاد کرتے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو تلاش کر کے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۰۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن هشام بن عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاحَسَدْتُ امْرَأَةً مَاحَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَاتَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَامَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَانَصَبَ

۳۶۵۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے خدیجہؓ کے علاوہ کسی پر اتنا رشک نہیں کیا۔ میرا تو آپ ﷺ سے نکاح ہی ان کی وفات کے بعد ہوا لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں شور وغل ہے نہ ایذا اور تکلیف ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۱۔ حدثنا هرون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبدالله بن جعفر قال سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآءِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَآءِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

۳۶۵۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدیجہؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر اور مریم بنت عمران اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر تھیں۔

اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۲۔ حدثنا ابوبکر بن زنجویة نا عبدالرزاق نا معمر عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

۳۶۵۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تمہارے اتباع واقتداء کرنے کے لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریمؑ بنت عمران خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد ﷺ اور آسیہؓ (فرعون کی بیوی)

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۶۔ فِي فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۸۳۶۔ ازواج مطہراتؓ کی فضیلت۔

۳۶۵۳۔ حدثنا العباس العنبري نا يحيى بن كثير العنبري ابوغسان نا سلمة بن جعفر وكان ثقة عن الحكم بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ

۳۶۵۳۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے فجر کی نماز کے بعد کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی فلاں بیوی فوت ہوگئی ہیں۔ وہ فوراً سجدے میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِيْلَ لَهُ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا فَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو سجدہ کیا کرو۔ چنانچہ ازواج مطہرات میں سے کسی کی وفات سے زیادہ بڑی کیا نشانی ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۵۴۔ حدثنا بندار نا عبدالصمد نا هاشم بن سعيد الكوفي نا كنانة قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّيْ وَزَوْجِيْ مُحَمَّدٌ وَاَبِيْ هٰرُوْنُ وَعَمِّيْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ

۳۶۵۴۔ حضرت صفیہ بنت حیی فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے عائشہؓ اور حفصہؓ سے یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا: ہم آنحضرت ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ عزت والیاں ہیں اس لئے کہ ہم آپ ﷺ کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی۔ میں نے یہ بات آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کی تو فرمایا: تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو؟ میرے شوہر محمد (ﷺ) ہیں۔ میرے والد ہارونؑ ہیں اور میرے چچا موسیٰ ہیں۔ ❶

اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۵۵۔ حدثنا اسحاق بن منصور وعبد بن حميد قالا انا عبدالرزاق انا معمر عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

۳۶۵۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ کو پتہ چلا کہ حفصہؓ نے ان کے متعلق کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس پر وہ رونے لگیں۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ ﷺ نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ حفصہؓ مجھے یہودی کی بیٹی کہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹی بھی نبی کی ہے تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی ہی کے نکاح میں ہے پھر حفصہ تجھ پر کس چیز پر فخر کرتی ہے؟ پھر فرمایا: حفصہؓ اللہ سے ڈرو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۶۵۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نئي موسى بن يعقوب الزمعي عن هاشم بن

۳۶۵۶۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ رونے

❶ حضرت صفیہؓ یہودی قبیلے کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ یہ لوگ بنو اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہارونؑ کی اولاد میں سے ہیں جو حضرت موسیٰ کے بھائی تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں چچا اور انکی والد فرمایا۔ (مترجم)

هاشم ان عبدالله بن وهب اخبره ان ام سلمة اخبرته انّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

لگیں۔ پھر دوبارہ سرگوشی کی تو ہنسنے لگیں۔ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے ان کے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی۔ کہنے لگیں پہلے آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر بتایا کہ تم جنت میں مریم بنت عمران کے علاوہ تمام عورتوں کی سردار ہوگی یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۶۵۷۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا سفيان عن هشام عن عروة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ

۳۶۵۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہوں۔ نیز جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اسے برائی سے یاد نہ کیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً منقول ہے۔

۳۶۵۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن الوليد عن زيد بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ شَيْئًا اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمال فقسمه النبي ﷺ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِيْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

۳۶۵۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میرے صحابہ کے متعلق میرے سامنے برائی بیان نہ کرے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب ان کی طرف جاؤں تو میرا دل صاف ہو۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے تقسیم کیا میں دو شخصوں کے پاس پہنچا تو وہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم محمد (ﷺ) کو اس تقسیم سے نہ رضائے الٰہی مقصود ہے اور نہ دار آخرت۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے بہت بری لگی۔ لہٰذا میں نے آکر آنحضرت ﷺ سے بیان کر دی۔ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: جانے دو موسیٰ کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی انہوں نے بھی صبر کیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند میں ایک شخص زیادہ ہے۔ محمد بن اسماعیل، عبیداللہ بن موسیٰ سے وہ حسین بن محمد سے وہ اسرائیل سے وہ سدی سے وہ ولید بن ابی ہشام سے وہ زائد بن زائدہ سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں یعنی اس سند کے علاوہ اور سند سے۔

باب ۱۸۲۷۔ فَضْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۶۵۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة عن عاصم قال سمعت زربن حُبَیْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَرَأَ فِيْهَا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ وَمَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهٗ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ

باب ۱۸۲۷۔ ابی بن کعبؓ کی فضیلت۔

۳۶۵۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھی اور اس میں اس طرح پڑھا "ان الدین عند اللّٰہ ...... یکفرہ" تک (یعنی اللہ کے نزدیک دین ایک ہی طرف کی ملت ہے نہ کہ یہودیت، نہ نصرانیت اور نہ مجوسیت، اور جو شخص نیکی کرے گا اسے ضرور اس کا بدلہ دیا جائے گا) پھر آپ ﷺ نے "لوان" ..... آخر تک پڑھا۔ یعنی اگر کسی کے پاس مال کی بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو بھی اس کی خواہش ہوگی کہ اسے دوسری بھی مل جائے اور اگر دو ہوں تو تیسری کی خواہش ہوگی۔ اور یہ کہ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابزی اسے اپنے والد سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ قتادہ بھی انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

باب ۱۸۲۸۔ فَضْلِ الْاَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

۳۶۶۰۔ حدثنا بندارنا ابوعامر عن زهیر بن محمد ابن عبداللّٰه بن محمد بن عقیل عن الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ

باب ۱۸۲۸۔ انصار اور قریش کی فضیلت۔

۳۶۶۰۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں بھی چلنے لگیں۔ تب بھی میں ان کا ساتھ دوں گا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۶۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نَاشُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَّنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ

۳۶۶۱۔ حضرت عدی بن ثابت حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا کہ ان سے وہی محبت کرتا ہے جو مؤمن ہے اور صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ ہم نے عدی سے پوچھا کہ کیا آپ

وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

نے خود یہ حدیث براء سے سنی۔ فرمایا: بلکہ انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۳۶۶۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۶۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چندلوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نئے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور نئی نئی مصیبت سے بھی دوچار ہوئے ہیں (قتل وقید وغیرہ) میں چاہتا ہوں کہ ان کی دل شکنی کا کوئی علاج کروں اوران سے الفت کروں۔ ❶ کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹ جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ (ﷺ) کو لے کر جاؤ۔ عرض کیا کیوں نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اورانصار دوسری میں، تو میں انصار ہی کے ساتھ چلوں گا۔

۳۶۶۳۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا علی بن زید بن جدعان نا النضر بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيْهِمْ

۳۶۶۳۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ حرہ کے موقع پر انسؓ کے چند اقرباء اوران کے کچھ چچازاد بھائی شہید ہوئے تو میں نے انہیں تعزیت کا خط لکھا۔ اس میں لکھا کہ میں تمہیں اللہ کی طرف سے ایک بشارت دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کی اولاد اوران کی اولادوں کی اولادوں کی مغفرت فرما۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتادہ نے نضر بن انسؓ سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۶۴۔ حدثنا عبدة بن عبداللّٰه الخزاعي البصري نا ابوداؤد وعبدالصمد قالا نامحمد بن ثابت البناني عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ

۳۶۶۴۔ حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابوطلحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ میں انہیں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

❶ اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے کچھ مال دے دیا تھا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَاعَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۵۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن زکریا بن ابی زائدۃ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْهَا اَهْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ

۳۶۶۵۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے خاص اور رازدار لوگ جن کے پاس میں لوٹ کر جاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں جن لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں وہ انصار ہیں لہٰذا ان میں سے بروں کو معاف کردو اور نیکیوں کو قبول کرلو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۶۶۔ حدثنا محمدبن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ

۳۶۶۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میرے اعتماد والے اور رازدار لوگ ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہٰذا ان کے نیکوں کو قبول کرو اور ان کے بروں کو معاف کردو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۷۔ حدثنا احمد بن الحسن نا سلیمان بن داوٗد الهاشمی نا ابراهیم بن سعد نا صالح بن کیسان عن الزهری عن محمد بن ابی سفیان عن یوسف بن الحکم عن مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدْ هَوَانَ قُرَیْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ

۳۶۶۷۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہتا ہے اللہ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید بھی یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۶۸۔ حدثنا ابو کریب نا ابویحیی الحمانی عن الاعمش عن طارق بن عبدالرحمٰن عن سعید بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ لَایُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

۳۶۶۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۹۔ حدثنا ابو کریب نا ابو یحیی الحمانی عن الاعمش عن طارق بن عبدالرحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا

۳۶۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو نے قریش کو پہلے (قتل واسر) کے عذاب کا مزہ چکھایا اب آخر میں انہیں عنایت اور رحمتوں کا مزہ چکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے عبدالوہاب وراق بھی یحییٰ سے اور وہ اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۶۷۰۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحاق بن منصور عن جعفر الاحمر عن عطاء بن السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ

۳۶۷۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ انصار، انصار کی اولاد، ان کی اولاد کی اولاد اور ان کی عورتوں کی مغفرت فرما۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۳۹۔ مَاجَاءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

باب ۱۸۳۹۔ انصار کے گھروں کی فضیلت۔

۳۶۷۱۔ حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن یحیی بن سعید الانصاری اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْبِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُوالنَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ

۳۶۷۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار میں سے بہتر لوگوں یا فرمایا بہتر انصار کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: قبیلہ بنونجار اور پھر جو ان کے قریب ہیں یعنی بنوعبدالاشہل پھر ان کے قریب والے بنوحارث بن خزرج پھر ان کے قریب والے بنوساعدہ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا: انصار کے سب گھروں میں ہی خیر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انسؓ اسے ابواسید ساعدی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۷۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۳۶۷۲۔ حضرت ابواسید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے محلوں میں سے سب سے بہتر بنونجار کا محلہ ہ پھر بنوعبدالاشہل کا، پھر بنوحارث بن خزرج کا، پھر بنوساعدہ کا اور انصار کے تمام محلوں میں خیر ہے۔ سعد کہنے لگے میں دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ہم پر فضیلت دے دی ہے۔ چنانچہ کہا گیا: تمہیں بھی تو بہت سوں

الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِالْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَاأَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ

پر فضیلت دی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۳۶۷۳۔ حدثنا ابوسائب سلم بن جنادة بن سلم نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُوالنَّجَّارِ

۳۶۷۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سے بہترین گھر بنونجار کے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷٤۔ حدثنا ابوالسائب نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُالْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ

۳۶۷۴۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں سے بہترین لوگ قبیلہ بنوعبدالاشہل کے لوگ ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۸٤٠۔ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب ۱۸۴۰۔ مدینہ منورہ کی فضیلت۔

۳۶۷۵۔ حدثنا قتيبة بن السعيدنا الليث عن سعيد ابن ابى سعيد المقبرى عن عمرو بن سليم عن عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَالِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَابَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

۳۶۷۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاصؓ کے محلے میں حرہ سقیا کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ ابراہیمؑ تیرے بندے اور دوست تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں اور تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مد اور صاع میں اس سے دگنی برکت فرما جتنی اہل مکہ کے لئے کی تھی۔ اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ عبداللہ بن زیدؓ اور ابوہریرۃؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۷٦۔ حدثنا عبداللّٰه بن ابى زياد نا ابونباتة

۳۶۷۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

یونس بن یحیی بن نباتة سلمة بن وردان عن ابی سعید بن اَبِی الْمُعَلّٰی عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ

ﷺ نے فرمایا: میرے منبر اور گھر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کامل مروزی بھی عبدالعزیز بن ابی حازم سے وہ کثیر بن زید سے وہ ولید بن رباح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے) ہیں کہ فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبوی کی ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اسے عبدالملک نے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ سے اور سند سے بھی منقول ہے

۳۶۷۷۔ حدثنا بندار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا

۳۶۷۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

اس باب میں سبیعہ بنت حارث اسلمیہؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۷۸۔ حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبیدالله بن عمر عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَّهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَی الشَّامِ اَرْضُ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِیْ لَکَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِهَا وَلَاْوَائِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ

۳۶۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ ان کی ایک مولاۃ آئیں اور کہنے لگیں مجھ پر زمانے کی گردش ہے لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ عراق چلی جاؤں۔ فرمایا: شام کیوں نہیں چلی جاتیں وہ حشر ونشر کی زمین ہے۔ پھر اے نادان صبر کیوں نہیں کرتی اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے مدینہ کی سختیوں اور بھوک پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

اس باب میں ابوسعیدؓ، سفیان بن ابی زہیرؓ اور سبیعہ اسلمیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۷۹۔ حدثنا ابو السائب ثنا ابو جنادة بن سلم عن هشام بن عروة عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ

۳۶۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مسلمانوں کے شہروں میں سے سب سے آخر میں ویران ہوگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۸۰۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس ونا قتيبة عن مالك بن انس عن محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهٗ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا

۳۶۸۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر مدینہ ہی میں اسے بخار ہوگیا۔ چنانچہ وہ آیا اور عرض کیا کہ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اسی طرح عرض کیا: آپ ﷺ اس مرتبہ بھی نہ مانے۔ وہ تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ جب وہ نکلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اپنا میل کچیل دور کر کے اپنے پاکیزہ (شے) کو چمکا دیتا ہے۔ ⓿

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۱۔ حدثنا الانصاری نا معن نا مالك و نا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب عن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَاذَعَرْتُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

۳۶۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو بھی مدینہ میں چرتا ہوا دیکھ لوں تو نہ ڈراؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے۔

اس باب میں سعدؓ، عبداللہ بن زیدؓ، انسؓ، ابوایوبؓ، زید بن زیدؓ رافع بن خدیجؓ، جابر بن عبداللہؓ اور سہیل بن حنیفؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷۲۔ حدثنا قتيبة عن مالك وثنا الانصاری نا معن نا مالك عن عمرو بن ابی عمرو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا

۳۶۸۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں بھی مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۳۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسٰی عن عيسٰی بن عبيد عن غيلان بن عبدالله العامری عن ابی زرعة بن عمرو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

۳۶۸۳۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی آپ جا کر ٹھہریں گے وہی دارالہجرہ ہوگا۔ مدینہ، بحرین اور قنسرین۔

⓿ یعنی جیسے بھٹی میل کو دور کر دیتی اسی طرح مدینہ بھی برے لوگوں کو وہاں سے نکال دیتا ہے۔ (مترجم)

اللّٰہ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ ھٰؤُلَآءِ الثَّلٰثِ نَزَلْتَ فَھِیَ دَارُ ھِجْرَتِکَ الْمَدِیْنَۃُ اَوِالْبَحْرَیْنِ اَوْقِنَّسْرِیْنَ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمار نے اسے اکیلے روایت کیا ہے۔

۳۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْشَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

۳۶۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مدینہ کی تنگی اور بھوک برداشت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور صالح بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

بَابٌ۔ فِیْ فَضْلِ مَکَّۃَ

باب مکہ کی فضیلت۔

۳۶۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَۃِ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنَّکِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰہِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْکِ مَا خَرَجْتُ

۳۶۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بھی زہری سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عمرو اسے ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری کی ابوسلمہ سے عبداللہ بن عدی بن حمراء کے حوالے سے منقول حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ نَا الْفُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ نَا سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَاَبُوالطُّفَیْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَکَّۃَ مَا اَطْیَبَکِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّکِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْکِ مَا سَکَنْتُ غَیْرَکِ

۳۶۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے فرمایا: تم کتنے اچھے شہر ہو اور مجھے کتنے عزیز ہو۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں کبھی تیرے علاوہ کہیں نہیں رہتا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابٌ ۱۸۴۲۔ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

باب ۱۸۴۲۔ عرب کی فضیلت۔

۳۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْاَزْدِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْبَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ

۳۶۸۷۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دین تمہارے ہاتھ

قابوس بن ابی ظبیان عن ابیه عن سلمان قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یاسلمان لاتبغضنی فتفارق دینک قلت یارسول الله کیف ابغضک وبک هدانی الله قال تبغض العرب فتبغضنی

سے جاتا رہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ ﷺ سے کیسے بغض کر سکتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت دی۔ فرمایا: اگر تم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھو گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۸۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن بشر العبدی نا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق عن عبداللہ عن طارق بن شهاب عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی۔

۳۶۸۸۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب سے خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہیں ہوگی۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں۔ حصین محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۳۶۸۹۔ حدثنا یحیی بن موسی نا سلیمان بن حرب نا محمد بن ابی رزین عن امه قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیها فقیل لها انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتراب الساعة هلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاها طلحة بن مالک

۳۶۸۹۔ حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام حریر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی عربی فوت ہو جاتا تو وہ نہایت غمگین ہو جاتیں۔ لوگوں نے کہا کہ کیا بات ہے جب کوئی عرب فوت ہوتا ہے تو آپ اتنی غمگین کیوں ہو جاتی ہیں فرمانے لگیں: میں نے اپنے مولیٰ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کا ہلاک ہونا قیامت کی قربت کی نشانیوں میں سے ہے۔ محمد بن ابی رزین کہتے ہیں کہ ان کے مولیٰ طلحہ بن مالکؓ تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۰۔ حدثنا محمد بن یحیی الازدی نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابوالزبیر سمع جابر بن عبداللہ یقول حدثتنی ام شریک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یارسول الله واین العرب یومئذ قال هم قلیل

۳۶۹۰۔ حضرت ام شریکؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا کر رہنے لگیں گے۔ ام شریکؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۹۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش

۳۶۹۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سام عرب کے باپ، یافث رومیوں کے باپ اور حام حبشیوں کے باپ ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت اور یفث بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۸۴۳۔ فی فضل العجم

باب ۱۸۴۳۔ عجم کی فضیلت۔

۳۶۹۲۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن آدم عن ابی بکر بن عیاش نا صالح بن ابی صالح مولی عمرو بن حریث قال سمعت ابی هریرة یقول ذکرت الاعاجم عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم لانا بهم او ببعضهم اوثق منی بکم او ببعضکم

۳۶۹۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عجم کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: مجھے ان میں سے بعض پر تم لوگوں میں سے بعض سے زیادہ اعتماد ہے۔ یا ان پر تمہاری نسبت زیادہ اعتماد ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۳۔ حدثنا علی بن حجر نا عبدالله بن جعفر نبی ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واخرین منهم لما یلحقوا بهم قال له رجل یارسول الله من هؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمه قال وسلمان الفارسی فینا فوضع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده علی سلمان فقال والذی نفسی بیده لو کان الایمان بالثریا لتناوله رجال من هؤلاء

۳۶۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے یہ سورت پڑھی اور جب "و آخرین منهم" الآیة پر پہنچے تو ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی اس کی قوم میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۸۴۴۔ فی فضل الیمن

باب ۱۸۴۴۔ اہل یمن کی فضیلت۔

۳۶۹۴۔ حدثنا عبدالله بن ابی زیاد وغیر واحد قالوا نا ابوداود الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عن انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم نظر قبل الیمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم

۳۶۹۴۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یمن کی طرف نظر ڈالی اور دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے۔

وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۵۔ حدثنا قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

۳۶۹۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان بھی وہیں سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔●

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۶۹۶۔ حدثنا احمد بن منیع نا زید بن حباب نا معاویة ابن صالح نا ابومریم الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبْشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ

۳۶۹۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہت قریش میں، قضا انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد کے لوگوں میں ہے یعنی یمن کے۔●

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن سے وہ معاویہ سے وہ ابومریم سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے یہ زید بن حباب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۹۷۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار ثنی عمی صالح بن عبد الکبیر بن شعیب ثنی عمی عبدالسلام بن شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَالَيْتَ اَبِي كَانَ اَزْدِيًّا يَالَيْتَ اُمِّي كَانَتْ اَزْدِيَّةً

۳۶۹۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد کے رہنے والے اللہ کی زمین پر اس کے دین کے مددگار ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ انہیں زیر کریں لیکن اللہ ان کی ایک نہ مانے گا بلکہ انہیں اور بلند کرے گا۔ اور لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے کاش میرا باپ یا ماں ازدی ہوتے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ انسؓ سے موقوفاً بھی منقول ہے اور میرے نزدیک وہی زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۹۸۔ حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار البصری نا محمد بن کثیر اخبرنی مهدی بن میمون ثنی غیلان بن جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ

۳۶۹۸۔ حضرت انس بن مالکؓ● فرماتے ہیں کہ اگر ہم ازدی نہ ہوتے تو کامل لوگوں میں سے نہ ہوتے۔

● ایمان وحکمت مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ چونکہ تہامہ میں اور تہامہ یمن میں داخل ہے اس لئے آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ یمن سے نکلے ہیں۔ (مترجم) ● حضرت انس بن مالکؓ انصاری ہیں جو عامر ازدی کی اولاد میں سے ہیں۔ (مترجم)

مَاأَبِیْ يَقُوْلُ إِنْ لَّمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۹۹۔ حدثنا ابوبكر بن زنجويه نا عبدالرزاق اخبرنی ابی عن ميناء مولى عبدالرحمٰن بن عوف قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ اَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ

۳۶۹۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے کہ وہ بنو قیس کے قبیلے سے تھا۔ کہنے لگا یارسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ ﷺ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا وہ تیسری جانب سے آیا اس مرتبہ بھی آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ ان کے منہ میں سلام اور ان کے ہاتھوں میں طعام ہے پھر وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں میناء سے اکثر منکر احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۸۴۵۔ فِيْ غِفَارٍ وَّاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب ۱۸۴۵۔ بنو غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت۔

۳۷۰۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا ابومالك الاشجعي عن موسى بن طلحة عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ عَبْدِالدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ

۳۷۰۰۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور قبیلہ عبدالدار کے لوگ میرے رفیق ہیں اور اللہ کے علاوہ ان کا کوئی رفیق نہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان کے رفیق ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۴۶۔ فِيْ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ

باب ۱۸۴۶۔ بنو ثقیف اور بنو حنیفہ کے متعلق۔

۳۷۰۱۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف نا عبدالوهاب الثقفي عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا

۳۷۰۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: ہمیں بنو ثقیف کے تیروں نے جلا دیا لہٰذا ان کے لئے بددعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۰۲۔ حدثنا زيد بن اخزم الطائي نا عبدالقاهر

۳۷۰۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت

بن شعیب نا هشام عن الحسن عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ

ہوئے تو تین قبیلوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ثقیف، بنو حنیفہ اور بنوامیہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۷۰۳۔ حدثنا علی بن حجر انا الفضل بن موسی عن شریك عن عبدالله بن عصم عن ابن عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

۳۷۰۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنے والا ہے۔ ❶

عبدالرحمٰن بن واقد بھی شریک سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں عبداللہ بن عصم کی کنیت ابوعلوان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں وہ عبداللہ بن عصم سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل ان سے روایت کرتے ہوئے انہیں عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔ اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۷۰٤۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا ایوب عن سعید الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

۳۷۰٤۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ کو ایک جوان اونٹنی ہدیے میں دی۔ آپ ﷺ نے اسے اس کے بدلے چھ جوان اونٹنیاں عنایت فرمائیں۔ اس پر بھی وہ خفا ہا اور یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: فلاں شخص نے مجھے بطور ہدیہ ایک اونٹنی دی جس کے بدلے میں، میں نے اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔

یہ حدیث ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ ایوب بن مسکین ہیں۔ انہیں ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔ شاید یہ وہی حدیث ہے جو ایوب سے سعید مقبری کے حوالے سے منقول ہے۔ ایوب ابوعلاء اور ایوب بن مسکین ایک ہی شخص ہیں۔ ابن ابی مسکین بھی انہی کو کہتے ہیں۔

۳۷۰۵۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا احمد بن خالد الحمصی نا محمد بن اسحاق عن سعید المقبری عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِّنْ

۳۷۰۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنوفزارہ کے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی دی جو اسے غابہ کے مقام سے ملے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے اس کے بدلے میں کچھ دیا تو وہ خفا ہو گیا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے

❶ کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید اور ہلاک کرنے والے سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے۔ (مترجم)

اِبِلِهِ الَّذِی کَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعَرَبِ یُهْدِیْ اَحَدُهُمُ الْهَدِیَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِیْ ثُمَّ یَتَسَخَّطُهُ فَیَظَلُّ یَتَسَخَّطُ فِیْهِ عَلَیَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِیْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ

ہوئے سنا کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں بھی جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے انہیں دے دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ مجھ سے خفا رہتے اور خفگی ہی جتاتے ہیں اللہ کی قسم میں آج کے بعد قریشی، انصاری ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔

یہ حدیث یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۷۰۶۔ حدثنا ابراھیم بن یعقوب نا وھب بن جریر انا ابی قال سمعت عبداللہ بن خلاد یحدث عن نمیر بن اوس عن مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعٰوِیَةَ فَقَالَ لَیْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّیْ وَاِلَیَّ فَقُلْتُ لَیْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ اَبِیْكَ

۳۷۰۶۔ حضرت عامر بن ابی عامر اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ میں ان سے ہوں اور یہ مجھ سے۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہ کو سنائی تو فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اس طرح نہیں فرمایا: بلکہ فرمایا کہ وہ مجھ سے اور میرے ہی ہیں۔ میں نے کہا: میرے والد نے اس طرح بیان کیا۔ اور میں ان سے اور وہ مجھ سے ہیں تو فرمانے لگے تو پھر تم اپنے والد کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ اسد اور ازد دونوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۳۷۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا شعبة عن عبداللہ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

۳۷۰۷۔ حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اسلم کو اللہ صحیح وسلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے۔

اس باب میں ابوذرؓ، ابو برزہ اسلمیؓ، بریدہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۷۰۸۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عبداللہ بن دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ

۳۷۰۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ سلامت رکھے، غفار کی مغفرت فرمائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی۔

وَغِفَارٌ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے مؤمل سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۹۔ حدثنا قتیبة نا المغیرة بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارٌ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْقَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيٍّ وَغَطَفَانَ

۳۷۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طی اور غطفان کے لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن جامع بن شداد عن صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَابَنِیْ تَمِيْمٍ قَالَ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى فَلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْتَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا

۳۷۱۰۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو تمیم تمہیں بشارت ہو۔ وہ کہنے لگے: آپ ہمیں بشارت دے رہے ہیں تو کچھ عنایت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا۔ پھر اہل یمن میں سے چند لوگ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ بشارت قبول کرلو اس لئے کہ بنو تمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے قبول کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد سفیان عن عبدالملك بن عمیر عن عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ

۳۷۱۱۔ حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ کے لوگ، تمیم، اسد، غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے لوگوں سے بہتر ہیں۔ اور ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ آواز کو بلند کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے یہ لوگ محروم ہوگئے اور خسارے میں رہ گئے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۲۔ حدثنا بشر بن آدم بن ابنة ازهر السمان حدثنی جدی ازهرالسمان عن ابن عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۷۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یااللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں۔ لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی شام اور

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوا وَفِيْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

یمن ہی کے لئے برکت کی دعا کی لوگوں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں۔ شیطان کا سینگ (یعنی اس کے مددگار بھی) وہیں سے نکلیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی ابن عون کی روایت سے اور سالم بن عبداللہ کی روایت سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا هشام بن سعد عن سعيد بن اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَآئِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ

۳۷۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے ان آباءواجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں۔ (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کوئلہ ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کے تکبر اور آباءواجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب تو لوگ یا تو مومن متقی ہیں یا فاجر، بدبخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۱٤۔ حدثنا هارون بن موسى بن ابى علقمة الفروى المدينى قال ثنى ابى عن هشام بن سعد عن سعيد بن اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَّالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

۳۷۱٤۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے اب دو قسم کے لوگ ہیں۔ متقی، مومن یا بدکار اور بدبخت۔ پھر سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور وہ مٹی سے پیدا کئے گئے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں، وہ اپنے والد سے بہت سی ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو انہوں نے ابوہریرہؓ سے نقل کی ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی حضرات یہ حدیث ہشام بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابو عامر ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں جو ہشام بن سعد سے منقول ہے۔

......☆......☆......☆......

یہاں مسند ختم ہوئی۔ والحمدللہ رب العالمین وصلاته وسلامه على سيدنا محمد النبى الامى وعلى اله الطاهرين

كِتَابُ الْعِلَلِ

حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل کے متعلق کتاب

کرخی، قاضی ابو عامر ازدی، شیخ غورجی اور ابو مظفر دھان سے اور یہ تینوں ابو محمد جراحی سے وہ ابو عباس محبوبی سے اور وہ امام ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ اس کتاب میں مذکورہ تمام احادیث پر علماء نے عمل کیا ہے۔ صرف دو حدیثیں ایسی ہیں جو معمول بہ نہیں۔ ا: حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی آنحضرت ﷺ نے بغیر کسی خوف، سفر یا بارش کے مدینہ میں ظہر، عصر اور مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھیں۔ ۲: آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: شراب پینے والے کو کوڑے مارو...... اور چوتھی مرتبہ بھی اگر پیئے تو اسے قتل کر دو۔ ان دونوں حدیثوں کی علتیں بھی مذکور ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے مذاہب نقل کیے ہیں۔ ان میں سفیان ثوری کے اقوال میں سے اکثر اقوال ہم نے محمد بن عثمان کوفی سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے سفیان ثوری سے نقل کیے ہیں۔ جبکہ بعض اقوال ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی سے وہ محمد بن یوسف فریابی سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔

امام مالک بن انس کے اکثر اقوال اسحاق بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے معن بن عیسیٰ قزاری سے اور انہوں نے امام مالک سے نقل کیے ہیں۔ پھر روزوں کے ابواب میں مذکور اشیاء ہم نے ابو مصعب مدینی کے واسطے سے امام مالک سے نقل کی ہیں جب کہ بعض اقوال مالک ہم سے موسیٰ بن حزام نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کے واسطے سے امام مالک سے نقل کیے ہیں۔

ابن مبارک کے اقوال احمد بن عبدہ آملی سے انہوں نے ابن مبارک کے اصحاب سے اور انہوں نے ابن مبارک سے نقل کیے ہیں۔ پھر ان کی بعض روایات ہمیں ابو وہب کے واسطے سے، بعض علی بن حسن کے واسطے بعض عبدان سے سفیان بن عبدالملک کے حوالے سے بعض ابن حبان کے واسطے سے اور بعض وہب بن زمعہ سے فضالہ کے واسطے سے امام ابن مبارک سے پہنچی ہیں۔ پھر ان سے روایت کرنے والے ان کے علاوہ اور بھی اصحاب ہیں۔

امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی کے واسطے سے امام شافعی سے منقول ہیں۔ وضوء اور نماز کے ابواب میں مذکور امام شافعیؒ کے اقوال میں سے بعض ابو ولید مکی کے واسطے سے اور بعض ابو اسماعیل سے یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی کے حوالے سے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔ ابو اسماعیل اکثر ربیع کے واسطے سے امام شافعی کے اقوال نقل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے ربیع نے ہمیں یہ چیزیں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے امام احمد اور اسحاق سے نقل کیے ہیں۔ لیکن ابواب حج، دیات اور حدود کے متعلق روایات محمد بن موسیٰ اصم نے اسحاق بن منصور کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کی ہیں۔ اسحٰق کے بعض اقوال محمد بن فلیح بھی بیان کرتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں سندیں اچھی طرح بیان کر دی ہیں کہ یہ روایات موقوف ہیں، اسی طرح احادیث کی علتیں، راویوں کے احوال اور تاریخ وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ تاریخ میں نے کتاب التاریخ سے نقل کی ہے پھر اکثر علتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں نے خود امام بخاری سے گفتگو کی ہے جب کہ بعض کے متعلق عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابو زرعہ سے مناظرہ کیا ہے۔ چنانچہ اکثر امام بخاری سے اور بعض ابو زرعہ سے نقل کی ہیں۔

ہماری اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کی علتیں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے خود اس کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ

ایک مدت تک یہ چیزیں اس میں نہیں تھیں لیکن جب یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں فائدہ ہے تو انہیں بھی شامل کر دیا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ بہت سے ائمہ نے سخت مشقت اٹھانے کے بعد ایسی تصانیف کیں جو ان سے پہلے نہیں تھیں۔ ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اہل علم ہیں ان کی تصانیف سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ثواب کے مستحق ہیں۔ پھر یہ لوگ تصنیف کے میدان میں اقتداء کے قابل ہیں۔

بعض حضرات، رجال میں کلام کرنے کو برا سمجھتے ہیں حالانکہ بہت سے تابعین نے بھی لوگوں کے احوال بیان کئے ہیں۔ جن میں حسن بصری، اور طاؤس بھی شامل ہیں ان دونوں نے معبد جہنی پر اعتراضات کئے ہیں۔ سعید بن جبیر طلق بن حبیب پر اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی، حارث اعور پر اعتراضات کرتے ہیں۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ سے بھی راویوں کے متعلق کلام مذکور ہے۔ چنانچہ یہ حضرات بھی بعض راویوں کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی وجہ مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے کیونکہ ان کے متعلق یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ ان لوگوں نے لوگوں کی غیبت یا ان پر طعن کرنا چاہا ہو۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہی تھی کہ ضعفاء کے ضعف کو بیان کر دیا جائے تاکہ لوگ اس سے احتراز کریں اور گمراہی سے بچیں۔ پھر اگر دیکھا جائے تو جن لوگوں کا ضعف بیان کیا گیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی متہم تھا کوئی اکثر غلطیوں کا مرتکب ہوتا تھا کوئی غفلت برتتا تھا اور کوئی حافظے کی کمزوری کی وجہ سے اپنی حدیث بھول جایا کرتا تھا۔ پھر اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دین کی گواہی تحقیقات کی زیادہ محتاج ہے بہ نسبت حقوق واموال کے۔ لہٰذا اگر ان میں بھی گواہوں کا تزکیہ ضروری ہے تو اس میں تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

محمد بن اسماعیل، محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ کسی چیز میں متہم ہو تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: بیان کیا جائے۔ پھر محمد بن رافع نیشاپوری بھی یحییٰ بن آدم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ ایسے لوگ حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہوتے اور لوگ بھی ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں۔ وہ کہنے لگے لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جو بیٹھے اس کے گرد بیٹھنے لگتے ہیں۔ لیکن صاحب سنت کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتے ہیں جبکہ مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

محمد بن علی بن حسن بن شقیق، نضر بن عبداللہ بن اصم سے وہ اسماعیل بن زکریا سے وہ عاصم سے وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگ سچے اور عادل ہوتے تھے اس لئے سندوں کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا۔ لیکن جب فتنوں کا دور آیا تو محدثین نے اسناد کا اہتمام شروع کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اہل سنت کی حدیث کو قبول کر لیتے ہیں۔ ہاں اہل بدعت کی احادیث ان کے نزدیک غیر مقبول ہیں۔ محمد بن علی بن حسن، عبدان سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسناد دین میں داخل ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو جس کا جو جی چاہتا کہہ دیتا۔ چنانچہ اسناد ہی کی وجہ سے اگر راوی جھوٹا ہوتا ہے تو پوچھنے پر مبہوت ہو جاتا ہے۔

محمد بن علی، حبان بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک کے سامنے جب ایک حدیث بیان کی گئی تو فرمایا: اس کے لئے عمودوں (ستونوں) کی مضبوطی درکار ہے۔ یعنی یہ ضعیف ہے۔ احمد بن عبدہ وہب سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک نے ان حضرات سے احادیث روایت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابو شیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب سوید، نصر بن طریف ابوجزء، حکم اور حبیب حکم۔ عبداللہ بن مبارک نے حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں ایک

حدیث نقل کرنے کے بعد ترک کر دی۔ میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ اور عبدان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن خنیس کی احادیث پڑھیں۔ لیکن آخر عمر میں جب ان کے سامنے بکر کی احادیث بیان کی جاتیں تو وہ ان سے اعراض کر لیتے۔ احمد، ابو وہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مبارک کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ احادیث میں وہم کیا کرتا تھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے حدیث نقل کرنے سے بہتر ہے کہ میں راہزنی کرنے لگوں۔ موسیٰ بن حزام، یزید بن ہارون کا قول نقل کرتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ سلمان بن عمر نخعی کوفی سے احادیث نقل کرے۔ احمد بن حسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے کہ ان سے پوچھا گیا: جمعہ کس پر واجب ہے؟ لوگوں نے اس مسئلے میں تابعین کے اقوال نقل کئے تو میں نے آنحضرت ﷺ سے منقول ایک حدیث بیان کر دی۔ احمد کہنے لگے آنحضرت ﷺ کی حدیث؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں پھر میں نے بیان کیا کہ حجاج بن نصیر، معارک بن عباد سے وہ عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر لوٹ سکتا ہو۔ احمد کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل یہ حدیث سن کر غصے میں آ گئے اور فرمایا: اپنے رب سے استغفار کر، اپنے رب سے استغفار کر۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس حدیث کی سند کو ضعیف سمجھتے تھے۔ چنانچہ حجاج بن نصیر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید بہت ضعیف قرار دیتے ہیں۔ غرض یہ کہ اگر کوئی حدیث کسی ایسے شخص سے منقول ہو کہ وہ جھوٹ، وضع یا ضعف وغیرہ میں متہم ہو تو ایسے شخص کی بیان کردہ حدیث قابل استدلال نہیں بشرطیکہ اس حدیث کو کسی اور ثقہ راوی نے بیان نہ کیا ہو۔ پھر بہت سے ائمہ نے ضعیف راویوں سے احادیث نقل کر کے ان حضرات کے احوال بیان کر دیئے ہیں۔

ابراہیم بن عبداللہ، یعلیٰ بن عبید سے سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ کلبی سے بچو۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ بھی تو ان سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں ان کے جھوٹ اور سچ کو پہچانتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل، یحییٰ بن معین سے وہ عفان سے اور وہ ابوعوانہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو میں نے ان کا کلام تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ میں ان کے اصحاب سے ملا۔ پھر ابان بن عیاش کے پاس آیا تو اس سے جو چیز بھی پوچھی جاتی وہ حسن ہی سے روایت کر دیتا حالانکہ وہ محض جھوٹا تھا۔ لہٰذا اس کے بعد میں اس سے روایت کرنا حلال نہیں سمجھتا۔ ابان بن عیاش سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے۔ لہٰذا یہ مت سمجھو کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ بعض ائمہ تنقید یا بیان کرنے کے لئے بھی بعض ضعفاء سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں بعض ایسے لوگوں سے احادیث سنتا ہوں جنہیں میں متہم نہیں سمجھتا لیکن ان سے اوپر کا راوی متہم ہوتا ہے۔

کئی راوی ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ سفیان ثوری اور بعض راوی بھی ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے اسی طرح نقل کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: میری والدہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ہاں رات رہیں تو مجھے بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ابان بن عیاش اگرچہ عبادت و ریاضت سے متصف تھا لیکن اس کے باوجود اس کا یہ حال ہے پھر بعض لوگ حافظ بھی ہوتے ہیں صالح بھی لیکن شہادت دینے یا اسے یاد رکھنے کے اہل نہیں ہوتے۔ غرض یہ کہ جھوٹ میں متہم اور کثیر الخطاء یا غافل شخص کی احادیث قابل قبول نہیں ہیں۔ اکثر ائمہ حدیث یہی مسلک اختیار کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبداللہ بن مبارک اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کیا کرتے تھے لیکن جب ان پر ان حضرات کا حال منکشف ہوا تو ترک کر دیا۔ بعض محدثین بڑے بڑے اہل علم کو بھی سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں حالانکہ بعض ائمہ ان کی عظمت شان اور صدق کی وجہ سے ان کی توثیق کرتے ہیں گو کہ بعض روایات میں ان سے وہم ہو گیا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن سعید قطان محمد بن عمرو پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور ان سے روایت بھی۔

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار کہتے ہیں کہ علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو کے متعلق پوچھا تو یحییٰ نے پوچھا کہ کیا تم درگزر والا معاملہ چاہتے ہو یا تشدید کا۔ عرض کیا: تشدید فرمائیے پھر وہ تمہاری مرضی کے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ محمد بن عمرو، ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کو اپنے اساتذہ بتایا کرتے تھے۔ پھر یحییٰ بن سعید نے امام مالک بن انس سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بات کہی۔ علی، اسحاق بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو، سہیل بن ابی صالح سے بہتر ہیں بلکہ عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بہتر ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ کیا آپ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا اگر میں ان کی تلقین کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ علی نے پوچھا کیا ان کی تلقین کی جاتی تھی؟ فرمایا ہاں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی اس کی وجہ سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یحییٰ نے ان سے روایت کرنا اس لئے نہیں چھوڑا کہ کذب کے ساتھ متہم تھے بلکہ سوء حفظ کی وجہ سے ترک کیا۔ ان سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ایک طرح اور دوسری مرتبہ کسی اور طرح حدیث بیان کرتا تو اس سے روایت کرنا ترک کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن حضرات سے وہ روایت نہیں کرتے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور کئی امام روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان اور کئی کی طرح اور حضرات پر بھی قلت حفظ کی وجہ سے ان کی بعض روایات پر اعتراض کرتے ہوئے ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے احوال معلوم ہو جائیں۔

حسن بن علی حلوانی بھی علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا ہم سہیل بن صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے۔ لیکن یحییٰ بن سعید ان کی سعید مقبری سے روایت پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر بن علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان کی بعض روایات تو ایسی ہیں جو وہ سعید مقبری سے اور وہ ایک شخص کے واسطے سے ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض سعید سے بلاواسطہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے دونوں قسم کی حدیثیں خلط ہو گئیں۔ لہٰذا میں نے دونوں کو سعید سے ایک ہی سند سے روایت کر دیا۔ یحییٰ بن سعید کے محمد بن عجلان پر اعتراض کی میرے نزدیک یہی وجہ ہے اس کے باوجود وہ ان سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

اسی طرح جنہوں نے ابن ابی لیلیٰ پر اعتراض کیا ہے وہ بھی صرف سوء حفظ کی وجہ سے ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابوایوبؓ سے وہ آنحضرت ﷺ سے چھینک کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی تو انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اور یہ قلت حافظہ کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء ان کی احادیث نقل نہیں کیا کرتے تھے اور جو حضرات کرتے تھے وہ کئی کئی اور سے سننے کے بعد۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایات قابل استدلال نہیں۔ اسی طرح کئی حضرات مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ پر سوء حفظ اور کثرت خطاء کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں لیکن کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ایسے راوی اگر منفرد ہوں تو وہ قابل احتجاج نہیں ہوتے۔ احمد بن حنبل کے ابن ابی لیلیٰ کے متعلق قول کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کی منفرد روایت قبول نہ کی جائیں۔ سب سے زیادہ [illegible] متعلق برتی جاتی ہے جو سندیں یاد نہ رکھے یا ان میں کمی یا زیادتی کرے یا احادیث کی سندیں تبدیل کر دے۔ اگر متن میں [illegible]

جس سے معنی تبدیل ہو جائیں تو اس میں بھی تشدید کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات سندیں اچھی طرح یاد رکھتے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرتے ہوں جس سے معنی میں فرق نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک ایسے حضرات کی روایات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے وہ علاء بن حارث سے وہ مکحول سے اور وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر ہم روایت بالمعنی بیان کریں تو اسے قبول کر لو۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں دس اشخاص سے احادیث سنا کرتا تھا ان کے الفاظ مختلف اور معنی ایک ہی ہوتے تھے۔ احمد بن منیع، محمد بن عبداللہ انصاری سے اور وہ ابن عون سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی، شعبی اور حسن روایات بالمعنی بیان کیا کرتے تھے۔ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ انہی الفاظ سے دوبارہ حدیث بیان کیا کرتے تھے جن سے پہلی مرتبہ بیان کی ہوتی۔ علی بن خشرم، حفص بن غیاث سے وہ عاصم احول سے اور وہ عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے ابوعثمان نہدی سے عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ایک حدیث کو ایک طرح بیان کرنے کے بعد دوسری مرتبہ اور طرح بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: تم پہلی مرتبہ جو سنو اسی کو اختیار کر لو۔ جارود، وکیع سے وہ ربیع بن صبیح سے اور وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ اگر حدیث معنی کے اعتبار سے صحیح ہو تو یہی کافی ہے۔ علی بن حجر، عبداللہ بن مبارک سے وہ سیف بن سلیمان سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر تم حدیث میں کمی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو لیکن بڑھانا نہیں۔ ابوعمار حسین بن حریث، زید بن حباب سے اور وہ ایک شخص سے اس کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان ثوری ہمارے پاس آئے اور فرمایا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے بالکل بعینہ وہی الفاظ بیان کئے ہیں جو سنے تھے تب بھی میری بات کی تصدیق نہ کرو اور روایت بالمعنی ہی سمجھو۔ حسین بن حریث، وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ برباد ہو جاتے۔ چنانچہ علماء کے درمیان تفضیل حفظ، اتقان اور سماع کے وقت تثبت کی قبیل سے ہے۔ اگرچہ اکثر ائمہ قوت حافظہ کے باوجود خطاء اور غلطی سے نہ بچ سکے۔

محمد بن حمید رازی، جریر سے وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا: اگر تم روایت کرو تو ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کیا کرو اس لئے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی جس کے متعلق میں نے ان سے دو سال بعد پوچھا تو بالکل بعینہ بیان کر دی، نہ کوئی حرف زیادہ کیا اور نہ کم۔ ابوحفص عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید قطان سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا بات ہے سالم بن ابی جعد کی حدیث آپ سے زیادہ مکمل ہوتی ہے فرمایا: اس لئے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔

عبدالجبار، سفیان سے عبدالملک بن عمیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جب حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔ حسین بن مہدی، عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے کانوں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے میرے دل نے محفوظ نہ کر لیا ہو۔ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے بہتر بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابراہیم بن سعید جوہری، سفیان بن عیینہ سے ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے زہری کے بعد یحییٰ بن کثیر سے بڑا کوئی عالم حدیث نہیں دیکھا۔ محمد بن اسماعیل، سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عون حدیث بیان کرتے اور جب میں ایوب سے اس کے خلاف حدیث بیان کرتا تو وہ اپنی حدیث کو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ ایوب، محمد بن سیرین کی حدیث کو ہم سے زیادہ نہیں جانتے تھے۔ ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو فرمایا: مسعر سب سے زیادہ ثبت ہیں۔

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد اور ابو ولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: شعبہ نے جس حدیث میں بھی مجھ سے اختلاف کیا میں نے (ان کے اعتماد پر) اسے چھوڑ دیا۔ ابوبکر، ابو ولید سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: حماد بن سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اگر حدیث کا علم حاصل کرنا

چاہئے تو وہ شعبہ کی صحبت اختیار کرنا ضروری سمجھو۔ عبد بن حمید، ابوداؤد سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث نقل کی ہے اس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور اسی طرح اگر دس حدیثیں نقل کی ہیں تو دس سے زیادہ مرتبہ اور اگر پچاس نقل کی ہیں تو پچاس سے زیادہ مرتبہ اور اگر سو احادیث نقل کی ہیں تو سو سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔ لیکن حیان کوفی بارقی سے میں نے احادیث نقل کیں اور جب دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گیا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔

محمد بن اسماعیل، عبداللہ بن اسود سے وہ ابن مہدی سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: شعبہ حدیث کے امیر المؤمنین ہیں۔

ابوبکر علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے شعبہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور نہ ہی کوئی ان کے برابر ہے۔ ہاں اگر سفیان ان سے اختلاف کریں تو میں ان کے قول پر اعتماد کرتا ہوں۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون ایسا ہے جو طویل حدیث کو بہتر یاد کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس میں شعبہ زیادہ قوی تھے۔ مزید کہتے ہیں کہ شعبہ راویوں کے حوالے سے سب سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ فلاں حدیث فلاں نے فلاں سے روایت کی ہے۔ جب کہ سفیان صاحب الابواب ہیں ۔۔۔ ابوعمار حسین بن حریث، وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ کہا کرتے تھے کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھی انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن بن موسیٰ انصاری سے نقل کرتے ہیں مالک بن انس احادیث میں "ی" اور "ت" کے متعلق بھی تشدید برتتے تھے۔ ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری قاضی مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس ایک مرتبہ ابوحازم کی مجلس پر سے گزرے وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔ لیکن وہ ٹھہرے نہیں، چلے گئے۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور کھڑے ہو کر حدیث اخذ کرنا میرے نزدیک مکروہ ہے۔

ابوبکر علی بن عبداللہ سے اور وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: میرے نزدیک مالک کی سعید بن مسیب سے منقول احادیث سفیان ثوری کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے منقول احادیث سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ نیز حدیث میں مالک بن انس سے زیادہ معتبر کوئی شخصیت نہیں۔ وہ حدیث میں امام ہیں۔ میں نے احمد بن حسن سے احمد بن حنبل کا یہ قول سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ پھر ان سے وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: وکیع دنیا کے معاملات میں بڑے ہیں جب کہ عبدالرحمن امام ہیں۔ میں نے صفوان بن عیسیٰ بن صفوان ثقفی بصری کو علی بن مدینی سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے رکن اور مقام کے درمیان قسم اٹھانے کے لئے کہا جائے تو بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم نے اس موضوع کو بیان کرنے میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے تا کہ اس سے یہ فضیلت کا پتا چل جائے کہ بعض بعض سے حفظ و اتقان میں افضل ہیں اور جن پر علماء نے اعتراضات کئے ہیں وہ کس وجہ سے ہیں۔

اگر کوئی کسی عالم کے سامنے اپنی احادیث پڑھے جو اسے یاد ہوں یا پھر وہ ان احادیث کی اصل کاپی دیکھ رہا ہو تو ٹھیک ہے۔ یہ جائز ہے۔ حسین بن مہدی بصری، عبدالرزاق سے اور وہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے احادیث پڑھیں پھر ان سے پوچھا کہ انہیں کس طرح بیان کروں؟ فرمایا: ہم سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ سوید بن نصر، علی بن حسین سے وہ ابو عصمہ سے وہ یزید نحوی سے اور وہ عکرمہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل طائف میں سے چند لوگ ابن عباسؓ کے پاس ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے تو ابن عباسؓ نے اس میں سے پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اس میں تقدیم و تاخیر کرنے لگے۔ پھر فرمایا: میں غم سے اس

مصیبت سے عاجز آ گیا ہوں لہٰذا تم لوگ خود میرے سامنے پڑھو کیونکہ تمہارے پڑھنے پر میرا اقرار اسی طرح ہے جیسے میں نے پڑھ کر سنایا۔ سوید بھی علی بن حسین بن واقد سے وہ اپنے والد سے اور وہ منصور بن معتمر سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو اپنی کتاب دے کر اسے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس کے لئے روایت کرنا جائز ہے۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابوعاصم نبیل سے ایک حدیث پوچھی تو فرمایا: تم پڑھ لو۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ وہی پڑھیں چنانچہ فرمایا: کیا تم شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا جائز نہیں سمجھتے؟ حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ احمد بن حسن، یحییٰ بن سلیمان مصری جعفری سے عبداللہ بن وہب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جس روایت میں "حدثنا" کہوں تو سمجھو کہ میں نے اور لوگوں کے ساتھ سنی ہے۔ اگر "حدثنی" کہوں تو صرف میں نے سنی ہے، اگر "اخبرنا" کہوں اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے یہ استاد کے سامنے پڑھی ہے اور میں بھی وہاں حاضر تھا۔ اور اگر "اخبرنی" کہوں تو میں نے اکیلے استاد کے سامنے پڑھی ہے ابوموسیٰ محمد بن مثنی، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ "حدثنا" اور "اخبرنا" ایک ہی چیز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم ابومصعب مدینی کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ہم یہ احادیث کس طرح روایت کریں۔ فرمایا: کہو کہ ہم سے ابومصعب نے بیان کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اگر کوئی عالم کسی دوسرے کو اپنے سے منقول احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے۔ محمود بن غیلان، وکیع سے وہ عمران بن حدیر سے وہ ابومجلز سے اور وہ بشیر بن نہیک سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے ابوہریرہؓ کی روایات ایک کاپی میں لکھنے کے بعد ان سے پوچھا کہ میں یہ احادیث آپ سے روایت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ محمد بن اسماعیل واسطی بھی محمد بن حسن سے اور وہ عوف اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے پوچھا کہ کیا میں آپ کی وہ احادیث بیان کر سکتا ہوں جو میرے پاس ہیں تو فرمایا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ محمد بن حسن محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں۔ ان سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ پھر جارود بن معاذ بن انس سے اور وہ عبیداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک کتاب لے کر زہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ آپ کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ مجھے انہیں بیان کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا ہاں۔ ابوبکر علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا مجھے یہ احادیث جو آپ نے بیان کی ہیں، نقل کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں۔ یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی عطاء خراسانی سے منقول احادیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ضعیف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ احادیث انہوں نے مجھے سنائی ہیں فرمایا: ان کا اخبرنی کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ انہوں نے انہیں کتاب دے دی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ مرسل احادیث اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ کئی حضرات انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ علی بن حجر، بقیہ بن ولید سے اور وہ عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے زہری کے سامنے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے کہتے ہوئے سنا: "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" اس پر زہری کہنے لگے۔ اللہ کی تم پر مار تم ایسی احادیث بیان کرتے ہو جن کی کوئی مہار یا لگام نہیں۔ ابوبکر علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔ اس لئے کہ عطاء ہر قسم کی احادیث نقل کرتے تھے مزید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر کی مرسل احادیث بھی میرے نزدیک عطاء سے بہتر ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک طاؤس اور مجاہد کی مرسل روایات میں سے کس کی زیادہ بہتر ہیں؟ فرمایا: دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ابواسحاق کی مرسل روایات میرے نزدیک غیر معتبر ہیں۔ اسی طرح اعمش، تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابن عیینہ کی مرسل روایات کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ پھر فرمایا: سفیان بن سعد کی مرسل روایات کا بھی یہی حال ہے۔ میں نے ان سے امام مالک کے مرسلات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: لوگوں کے

نزدیک کسی کی حدیث امام مالک کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ بہتر نہیں۔ سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جن احادیث میں حسن بصری نے "قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" کہا ان میں سے ایک یا دو حدیثوں کے علاوہ تمام احادیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جو حضرات مرسل احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ائمہ ثقات نے یہ حدیث غیر ثقہ شخص سے روایت کی ہو جیسے کہ حسن بصری، معبد جہنی پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور پھر اس سے روایت بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بشر بن معاذ بصری، مرحوم بن عبدالعزیز عطاء سے وہ اپنے والد اور چچا سے اور وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ معبد جہنی سے دور رہو یہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ نیز شعبی سے منقول ہے کہ انہوں نے حارث اعور سے نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ کذاب تھا۔ محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی کا قول نقل کرتے ہیں کہ کیا تم اس بات پر تعجب نہیں کرتے کہ میں نے جابر جعفی سے ان کے ایک قول کی وجہ سے ایک ہزار احادیث روایت کرنا ترک کر دی ہیں اور سفیان بن عیینہ اس کے باوجود ان سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بعض علماء مرسل احادیث کو حجت تسلیم بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوعبیدہ بن ابی سفر کوفی، سعید بن عامر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلیمان اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو عبداللہ بن مسعودؓ سے متصل الاسناد ہو۔ وہ فرمانے لگے اگر میں "عن عبد الله" کہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ حدیث میں نے خود ان سے سنی ہے۔ لیکن اگر کہوں "قال عبد الله" تو اس میں میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں۔

تضعیف رجال میں بھی علماء کا اسی طرح اختلاف ہے جس طرح اور چیزوں میں ہے۔ چنانچہ شعبہ نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیتے ہوئے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا ہے لیکن وہ حفظ وعدالت میں ان سے بھی کم درجے کے رواۃ سے احادیث نقل کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم، ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور کئی ایسے حضرات سے روایت کی ہے جو نہایت ضعیف ہیں۔ محمد بن عمرو بن نبہان نے امیہ بن خالد سے کہا کہ آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کی روایت کرتے ہیں۔ اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے روایت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ شعبہ بھی پہلے عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت کرتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ وہ حدیث ہے جس کی روایت میں وہ منفرد ہیں۔ اسے عبدالملک، عطاء بن ابی رباح سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہر آدمی اپنے شفعے کا مستحق ہے لہٰذا اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔ انہیں کئی ائمہ ثابت قرار دیتے ہیں اور ابوزبیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر تینوں سے روایت کرتے ہیں۔ احمد بن منیع، ہشیم سے وہ حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم جابر بن عبداللہؓ کے پاس جاتے آپس میں ان احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ہم سب میں ابوزبیر زیادہ حافظ تھے۔

محمد بن یحییٰ بن عمرو، سفیان بن عیینہ سے ابوزبیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر بن عبداللہؓ سے احادیث سننے وقت آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں حفظ کرلوں۔ ابن ابی عمر بھی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی نے ابوزبیر سے روایت کی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے سفیان نے اپنی مٹھی بند کی کہ وہ حفظ واتقان میں قوی تھے۔ عبداللہ بن مبارک سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان علم کے میزان تھے۔ ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا: شعبہ نے ان سے اس حدیث کی وجہ سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے جو انہوں نے صدقے کے باب میں بیان کی ہے۔ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول آنحضرت ﷺ کا قول کہ "جو شخص اتنا مال ہونے کے باوجود کہ اس سے کام نکل سکتا ہو لوگوں سے سوال کرے گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کام نکلنے سے مراد کتنا مال ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اس کی

قیمت کا سونا۔" علی، یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اور زائدہ، حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن جبیر سے صدقہ کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ پھر شعبہ کے دوست عبداللہ نے سفیان ثوری سے کہا: کاش کہ حکیم کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ حدیث بیان کرتا۔ اس پر سفیان کہنے لگے: کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے۔ فرمایا: نہیں۔ کہنے لگے میں نے زبید کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حدیث حسن سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی کذب سے متہم نہ ہو۔ وہ حدیث شاذ نہ ہو اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہو۔ پھر حدیث غریب کی محدثین کے نزدیک کئی وجوہ ہیں۔ بہت سی احادیث اس لئے غریب ہوتی ہیں کہ صرف ایک سند سے منقول ہوتی ہیں۔ جیسے حماد بن سلمہ کی ابوعشراء سے منقول حدیث وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حلق اور لبہ کے علاوہ ذبح جائز نہیں؟ فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی جھونک دو تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث کو صرف حماد نے ابوعشراء سے نقل کیا ہے اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔ چنانچہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے مشہور ہے ہم اسے صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی امام اکیلا کوئی حدیث روایت کرتا ہے پھر اس سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں اور اس طرح وہ مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبداللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے منقول حدیث کہ آنحضرت ﷺ نے ولاء کی فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صرف وہی روایت کرتے ہیں گو کہ ان سے کئی حضرات نے نقل کی ہے۔ چنانچہ عبیداللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ انہی سے اسے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ائمہ حدیث بھی اسے انہی سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے کہ عبیداللہ بن عمرو، عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اس لئے کہ عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر بھی اسے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے نقل کرنے کے بعد ان کا یہ قول بھی نقل کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں اور میں کھڑا ہو کر ان کی پیشانی چوم لوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس میں ایسا اضافہ ہو جو ثقات سے نہ منقول ہو۔ یہ اس صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص سے منقول ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جا سکتا ہو۔ جیسے مالک بن انس، نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقۂ فطر ہر مرد و عورت، آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا۔ مالک نے اس حدیث میں "من المسلمین" کا لفظ زیادہ نقل کیا ہے۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل نہیں کرتے۔ جب کہ بعض مالک کی طرح بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے حافظے پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بعض ائمہ امام مالک کی اس حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہوئے اسی پر عمل پیرا ہیں۔ چنانچہ امام شافعی اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ غرض یہ کہ اگر اضافہ ایسے راوی کی طرف سے ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جا سکتا ہو تو وہ اضافہ مقبول ہے یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سی احادیث کئی سندوں سے منقول ہوتی ہیں لیکن ایک سند سے غریب بھی جاتی ہیں۔ جیسے کہ ابوکریب، ہشام، ابوسائب اور حسین بن اسود، ابواسامہ سے وہ بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے وہ اپنے دادا ابوبردہؓ سے وہ ابوموسیٰؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ حالانکہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو

فرمایا: یہ ابوکریب کی ابوموسیٰ سے روایت ہے۔ پھر امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے تو اسے کئی شخصوں نے ابواسامہ ہی سے روایت کیا ہے۔ وہ تعجب کرنے لگے اور فرمایا: میں اسے ابوکریب کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے کسی مباحثے میں سنی ہوگی۔ پھر عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی راوی شبابہ بن سوار سے۔ وہ شعبہ سے وہ بکیر بن عطاء سے اور وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دباء اور حرفت (کے برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا: یہ حدیث اس لئے غریب ہے کہ اسے صرف انہوں نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔ پھر شعبہ اور سفیان ثوری دونوں اسی سند سے بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حج وقوف عرفات کا نام ہے۔ یہ حدیث محدثین کے نزدیک اس سند سے صحیح ترین ہے۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے اور وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ جائے اور نماز پڑھے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) اور جو اس کے دفن سے فراغت تک ساتھ رہے اس کے لئے دو قیراط (ثواب) ہے۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ کے برابر ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن، مروان بن محمد سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابومزاحم سے اور وہ ابوہریرہؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں جو اسی کے ہم معنی ہے۔ عبداللہ، مروان سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ ابوسعید مولی مہری سے وہ حمزہ بن سفینہ سے وہ سائبؓ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔ میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ آپ کی وہ کون سی حدیث ہے جسے آپ نے سائب کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور محدثین اسے غریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی حدیث بیان کی پھر میں نے امام بخاری کو بھی یہ حدیث ان سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے لیکن صرف سائب کی روایت سے غریب ہے۔ ابوحفص عمرو بن علی بھی یحییٰ بن سعید قطان سے وہ مغیرہ بن ابی قرہ السدوسی سے اور وہ انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے ہی اللہ پر بھروسہ رکھوں؟ فرمایا: باندھو اور بھروسہ کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک منکر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے انس بن مالکؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر یہ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ہم نے اس کتاب میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ فائدہ مند ہوگی نیز اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے نفع پہنچائے اور اپنی رحمت سے فلاح و نجات کا باعث بنائے نہ کہ وبال کا۔ یہاں کتاب اختتام پذیر ہوتی ہے۔

والحمدللّٰہ وحدہ علی انعامہ وافضالہ وصلاتہ وسلامہ علی سید المرسلین الامی وصحبہ وآلہ۔ وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ ولہ الحمد علی التمام وعلی النبی وآلہ وصحبہ افضل الصلاۃ وازکی السلام والحمدللّٰہ رب العلمین۔